New Era Magazine

NEW ERA MAGAZINE
Novel | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

غزل حیات

بانو

از امرحہ آرائیں

6

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

ہانم

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات کا دوسرا پہر چل رہا تھا ایسے میں ایک گھنٹے سے جو ہلکی ہلکی بوندا باندی نے موسم کو دلکش بنایا ہوا تھا یکدم ہی تیز گرج چمک کے ساتھ بارش نے اسی موسم کو خوفناک کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ رحم۔۔۔۔۔۔۔لاہور کہ ایک پوش علاقے میں واقع یہ ایک سفید کوٹھی تھی جسکی دوسری منزل کے کمرے کی کھڑکی سے کچھ فاصلے پر پلنگ پر بیٹھی اپنے گھٹنوں تک آتے لمبے گھنے بالوں کی چٹیا بنانے کے ساتھ وہ گنگنانے میں بھی مگن تھی جب بادلوں کے گرجنے پر چونک کر آہستگی سے کہتی آخری بل دے کر اسنے چٹیا کو جھٹکا دیا پتلی نازک کمر پر اسکی لمبی سیاہ چٹیا لہرائی جبکہ اس سب سے بے خبر پلنگ سے ڈوپٹہ اوڑھ کر وہ کھڑکی تک آئی تھی۔۔۔

گرے خوبصورت رنگ کی نظریں اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھتے اس نے اپنے سفید مومی ہاتھوں سے کھڑکی کے دونوں پٹ کھول کر مسکراتے ہوئے اپنی ہتھیلی کو پھیلایا تھا کے لمحوں میں اسکی مہندی سے سجی ہتھیلیاں بھیگ گئیں تھیں۔۔۔جبکہ مسکرانے سے اسکے بائیں رخسار پر گڑھا پڑا تھا۔۔۔۔

"اللہ تیری قدرت۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔۔۔دھیمی خوبصورت آواز میں بولتی وہ ایک بار پھر مسکرائی تھی بلاشبہ وہ ایک حسین دوشیزہ تھی جسکی ایک جھک کے لئے کتنے ہی دل بے تاب اپنی دولت اسکے قدموں میں رکھنے کو تیار رہتے تھے لیکن وہ تو جیسے ہر انسان سے بیزار تھی اسے انتظار تھا تو بس ایک چیز کا۔۔۔۔اور وہ ایک چیز "موت" تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بار ششش۔۔نورین کی کان پھاڑ دینے والی آواز پر عائشہ جو اسکے پاس ہی صوفے پر نیم دراز تھی ڈر کر چیخ مارتے ہوئے اٹھ بیٹھی جبکہ نورین جو اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے کمرے کی کھڑکی کی جانب بڑھی تھی گھور کر اسے دیکھنے کے بعد پھر آگے بڑھ کر کھڑکی کھول کر اس نے اپنی ہتھیلیوں کو پھیلایا تھا۔۔

"یار عائشہ دیکھو تو کتنی تیز بارش ہو رہی ہے۔۔۔ہائے اللہ۔۔۔۔

"بس بس مجھے بھی نظر آرہا ہے۔۔ عجیب چڑیل قسم کی ہوا بھی میرا دل بند ہو جاتا تو۔۔۔عائشہ تو جیسے جل بھون گئی تھی۔۔

نورین نے اسکی بات پر پلٹ کر اسے دیکھا تو زور سے ہنستی ہوئی اسکی طرف آتے اپنے گیلے ہاتھ اسکے رخسار پر رکھ دیے۔۔

نورین کی حرکت پر عائشہ نے چیختے ہوئے اسکے ہاتھوں کو جھٹکا تھا۔۔۔۔

جبکہ نورین ایک بار پھر قہقہ لگاتی کمرے سے باہر بھاگی تھی۔۔

"نورین امجد "ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ فیملی میں امجد احمد خان (والد) نادیہ امجد (والدہ) ایک بڑی بہن جو دو سال بڑی تھی اس سے (عائشہ امجد) جبکہ ایک ہی بھائی جسکی عمر گیارہ سال تھی (فہیم امجد)۔۔۔

نورین فرسٹ ائیر کی طلبہ تھی ابھی چند ہی ہفتے ہوئے تھے اسے کالج جاتے جبکہ عائشہ سیکنڈ ائیر کی طلبہ تھی۔۔۔ سولہ سال کی نورین گھر بھر میں سب کی لاڈلی تھی۔۔۔۔

"رو کو لڑکی کہاں بھاگے جا رہی ہو اتنی رات میں نادیہ بیگم جن کی آنکھ باہر ہوتی موسلا دھار بارش کے شور سے کھلی تھی نورین کو دیکھتے ہی پوچھنے لگیں جبکہ نورین جو چھت پر جانے کا ارادہ رکھتی تھی سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔۔

"وہ میں۔۔۔۔مجھے پیاس لگ رہی تھی امی۔۔۔نورین اٹک اٹک کر جواب دیتی اپنی گردن پر بھی ہاتھ رکھ کر یقین دلانے لگی۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں تمہیں... خبردار اتنے خطرناک موسم میں چھت پر گئی وقت دیکھو تین بج رہے ہیں۔۔۔۔

"لیکن امی اتنی پیاری بارش ہو رہی ہے۔۔۔نورین نے یکدم نادیہ بیگم کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا تھا کہ نادیہ نے آگے بڑھ کر اسکا کان مڑوڑا۔۔۔

"دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے تمہارا کسی محلے والے نے دیکھ لیا تو مرچ مصالہ لگا کر خبر نامہ بنا دیں گے اور یہ کوئی وقت نہیں ہوتا چھتوں پر جانے کا اللہ نا ں کرے کوئی ہوائی چیز چمڑ جائے۔۔۔چلو جاؤ کمرے میں شاباش۔۔۔نادیہ بیگم سمجھاتے ہوئے اسکا کان چھوڑ چکی تھیں جبکہ نورین اپنی ماں کی پوری بات سن کر منہ لٹکا کر کمرے کی جانب بڑھ گئی پیچھے نادیہ بیگم منہ میں آیت الکرسی پڑھتے اپنے بچوں کا حصار کرتیں کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک !

دستک پر کھڑکی بند کر کے اس نے پلٹ کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔

"آجاؤ۔۔۔۔۔

اجازت ملتے ہی انیلا نے دروازہ کھول کر سر کہ اشارے سے سلام کرتے اسے دیکھا تھا۔

"ہانم باجی رئیس صاحب آئے ہیں۔۔۔انیلا ہچکچا کر بتاتی اپنے دائیں جانب دیکھنے لگی جب ایک وجیہہ ستائیس سالہ نوجوان دروازے پر نمودار ہوا ہانم نے اسے دیکھتے ہی سر پر ڈوپٹہ لیتے سلام کیا تھا۔۔۔رئیس علی کسرتی جسم کا مالک جس کا قد چھ فٹ تھا وہ واحد شخص تھا جو اس کوٹھے کا خوش نصیب شخص تھا۔۔جسے ہانم کی تنہائی کے چند لمحے میسر ہوئے تھے۔

رئیس نے اسکے سلام پر مسکرا کر سر کو جنبش دے کر اپنے پیچھے کھڑی انیلا کو دیکھا جو اسکا اشارہ سمجھتی دروازہ بند کر کے چلی گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"اتنے طوفان میں آنے کی کیا ضرورت تھی آپ کو رئیس۔۔۔۔ہانم اسکے ساتھ سے گزرتی ڈوپٹہ اتار کر سنگھار میز کے پاس جا کر اپنی چٹیا کھولنے لگی جبکہ رئیس نے مسکراتے ہوئے اسے گہری نظروں سے سر تا پیر دیکھا۔۔۔

"آپ کے لئے تو میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔یہ تو پھر بارش ہے۔۔

"اچھا تو پھر ہمیں یہاں سے کب لے جائیں گے؟ہانم نے اسکی بات پر مصروف سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہتے اپنے بالوں کو کھول کر ایک طرف سے آگے ڈالا پھر کاجل اٹھا کر آنکھوں میں لگانے لگی جبکہ رئیس کچھ دیر کہ لئے خاموش ہو گیا تھا۔

"خیر چھوڑیں رہنے دیتے ہیں اس بات کو۔۔۔آپ بتائیں بیوی بچے کیسے ہیں؟ہانم نے تکلیف سے آنکھوں کو موند کر کھولتے ساتھ مسکراتے ہوئے اسکی جانب رخ کر کے پوچھا تھا۔

"آہ!انھیں کیا ہونا ہے۔۔۔۔سب ٹھیک ہیں۔۔۔۔

"ہمم اور آپکا بیٹا؟ہانم اسکی بیزاریت محسوس کرنے کہ باوجود پوچھنے لگی۔۔

"وہ بھی۔۔اب ذرا آپ ادھر آئیں۔۔۔۔ہم اب اپنی بات کر لیں۔۔۔رئیس

لاپرواہی سے کہتا ہانم کا ہاتھ تھام کر اپنے نزدیک کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"آپ بے حس ہیں رئیس ہم نے آپکو سب سے الگ سمجھا تھا۔۔۔ہانم یکدم ہی اس سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہتی گہری سانس لیتی دروازے تک پہنچ کر انیلا کو پکارنے کے بعد رئیس کی جانب پلٹی جس نے غصے میں لب بھینچ لئے تھے۔

"ہانم باجی آپ نے بلایا؟انیلا اسکی آواز پر بھاگتی ہوئی وہاں حاضر ہوئی تھی۔

"ہاں۔۔رئیس صاحب جا رہے ہیں۔۔۔لیکن پھر بھی اگر یہ یہاں ٹھہرنا چاہتے ہیں تو حرا اماں سے کہہ دو کہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کسی اور سے کروالیں ہانم کے پاس یہ دوسرا اور آخری مرداب نہیں آنا چاہیے۔۔۔۔سرد لہجے میں کہہ کر ہانم اسکے کمرے سے نکلنے کا انتظار کرنے لگی رئیس غصّے میں قہر آلود نظروں سے اسے دیکھتا وہاں سے تیزی سے نکلتا چلا گیا۔۔۔دونوں کے جاتے ہی ہانم نے گہری سانس لے کر کمرے کا دروازہ بند کرتے پشت دروازے سے ٹکالی۔۔۔۔

"آرام سے کھاؤ لڑکی انڈا کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔۔۔صبح کا وقت تھا جب گھر کے افراد

دستر خوان کے گرد بیٹھے تھے نورین جو جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی عائشہ کے ٹوکنے پر روکی۔

"انڈے کی امی آگئی تو اسے لئے جلدی جلدی کھا رہی ہوں چلو تم بھی کھاؤ۔۔۔نورین کی بات پر سب نے مسکرا کر نورین کو دیکھا تھا جبکہ عائشہ افسوس سے سر جھٹک کر ناشتے کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نورین بیٹی یہ لو پیسے۔۔۔نادیہ بیگم کمرے میں آتے ہی اس کی طرف پیسے بڑھا کر بولیں جو کالج جانے کے لئے تیار اپنے بیگ کو کندھے پر لٹکا رہی تھی۔

"تھینک یو میری پیاری ماں۔۔۔

"دیھان سے جانا نورین اور ہاں آج پکا بات کر لینا وین والے سے۔۔۔۔۔نادیہ بیگم متفکر سی ہوتی ہوئیں اسے ہدایت دے رہی تھیں گھر کی بیک سائٹ سے دو تین گلیاں چھوڑ کر اس کا کالج تھا وین ابھی نہیں لگوائی تھی کہ وہ پیدل چلی جاتی تھی جبکہ نادیہ بیگم کو اس کے پیدل جانے سے ڈر لگا رہتا تھا۔۔۔

"آہ!!! سونیا کی چیخ بے ساختہ تھی جبکہ کمر پر زور سے ہنٹر پڑھنے پر ہانم کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا جبکہ اپنی آواز دبانے کہ لئے اس نے لبوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔

حرا بائی جو اس کوٹھے کی مالک ہے غصّے سے پلٹ کر سونیا کو دیکھا تھا پھر گردن موڑ کر ہانم کی کمر کو دیکھا جہاں قمیض اٹھا کر اسکی برہانہ کمر پر وہ اپنا غصّہ اتار رہی تھی۔۔ سفید کمر پر دو سے تین بلٹ سے نشان بنے تھے جس سے اب خون رس رہا تھا لیکن ہانم بالکل چپ کھڑی تھی ایسے جیسے اسے نہیں کسی اور کو مارا جا رہا ہو۔۔۔

"پتہ نہیں وہ کون سی منحوس گھڑی تھی جب تجھے سڑک سے اٹھا کر لائے تھے کہ چلو جوان ہو کر کما کر دے گی لیکن بیس سال کی ہو گئی ہے آج تک ناچنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا تو نے اور میں بھی زبردستی اس لئے نہیں کرتی کے چلو تیرے مجرے میں ہی اتنا پیسہ مل جاتا ہے لیکن آج جو تو نے کیا اس امیر زادے کے ساتھ جانتی ہے ایک رات۔۔۔

"بہت ہو چکا حرا اماں، میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی ہوں اگر میرے ساتھ زبردستی کی تو خود کو مار ڈالوں گی پھر جو مجرے پر پیسہ ملتا ہے وہ بھی نہیں رہے

گا۔۔۔ہانم کے یکدم غصّے میں کہنے پر حرا بائی کہ ساتھ سونیا اور انیلا نے بھی آنکھوں کو حیرت سے پھیلا لیا تھا جبکہ ہانم قمیض سہی کر کہ ڈوپٹہ سر پر اوڑھ کر اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی جیسے جیسے وہ دور جا رہی تھی پائل کی چھن چھن بھی دور ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

kaun kisko yaha bhala samajha

humne kya samajha tumne kya samajha

bewafa humne tumko samajha sanam

tumne humko hi bewafa samajha

jhute iljaam meri jaan lagaya na karo

jhute iljaam meri jaan lagaya na karo

dil hai nazuk isay tum aise dukhaya na karo

jhute iljaam meri jaan lagaya na karo

dil hai nazuk isay tum aise dukhaya na karo

jhute iljaam

meri aankho me jo ache nahi lagte aansu

meri aankho me jo ache nahi lagte aansu

toh jalaya na karo mujhko sataya na karo

toh jalaya na karo mujhko sataya na karo

dil hai nazuk isay tum aise dukhaya na karo

jhute iljaam.....

رات کے دو بجے کا وقت تھا ایسے میں سفید کوٹھی کو آج دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔بڑے سے حال کمرے میں امیر کبیر مرد حضرات گدیوں پر بیٹھے تھے سامنے ہی سب کہ اہتمام کے لئے پان اور مشروب کا انتظام بھی کیا گیا تھا ہر کسی کی نظر درمیان میں رقص کرتی دوشیزہ پر ٹکی تھی جسکا رقص لاہور کے اس علاقے میں بہت مشہور تھا کہ مرد رقص دیکھنے کہ لئے شام ہوتے ہی وہاں آجاتے تھے۔۔۔ہر ایک

کی آنکھ میں ہوس تھی جسے چھونے کی خواہش لئے وہ یہاں آتے تھے لیکن نامراد ہی واپس لوٹ جاتے تھے۔۔رئیس علی بھی انہیں میں سے ایک تھا لیکن جانے قسمت کیسے اس پر مہربان ہوئی کے ہانم کی آرام گاہ تک جانے کا اسے دو بار شرف حاصل ہو چکا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

سیاہ مرسیڈیز سنسان سڑک پر فراٹے بھرتے جا رہی تھی گاڑی میں تیز میوزک نے ساتھ بیٹھے "بالاج طارق" پر کافی برا اثر ڈالا تھا۔۔بالاج طارق جو ایک اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والا نوجوان تھا جس کی عمر ابھی صرف چوبیس سال تھی دوستوں کے کہنے پر زبردستی پارٹی میں جا رہا تھا لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس کے دوست اسے پارٹی کی بجائے حرابائی کے کوٹھے پر لے جا رہے تھے۔۔۔

جیسے ہی گاڑی سفید کوٹھی پر آکر رکی بالاج نے تیوری چڑھا کر اپنے چاروں دوستوں کو گھورا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ اس جگہ کو جانتا نہیں تھا لیکن اسے اپنی زندگی میں استعمال شدہ چیزیں ہرگز پسند نہیں تھیں۔۔۔

"گھورنا بند کر بیٹا چل آجا۔۔ساجد آنکھ دبا کر گاڑی سے اترا تھا جبکہ پیچھے سے وہ تینوں

بھی ہنستے ہوئے اتر کر بالاج کے اترنے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔

"ابے آجاناں یار۔۔سنا ہے ہماری ہانم داؤد کا مجرا ہے۔۔کبیر نے کہتے ساتھ آہ بھری تھی۔

"اب یہ کون بلا ہے سالوں۔۔۔۔اور تم لوگ اچھے سے جانتے ہو میں ان عورتوں کو چھونا پسند نہیں کرتا۔۔۔۔بالاج کھڑکی پر بازو رکھ کرا نھیں کہ کر دوبارہ سیدھا بیٹھ چکا تھا جب ساجد کی بات پر اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیفنس میں واقع گرے رنگ کے بنگلے کا بھاری گیٹ آہستہ سے کھلا تھا ایک گاڑی تیزی سے پورچ میں آکر رکی تھی۔۔۔۔۔

رئیس علی نے گاڑی سے اترتے ہی ملازم کو بیگ نکال کر رکھنے کا حکم دیا اور خود لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر بڑھ گیا۔۔۔

رئیس نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا اسکے چہرے کے تاثرات یکا یک بدل گئے۔۔۔۔

گہری مسکراہٹ کے ساتھ اس نے باآواز بلند سلام کیا تھا یاسمین (رئیس کی بیوی) کے

ساتھ تسنیم علی (رئیس کی بہن) نے مسکرا کر جواب دیا ساتھ ہی تسنیم اٹھ کر بھاگنے کے انداز میں اپنے اکلوتے بھائی کی طرف بڑھتی اسکے گلے لگی تھی۔۔۔

تسنیم علی اور رئیس علی اپنے والدین کی دو ہی اولادیں تھیں۔۔والد کے انتقال کے بعد سارا بزنس اسکی ذمہ داری تھی جسے بخوبی وہ نبھا رہا تھا۔۔۔انہیں دنوں اسے ایک لڑکی پسند آئی تھی جس سے شادی کا فیصلہ اسکا خود کا تھا۔۔۔یاسمین اور رئیس کی شادی کو دو سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور اب ان دونوں کا ایک سال کا بیٹا تھا۔۔۔۔

تسنیم علی بیس سال کی تھی جو اپنی ماں کہ ساتھ اسلام آباد میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔۔۔تسنیم ایک جرنلسٹ بننا چاہتی ہے جبکہ اسکے بھائی کو یہ بات ہمیشہ ناگوار گزرتی تھی جسکا علم اسے بھی تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ اسلام باد میں رہائش پذیر تھی لیکن یہ بھی رئیس کو پسند نہیں تھا وہ کئی بار اپنی ماں اور بہن کو لاہور شفٹ ہونے کا بول چکا تھا۔۔۔

"کیسی ہو؟

"اچھی ہوں۔۔۔آپ بتائیں روز اتنی دیر سے گھر آتے ہیں؟ تسنیم نے بتاتے ساتھ اس سے پوچھا تھا رئیس نے ایک نظر اپنی بیوی کو دیکھا پھر اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"ارے نہیں وہ تو بس دوستوں کے ساتھ تھا۔۔اچھا سب چھوڑو یہ بتاؤ امی کیسی ہیں؟

"کل آرہی ہیں فلائٹ سے پھر خود ہی پوچھ لیجئے گا۔۔۔ تسنیم کی بات پر رئیس کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تم نے اور اگر آنا ہی تھا تو ساتھ کیوں نہیں آئیں؟

"وہ اس لئے کیونکہ امی اپنی سب دوستوں سے آخری بار مل کر آنا چاہتی ہیں تبھی میرے ساتھ نہیں آئیں اور میں تو آپ تینوں کو بہت مس کر رہی تھی مجھ سے صبر ہی نہیں ہو رہا تھا اس لئے جھٹ پٹ آگئی۔۔۔ تسنیم کی بات پر اسے واقعی خوشگوار حیرت ہوئی تھی وہ جانتا تھا کہ تسنیم نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔

"لیکن تسنیم تمہاری پڑھائی۔۔۔

"بھائی وہ یہاں بھی تو ہو سکتی ہے، بس اب ہم اکیلے نہیں رہنا چاہتے بھائی۔۔۔ تسنیم یکدم ہی سنجیدہ ہوئی تھی کہ رئیس نے آگے بڑھ کر اپنی لاڈلی بہن کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔

"آیئے آیئے خوش آمدید۔۔۔۔ حرابائی کی نظر جیسے ہی اندر آتے لڑکوں پر پڑی تیزی سے آگے بڑھ کر پر جوش انداز میں کہتی ادا سے بالوں کو جھٹک کر انھیں لئے اندر کی جانب بڑھنے لگی۔۔

بالاج سخت تاثرات لئے چلتا ہوا وہاں موجود سجی سنوری لڑکیوں کو نظر انداز کرتا اندر بڑے سے حال میں آیا تھا جہاں انکی طرف پشت کیے گھونگھٹ میں لڑکی ایک بار پھر رقص شروع کر رہی تھی حرابائی نے مسکراتے ہوئے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

بالاج سرسری سی نظر درمیان میں موجود لڑکی پر ڈال کر بیٹھ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---

laakh iss dil ko humne samajhaya

dil yaha phir bhi humko le aaya salaam salaam

tumhari mehfil me aa gaye hain

tumhari mehfil me aa gaye hain, toh kyun naa

hum yeh bhi kaam karlein

salaam karne ki aarzu hai

salaam karne ki aarzu hai, idhar jo dekho

salaam karlein

tumhari mehfil me aa gaye hain, toh kyun na

hum yeh bhi kaam karlein

salaam karne ki aarzu hai, idhar jo dekho

salaam karlein

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

yeh dil hai jo aa gaya hai tum par, wagar naa

sach yeh hai banda parwar

yeh dil hai jo aa gaya hai tum par, wagar naa

sach yeh hai banda parwar

jise bhi hum dekh le palat kar

jise bhi hum dekh le palat kar, usi ko apna

gulaam karlein

salaam karne ki aarzu hai, idhar jo dekho

salaam karlein

bahot si baatein hai tumko kehni, bahot si

baate hai humko kehni

bahot si baate hai tumko kehni, bahot si baate

hai humko kehni

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

kabhi jo tanha milo kahi tum

kabhi jo tanha milo kahi tum, toh baate hum

yeh tamaam karlein

salaam karne ki aarju hai, idhar jo dekho

salaam karlein

بالاج اکتاہٹ سے سامنے موجود رقص کرتی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے ابھی تک اپنا گھونگھٹ نہیں اٹھایا تھا پاس ہی اسکے دوست اس کے قدموں پر نوٹ نچھاوڑ کر رہے تھے بلکے وہ ہی نہیں محفل میں ہر ایک مرد یہی کر رہا تھا بالاج نے تیکھی مسکراہٹ سے اسے دیکھا تھا جو گھونگھٹ ہونے کہ باوجود ہر مرد کو دیوانہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ اپنا چہرہ نہیں دکھاتی کیا؟ بالاج نے یکدم کبیر کا بازو جکڑ کر اسکے کان کے قریب جھک کر پوچھا تھا۔

"ہائے ایک جھلک دیکھنے کہ لئے ہی تو ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں۔۔۔بس ایک بار ہی اسکا دیدار ہوا تھا یہ اصول صرف اسی کہ لئے ہی بنا ہے کہ مجرا گھونگھٹ میں ہی کرتی ہے۔۔۔۔۔کبیر بتاتے ہوئے ساتھ پیسے بھی اسکی جانب اچھال رہا تھا جبکہ بالاج اسے چھوڑ کر غور سے اسے دیکھنے لگا جسکا گھونگھٹ نیٹ کا تھا لیکن پھر بھی چہرہ واضح نہیں دیکھ رہا تھا بالاج کی نظریں اسکے چہرے سے ہوتیں پیروں پر پڑی تھی جسکی گوری پنڈلیاں نظر آرہی تھیں بالاج کا دل یکدم ہی اسے دیکھنے کے لئے مچلا تھا۔۔۔

انگلیوں میں دبائی سگریٹ کو مسل کر اس نے ایک جانب پھینکا تھا پھر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں موجود حرابائی کو اشارہ کر کے وہاں سے چلتا چلا گیا۔۔

"ارے صاحب کیا ہوا یوں محفل ادھوری کیوں چھوڑ دی؟ حرا بائی اسکے پاس آ کر تعجب سے پوچھنے لگی تھی۔۔

بالاج نے اسکی بات سنتے ہی پلٹ کر اسے دیکھا تھا جو خود ایک دعوت بنی ہوئی تھی۔۔

"مجھے ایک رات کے لئے تمہاری ہانم داؤد چاہیے۔۔ بالاج کی بات سن کر حرا کی آنکھیں چمکیں بالاج طارق ایک بزنس ٹائیکون طارق سلیم کا اکلوتا وارث تھا اور یہ بات ساجد نے ہی اسے ایک رات بتائی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں کھو گئی؟ بالاج نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا کہ حرا بائی ہڑ بڑا کر ہوش میں آئی تھی۔۔

"آ۔۔ وہ تو ٹھیک ہے صاحب لیکن ہانم بہت ٹیڑھی ہے کبھی ہاتھ نہیں آئے گی۔۔

"ہنہہ!۔ ایک طوائف کہ اتنے نخرے؟

"ارے نہیں بس کنواری ہے اور حسین بھی بہت ہے تبھی نخرہ کرتی ہے۔۔ میں تو ایک

بار اسکے کس بل نکال دوں لیکن ہاتھ نہیں آتی۔۔

بالاج سامنے کھڑی مکار عورت کی باتیں سن کر زور سے ہنسا تھا۔۔

"اب تو واقعی ہانم داؤد سے ملنا ہی پڑے گا۔۔۔ بالاج ہنسی روک کر کہتا جھٹکے سے پلٹ کر کوٹھی سے نکالتا چلا گیا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے یہ کہاں گیا؟ ساجد کی آواز پر حرا بائی نے پلٹ کر اسے دیکھا تو مسکرا کر چلتے ہوئے اسکے نزدیک گئی۔

"تمھارے دوست کو ہانم چاہیئے۔۔

"تو میری جان دے دو کیا مسلئہ ہے؟ ساجد خماری میں کہتا زور سے ہنسا تھا۔۔۔

"وہ نہیں مانے گی۔

"تو مناؤ ورنہ مجھے بتاؤ میں ٹھیک کرتا ہوں کمینی کو۔۔۔ ساجد نخوست سے کہتا حرا بائی کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

ساجد کا کام تھا کہ وہ امیر گھرانوں کہ لڑکوں سے دوستی کر کے انھیں زبردستی دو تین بار وہاں لاتا تھا کے بعد میں وہ خود ہی اس دلدل میں دھنستے چلے جاتے تھے۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے تجھے جانے کی میں وہاں سب دیکھ رہی تھی کیسے پیسہ نچھاوڑ کر رہا تو اس پر اور مجھے ایک کوڑی نہیں دیتا۔۔۔ حرا بائی نے منہ بنا کر کہتے الماری سے پیسے کی گڈی نکال کر اسکی طرف اچھالی تھی جسے کیچ کرتے ساجد نے گڈی کو سونگھنے کے بعد چوما تھا۔

"کیا بات ہے آج اتنی مہربانی؟ ساجد نے زیادہ نوٹ دیکھ کر اسے دیکھا۔۔

"ہاں لڑکا مالدار ہے۔۔۔ تو نے جو اسے یہاں لانے کہ لئے کہا مجھے نہیں لگتا وہ اب پیچھے ہٹے گا ضدی مرد جب واقعی ضد پر آجائے تو وہ سب کر گزرتا ہے جو ہم کبھی گمان بھی نہیں کرتے۔۔۔۔ بس ایک بار ہانم بیگم میری مٹھی میں آجائے۔۔۔ پھر تو دیکھنا محفل میں آئے ہر ایک مرد کے بستر کی زینت بناؤں گی اسے۔۔۔... حرا بائی نفرت سے بول کر ہنسی تھی۔۔۔

"ہانم باجی ایک بات کہوں آپ سے؟ انیلا جو ہانم کے پیروں کو دبا رہی تھی ساتھ اسے بھی دیکھ رہی تھی جس نے۔ سر پر ڈوپٹہ لئے آنکھوں کو موندر کھا تھا۔

"ہمم کہو۔

"میں آپ کو باجی صرف کہتی نہیں مانتی بھی ہوں۔انیلا کی بات پر اس نے افسردگی سے مسکراتے ہوئے آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔۔

"آج پھر حرااماں کی جاسوسی کی ہے تم نے؟ہانم کی بات پر انیلا کا منہ حیرت سے کھول گیا۔۔۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا؟

"یہ جو تمہارا چہرہ ہے نہ اس پر واضح لکھا ہے کہ آج پھر انیلا بیگم نے حرااماں کی چوکیداری کی ہے۔۔۔ہانم آگے کو ہو کر اسکی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"پھر آپ تیار رہیں کبھی بھی وہ شخص آپ کے دروازے پر دستک دینے آسکتا ہے۔۔۔انیلا نے خفگی سے کہتے سر نیچے کر لیا جبکہ ہاتھ ہنوز اسکے پیر دبانے میں مصروف تھے۔۔

"آجائے ہم دیکھ لیں گے اسے بھی۔۔۔۔

"افف! ہانم باجی یہ سب بہت غلط ہو رہا ہے۔۔۔

"غلط؟ کیا تم نے غلط کہا انیلا؟ ہانم نے چونک کر اسے دیکھا یکدم گرے انکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔۔

"یہ غلط نہیں انیلا یہ گناہ ہو رہا ہے اور ہم اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔۔۔۔جانتی ہو جب ہم بھری محفل میں ناچتے ہیں تو کتنی گھن آتی ہے اپنے وجود سے۔۔۔اور یہ خوبصورتی کیا اتنی بے مول ہوتی ہے کے ہر شخص اسے غلیظ نظروں سے دیکھے، کبھی تو دل کرتا ہے کہ واقعی خود کو ختم کر دیں لیکن ہم وہ بھی نہیں کر پاتے۔۔اس گناہ کہ دلدل میں ہم کچھ نہ کرتے ہوئے بھی گنہگار ٹھہرا دیے گئے ہیں۔۔۔ہم کتنی پاک دامن ہیں اسکا گواہ صرف اللہّ ہے انیلا۔۔۔بولتے بولتے ہانم کی آواز روندھ گئی تھی جبکہ رونے سے ناک اور گال سرخ ہو گئے تھے جبکہ انیلا چپ سی اسے دیکھنے لگی۔۔

"آہ! جاؤ۔۔۔اب ہم آرام کریں گے۔۔ہانم گہری سانس لیتے اپنے دونوں پیروں کو سمیٹ کر اسے کہتی دوبارہ آنکھوں کو موند چکی تھی جبکہ انیلا خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے نکال گئی تھی۔۔

اتوار کا دن تھا ایسے میں نورین عائشہ اور پڑوس سے آئی اسکی دوست کنزا ساتھ بیٹھیں ٹی وی پر umrao jaan مووی دیکھ رہی تھیں۔۔۔ابھی مووی میں پہلا گانا ہی آیا تھا کے کنزا ایکدم ہی کچھ یاد آنے پر پر جوش انداز میں انکی جانب گھومی تھی۔۔

"ارے یار تم لوگوں کو معلوم ہے پرسوں کالج سے واپسی پر میں نے ایک طوائف کو دیکھا تھا۔۔۔

کنزا کے پر جوش انداز پر دونوں جو اسی کی طرف متوجہ ہوئی تھیں حیرت سے پہلے اسے پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔

"تمہیں کیسے معلوم کے وہ طوائف ہے؟اور یہ فضول بات کرنے کا مقصد ہی کیا ہے آخر۔۔۔ابھی امی نے سن لیا نہ تو تم گھر سے باہر ہو گی۔۔۔۔عائشہ نے گھورتے ہوئے اسے کہا تھا جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔

"افف!ایک تو عائشہ آپا تم ڈرتی بہت ہو۔۔رہا سوال مجھے کیسے پتہ چلا تو وہ وین والے انکل ساتھ بیٹھے ہمارے اسکول کے لڑکے کو بتا رہے تھے۔۔

"ارے واہ۔۔۔کتنی عجیب بات ہے یہ وہ وین والا اسے کیوں بتا رہا تھا؟عائشہ کو یہ بات

سن کر کافی عجیب لگی تھی جبکہ نورین نے سنجیدگی سے ٹی وی کی جانب دیکھا تھا جہاں اتنے مردوں کے درمیان ہیروئین رقص کرنے کے ساتھ ہر مرد کے سامنے جا کر بیٹھ کر داد کھاتی پھر واپس گھوم جاتی۔۔۔

عائشہ اور کنزا ہنوز بحث میں لگ گئی تھیں۔۔

"کبھی پاس سے دیکھا ہے تم لوگوں نے ان عورتوں کو؟ نورین کی بات سنتے ہی عائشہ نے اپنی بہن کو گھور کر کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔۔۔جبکہ کنزا اسکی شامت آنے کے خیال سے ہی مسکرانے لگی تھی۔۔۔

یکدم ہی عائشہ نے اسکے سر پر ہاتھ جڑا تھا۔۔۔

"استغفر اللہ کرو لڑکی اللہ ایسی عورتوں اور ایسی جگاہوں سے محفوظ رکھے ہر لڑکی کو۔۔۔بیوقوف کہیں کی سوچ کر تو بولا کرو ابھی امی نے سنا ناں تو گھر سے نکلنا بند کر دیں گی تمہارا۔۔۔عائشہ کو تو جیسے اسکی بات پر پتنگے لگ گئے تھے۔۔

نورین نے اپنا سر سہلاتے چہرہ پھیر لیا تھا۔۔

"میں تو بس ایک بات کر رہی تھی۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے ایسی غلاظت بھری باتیں کرنے کی۔۔حد ہو گئی۔۔۔

"عائشہ ایسے تو مت کہو یہ سب بھی مجبوری میں۔۔۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے؟تم اب ایسی عورتوں کی وکالت کرو گی اپنی عمر دیکھو ایسی بکواس تمہیں زیب دیتی ہے۔۔۔عائشہ غصّے میں جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی کہ کنزا بھی ڈر کر وہاں سے جانے کے لئے پر تولنے لگی

"میں وکالت نہیں کر رہی ہوں عائشہ لیکن ہر روز کتنی ہی لڑکیوں کو اغوا کیا جاتا ہے بیچا جاتا ہے کون کہاں سے کہاں غائب ہو جاتی ہے کسے پتہ کہ وہ لڑکی کہاں جاتی ہے۔۔۔کتنی لڑکیاں عورتیں ان گندی جگاہوں میں بیچ دی جاتی ہو نگی۔

"تمہارا سچ میں دماغ خراب ہو گیا ہے نورین۔۔عائشہ سختی سے کہتی آگے بڑھ کر ٹی وی بند کر چکی تھی۔۔

"آئیندہ ایسی موو ہز دیکھنے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اب اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی ورنہ میں امی کو جا کر ابھی بتا دوں گی سمجھی اور تم بھی کنزا اپنی پڑھائی پر توجہ دو ضروری نہیں ہے جو بھی سنو اسے آکر دوسروں کے سامنے چٹخارے لے کر

بتاتی پھیرو۔۔۔۔استغفر اللہ اللہ کا شکر کرو کہ تم لوگ محظوظ اپنے والدین کے سائے تلے ہو۔۔۔۔۔۔عائشہ دونوں کا دماغ ٹھکانے لگا کر وہاں سے چل دی تھی۔

کنزا تو اپنی اتنی بے عزتی پر منہ پھولا کر وہاں سے اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئی جبکہ نورین اپنے کمرے کی جانب بڑھتی اسی منظر کو سوچتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی آپ کہیں جا رہے ہیں؟ تسنیم کندھے پر ہینڈ بیگ لٹکاتے ہوئے رئیس کے پیچھے آئی تھی۔۔

وہ جو آج جلدی کام نبٹا کر پھر حرا بائی کہ کوٹھے پر جانے کہ لئے نکل رہا تھا تسنیم کی آواز پر یکدم روک کر پلٹا تھا۔۔۔

"ہاں ایک بزنس ڈنر ہے وہیں جا رہے ہیں۔۔۔۔تم بتاؤ یہ سواری کہاں جا رہی ہے؟

"یہ سواری مارکٹ جا رہی ہے۔۔۔

"یاسمین اور امی۔۔۔۔۔

"نہیں وہ تو نہیں جا رہیں مجھے کچھ ضروری چیزیں لینی ہیں قریب ہی جا رہی ہوں۔۔۔۔ تسنیم نے یکدم ہی رئیس کی بات کاٹ کر بتایا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے پھر خیال سے جانا۔۔۔اللہّ حافظ۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اللہّ حافظ بھائی۔۔۔۔ تسنیم مسکرا کر آگے بڑھ کر رئیس کا گال چوم کر اس سے پہلے نکل گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم آپی۔۔۔۔انیلا کی آواز پر اس نے چونک کر اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے انیلا؟ ہانم نے نماز کے اسٹائل میں بندھے ڈوپٹے کو کھولتے ہوئے اسے دیکھ کر پوچھا

"نماز پڑھ رہی تھیں؟

"ہاں۔۔۔۔۔کیوں طوائف پر نماز فرض نہیں ہے؟ ہانم نے مسکرا کر اس سے سوال کیا تھا۔

"نہیں۔۔میرا مطلب ایسی کوئی بات نہیں ہے انسان اور اللہّ کا تعلق اتنا کمزور بھی نہیں

ہے۔۔۔میں تو بس آپکے پاس حرا اماں کا پیغام لائی تھی۔۔۔انیلا کی بات سن کر ہانم کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

"بتاؤ ہم سن رہے ہیں۔۔۔

"تیار ہو جائیں کچھ دیر میں آپ کو بالاج صاحب کے فارم ہاؤس جانا ہے۔۔۔۔انیلا کے ہچکچا کر بتانے پر ہانم نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا ایسا پیغام پہلی بار اسے دیا گیا تھا یہ جاننے کے باوجود کے وہ کبھی کہیں نہیں جائے گی تو پھر کیونکر اسے یہ حکم دیا گیا تھا۔

ضبط سے ہانم کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

"جا کر کہہ دو انھیں ہانم نہ کبھی کہیں گئی ہے نہ ہی جائے گی۔۔

"نہیں گئی تو آج جاؤ گی کافی بڑی قیمت ملی ہے تیری اسلئے نہ جانے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا انیلا وہ گرے ساڑی نکال کر دے اسے۔۔

کمرے میں حرا بائی کی آواز پر دونوں نے چوکھٹ پر کھڑی حرا بائی کو دیکھا تھا جو اسے کہہ کر انیلا سے بولی تھی

"آپ ایسے زبردستی نہیں کر سکتیں ہمارے ساتھ۔۔ہم کہیں نہیں جائیں گی سنا آپ

نے ورنہ۔۔۔۔

"ورنہ کیا ہاں خود کو آگ لگائے گی یا زہر کھائے گی؟ ہانم بری طرح کانپنے کہ باوجود مضبوط لہجے میں کہہ رہی تھی جب اچانک حرابائی کے عقب سے ساجد نے اندر آتے ہوئے اسکی بات کاٹ کر کہا۔۔

انیلا جو الماری سے ساڑی نکال رہی تھی آواز پر سہم کر اس نے ساجد کو دیکھا تھا جس کہ ہاتھ میں چمڑے کی بیلٹ تھی۔۔

"وہ حرابائی کا خاص لڑکا تھا جو وہاں کی ہر لڑکی پر تشدد کر کے انھیں قابو کرتا تھا یہی نہیں کبیر بھی انہی کی گنگ کا حصّہ تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہم آپ سے بات نہیں کر رہے ہیں تو بہتر ہے۔۔۔۔۔آآآآآا!! ہانم کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ ساجد نے اسے بالوں سے جکڑ کر پوری قوت سے زمین پر پٹخا تھا۔

"ہانم آپی۔۔۔انیلا تیزی سے اسکی طرف بڑھی لیکن ساجد نے بیچ میں ہی کھینچ کر انیلا کو بیلٹ مار کر کمرے سے جانے کا کہا انیلا تڑپ کر پیچھے ہٹتے کمرے سے بھاگی تھی۔۔

"پانچ منٹ میں تیار ہو جاؤ اگر ایک منٹ بھی دیر ہوئی تو میں خود آؤں گا تیرے کپڑے بدلنے اور یہاں کسی کا باپ مجھے نہیں روک سکے گا۔۔۔ سمجھی پانچ منٹ۔۔ ساجد پنجوں کہ بل بیٹھ کر سنگین لہجے میں حکم دے کر اٹھا۔۔

"تم جیسوں کی پکڑ بہت سخت ہو گی دیکھ۔۔۔ چٹاخ !!

ہانم کی بات ادھوری رہ گئی تھی کے ساجد نے گُھما کر اسکے گال پر تھپڑ رسید کیا تھا کہ حرا بائی نے آگے بڑھ کر جلدی سے اسکا بازو پکڑا تھا

"پاگل ہو گیا ہے کیا چہرہ خراب کرے گا۔۔

"جتنا اکڑنا ہے ابھی اکڑ لے جہاں جا رہی ہے نہ وہ بندا تیری ساری اکڑ آج رات توڑ کر رکھ دے گا پھر دیکھتا ہوں تجھے۔۔۔۔۔ ساجد غصّے میں کہتا کمرے سے چلا گیا حرا بائی نے آواز دے کر شائلہ کو اندر بلا کر اسے تیار کرنے کا حکم دے کر تفاخر سے چلتی کمرے سے نکل گئی۔۔

"ارے رئیس صاحب آپ کب آئے؟ حرا بائی جیسے ہی حال کمرے میں آئی اسے

دیکھتے ہی کھل اٹھی تھی۔۔

"کیا کریں ہمارا تو دن ہی اچھا نہیں گزرتا کتنے دنوں سے ہانم کو دیکھا جو نہیں۔۔۔رئیس ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے بولا تھا کہ حرا بائی گہری مسکراہٹ سے سر کو ہلانے لگی۔۔۔

"ہماری ہانم ہے ہی ایسی کے کوئی بھی اسکا آسیر ہو جائے لیکن معاف کیجئے گا ابھی اس سے ملنا ممکن نہیں ہے۔۔

"پر کیوں؟رئیس یکدم ہی بے چین ہوا اٹھا تھا۔۔

"دراصل موسم اور پھر کل کی محفل کہ بعد طبیعت تھوڑی ناساز ہو گئی ہے بس اسی وجہ سے دوائی کھا کر آرام کر رہی ہے۔۔

"کیا میں دیکھ سکتا ہوں؟رئیس کی بات پر حرا بائی لمحے بھر کہ لئے گھبرائی تھی لیکن وہ مکار عورت تھی۔۔۔

"معافی چاہتی ہوں وہ اندر سے دروازے کو کنڈی لگا کر سوتی ہے۔۔۔حرا بائی کی بات پر رئیس نے کوٹ کی جیب سے پیسے نکال کر سامنے رکھے تھے جسے مسکرا کر اس نے پکڑ لیے۔

"آج واقعی ممکن نہیں ہے پر ہاں کل آپ آجائیں بیشک ایک رات کہ لئے ساتھ بھی لے جایئے گا۔۔۔ حرابائی کے ذو معنی انداز پر رئیس کھل اٹھا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر کل اسے ہم خود لینے آئیں گے خباثت سے کہتا وہ کرسی سے اٹھ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جب ہانم کے دل دہلا دینے والی چیخیں پوری کوٹھی میں گھونجی تھی۔۔۔۔۔

"ہائے اللہ یہ لڑکی کتنی ضدی ہے۔۔ ساجد چھوڑا سے۔۔۔۔ حرابائی بڑبڑا کر چیختی ہوئی سیڑیوں کی طرف بھاگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔

"یار کہاں رہ گئی تھی کب سے انتظار کر رہا ہوں؟ تسنیم جیسے ہی ہوٹل میں داخل ہوئی مقابل نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔ تسنیم نے مسکرا کر اسکے دونوں گالوں کو بچوں کے انداز میں کھینچا تھا۔۔

"سوری بابا تم تو جانتے ہو بھائی کو بھی جواب دینا ہوتا ہے۔۔ اچھا مان جاؤ نہ یار دیکھو تو میں تمھارے لئے کیا لائی ہوں۔۔ تسنیم نے اسے کہتے ساتھ ہاتھ میں تھامے شوپنگ

بیگ سے ٹی شرٹ نکالی تھی۔۔جسے احان دیکھتے ہی دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔وہ اسکے چاچا کا بیٹا تھا احان کی فیملی بھی لاہور میں ہی رہائش پذیر تھی۔۔

"اچھا اچھا بس رہنے دو بہانے باز لڑکی سب جانتا ہوں مجھے منانے کے لئے تمہیں ان خریداری کی ضرورت نہیں ہے، چلو اب جلدی میرے پیٹ میں چوہے بھنگڑے ڈال رہے ہیں۔۔۔۔احان نے کہتے ساتھ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا کے دونوں ساتھ ہنستے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حرا بائی ہانپتی کانپتی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی ہانم کو دیکھ کر گنگ رہ گئی سب لڑکیاں وہاں موجود تھیں لیکن ساجد کے وحشیانہ سلوک کی وجہ سے کوئی بھی آگے بڑھ کر روکنے کی اسے ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"نکلو باہر سب۔۔۔۔نکلو۔۔۔۔۔ساجد کی دھاڑ پر سب کمرے سے بھاگی تھیں جبکہ حرا بائی نے آگے بڑھ کر اسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔

"کیا کر رہا ہے پاگل ہو گیا ہے۔۔۔یہ، یہ کیا حالت کر دی تو نے، گاڑی لینے آنے والی

ہو گی اسے۔۔۔اور تو نے اسے لہولوہان کر دیا۔۔۔حرابائی ہانم کی حالت دیکھ کر تو جیسے پاگل ہو گئی تھی جبکہ ساجد کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"بھاڑ میں گیا سب۔۔۔چل نکل یہاں سے تو اسکی تو میں اکڑ نکالوں گا۔۔۔ساجد کی بات پر ہانم جس کے ماتھے سے خون نکل کر گال پر بہہ رہا تھا خوف سے کانپتی کھسک کر سامنے کھڑے سفاک شخص کی ٹانگ پکڑ کر سر کو نفی میں ہلانے لگی۔

"نہیں اللہ کے واسطے ایسا مت کریں۔۔۔آپ جو کہیں گے ہم کرنے کو تیار ہیں۔۔۔ہم۔۔۔ہم ابھی تیار۔۔۔آآآ

"ابے چل سالی بہت ہو گیا تیرا نخرہ۔۔۔ساجد غصّے سے اسکے کندھے پر لات مار کر کہتا حرابائی کو زبردستی کمرے سے نکال کر کمرے کو لاک لگا چکا تھا جبکہ حرابائی دروازہ پیٹتی اسے روکنے لگی۔۔

ساجد دروازہ لاک کر کہ پلٹ کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے کے ساتھ قدم قدم چلتا تھر تھر کانپتی ہانم کو پکڑ کر بیدردی سے پلنگ پر دھکیل چکا تھا۔۔

"ہانم داؤد کل کی صبح تمھارے لئے بہت خوبصورت ہونے والی ہے۔۔۔ساجد کہتے ساتھ چھت پھاڑ قہقہے لگانے لگا۔

ہانم کی ہمت اب ٹوٹ رہی تھی خون بہنے کے ساتھ جسم پر زخموں نے اسے نڈھال کر دیا تھے چت لیٹی وہ سامنے موجود شخص کو قریب آتے دیکھ رہی تھی آہستہ ہی آہستہ اسکی آنکھوں کہ سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔

ساجد نے جیسے ہی اسکی گردن کو چھوا ہانم کے جسم کو ساکت دیکھ کر تیزی سے پیچھے ہٹ کر شرٹ اٹھا کر دروازے کی طرف بھاگا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے ابھی تک کیوں جاگ رہی ہو کل کالج نہیں جانا تمہیں؟

عائشہ نے اٹھ کر وقت دیکھا پھر اسے دیکھ کر بستر سے اتر کر اس تک آئی تھی جو کرسی پر بیٹھی سامنے میز پر رکھی اپنی ڈائری کو گھور رہی تھی۔۔۔عائشہ کی آواز پر چونک کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"بس نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔کھوئے کھوئے انداز میں بولتی وہ اپنی ڈائری کو گھورے

لگی عائشہ نے گہری سانس لے کر اسکی کرسی کو گھمایا تھا کہ وہ چونک کر ہوش میں آئی تھی۔

"مجھے پتہ ہے تمہیں میرا ڈانٹنا اچھا نہیں لگا لیکن نورین ہم جس موضوع کو لے کر بحث کر رہے تھے وہ بالکل بھی درست نہیں تھا۔۔انکی دنیا بہت گندی ہے۔۔پنجوں کے بل بیٹھی وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر سمجھا رہی تھی نورین نے اسکی بات سن کر سر کو اثبات میں ہلایا جس پر عائشہ یکدم مسکرائی تھی۔

"گڈ!اب دفع کرو ان باتوں کو ہم چلو اٹھو اب سو جاؤ۔۔۔عائشہ اسے گال پر پیار کرتی اٹھ کر بیڈ کی طرف بڑھ گئی جبکہ نورین گہری سانس لے کر ڈائری کو دراز میں سب سے نیچے رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں بھئی آگئی عقل ٹھکانے تیری یارات کو آؤں دوبارہ؟

انیلا اپنے ہاتھ سے ہانم کو سیب کھلا رہی تھی ایک طرف حرا بائی سر پکڑے بیٹھی تھی جب ساجد انگڑائی لیتا وہاں آتے ہوئے بولا ہانم بنا اسکی طرف دیکھے سیب کھانے میں

مگن تھی۔۔

"پڑھ گئی تیرے کلیجے کو ٹھنڈک۔۔ حرابائی غصّے سے چیخی تھی۔

"لو میں نے کیا کیا ہے۔

"کیا؟ تجھے نظر نہیں آرہا ہاں دیکھ اسکا چہرہ۔۔ کیا حشر کیا ہے تو نے اسکا اوپر سے میرا نقصان کروادیا، جانتا ہے ایک رات کے تیس ہزار دے رہا تھا اور اب لنگڑی کچھ دن ناچ بھی نہیں سکتی۔۔ حرابائی تو جیسے پھٹ پڑی تھی جبکہ ساجد اسکی بات پر اکتا کر صوفے پر نیم دراز ہوتا انیلا کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرنے لگا انیلا پلیٹ بستر پر رکھتی ڈرتے ڈرتے اس تک گئی تھی ہانم نے نظر اٹھا کر اسے نفرت سے دیکھا تھا لیکن اگلے ہی لمحے دوبارہ نظریں جھکا لیں۔۔

"میری جان فکر نہ کر اسے اچانک گھر جانا پڑھ گیا تھا۔اب دیکھ کل کوئی گاڑی آئی؟ نہیں ناں۔۔۔ ساجد انیلا کو اپنے نزدیک بیٹھا کر اسکے کھلے بالوں کو چ ِ ھیڑتے ہوئے بتانے لگا حرابائی کے ماتھے پر پڑے بل یکدم غائب ہوئے تھے۔

"ہاں یہ بھی پھر شکر ہے اللہ کا۔۔۔ لیکن دیکھ ساجد آئندہ تو اسے ہاتھ نہیں لگائے گا۔

"ٹھیک ہے نہیں مارتا۔۔۔چل اب بور مت کر، میں انیلا کو لے کر جا رہا ہوں شام تک واپس آ جاؤں گا۔۔ساجد اسکی باتوں سے اکتا کر بولتا اٹھ کھڑا ہوا انیلا نے بے بسی سے ہانم کو دیکھا تھا جس نے اسے آنکھ کے اشارے سے تسلی دی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"بالاج۔۔۔شگفتہ بیگم کی آواز پر وہ جو فون پر بات کر رہا تھا جلدی سے بات کو سمیٹ کر موبائل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا جو ساڑی میں ملبوس کہیں جانے کے لئے تیار تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی مام؟

"میری جان۔۔۔شگفتہ بیگم قریب آ کر اسکے گال کو پیار سے چھوتے ہوئے مسکرائیں۔

"تمہارے بیگز اور ریفریشمنٹ کے لئے ڈرنکس چپس بسکٹس چاکلیٹ سب پیک کروا دیا ہے راستے میں جب بھوک لگے تو کھا لینا

"تھینک یو سو مچ پر اس کی ضرورت نہیں تھی میں راستے سے خود خرید لیتا۔۔۔

"کوئی بات نہیں میری جان اپنے بیٹے کے لئے میں اتنا تو کر ہی سکتی ہوں۔۔۔اچھا چلو

اب میں چلوں گی پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہے مسز عمران ناراض ہو جائیں گی۔۔۔۔۔شگفتہ پیار سے اسے جواب دے کر کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتیں اسے گلے لگا کر دروازے تک جا کر پلٹیں۔۔

"Take care...Have a safe trip my son....

بالاج انکی بات سن کر صرف دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔اسکی ماں کو ہمیشہ سے پارٹیز اور خاص کر اپنی آزادی پیاری تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے شوہر اور بیٹے سے بہت محبت کرتی تھیں۔۔۔۔

بالاج بائے روڈ اسلام آباد جا رہا تھا اپنے بچپن کے دوست کے بھائی کی شادی میں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

سفید کوٹھی کہ سامنے تیزی سے آکر گاڑی رکی تھی۔۔

"ڈیڈ میں آپ کو بعد میں فون کرتا ہوں۔۔۔جی میں ابھی گھر سے نکلا ہوں۔۔آہ! ٹھیک ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔بالاج سنجیدگی سے بات کرتا موبائل کان سے ہٹا کر

بونٹ پر رکھ چکا تھا۔۔۔

"آہ! میں تو اسے بھول ہی گیا تھا۔۔۔ بالاج خود کلامی کرتا گاڑی سے اتر کر اندر بڑھا تھا۔۔

بالاج کے اندر جاتے ہی ایک اور گاڑی آکر رکی تھی۔۔۔

رئیس گاڑی سے اتر کر اپنے کوٹ کا بٹن لگاتا مسکراتے ہوئے اندر بڑھا تھا۔۔۔

"ہانم آپی حرا اماں کہہ رہی ہیں کہ تیار ہو جائیں۔۔۔ انیلا اسکے قریب آکر پیغام دے پلٹنے لگی جب ہانم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

"انیلا ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ ہانم اسے دیکھ کر کہتی انیلا کہ گلے لگ گئی تھی۔

"آپ بہت بہادر ہیں ہانم آپی، مجھے آپ پر بھروسہ ہے آپ کا لباس میں نے نکال دیا ہے تیار ہو کر آجائیں۔۔۔ انیلا اسے کہہ کر الگ ہوتی اسکے ہاتھوں کی پشت چوم کر کمرے سے نکل گئی۔۔

اسکے جاتے ہی ہانم کی سسکی نکلی۔۔۔

"یا اللہ مجھے بچا لیں۔۔۔اللہ۔۔۔ہانم روتے ہوئے نیچے گرنے کے انداز میں بیٹھتی سامنے لٹکے گھیر دار سیاہ فراک کو دیکھتی پھوٹ پھوٹ کر روتی چلی گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"معافی چاہتی ہوں بالاج صاحب لیکن ہانم تو چلی گئی ہے رئیس صاحب کہ ساتھ ۔۔۔حرا بائی صفائی سے جھوٹ بولتی افسوس کا اظہار کرنے لگی جبکہ بالاج نے اسکی بات پر تعجب سے سر کو ہلکے سے جھٹکا تھا۔۔

"کمال ہے حرا بائی تم نے تو کہا تھا کہ وہ کسی سے تنہا نہیں ملتی پھر چلی کیسے گئی؟

"ہاہاہا!!!ارے بالاج صاحب یہ کوٹھا ہے اور وہ ایک طوائف۔۔۔ہنہہ یہ تو بس شروع شروع کے نخرے ہوتے ہیں ان کے یہ صرف پیسے سے چلتی ہیں۔۔۔ویسے فکر مت کریں ساجد صاحب نے بتایا تھا کہ آپ جھوٹا نہیں چھوتے پر یہ ناچیز آپ کے لئے ہیرا نکال کر لائے گی تب تک انتظار کریں۔۔۔

حرا بائی خوش اخلاقی کا دکھاوا کرتے ہوئے کہتی اسکے جانے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

اسے ساجد سے ہی معلوم چلا تھا کہ وہ یہاں سے جا رہا تھا پھر وہ اس کی وجہ سے رئیس

سے کیسے ہاتھ دھو بیٹھتی اسے تو بس پیسے سے مطلب تھا چاہے بالاج سے ملے یا پھر رئیس سے۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔ بالاج کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھ گیا دروازے سے نکلتے ہوے جہاں رئیس نے اسے دیکھ کر چہرہ پھیرا تھا وہیں بالاج سوٹ میں موجود اس شخص کو دیکھ کر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میز کے گرد بیٹھیں وہ تینوں رات کا کھانا کھا رہی تھیں جب تسنیم نے اپنی بھابھی کو دیکھا۔

"کیا ہوا بھابھی؟ تسنیم کی بات پر اسکی ماں نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔

"مجھے کیا ہونا ہے تسنیم۔۔۔۔ میری حیثیت ہی کیا ہے اس طوائف کہ سامنے۔۔۔ یاسمین نے اسکے پوچھتے ہی دکھ سے کہا کہ دونوں ماں بیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھ کر نظریں چُرائیں۔۔۔

"ایسے مت کہیں بھابھی ایک طوائف کا آپ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔۔۔ دکھی

مت ہوں میں سب ٹھیک کر دوں گی۔۔۔۔

"لیکن کب تسنیم ہاں کب؟ جانتی بھی ہو کتنی اذیت ہوتی ہے مجھے جب وہ اس گھٹیا عورت کہ پاس جاتے ہیں لیکن وہ بہت مکار ہے رئیس کو تڑپا رہی ہے، آج پھر وہ وہاں گئے ہیں۔۔۔ تم نے دیکھا نہیں آج کتنے خوش تھے ضرور وہ آج رات نہیں آئیں گے دیکھ لینا۔۔۔ یاسمین بولتے بولتے زار و قطار رونے لگی جبکہ تسنیم کی نفرت کا گراف اس طوائف کہ لئے کچھ اور بڑھا تھا۔۔

"اللہ غرق کرے تمہیں۔۔۔ تسنیم نے زہر خند لہجے میں کہتے ہاتھ میں پکڑی روٹی کو پلیٹ میں رکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو مام۔۔۔ جی میں ڈیڈ سے نکلتے وقت بات کر چکا ہوں۔۔۔۔ آہ آپ فکر مت کریں مجھے بھوک لگے گی تو کھا لوں گا۔۔۔ بالاج پیٹرول پمپ پر روکا ہوا تھا ساتھ ہی اپنی امی سے بھی محو گفتگو تھا۔۔۔ جب پٹرول فل ہوتے ہی اس نے جلدی سے بات ختم کرتے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا تھا۔۔ پھر زن سے گاڑی مین روڈ پر لاتے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر گانے کی آواز تیز کر دی۔۔۔

"افففف!! یااللہ اسلام آباد پہنچنے تک تو یہ ہمیں بھسرا کر دیں گے۔۔۔۔۔ہانم نے روہانسی ہوتے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھا کہ اچانک بالاج کا ہاتھ پیچھے اپنے بیگ پر آیا تھا ساتھ ہی وہ جو پچھلی سیٹ پر کالی چادر اور سامان کو اپنے اوپر خود ہی سیٹ کر کے چھپی ہوئی تھی دھک سے رہ گئی۔۔۔۔۔

"ہانم داؤد تم تو گئی۔۔۔۔۔۔خوف سے آنکھوں کو سختی سے میچ کر اس نے چادر میں چہرہ چھپایا تھا۔

۔۔۔۔۔۔

بالاج نے کوک کا کین نکال کر ہاتھ وہاں سے ہٹا لیا تھا ہانم نے سکون بھرا سانس لے کر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں جبکہ بالاج کوک کا کین پیتے ساتھ خود بھی گا رہا تھا۔۔۔

ہانم نے ڈبل آواز پر کانوں سے انگلیاں نکالی تو بے ساختہ مسکرا دی۔۔۔۔

"اتنی دیر ایک ہی زاویے پر پڑے پڑے ہم تو اکڑ جائیں گے۔۔۔افففف!! اللہ اب کیا کریں ہم ان کے سامنے آ گئے تو یہ جانے کیا کریں گے۔۔۔ سفر جاری تھا جب ہانم کو زخموں میں ٹیس اٹھنے پر اپنی حالت کا احساس ہوا تھا۔۔

اس سے قبل وہ کچھ اور سوچتی گاڑی یکدم رکی تھی ہانم نے ڈر کر جتنی بھی دعائیں آتی تھیں پڑھ کر خود پر حصار کرنا شروع کر دیا جبکہ بالاج گاڑی سے اتر کر شاپ کی طرف بڑھتا اندر گھس گیا تھا۔۔

بمشکل دو منٹ ہی گزرے تھے جب ہانم نے آہستگی سے چادر سے چہرہ نکال کر گاڑی میں نظر دوڑائی۔۔۔

پھر دھیرے دھیرے اٹھ کر باہر دیکھنے لگی وہاں اکا دکا ہی دکانیں تھیں اور اس وقت صرف ایک ہی کھولی تھی جبکہ وہاں گھروں کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔

"یہ۔۔یہ کس جگہ آ گئے ہیں ہم۔۔یہاں تو کوئی گھر بھی نہیں ہے اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا تو کس سے مدد مانگیں گے۔۔۔ہانم کو ایک نیا ڈر لاحق ہوا تھا۔۔۔

"ہمیں تو راستے بھی نہیں معلوم۔۔۔اب کیا کریں۔۔ہانم خود سے باتیں کرتے کرتے رونے لگی تھی جب نظر بالاج کہ بیگز پر پڑی اور اسے یاد آیا کہ اس نے شام سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

"اس میں کچھ تو ہو گا کھانے کے لئے۔۔۔ہانم تیزی ہاتھ چلا کر بیگز کھول کر دیکھتی جو

بھی ہاتھ آیا نکال کر واپس زب لگا کر ایک نظر دوبارہ شاپ پر ڈال کر لیٹ چکی تھی اسکے لیٹتے ہی بالاج شاپ سے نکل کر گاڑی کی جانب آتے موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا جب ٹھٹھک کر روک گیا۔۔۔۔۔

"السلام علیکم بھائی۔۔ تسنیم جو لاؤنج میں بیٹھی احان سے موبائل پر باتیں کر رہی تھی رئیس کو آتے دیکھ کر موبائل کان سے ہٹا کر خوشگوار حیرت سے بولی۔۔۔اسے خوشی تھی کہ وہ وہاں روکا نہیں تھا جبکہ رئیس بنا جواب دیے گیسٹ روم میں جا چکا تھا۔

"انہیں کیا ہوا؟ ضرور اس طوائف نے نکال باہر کیا ہے تبھی تو ایسی حالت ہوئی ہے، چلو اچھا ہی ہوا۔۔۔ تسنیم خود کلامی کرتی مسکرا کر دوبارہ سے موبائل کان پر لگا چکی تھی۔۔۔

دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھولتا وہ اندر بڑھ کر کمرے کی چیزوں کو تہس نہس کرنے لگا لیکن غصّہ تھا کہ کسی بھی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔تم کیسے بھاگ سکتی ہو۔۔۔۔آآاا!!!

ہانم تم نے بھاگ کر اچھا نہیں کیا۔۔۔ایک بار صرف ایک بار مل جاؤ ہم تمہیں وہ سزا دیں گے کہ تمہاری روح تک کانپ اٹھے گی۔۔۔۔۔ہماری شرافت کا بہت ناجائز فائدہ اٹھایا ہے تم نے کتنا پیسہ دیا ہے اس عورت کو، بس ایک بار مل جاؤ سارے حساب سود سمیت لیں گے تم سے۔۔۔۔رئیس غضّے سے پاگل جنونی سا ہو گیا تھا۔۔۔کانپتے ہاتھوں سے اس نے کوئی نمبر ملایا تھا۔۔۔

"ریاض ہیلو ہاں ہم رئیس علی بات کر رہے ہیں، ہمیں تمھارے لڑکے چاہیے۔۔۔۔۔ٹھیک ہے پھر ہم وہاں آ کر بتاتے ہیں۔۔۔۔

"اے کون ہو تم دونوں۔۔۔۔۔بالاج زور سے چیختے ہوئے گاڑی کی طرف بھاگا تھا کہ وہ دونوں اسے دیکھتے ہی تیزی سے وہاں سے غائب ہوئے تھے اندر موجود ہانم آواز پر گھبرا کر بے اختیار اٹھ کر بیٹھی تھی کہ بالاج جو بھاگ کر اپنی گاڑی کے پاس آیا تھا پچھلی سیٹ پر کسی کا سایہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا گاڑی کے شیشے ہلکے کالے ہونے کی وجہ سے وہ جو بھی تھا واضح طور پر نظر نہیں آیا تھا بالاج نے سر گھوما کر ارد گرد دیکھا دور دور تک

سب سنسان تھا جبکہ آس پاس جھاڑیاں اور گھنے درخت تھے بالاج نے آگے بڑھ کر لاک کو پکڑ کر کھینچا تو وہ بند تھا جبکہ اندر بیٹھی ہانم جلدی سے واپس لیٹی تھی۔۔

"ابھی بتاتا ہوں۔۔۔یہ سوچ اسے آگ لگانے کے لئے کافی تھی کہ وہ جو بھی تھا اسکی گاڑی میں پہلے سے چھپا ہوا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔

"ارے تین گھنٹے بعد صبح ہو جائے گی ساجد لیکن اس حرام زادی کا ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا۔۔۔ہائے کیسے بھاگ گئی وہ۔۔۔کس یار کے ساتھ بھاگی ہے پارسہ۔۔۔۔

حرابائی نے جیسے پوری کوٹھی کو سر پر اٹھایا ہوا تھا کبیر بھی وہاں ساجد اور چند اپنے ساتھیوں کہ ساتھ پورا علاقہ چھان کر واپس آ چکے تھے انیلا اندر ہی اندر خوفزدہ ہو رہی تھی لیکن اسے اس بات کی خوشی تھی کہ اس نے ہانم کو دس سال بعد ہی سہی لیکن اس دوزخ سے رہائی دلا دی تھی۔۔۔۔

ساجد کی نظر پہلے ہی اس پر گئی تھی سب جانتے تھے ہانم کی ہمدرد اور چمچی اس کوٹھے میں صرف ایک وہی تھی۔۔۔

انیلا نے اسے خود کو دیکھتا پایا تو اسکی ٹانگیں کانپنے لگی تھی۔۔۔

"اس۔۔۔اس دوسری حرافہ سے پوچھا یہ تو ہر وقت اسی کے گرد منڈلاتی رہتی تھی نا؟ ساجد کہتے ساتھ بیلٹ نکالتا انیلا کے قریب ایا تھا پھر پوری قوت سے اسے بیلٹ سے ضرب لگائی تھی کے انیلا کی دل خراش چیخ پورے حال میں گونجی تھی۔

"مم میں نہیں جانتی۔۔۔ مم م مجھے کچھ نہیں معلوم۔۔۔میں تو حرا اماں کے پاس تھی۔۔انیلا تڑپ کر اپنی صفائی پیش کرنے لگی جب حرا بائی ماتھے پر بل ڈالے ساجد کے ساتھ آکر کھڑی ہوئی۔۔

"ارے حرا اماں اسے تو آپ نے بھیجا نہیں تھا ہانم باجی کے لئے جوڑا دے کر۔۔۔۔سونیا جو ہانم اور انیلا دونوں سے جلتی تھی جھٹ یاد دلانے لگی۔۔انیلا کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں زور زور سے نفی میں سر ہلاتے وہ پیچھے کی طرف کھسکنے لگی۔۔

"دیکھ انیلا بتادے اس حرافہ کا۔۔۔۔میرا وعدہ ہے تجھے اپنی رانی بنا کر رکھوں گا۔۔۔

"مم میں قسم کھاتی ہوں ساجد مجھے نہیں پتہ ہانم باجی کہاں گئیں۔۔ساجد تو یقین کر

میرا۔۔۔تو۔۔۔آآآ!انیلا خوف کے مارے ہکلا رہی تھی یقین دلا رہی تھی لیکن وہاں موجود کسی بھی شخص کو اس پر یقین نہیں آ رہا تھا ساجد نے زور سے اسکے پیٹ پر بوٹ سمیت لات ماری تھی کہ انیلا کو لگا اسکا اندر سب پھٹ گیا۔۔۔سانس لینے میں مشکل ہونے لگی ساجد اسکے سامنے بیٹھتا انیلا کو بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔

"چھوڑ دے مجھے ساجد چھوڑ دے۔۔انیلا بلک بلک۔کر روتی اس سے بھیک مانگنے لگی مگر وہ بھول گئی تھی کہ یہاں انسان نہیں درندے بستے تھے جو عورت کہ جسم کو نوچ کر رکھ دیتے تھے۔۔۔

کمرے میں لا کر اس نے انیلا کو بیڈ پر پھینکا تھا جو درد کی شدت سے چیخ پڑی تھی۔۔۔

"عارف رسی لا.... ساجد چیختے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر سر کو نفی میں ہلانے لگا انیلا نے رسی کا سنتے ہی تڑپ کر اسے دیکھا تھا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا انیلا ہانم سے دو سال ہی بڑی تھی لیکن پھر بھی وہ ہانم کے رکھ رکھاؤ کی وجہ سے اسے باجی کہتی تھی۔۔

"سس ساجد تو۔۔تو شادی کرنے والا تھا نا مجھ سے۔۔۔

"ہاں پر کیا ہے نا ہمارے دھندے میں ان سب کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں تو بس تیرے کہنے پر چند کاغذوں پر سائن کر رہا تھا تاکہ اپنی بھی اولاد ہو کر میری نسل کو بڑھا سکے لیکن اب میرا ارادہ بدل چکا ہے۔۔۔

انیلا کی آنکھیں اسکی باتوں پر مزید پھیلیں تھیں۔

"تو نے تو اپنے ہونے والے شوہر کے ہی پیٹ پر لات ماردی ہے۔۔۔ تجھ سے اولاد پیدا کروا کر تجھ جیسے غداروں کو پالوں تاکہ جوان ہو کر وہ مجھے ہی راستے سے ہٹادیں، بالکل بھی نہیں۔۔ساجد نفی میں سر ہلا کر بستر پر پیر رکھ کر اسکی جانب جھکا تھا جب پیچھے عارف رسی لے کر آیا۔۔۔

"مجھے چھوڑ دو پلیز۔۔۔انیلا زور زور سے روتی ایک نظر رسی کو دیکھ کر ساجد کہ سامنے ہاتھ جوڑنے لگی لیکن اگلے ہی پل دونوں نے مل کر اسے قابو کرتے ہاتھوں اور پیروں کو پیڈ سے باندھ دیا۔۔۔

انیلا کا چیخ چیخ کر گلا بیٹھ چکا تھا۔۔

"جاتو اب۔۔۔ساجد اپنا کام ختم کرتا عارف سے بولا تھا۔۔اسکے جاتے ہی ساجد نے

دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چھو چھوڑ دیں ہمیں۔یم کہیں نہیں جائیں گی۔۔۔۔۔ہانم نے ڈوپٹے سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ بالاج کہ ہاتھ میں تھا۔۔۔

بالاج غصّے سے اسے گاڑی سے کھینچ کر باہر نکال رہا تھا لیکن ہانم تھی کہ اندر جیک کر رہ گئی تھی بالاج کو اسکی حرکت پر طیش چڑھ رہا تھا لیکن ہانم کسی قیمت پر گاڑی سے اترنے کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے کہا باہر نکلو ورنہ میں تمہیں یہیں پھینک کر چلا جاؤں گا۔۔

"نہیں نہیں اللہ کہ واسطے ہمیں گاڑی میں رہنے دیں۔۔۔

"تم۔۔۔بالاج کو اسکی بات پر شدید حیرت ہوئی تھی کہ لمحے بھر کہ لئے وہ روک کر ڈوپٹے میں چھپی اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں گاڑی سے اترو ورنہ تمہیں میں پولیس اسٹیشن لے جاؤں گا۔۔۔بالاج کی دھمکی سنتے ہی ہانم کے ہاتھ کپکپائے تھے جسے بالاج نے بھی محسوس کیا

تھا۔۔

"دیکھو میں تمہیں یہاں نہیں چھوڑ کر بھاگوں گا۔۔ بالاج کا لہجہ اس بار نرم تھا ہانم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا بالاج دیکھنے میں کافی ہینڈسم تھا شاید وہ جم جانے کا شوق رکھتا تھا تبھی اپنی عمر سے وہ بڑا لگتا تھا۔۔۔

"وعدہ کریں ہمیں چھوڑیں گے نہیں۔۔ ہانم کے اچانک کہنے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"ٹھیک ہے وعدہ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا بس اب نیچے اترنے کی زحمت کر سکتی ہیں آپ پہلے ہی ہم کسی پارک میں نہیں شہر سے دور سنسان جنگل میں کھڑے ہیں۔۔۔ بالاج کی بیزاریت سے بتانے پر ہانم اس کے بیگز کو ہٹا کر آہستہ سے نیچے اتری تھی۔۔

بالاج اس سے پیچھے کھڑا سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھنے لگا سامنے موجود لڑکی پانچ فٹ چار انچ کی تھی بالاج نے ابھی تک اسکا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ہانم نے گاڑی سے اتر کر جھک کر اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جیسے ہی سر اٹھایا ہوا سے اسکا ڈوپٹہ سر سے ڈھلک گیا۔۔۔۔

بالاج کی آنکھوں کی پتلیاں سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر جیسے ساکت ہو گئی تھیں بلاشبہ وہ بہت حسین تھی لیکن بالاج جیسے دیکھ کر ساکت ہوا تھا وہ اسکے چہرے پر زخم تھے جبکہ ہانم نے اس بار ڈوپٹہ سر پر لیتے چہرہ نہیں چھپایا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"کون ہو تم؟اور یہ تم پر کس نے تشدد کیا ہے،دیکھو لڑکی مجھے سچ سچ بتاؤ ورنہ میں تمہیں یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔۔۔بالاج تیزی سے اسکے مقابل روک کر گھبرائے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا جبکہ ہانم جو پچھلے ایک ڈیڑھ گھنٹے سے اسے دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کرنے کے بعد تنگ آکر سوچنا چھوڑ چکی تھی بالاج کے نزدیک آنے پر چھپاک سے اسکے ذھن میں وہ چہرہ گھوما تھا۔۔۔۔

ناچتے ناچتے جب وہ اسکے سامنے بیٹھی تھی لیکن ساجد کے ہاتھ پکڑنے سے پہلے ہی وہ رقص کرتے ہوئے پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔

مطلب وہ ساجد کہ ساتھ آیا تھا اور اگر اسے معلوم ہو گیا تو۔۔۔ہانم سوچ کر ہی جھرجھری لے کر بنا اسکو جواب دیتی بالاج کو اچانک ہی زور سے دھکا دے کر پوری قوت سے بھاگی تھی جبکہ بالاج اس اچانک آفتاد پر لڑکھڑا کر زور سے زمین بوس ہوا

تھا۔

"اسکی تو۔۔۔۔روک جاؤ۔۔۔۔میں نے کہا رو کو۔۔۔۔۔بالاج غصّے سے چیختے ہوئے کہتا اسکے پیچھے جاتے جاتے روک کر ارد گرد دیکھتا دوبارہ اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔۔

دوسری طرف ہانم تکلیف کی پرواہ کیے بغیر بھاگے چلی جا رہی تھی جب کسی پتھر سے پیر مڑنے پر وہ منہ کے بل گری تھی۔۔۔

"آآآآآ !!!!ہانم کے منہ سے نکلی چیخ خاموشی میں دور تک گئی تھی۔۔

"اللہّ میرا پیر۔۔۔۔ہانم دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ کر سہارے سے اٹھ کر بیٹھتی اپنے پیر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر دبانے لگی جب دور سے کتے کے بھونکنے کی آواز پر ہانم اپنا درد بھول کر ارد گرد دیکھتی دھک سے رہ گئی۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ بھاگتے بھاگتے وہ جنگل میں اتنا اندر پہنچ جائے گی۔

ڈر کے مارے اس نے ایک بار پھر شدّت سے رونا شروع کر دیا تھا جب پتوں کی آواز پر ہانم نے اپنے لبوں پر سختی سے ہاتھ رکھ کر اپنی آواز کو دبایا لیکن شاید اسکی قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔۔۔

"ارے کمبخت یہاں میرا سکون برباد ہو چکا ہے اور تو اندر اس کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا ہے۔۔۔ نکل باہر۔۔۔ حرا بائی غصّے سے دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے ساجد پر چلا رہی تھی۔۔۔

"بس کر دے اپنا یہ سپیکر۔۔۔ کیوں عذاب ڈالا ہوا ہے رات سے۔۔۔۔۔ ساجد غصّے سے دروازہ کھول کر اس پر دھاڑتا شرٹ کے بٹن لگاتا حال کی طرف بڑھا تھا جبکہ حرا بائی غصّے سے اسکے پیچھے گئی تھی۔۔

اس سے قبل وہ اسے کچھ بولتی ساجد نے یکدم ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی بولنے سے روکا تھا۔۔۔

"دیکھ حرا بائی میری ماں نے مجھے یہیں پیدا کیا اور خود اللہ کو پیاری ہو گئی تب سے یہ میرا اپنا گھر ہے کوئی بھی پریشانی آئے گی ساتھ مل کر اسکا حل نکالیں گے سمجھی اسلئے ابھی جو بکواس کی تھی آئیندہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاں یہ حرافہ جب تک اپنا منہ نہیں کھول لیتی اسے ہر طریقے سے تشدد کا نشانہ بنانا ہے سمجھی۔۔ شیطانیت سے کہتا وہ عارف اور فیضان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"یہ کام تم دونوں کے حوالے کر رہا ہوں اس کے ساتھ جو کرنا چاہتے ہو کھلی اجازت ہے تم دونوں کو جو بھی کرنا چاہتے ہو کرو بس اس کا منہ کھلواؤ۔۔۔۔سفاکیت کی انتہا تھی جبکہ عارف اور کبیر خوشی سے نہال ہوتے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ابے دیکھ کیا ہی حسین لڑکی ہے۔۔۔دونوں ہانم کے سامنے کھڑے للچاتی نظروں سے اسے دیکھ کر بول رہے تھے یہ وہ ہی تھے جو بالاج کی گاڑی کا لاک کھول رہے تھے لیکن وقت پر بالاج کے دیکھ لینے پر وہ دونوں وہاں سے بھاگتے ہوئے جنگلی کی طرف آ گئے تھے۔۔

ہانم ان کی غلیظ نظریں اپنے وجود پر محسوس کرتے ڈوپٹے سے خود کو ڈھانپ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی اس سے قبل وہ سہی طرح کھڑی ہوتی ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اسکی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر اسے دوبارہ گرایا تھا۔۔

"آآ!!!نہیں پلیز مجھے جانے دو۔۔۔

"ہاہاہا۔۔!!دونوں نے اسکی بات پر اونچے اونچے قہقہے لگانے شروع کیے۔۔

ہانم کی ہچکی بندھ گئی تھی نیچے گرے ہی کھسک کر ان دونوں سے پیچھے ہٹنے لگی لیکن اگلے ہی لمحے ایک آدمی نیچے بیٹھتا اسے پیروں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر نیچے لیٹا چکا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں اللہ میری مدد کریں۔۔۔۔

"ہاہاہا!! ہاہاہا!! مدد کو چھوڑ ہم تیری خدمت کر دیتے ہیں۔۔۔ ہاہاہا۔۔ آدمی اسکی بات پر ہنستے ہوئے جواب دیتا ہانم پر جھکنے لگا جبکہ ہانم نے آنکھوں کو میچ کر چہرہ پھیر لیا تھا۔۔۔

"آہ! وہ جو اس پر جھکنے والا تھا آواز پر تیزی سے پلٹا تھا اسکا ساتھی اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑے نیچے گرا تھا اس سے قبل وہ کچھ کر پاتا زوردار ڈنڈے کی ضرب لگنے سے وہ بھی چیختا ہوا زمین بوس ہو چکا تھا

ہانم نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تھا جہاں بالاج اپنے دونوں بیگز کندھے پر ڈالے ہاتھ میں درخت کے ٹوٹے تنے کو پکڑے ہوئے تھا غصّے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔

بالاج نے اسے دیکھ کر پاس ہی تڑپتے آدمی کو زور زور سے لاتیں مارنی شروع کر دیں

جبکہ ہانم اسکا جنون دیکھ کر سہم کر اٹھ کر بیٹھتی سر جھکا کر سوں سوں کرنے لگی جبکہ بالاج اپنا غصّہ اتار کر اسکے منہ کے سامنے پانی کی بوتل بڑھا چکا تھا۔۔

"لو پانی پیو۔۔۔۔۔۔

"نہیں، ہمیں۔۔۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو اور پانی پی کر اٹھو اس سے پہلے کوئی اور یہاں آ جائے۔۔۔ بالاج نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ کر چڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہانم کی آنکھوں میں پھر آنسوں جما ہونے لگے تھے آہستہ سے اسکے ہاتھ سے پانی کی بوتل لے کر گٹاگٹ پانی پی کر بوتل اسکی طرف بڑھا دی جس نے بوتل لینے کے بجائے اسکا بازو پکڑ کر کھڑا کیا تھا لیکن ہانم تڑپ کر واپس بیٹھ گئی تھی۔۔

"کیا مصیبت ہے تمھارے ساتھ ہاں۔۔پہلے میری گاڑی میں بیٹھ گئی پھر مجھ پر حملہ کر کے خود بھی مصیبت میں پھس گئی اور اب۔۔ بالاج نے غصّے میں اسے ڈپٹا کہ ہانم درمیان میں بول اٹھی

"سہی کہا ہم مصیبت ہیں۔۔۔کاش ہم اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی مر جاتیں تو اس

دنیا سے ایک مصیبت کم ہو جاتی.. یا کاش ہم کسی غریب کے ہاں پیدا ہو جاتیں۔۔۔

"ہاں بالکل لیکن تم جہاں پیدا ہوتی ان بیچاروں کی مصیبتوں میں ایک اور کا اضافہ ہو جاتا۔ بالاج اسکی باتوں پر بے اختیار مسکرا کر پنجوں کے بل بیٹھ کر ہانم کی بات کا جواب دے کر مسکرایا تھا ہانم نے خفگی سے اسے دیکھا لیکن بالاج کے مسکرانے پر پلک جھپکانا بھول گئی۔۔۔اپنی زندگی میں اس نے پہلا ایسا مرد دیکھا تھا جس کی مسکراہٹ پر اسکا دل دھڑکا تھا۔۔۔

(تو ایک طوائف ہے ہانم داؤد جسے تا عمر مردوں کو خوش کرنے کے لئے اس کوٹھے میں بھیجا ہے ناکے نخرے دکھانے کے لئے) حرا بائی نے غصّے سے اسے کہا تھا۔۔۔

ہانم نے کرب سے اپنی آنکھوں کو بند کیا تھا اس بات سے انجان کے ہانم داؤد کی محبت کی داستان یکطرفہ نہیں تھی۔۔۔

بالاج جس کا دل کبھی کسی لڑکی کہ لئے نہیں دھڑکا تھا مقابل آنسوؤں سے تر چہرے والی لڑکی کے لئے دھڑک اٹھا تھا۔۔

"شاید ہمارے پیر میں موچ آگئی ہے۔۔۔ہانم کی آواز پر بالاج جو یک ٹک اسے دیکھنے میں محو تھا چونک کر اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔۔

"کیا؟ بالاج اسے دیکھنے میں اتنا غافل تھا کہ وہ اسکی بات نہیں سن سکا تھا۔۔

"آپ کو موچ کا نہیں معلوم؟ ہانم نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر ایسے پوچھا کہ وہ شرمندہ ہونے کے ساتھ اس سے نظر چرانے لگا۔۔۔

"مجھے معلوم ہے موچ کا مطلب۔۔۔۔ خیر اٹھنے کی کوشش کرو اس سے پہلے یہ دو موسٹنڈے اٹھ کر میری جان کو آجائیں۔۔۔۔بالاج کھڑا ہوتے ہوئے اسے بولا جس نے پیر کو ہلکے سے جنبش دے کر بے بسی سے بالاج کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"ہم میں اب ہمّت نہیں ہے۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بالاج نے اسکی بات سن کر کندھے اچکائے ہانم کو یکدم وہ بے حس لگا تھا جسے کسی کے درد سے کوئی سروکار نہیں تھا اس وقت ہانم کو رئیس کا خیال آیا تھا وہ بھی تو ایسا ہی تھا ہاں شاید مردذات۔۔۔اس سے قبل وہ مردذات سے ہی بدگمان ہو جاتی بالاج نے جھک کر اسے گود میں اٹھایا تھا کہ ہانم جو اس کے بارے میں غلط سوچ رہی

تھی کہ شاید وہ جا رہا تھا شرمندگی کے مارے کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔

چلتے چلتے بالاج کو دس منٹ ہو چکے تھے لیکن روڈ کا ابھی تک کوئی نام و نشان نہیں دیکھا تھا۔۔ صبح کی روشنی ہلکی ہلکی پھیل رہی تھی۔۔۔ہانم نے نظر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا لیکن گھنے درختوں کی وجہ سے آسمان واضح نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ہمیں اتار دیں۔۔۔۔ہانم نظریں جھکا کر اس سے بولی تھی جو کب سے اسے اٹھائے چل رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ورنہ میں اب تک اسلام آباد میں ہوتا۔۔۔ بالاج سامنے دیکھتے ہوئے اسے کہتا چلتا چلا جا رہا تھا کہ ہانم اسکی بات پر اور شرمندہ ہونے لگی۔۔

"ہمیں معاف کر دیں۔۔۔۔ہانم مدھم آواز میں کہتی نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جس نے یکدم اسے دیکھا تھا ہانم نے گھبرا کر فوراً نظریں پھیر لیں تھیں۔۔

"ٹھیک ہے کر دیا۔۔۔ بالاج اسے کہتا دھیرے سے مسکرا کر تیز تیز چلنے لگا کہ ہانم نے

بے اختیار گرنے کے ڈر سے اسکے گلے میں باہیں ڈالیں تھی۔۔

"پہنچ گئے۔۔۔۔۔بالاج کی بات پر ہانم چونکی پھر سامنے دیکھا جہاں سڑک کے کنارے اسکی گاڑی کھڑی تھی۔۔

تو مطلب ان کا سفر اتنا ہی تھا۔۔۔کتنی پاگل تھی وہ کیا کچھ سوچ رہی تھی لیکن وہ کیسے بھول گئی کہ وہ تو ایک طوائف ہے جسکے ساتھ رات تو گزاری جاسکتی ہے مگر گھر نہیں بسایا جاسکتا

"کاش یہ رات کبھی نہ گزرتی۔۔۔ہانم کو معلوم ہی نہ چلا کے وہ کیا بول چکی ہے۔۔

"ہاں کاش یہ رات اور یہ وقت یہیں ٹھہر جاتا۔۔۔۔۔بالاج کی بات پر اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

کتنے ہی لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔

"ہم۔۔۔ہمیں اتار دیں۔۔۔

"چل سکتی ہو؟ بالاج کہ سوال پر اس نے لب کچلے۔۔

"جی میں چل لوں گی۔۔۔ہانم نے اس سے نظریں چرا کر کہا۔۔

بالاج نے آہستہ سے اسے نیچے اتارا تھا کے ہانم کا پیر زمین پر پڑتے ہی وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تھی بلاج نے تیزی سے اسے دوبارہ اٹھا کر گاڑی کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

ہانم نے دانتوں تلے زبان دبا کر اپنی مسکراہٹ چھپائی جبکہ بالاج کی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آآآ!!!! ٹھنڈا یخ پانی اسکے منہ پر پھینکا گیا تھا کہ انیلا لمحے بھر کہ لئے سن ہو چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات سے وہ ان دو وحشیوں کی درندگی برداشت کرتے کرتے ادھ موئی ہو چکی تھی لیکن انکی درندگی کو ابھی بھی تسکین نہیں ملی تھی۔۔

"ارے مہارانی صاحبہ اٹھ بھی جائیں۔۔۔آدھا گھنٹہ بہت ہے نیند کہ لئے۔۔۔کبیر کہتے ساتھ اسکے بالوں کو مٹھی میں لیتا اسے جھٹکا دے کر ہوش میں لانے لگا۔۔۔

"مجھے چھوڑ دو کبیر۔۔

"ایسے کیسے میری رانی ابھی تو تمہارا امتحان باقی ہے۔۔۔۔کبیر نے کہتے ساتھ اسکے

پیٹ پر زور سے چٹکی کاٹی کہ وہ بلبلا اٹھی تھی۔۔

"سونے کی نہیں ہو رہی میری رانی۔۔ چلو شاباش اب جلدی سے بتا دو ہانم کہاں ہے؟ کہیں کسی یار کے ساتھ تو نہیں بھاگی ہے؟ کبیر بولتے ساتھ جھک کر رازداری سے پوچھنے لگا۔۔

انیلا نیند سے پاگل ہو رہی تھی لیکن وہ درندے اسے سونے نہیں دے رہے تھے۔۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ کبیر اللہ کے واسطے مجھے چھوڑ دے۔۔۔بند آنکھوں کے ساتھ ہی وہ تڑپ رہی تھی لیکن وہ اس پر ذرا ترس نہیں کھا رہے تھے۔۔

عارف نے شیطانی مسکراہٹ سے کبیر کی جانب ماچس بڑھائی تھی۔۔

"ہائے کیوں اپنی جوانی ایک طوائف کے پیچھے ختم کروانا چاہتی ہے۔۔۔

تھو۔۔۔کبیر ابھی اسکی جانب جھکا بول ہی رہا تھا کہ انیلا نے یکدم اس پر تھوکا تھا۔۔

کبیر اچھل کر پیچھے ہٹا۔۔۔۔

انیلا نے بمشکل آنکھیں کھول کر سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"تو میری جان بھی نکال دے پھر بھی نہیں بتاؤں گی۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔انیلا

بے خوف ہو کر بولتی پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔۔وہ فیصلہ کر چکی تھی مر جائے گی لیکن انھیں کبھی نہیں بتائے گی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر انھیں ہانم مل گئی تو وہ اسے بھی ہانم کے ساتھ ہی ختم کر دیں گے۔۔۔

"حرافہ۔۔۔۔۔۔چٹاخ!!!کبیر بے قابو ہوتا آگے بڑھ کر بنار کے اسکے چہرے پر تھپڑ مارتا رہا یہاں تک کے اسکے ناک اور ہونٹ سے خون آنے لگا جبکہ گال سوج چکے تھے

"کیا کر رہا ہے چھوڑ کبیر اگر ابھی یہ مری تو ہمیں ہانم کا پتہ نہیں چلے گا۔۔چھوڑ۔۔۔عارف زبردستی اسے پیچھے کھینچتا چلا گیا جب انیلا نے اپنی پوری ہمّت متجمہ کر کے پھر ہنسی جیسے جیسے وہ ہنس رہی تھی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ رہا تھا۔

"حرا بائی سے کہنا کہ ہانم داؤد ہی تم ناسوروں کو جہنم رسید کرے گی۔۔اپنی الٹی گنتی گننا شروع کر دے۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔انیلا گہری گہری سانس کے دوران بولتی انھیں مزید طیش دلانے کے لئے ہنسے جا رہی تھی۔

"سالی حرافہ۔۔۔.کبیر طیش میں اس تک آتا تکیہ اٹھا کر پوری طاقت سے اسکا منہ دبا چکا تھا۔

"ہمیں دھمکی دے گی دو ٹکے کی طوائف ہاں ایک بار وہ مل جائے ایسا حشر کروں گا اسکا کے دنیا کانپ اٹھے گی۔۔سالی ہمیں دھمکی دیتی ہے۔۔۔کبیر غصّے سے بے قابو ہوتا اپنا پورا وزن اس پر ڈال چکا تھا جو تڑپ تڑپ کر مر چکی تھی لیکن وہ ہنوز اسے دبائے ہوئے تھا۔۔۔عارف آنکھیں پھاڑے کبیر کو دیکھنے لگا۔۔

اس سے قبل وہ کچھ کرتا کمرے کا دروازہ کھول کر ساجد اندر آیا۔۔۔

آہ!!!۔گاڑی اسلام آباد کی طرف گامزن تھی جبکہ ہانم بالاج کے ساتھ آگے بیٹھی سو رہی تھی بالاج ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسے بھی دیکھ رہا تھا جب چونک کر نیند سے وہ جاگی تھی بالاج اس کی آواز پر ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرا تا سامنے سڑک پر دیکھنے لگا۔

"وقت کیا ہوا ہے؟

"صبح کے چھ بج کے پانچ منٹ۔۔بالاج نے وقت دیکھ کر اسے بتایا۔۔۔

ہانم اسکے بتانے پر انیلا کے بارے میں سوچنے لگی جانے اس بیچاری کے ساتھ ہانم کے غائب ہونے پر کیا سلوک کیا ہو گا ان لوگوں نے۔۔

"اللہ اسے اپنے حفظ و آمان میں رکھیے گا۔۔۔ہانم نے سیٹ پر سر گرا کر آنکھوں کو میچ کر دعا کرتے آنکھیں کھول کر گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگی ہانم کی نگاہیں اسکے چہرے سے ہٹتیں اسکے کسرتی بازوؤں کا سفر کرتی مضبوط کلائیوں پر جا کر ٹھہر گئیں۔۔

"اگر اسے معلوم چلا کے میں ایک طوائف ہوں۔۔۔یہ سوچ آتے ہی ہانم نے نظریں پھیر کر گود سے ہاتھ ہٹا کر اپنے پہلو پر رکھا ہی تھا جب بالاج نے بھی اسی وقت اپنا ہاتھ وہاں رکھا۔۔۔ہانم کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا جبکہ دوسری طرف بالاج کی کیفیت بھی عجیب ہو رہی تھی۔

بالاج نے تیزی سے واپس ہاتھ ہٹایا کہ ہانم نے رکی ہوئی سانس کھینچی۔۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم کب میری گاڑی میں آ کر چھپی تھی کیونکہ مجھے یاد ہے میں گھر سے سیدھا۔۔۔بولتے بولتے بالاج ٹھٹھک کر رکا تھا۔۔ایک سوچ جو بہت تیزی سے اسکے دماغ میں آئی تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔بالاج نے خود ہی اپنی سوچ کو رد کیا تھا جب ہانم کی بات پر بالاج نے یک دم بریک لگائی تھی۔

ہانم نے تیزی سے ہاتھ سامنے رکھ کر خود کو بچایا تھا۔۔۔

بالاج بنا کچھ بولے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ہانم بنا اس کی طرف دیکھے سمجھ گئی تھی کہ دیر سے ہی سہی پر وہ سمجھ چکا ہے۔۔

"ہم۔۔۔ہانم نے کہتے ہی رک کر اسے دیکھا۔۔۔

"ہم ہانم داؤد ہیں۔۔۔۔حرابائی کے کوٹھے کی سب سے حسین طوائف جسکے ساتھ رات گزارنے کی خواہش رکھنے والوں میں سے ایک شاید آپ بھی ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے بھائی اتنی بھی کیا بے صبری تھی کہ صبح ہی صبح ہمارے غریب خانے پر پہنچ گئے۔۔۔ریاض مسکراتے ہوئے رئیس سے مل کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بھی صوفے پر پھیل کر بیٹھا تھا۔

"فضول باتوں کو چھوڑو ریاض مجھے ابھی تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

"ٹھیک ہے یار ناراض کیوں ہوتے ہو۔۔۔پہلے بتاؤ کیا منگواؤں چائے کافی یا پھر۔۔۔

"کچھ نہیں چاہیئے مجھے۔۔کیا تم واقعی میری مدد کر سکتے ہو یا میں اپنا وقت برباد کر رہا

ہوں یہاں آکر۔۔یکدم ہی رئیس صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہوتا غصّے میں بولا تھا کہ ریاض کہ آدمی چاروں طرف سے ہاتھوں میں اسلحہ سمیت نمودار ہوئے تھے۔۔

ریاض لاہور کا جانا مانا بد معاش تھا جو ہر برے اور غلط کاموں میں ملوث رہتا تھا یہی نہیں اپنے چاچا کی فیملی کو بھی قتل کر چکا تھا جسے بعد میں صفائی سے ایکسیڈنٹ کا نام دیا گیا تھا۔۔

ریاض کہ چہرے سے یکدم ہی مسکراہٹ غائب ہو کر سنجیدگی در آئی تھی۔۔ہاتھ اونچا کرتے اس نے اپنے آدمیوں کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"آرام سے رئیس۔۔ہم بزنس بار ٹنر ہونے کہ ساتھ اسکول کے زمانے سے دوست ہیں ورنہ اس طرح کوئی مجھ پر چلائے تو میں اسکا گلا کاٹنا اچھے سے جانتا ہوں ہمم، تو اس لیے آرام سے بیٹھ کر اپنا مسلئہ بتاؤ۔۔۔ریاض اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا اسکے کندھے کو تھپتھپانے لگا رئیس کا سارا طنطنہ جیسے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔کیونکہ وہ شیطان تھا جسے اپنے علاوہ کسی سے بھی پیار نہیں تھا حتیٰ کہ اپنی فیملی سے بھی نہیں۔۔۔

گاڑی میں چھایا سکوت ہانم کے گاڑی کے لاک کھولنے پر ٹوٹا تھا جبکہ بالاج ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔رات کا ہر منظر جیسے فلم کی طرح اسکی نظروں کے سامنے چلنے لگا تھا۔۔۔

"کیا ہم پر ایک احسان کریں گے؟ ہانم گاڑی سے اترنے سے قبل اسے دیکھ کر بولی لیکن بالاج کے خاموش رہنے پر اسکے بازو پر ہاتھ رکھنے ہی لگی تھی کہ بالاج نے تیزی سے ہاتھ اٹھا کر اسے گھورا تھا ہانم کو اسکے اس طرح کرنے پر دکھ پہنچا تھا۔۔۔

"نہیں چھوڑ رہے ہم آپکو۔۔بس ہم پر آخری بار احسان کر دیں کہ اگر ساجد کا آپکو فون آئے تو ہمارا انہیں مت بتایئے گا ورنہ۔۔

"ورنہ؟ بالاج نے یکدم اسکی بات کو اچکا تھا اسے کافی حیرت ہوئی تھی ساجد کا نام اسکے منہ سے سن کر کیونکہ بقول ساجد کہ وہ خود وہاں تین چار بار ہی گیا تھا۔۔تو کیا ساجد اس سے ملتا رہا تھا اور وہ رئیس۔۔کتنے ہی سوالوں نے اسکے ذہن میں سر اٹھایا تھا جس کا اسکے پاس ایک بھی جواب نہیں تھا۔۔۔

ہانم بالاج کے جواب کا انتظار کر رہی تھی جو جانے کن خیالوں میں گم تھا۔۔۔

"کیا ہم آپ سے آپ کا نام جان سکتے ہیں؟ ہانم اسے متوجہ کرنے کہ لئے نام پوچھنے لگی بالاج نے یکدم سر جھٹک کر اسے دیکھا تھا۔۔

"بالاج طارق۔۔۔ بالاج اپنا نام بتا کر سامنے دیکھنے لگا۔۔

"بالاج۔۔۔۔بے آواز اسکا نام لے کر وہ بے ساختہ مسکرائی تھی گرے کانچ سی آنکھیں میں جانے کہاں سے نمی اتری تھی۔۔۔

"ہم نے آپ سے مدد مانگی ہے ہو سکتے تو کر دیجئے گا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔ہانم ہنوز جواب کا انتظار کرتی خود ہی کہہ کر گاڑی سے اتر کر فٹ پات کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔کوٹھے سے بھاگتے وقت وہ اپنے دس سال سے جمع کیے سارے پیسے ساتھ لے آئی تھی۔۔اسکے پاس اتنی رقم تھی کہ وہ کسی کرائے کے دو کمروں کے مکان میں رہ سکتی تھی۔۔۔۔

ہانم نے اپنی کمر کے ایک طرف ہاتھ رکھ کر ہلکے سے تھپتھپا کر چیک کیا تھا ہانم نے جان بوجھ کر وہ لباس پہنا تھا کہ اس قمیض میں جیب بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

ہانم قدم اٹھا کر چلتی جا رہی تھی اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ رو رہی تھی۔۔

گاڑی ہنوز کھڑی تھی جبکہ بالاج چُپ بیٹھا ہانم کو خود سے دور جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ ہے وہ طوائف۔۔۔

"دلکش ہے۔۔۔۔کیا تم شادی کرنا چاہتے ہو اس سے؟رئیس نے ایک دن سونیا کو پیسے دے کر رازداری سے ہانم کی تصویر منگوائی تھی ریاض نے تصویر دیکھتے ہی اپنی ہوس بھری نظروں سے اسے دیکھا تو اسے رئیس کی تڑپ کا اندازہ ہوا۔۔

"ہنہہ!دماغ خراب نہیں ہے میرا کے ایک طوائف سے شادی کروں۔۔۔الحمداللہ میری بیوی ہے بچہ ہے۔۔اس طوائف کا تو بس ایک بار غرور توڑنا ہے۔۔۔رئیس نے زہر خند لہجے میں بولا تو ریاض کا چھت پھاڑ قہقہ پورے لاؤنج میں گونجا۔۔

"ہاہاہا۔۔۔چلو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔چند دن عیش کرنا بعد میں یہ میری، کیا کہتے ہو۔۔ریاض خباثت سے بولتا ہانم کی تصویر میں اسکے لبوں کو انگوٹھے سے چھو رہا تھا۔۔۔

"تم ملو تو ایک بار میری جان تمہارے لئے تو میں ہزار رئیس قربان کر دوں۔۔۔ریاض اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر منصوبہ بنا رہا تھا۔۔۔

جبکہ رئیس ہانم کو کیسے ختم کرنا ہے سوچ رہا تھا دونوں ہی اپنی اپنی منصوبہ بندی کر رہے تھے لیکن وہ یہ بھول چکے تھے کہ اس سارے جہاں کا خالق و مالک صرف ایک ہے اور وہ ہے "اللہ" (بیشک)

اس سے قبل ہانم نظروں سے اوجھل ہو جاتی بالاج نے گاڑی اسٹارٹ کرتے زن سے آگے بڑھا دی۔۔

ہانم جو کبھی اسلام آباد نہیں آئی تھی راستوں سے انجان ہونے کہ باوجود اسے یہ شہر اپنا اپنا سا لگا تھا۔۔

"کہاں جائیں۔۔۔ کیا کریں؟ ہانم ارد گرد دیکھتی روہانسی ہو رہی تھی۔۔۔

جانے یہ آنسوں کیوں روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

ہانم ایک جگہ کھڑی اپنے آنسوں صاف کرنے لگی جب دو آدمیوں کو چلتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھ کر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔

دونوں آدمی عجیب انداز میں مسکراتے ہوئے اسکے قریب پہنچنے والے تھے کہ ہانم نے

اپنے ڈوپٹہ کے پلو کو مضبوطی سے جکڑ کر آنکھوں کو میچتے دعائیں پڑھنی شروع کر دیں تھیں۔۔

کافی دیر گزر جانے کے بعد بھی جب کچھ نہیں ہوا تب ہانم نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی تھیں لیکن مقابل شخص کو دیکھ کر ہانم بے اختیار اسکے چوڑے سینے میں جا سمائی تھی۔۔۔

بالاج نے ایک نفرت بھری نظر ان دونوں آدمیوں کی پشت پر ڈالی تھی جو اسے دیکھتے ہی وہیں سے پلٹ چکے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

تیز تیز زینہ اترتے نورین ہاتھ میں کپڑوں کا ٹوکرا اٹھائے نیچے لا رہی تھی جب سامنے ہی صوفے پر موجود اپنی پھوپھو کو دیکھ کر ٹوکرا ایک طرف رکھتے انکے پاس آئی تھی۔۔۔

نورین کے ابّو کی دو ہی بہنیں تھی جو خوش قسمتی سے کھاتے پیتے بڑے گھروں میں بیاہی گئی تھیں۔۔۔

ثوبیہ بیگم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی ایک بیٹا اور بیٹی شادی شدہ تھے جبکہ اب انکے دوسرے بیٹے کی شادی تھی۔۔۔۔

اتنے امیر گھرانے میں شادی ہونے کے باوجود وہ اپنے بھائی بھابھی سے ہمیشہ خوش اخلاقی سے ملتیں تھیں یہی وجہ تھی کہ نورین کو اپنی دونوں پھوپھو بہت پسند تھیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہانم اسکے سینے سے لگی زار و قطار رو رہی تھی ساتھ دونوں ہاتھوں سے اس نے بالاج کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج نے گہری سانس لیتے اسکے گرد حصار باندھتے اسکے سر پر اپنی تھوڑی ٹکائی تھی۔۔

"ہانم بس کرو یار، چپ ہو جاؤ وہ چلے گئے ہیں۔۔

"اور آپ، آپ بھی تو ابھی ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے

بالاج کی بات سنتے ہی ہانم نے اس سے الگ ہو کر سینے پر ہاتھ مارا پھر ایک قدم پیچھے لیتے روتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے پر میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ بالاج کے لہجے میں بے بسی تھی

پتہ نہیں کیوں وہ اسے چھوڑ کر جا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

ہانم جو بار بار اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی بالاج کی بات سن کر رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"ایک طوائف کو ساتھ لے کر کہاں جائیں گے؟ ہم، ہم آپ کے ساتھ اور وقت گزار کر خود کو اذیت میں مبتلا نہیں کر سکتے پہلے ہی ہم اُس جہنم سے نکل کر آئے ہیں۔۔۔ آپ پلیز چلے جائیں۔۔۔۔ ہانم بیدردی سے اپنے آنسوں پوچھتی تیز تیز قدم اٹھا کر جانے لگی بالاج بھی تیزی سے اسکے پیچھے چلنے لگا۔۔۔ اسے نہیں معلوم کہ وہ کیوں ہانم کی حقیقت جاننے کے باوجود اسکی طرف کھینچتا چلا جا رہا تھا لیکن یہ طے تھا کہ وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔

کافی دیر چلتے ہانم کو بیکری دیکھی تھی۔۔۔ سر پر اچھے سے ڈوپٹہ سہی کرتے بالاج کو نظر انداز کیے وہ بیکری کے اندر چلی گئی تھی۔۔ صبح صبح کا وقت تھا دکان والا سامان سہی کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔ہانم کی آواز پر لڑکے نے اسے دیکھ کر منہ ٹیڑھا کیا تھا شاید صبح صبح خوبصورت لڑکی کے منہ سے "بھائی" سننا اسے کافی ناگوار گزرا تھا۔

"جی۔تپے تپے انداز میں اس نے ہانم کو جواب دیا تھا جسے نظرانداز کرتے اس نے کھانے کے لئے سامان پیک کروایا تھا۔۔۔

"کتنے پیسے ہوئے؟ ہانم شاپرز کاؤنٹر سے اٹھاتے ہوئے مسکرا کر پوچھنے لگی اتنے سالوں بعد وہ آزاد تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ کہیں جاتی نہیں تھی لیکن حرابائی کو اس پر بھروسہ نہیں تھا تبھی کوئی نا کوئی اسکے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔

"تین سو ہو گئے۔۔لڑکے کے کہتے ہی بالاج جو مسکراتے ہوئے بچوں کی طرح خوشی سے چیزیں لیتی ہانم کو دیکھ رہا تھا پانچ سو کا نوٹ نکال کر اسکی طرف بڑھا چکا تھا لڑکے نے ایک نظر ہانم کو دیکھا پھر بالاج کو۔۔

ہانم لب کچلنے لگی اب اس لڑکے کے سامنے کیسے پیسے نکالے

"کیا دیکھ رہے ہو بیوی ہے میری۔۔بالاج کے گھورتے ہوئے کہنے پر لڑکا گڑبڑا گیا جبکے ہانم کو سہی معنوں میں جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔آپ ہمارے شوہر کب بنے۔۔۔ہانم بیکری سے نکلتے ہی حیرت سے بولی جو مسکرا کر اسے نظر انداز کرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

"ہاں تو میں نے کب ایسا کہا۔۔۔۔

"ابھی اندر اس لڑکے کو آپ نے ہی کہا ہے کہ ہم آپ کی بیوی ہیں۔۔۔ہانم خفگی سے اسے دیکھ کر بول رہی تھی جس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔۔

"ہاں تو تمہارا کیا خیال تھا اسے یہ کہتا کہ میری بہن ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی کہہ دیتے۔۔۔ہانم نے جھٹ سے جواب دیتے منہ پر ہاتھ رکھا

"استغفر اللہ۔۔۔بالاج نے گھورتے ہوئے کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا جبکہ ہانم نے بھی آہستہ سے استغفر اللہ کہہ کر نظریں چرائیں۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔

"ہانم پلیز بیٹھو مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔ہانم کے انکار پر وہ گاڑی کا دروازہ پکڑے

ہی بولا تھا

"کس بارے میں؟

"آہ! بیٹھو راستے میں بتاتا ہوں۔۔۔

"پر۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ہانم کہتے کہتے رک کر مانتے ہوئے بلآخر بیٹھ گئی تھی بالاج نے شکر کا سانس لیتے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

حال میں موجود وہ اپنے تخت پر سر پکڑ کر بیٹھی تھی سامنے ہی کبیر اور عارف سوجے ہوئے چہروں کے ساتھ اسکے سامنے زمین پر بیٹھے تھے جبکہ انیلا کے جنازے کو تدفین کے لئے لے جایا جا چکا تھا۔۔۔

"حرابائی بس غصّہ آگیا تھا جب اس نے کہا کے تم سب کو ہانم ہی۔۔۔

"اے بس کر کب سے ایک ہی بات رٹے جا رہا ہے کمبخت۔۔۔۔ارے تم دو ہٹے کٹے مردوں کو چکمہ دے کر مری ہے اب کہاں سے ڈھونڈھے گا اس ڈائن کو، کیسے پتہ کریں گے کہ کس جگہ جا کر دفن ہوئی ہے۔۔۔۔یکدم زور سے اسے لات مار کر خود

سے پیچھے کرتے ہوئے حرابائی ایک بار پھر غصّے سے چیخ رہی تھی۔۔

ساجد جو اپنے آدمیوں کو قبرستان بھیج کر اندر آیا تھا حرابائی کے چیخنے پر کوفت سے چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔

"بس کر دے جو ہونا تھا ہو گیا۔۔کیا ہوا اگر مر گئی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا اگر مر گئی۔۔۔

"واہ! شاباش کتنی آسانی سے تو نے کہہ دیا کہ مر گئی۔۔۔۔اب کیا تیری ماں قبر سے نکل کر اس ہانم کا پتہ دے گی۔۔۔۔حرابائی کا غصّہ کسی طور کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا جبکہ ساجد نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔۔

"ارے میری شہزادی حرابائی فکر کیوں کرتی ہے میں ہوں نا رات کو نکل رہا ہوں دوسرے شہر جانے کہ لئے تو بے فکر رہ اس حرافہ کو لے کر ہی واپس آؤں گا۔۔۔۔اور ہاں سونیا کو لے کر جا رہا ہوں ساتھ۔۔۔ساجد اسے بتاتا آخر میں کہتا سونیا کو آنکھ مار کر اٹھا جس کی خوشی دیدنی تھی۔۔

جبکہ حرا بائی پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"اسکی کیا ضرورت ہے؟

"اپنے لئے۔۔۔ سمجھا کر بیچاری اس بہانے گھوم بھی لے گی۔۔۔ ساجد کی بات پر حرا بائی نے نخوست سے ہنکار بھرا۔۔۔

"کیا تجھے یقین ہے وہ شہر میں نہیں ہے ہو سکتا ہے یہیں کہیں چھپی ہو۔۔ آہ پیسہ بھی تو لے گئی ساتھ۔۔

"ہاں تو اس کے لئے رئیس ہے نہ۔۔۔ ساجد کی بات پر حرا بائی نے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تیرا وہ کیا کرے گا۔۔

"ہاہاہا ارے اسکی مردانگی پر بات آگئی ہے دو تین بار اس کے پاس گیا لیکن پھر بھی کچھ نہیں کر سکا۔۔۔ ہاہاہا! اب تڑپ رہا ہے۔۔ ابھی اسی کا فون تھا کہ میں دوسرے شہر جا کر ڈھونڈ لوں پیسہ وہ دے گا۔۔۔ ہاہاہا۔۔ بیچارہ۔۔۔۔ ساجد بتاتے ساتھ اسکا مذاق اڑاتے ہوئے ہنس رہا تھا کہ وہاں موجود سب اسکی بات پر ہنسنے لگے۔۔ وہاں کہ ماحول کو دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ آج صبح ہی ایک جیتی جاگتی لڑکی کو رات سے اپنی

درندگی کا نشانہ بنا کر تڑپا تڑپا کر مار دیا گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ سب پیک کر دیا ہے میں نے اور کچھ رکھنا ہے تو بتاؤ بعد میں وہاں جا کر رونا مت کہ یہ رہ گیا وہ رہ گیا عائشہ جو اپنی اور نورین کی پیکنگ کر رہی تھی اسے دیکھ کر بولی جو فرنچ فرائز کھانے میں مصروف تھی۔۔

دونوں شادی کہ لئے پھوپھو کے گھر روکنے کہ لئے جا رہی تھیں جبکہ فہیم امتحانوں کی وجہ سے نہیں جا رہا تھا۔

"ارے ہاں یاد آیا میری وہ پازیب رکھی جو ہم کل لائے تھے۔

نورین سوچتے ہوئے تیزی سے اسکی جانب گھوم کر پر جوش انداز میں پوچھنے لگی تھی جب نادیہ بیگم جو انھیں علی (پھوپھو کا بیٹا) کے آنے کا بتانے اندر آئی تھیں نورین کی بات سنتے ہی آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رسید کیا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے پازیب پہننے کی اور تم عائشہ، کیوں دلائی اسے ہاں ہر بات ماننا ضروری نہیں ہے۔۔مت بگاڑو اسے

"امی کیا ہو گیا ہے مجھے پسند ہے۔۔۔نورین منہ پھولا کر بولتی عائشہ کو اشارہ کرنے لگی جسے سمجھتے ہی عائشہ نے مسکرا کر آگے بڑھ کر نادیہ بیگم کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔

"افففف!امی اتنا غصّہ مت کریں۔۔۔آپ کو نہیں پسند تو نہیں پہنے گی وہ بس۔

"رہنے دو تم میں اچھی طرح جانتی ہوں تم دونوں کو۔۔۔

"امی ہم جا رہی ہیں اور آپ ایسے ہمیں الوداع کر رہی ہیں۔۔۔۔نورین نے مسکین شکل بناتے ہوئے کہا کہ نادیہ بیگم نے اسکا کان مڑوڑ ڈالا۔۔۔

"صرف ایک ہفتہ محترمہ پھر ہم بھی وہیں آجائیں گے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک ہفتہ امی جانتی بھی ہیں ایک ہفتے میں کیا کچھ ہو سکتا ہے اگر میں کھو گئی۔

"نورین کیا الٹا سیدھا بول رہی ہو۔۔۔۔یکدم ہی عائشہ اور نادیہ بیگم نے اسے ٹوکا تھا جانے کیوں اسکی بات پر دونوں ماں بیٹی کا دل کانپا تھا جبکہ نورین کو شدّت سے اپنی کہی بات پر افسوس ہوا تھا۔۔

"سوری وہ یونہی نکل گیا منہ سے۔۔۔سوری!نورین نادیہ بیگم کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں لے کر کہتی اٹھ کر انکے گلے سے لگی تھیں نادیہ بیگم نے مسکرا کر اسے خود میں

بھینچ لیا تھا۔۔۔۔

کہتے ہیں نا قبولیت کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہوتا۔۔۔۔ ہمارا کہا۔۔۔ کب کہاں اور کیسے حقیقت کا روپ اختیار کر جائے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ نے کیا پوچھنا تھا ہم سے؟ بالاج خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ ہانم جوس کے ساتھ چکن پیٹیس کھانے میں مصروف بالاج کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی جو جانے اسے لے کر کہاں جا رہا تھا۔

"ہمم۔۔۔ہاں پہلے کسی پارک جاتے ہیں وہاں آرام سے بات ہو جائے گی۔۔۔

"پارک۔۔۔۔ہانم نے اسکی بات پر بالاج کو دیکھا۔۔

"ہاں پارک اب اگر میں تمہیں کسی ہوٹل کا کہتا تو تم جو یہ جوس پی رہی ہو یقیناً میرے چہرے کی زینت بن جاتا۔۔۔ بالاج اسے دیکھتے ہوئے بولا کہ نا چاہتے ہوئے بھی ہانم ہنس پڑی تھی

جبکہ بالاج کو اس سے نظر چرانا مشکل ہو گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

پارک میں اس وقت زیادہ رش نہیں تھا دونوں چلتے ہوئے ایک بینچ پر آ کر بیٹھے تھے۔۔ہانم ارد گرد دیکھنے میں مگن تھی اسے یہ جگہ کافی پسند آئی تھی جبکہ بالاج فرصت سے اسے بینچ سے ٹیک لگا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب اچانک اسکا موبائل بجا۔۔۔

دونوں اپنی اپنی جگہ چونکے تھے بالاج نے موبائل جیب سے نکال کر دیکھا تو شگفتہ بیگم کا نام جگمگا رہا تھا جسے دیکھ کر بلاج نے مسکراتے ہوئے کال اٹھا کر موبائل کو کان سے لگایا تھا۔

ہانم جو یہاں آ کر تھوڑی پر سکون ہوئی تھی ایک بار پھر پریشان ہو گئی تھی۔۔

پہلا خیال ہی اسے ساجد کا آیا تھا..

جب اچانک بالاج کہ منہ سے "مام" سن کر اس نے گہری سانس لی تھی بالاج نے اسے دیکھا تو مسکرا کر ہانم کو دیکھتے ہوئے بات کرنے لگا۔۔

"میں پہنچ گیا ہوں۔۔۔۔جی زین کو میں میسج کر کے بتا چکا ہوں۔۔۔جی وہیں اسکے گھر پر

ہی ٹھہروں گا۔۔۔اوکے اللہّ حافظ۔۔۔بالاج ان سے بات ختم کرتا موبائل کو جیب میں رکھ کر اسے دیکھنے لگا جو نم ہوتی نگاہیں اسی پر جمائے ہوئے تھی۔۔

بالاج نے گہری سانس لے کر اپنے اور اسکے درمیان فاصلے کو کم کیا۔۔۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟

"آپکی امی۔۔۔ہانم یکدم رکی۔۔۔

"ہاں میری مام کا فون تھا۔۔خیریت پوچھنے کہ لئے فون کیا تھا۔۔۔۔

"بہت خوش قسمت ہیں آپ۔۔۔کتنی۔۔۔کتنی پیاری ہوتی ہیں نا مائیں بچہ جتنا بھی بڑا ہو جائے یا جتنا بھی دور ہو انکی دعائیں انکی فکر آپ کے ساتھ ہر وقت رہتی ہیں۔۔۔ہانم کے لب کانپ رہے تھے جبکہ آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر پھسلتے چلے گئے تھے۔۔بالاج اسے دیکھتا رو گیا کہ اسکے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

"ہم نے کبھی اپنی ماں کو نہیں دیکھا کبھی وہ لمس محسوس نہیں کر سکے۔۔۔ہم نے یتیم خانے میں آنکھ کھولی تھی دس سال کی عمر تک ہم جیسے تیسے پلے تھے وہاں ہماری سہیلی بنی انیلا وہ ہم سے دو سال بڑی تھی اور ایک دن ہم اور انیلا گیٹ سے باہر آئیسکریم

والے سے آئیسکریم خرید رہے تھے جب اچانک ایک بڑی گاڑی ہمارے قریب آکر رکی اس سے پہلے ہم کچھ کر پاتے دو موٹے آدمیوں نے ہمیں گاڑی میں کھینچ لیا۔۔۔ہم۔۔ہم نے بہت کوشش کی وہاں سے بھاگنے کی پر اس رات۔۔۔ہانم نے کہتے کہتے ہچکی لی۔۔۔بالاج نے آہستگی سے اسکے گرد بازو پھیلا کر اپنے ساتھ لگایا کہ ہانم اسکے سینے سے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"پانی۔۔۔بالاج نے بوتل کا ڈھکن کھول کر اسکی جانب بڑھایا جس نے اسے دیکھ کر دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر بوتل کو لے کر منہ سے لگایا تھا۔

"اس رات کیا ہوا تھا ہانم۔۔۔ہانم نے جیسے ہی پانی پی کر بوتل بینچ پر رکھی بالاج اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

"آپ کیا کریں گے جان کر؟

"پتہ نہیں لیکن میں سب جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔بالاج اسکے کہنے پر ہانم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا۔۔

"اس رات۔۔۔اس رات ہماری سہیلی ہماری انیلا کے ساتھ زبردستی زیادتی کی گئی اور ہم انھیں ان درندوں سے نہیں بچا سکے تھے لیکن حرا اماں نے ہماری خوبصورتی کی وجہ سے سب سے دور رکھا تاکہ جوان ہونے کہ بعد وہ ہماری ایک رات کی قیمت منہ مانگی لے سکیں پر ہم نے آج تک خود کو کیسے سمبھالا یہ ہم جانتے ہیں۔۔۔اس دلدل میں خوبصورت اور بدصورت میں صرف ایک چیز کا فرق ہے اور وہ ہے وقت کا۔۔۔آہ ! ہمیں آج بھی اسی بات کا ملال ہے کہ ہم انیلا کو محفوظ نہیں کر سکے کاش ہم انھیں جان سے مار دیتے۔۔۔۔ہانم نے بولتے بولتے گیلی سانس اندر کھینچتے بالاج کو دیکھ کر اسکے ہاتھ کو تھاما تھا جس کی آنکھوں میں لالی در آئی تھی۔۔

"ہماری انیلا بہت پیاری ہے آپ اسے دیکھیں گے تو آپکو ہماری بات پر یقین۔۔۔

"ہانم۔۔۔۔مجھے تمہاری ہر بات پر یقین ہے۔۔۔بالاج نے اچانک اسکی بات کاٹتے ہانم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اتنا قریب کیا کہ دونوں باآسانی ایک دوسرے کی آنکھوں میں تیرتے پانی کو دیکھ سکتے تھے۔۔

"مجھے یقین ہے ہانم۔۔۔جانتی ہو جب پہلی بار اس جگہ آیا تھا تب میں صرف ایک چیلنج کو پورا کرنے کے لئے اس کوٹھے کہ اندر گیا تھا تاکہ اس کوٹھے کی مغرور حسین طوائف

کو زیر کر سکوں لیکن اسے گھونگھٹ میں دیکھ کر مجھے وہ اور زیادہ چیلینجنگ لگی تھی پر دیکھو قسمت کے کھیل کو کہ میں کل رات تمہارا چہرہ دیکھنے آیا پر اس عورت نے کہا کہ تم کسی رئیس نامی آدمی کہ ساتھ چلی گئی ہو۔۔۔میں تو مقابلے سے پہلے ہی جیت گیا تھا ہانم۔۔۔

)ٹھیک ہے اسکا مطلب میں یہ سمجھوں کہ بالاج طارق ذرا سے چیلنج سے ڈر کر بھاگ گیا؟

"میں بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں مسٹر ساجد۔۔۔بالاج گاڑی سے اتر کر ساجد کے مقابل کھڑا ہوتا آنکھوں میں آنکھیں گاڑے بولا تھا اور ساجد تو یہی چاہتا تھا (

پارک میں سکوت تھا جبکہ دونوں ہنوز اسی انداز میں بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

آپ جانتے ہیں ساجد اس کوٹھے کا دلال ہے بہت ہی بے حس، ظالم، پتھر دل ہے وہ۔۔ہانم کے بتانے پر بالاج کے ہاتھ اسکے چہرے سے پھسلتے چلے گئے اسے یقین نہیں آرہا تھا جبکہ ہانم اسکی حالت دیکھ کر چہرے پر ہاتھ پھیرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"ہمیں بھاگنے میں مدد بھی انیلا کی ہے اور یہ سوچ سوچ کر ہمیں بہت ڈر لگ رہا کہ وہ وہاں تنہا ہے اور وہ ظالم شیطان ہماری بہن جیسی سہیلی کے ساتھ جانے کیسا سلوک کر رہا ہو گا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں اب؟

"میرے ساتھ اور کہاں۔۔۔ بالاج گاڑی چلاتے ہوئے سکون سے بولا۔۔

"پر ہم وہاں نہیں جا سکتے۔۔۔ہانم نے گھبراتے ہوئے اسے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پر کیوں؟ بالاج نے متفکر سے اسے دیکھا تھا وہ سب حقیقت جاننے کہ بعد کیسے اسے انجان شہر میں تنہا چھوڑ دیتا۔۔۔

"آپ بھول رہے ہیں کہ آپ ساجد سے اب بھی رابطے میں ہیں۔۔اگر اسے معلوم چل گیا تو وہ ہمیں نہیں چھوڑے گا۔۔۔ہانم نے ڈرتے ڈرتے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ بالاج نے گہری سانس ہوا کہ سپرد کی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے حقیقت جاننے کہ بعد میں اس سے رابطہ رکھوں گا تو تم غلط

ہو۔۔۔ہماری دوستی کو بمشکل ایک ہفتہ ہی ہوا ہے، ہم دونوں کی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی۔۔۔

"لیکن آپ جہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔وہاں کیا کہیں گے کون ہیں ہم؟ ہانم کے ایک اور سوال پر اس بار بالاج نے کچھ سوچتے ہوئے مسکرا کر اپنا موبائل نکالا تھا۔۔۔

"یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔۔۔بالاج نے کہتے ساتھ گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر کا وقت تھا جب انکی گاڑی ڈیفنس کہ ایک بنگلے کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔

ہانم پریشان سی ارد گرد دیکھ رہی تھی جہاں ملازم اور مالی اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے۔۔

"آجاؤ۔۔۔بالاج کی آواز پر وہ چونکی تھی جو پہلے ہی گاڑی سے اتر چکا تھا۔۔۔

ہانم اچھے سے سر پر ڈوپٹہ لیتی گاڑی سے اتر کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"پریشان ہو؟ بالاج کہ سوال پر اس نے سر جھکا کر نچلا لب کچلا۔۔

"تمہاری پریشانی کا حل ابھی آتا ہی ہو گا۔ مطلب آتی ہو نگی۔۔۔ بالاج نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جب گھر کا اندرونی لکڑی کا دروازہ کھولتے ہی دو لڑکیاں مسکراتے ہوئے تیز تیز چلتیں ان دونوں کے قریب آکر رکیں۔۔

"السلام علیکم! بالاج بھائی۔۔۔ نورین نے پر جوش انداز میں اسے سلام کیا لیکن جیسے ہی ہانم پر نظر پڑھی لمحے بھر کے لئے ٹھٹکی تھی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ میرا نام نورین امجد ہے اور یہ میری بہن عائشہ امجد۔۔۔ نورین اپنا اور عائشہ کا تعارف کرواتی آگے بڑھ کر ہانم کے گلے لگی تھی کہ ہانم بوکھلا گئی جبکہ ہانم کہ تاثرات دیکھ کر بالاج اور عائشہ ہنس دیے تھے۔

"ماشاءاللہ آپ تو بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ کیوں عائشہ ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟

"ہاہاہا! ہاں واقعی ہے تو۔۔۔ عائشہ کے بولنے سے قبل ہی بالاج نے آگے بڑھ کر نورین کے کندھے پر بازو پھیلا کر جواب دینے کہ ساتھ ہانم کو دیکھا کہ ہانم کا دل ایک بار پھر زوروں سے دھڑک اٹھا تھا۔

"بس بس آپ سے کس نے پوچھا ہے ہاں میں تو اپنی بہن سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"اوہ ٹھیک ہے میری غلطی ہے بس۔۔۔ بالاج نے اسکے بال بگاڑتے ہوئے کہا کہ نورین چیخ پڑی۔۔

ہانم حسرت سے ان لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ مجھ سے تو ملی ہی نہیں۔۔۔ عائشہ اسے خاموش دیکھ کر خود ہی آگے بڑھ کر بولی تھی کہ ہانم مسکرا کر اس سے گلے ملی۔۔

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا ابھی تک۔۔ نورین کے پوچھنے پر وہ چونکی۔۔

"ہانم داؤد۔۔۔

"ارے واہ آپ کا نام بھی آپ کی طرح بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔ ویسے مجھے بہت پسند آیا آپ کا نام کاش میرا یہ نام ہوتا۔۔۔ نورین کی بات پر ہانم کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔

"اف بس کرو نورین یار۔۔۔ اور بالاج تم بتاؤ اب کیا کرنا ہے؟

عائشہ نے گھور کر اپنی بہن کو ٹوکا تھا پھر بالاج کو دیکھ کر پوچھا جس کی نظریں ہانم پر تھیں۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا زین اپنے ایک سال کے بیٹے کو گود میں اٹھائے علی کہ ساتھ انکی طرف آیا تھا ہانم انھیں دیکھ کر بے اختیار بالاج کے نزدیک ہوئی تھی جسے بالاج سمیت سب نے بغور محسوس کیا تھا۔۔

وہ سب آپس میں کزنز تھے بالاج کی فیملی بھی کچھ مہینے پہلے ہی لاہور شفٹ ہوئی تھی کہ شگفتہ بیگم کا میکا لاہور میں تھا۔۔۔۔

لاہور جانے کا فیصلہ بھی شگفتہ بیگم کا تھا کیونکہ طارق صاحب زیادہ تر ملک سے باہر ہوتے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔زین نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کر کے نظر پھیر لی تھی جبکہ علی نے بھی سلام کے بعد بالاج کی جانب اپنا رخ کر لیا تھا۔۔

"ایسے بھی مرد ہوتے ہیں۔۔۔ہانم نے خود سے سوال کیا۔۔

"ہانم۔۔۔۔۔

بالاج کی آواز پر وہ جو سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی

تھی۔۔

"یہ میرے کزنز ہیں۔۔۔عائشہ اور نورین میری ماموں زاد ہیں اور یہ دونوں میرے خالہ زاد ہیں اور ہم سب اس کی شادی پر آئے ہیں

"کھانا پھوڑنے ہاہاہا۔۔۔

بالاج بتاتے ہوئے علی کی طرف اشارہ کر کے مسکرایا تھا جب نورین کی بات پر سب ہنس دیے تھے جبکہ علی لڑکیوں کی طرح شرما کر زین سے اسکا بیٹا اٹھا کر بہانے سے وہاں سے گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شرما گئے ہمارے دولہے میاں۔۔۔

"توبہ توبہ علی کب تمہارا میاں بنا ذرا ہمیں بھی بتاؤ تاکہ مہر (علی کی دلہن) کو پہلے سے اطلاع کیا جا سکے کے شادی کرنے سے پہلے علی صاحب کی عائشہ بیگم سے تمہیں جنگ لڑنی پڑے گی پھر جا کے قبول ہے قبول ہے ہو سکتا ہے۔۔۔۔نورین نے کانوں کو ہاتھ لگاتے کھڑے کھڑے پوری کہانی بنالی تھی جبکہ بالاج اور زین کہ ساتھ ہانم بھی ہنس دی تھی۔۔بالاج نے ہنستے ہوئے اسے دیکھ کر ساتھ سے گزارتے ہوئے

آہستہ سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اندر کی جانب قدم بڑھا دیے جو اسکے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھ کر دھیرے سے مسکرائی تھی پیچھے عائشہ نے زور سے نورین کی کمر پر مکا مارا تھا۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

یاسمین کب سے رئیس کو کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر کاٹتے دیکھ رہی تھی۔اس سے قبل رئیس پلٹتا یاسمین جو سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی تیزی سے اٹھ کر اسکے سامنے آئی کہ رئیس بروقت روکا۔

"کیا بیہودگی ہے؟

"کیسی لگ رہی ہوں؟رئیس کے توہین آمیز لہجے کو نظرانداز کرتے یاسمین نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے اسکی گردن میں باہیں ڈال کر پوچھا تھا کہ رئیس نے اسکی بات پر سرتاپیر اسے دیکھا جو اسے اپنی طرف مائل کرنے کہ لئے گہرے گلے کی چست شلوار قمیض پہنے ہوئے تھے جبکہ ڈوپٹہ ایک طرف ڈالا ہوا تھا۔

"تم جو بھی پہن لو تم پر اچھا لگتا ہے لیکن پھر بھی تم ہانم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔رئیس کی بات پر یاسمین کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا احساسِ توہین سے اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

یاسمین نے پیچھے کی سمت قدموں کو گھسیٹا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا اسکا شوہر اس پر ایک طوائف کو فوقیت دے رہا تھا اپنے نفس کا وہ اتنا غلام بن چکا تھا کے حلال اور حرام تک کا فرق بھول گیا تھا۔۔

"کہاں جارہی ہو اب؟اسے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر رئیس نے روعب دار آواز میں پوچھا۔

"یہاں اب میرا کیا کام رئیس۔۔۔۔۔یاسمین نے آہستہ سے کہتے آنکھوں کو میچا تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ آیا تھا۔۔۔

"پر مجھے ہے۔۔۔لائٹ بند کر کے ادھر آؤ۔۔رئیس کہتے ساتھ بستر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

یاسمین کو یکدم ہی رئیس پر طیش آیا تھا اس سے قبل وہ اسے کچھ بولتی اپنے بیٹے کا خیال آتے ہی مٹھیوں کو بھینچ کر بے بس سی ہو گئی۔۔یاسمین غیرب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی جن کہ حالات پہلے ہی سہی نہیں تھے ایک ماں اور ایک ہی بھائی تھا جس کی اب شادی ہو چکی تھی۔۔۔طلاق لے کر وہ کیسے اپنی اکیلی ماں کے سر پر بوجھ بنتی۔۔۔

بیدردی سے آنکھیں صاف کرتی وہ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی تھی۔۔

"کہاں مر گئی ہو،ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں جلدی آؤ پھر مجھے جانا بھی ہے۔۔۔۔۔

"آ۔۔۔آرہی ہوں۔۔۔یاسمین خود کو بمشکل رونے سے روکتی اسے جواب دینے کہ

بعد اندھیرا کر چکی تھی۔۔۔اپنی زندگی کی طرح۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماشاءاللہ لڑکی تو بہت ہی پیاری ہے۔۔کیا خیال ہے لگے ہاتھوں تمہاری بھی بات کروں طارق بھائی سے؟

سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے ہانم بھی وہیں سب کے ساتھ موجود تھی۔کسی کو نہیں معلوم تھا کہ وہ بالاج کے ساتھ آئی ہے سوائے ان چاروں کے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

"ماشاءاللہ لڑکی تو بہت ہی پیاری ہے۔۔کیا خیال ہے لگے ہاتھوں تمہاری بھی بات کروں طارق بھائی سے؟

سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے ہانم بھی وہیں سب کے ساتھ موجود تھی۔کسی کو نہیں معلوم تھا کہ وہ بالاج کے ساتھ آئی ہے سوائے ان چاروں کے۔۔۔۔

"ہمم۔۔بس ٹھیک ہی ہے۔۔۔بالاج مصنوعی منہ بنا کر جواب دیتا اپنی خالہ کا چہرہ دیکھ کر ہنس دیا تھا۔۔۔

"ہٹ پگلا لڑکا اتنی پیاری ہے اگر میرے علی کی شادی نا ہوتی تو اس سے کرواکر واپس چلی جاتی کینیڈا۔ثوبیہ بیگم کی بات پر بالاج کو ٹھسکا لگا سب نے بیک وقت بالاج کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ہانم ناچاہتے ہوئے بھی اٹھ کر اس تک نہیں جاسکتی تھی ثوبیہ بیگم نے ملازمہ کو آواز دے کر جلدی سے پانی لانے کا کہا۔۔

"کیا ہو گیا بھئی؟مام کیا کہہ دیا ایسا بیچارے کو۔۔۔

"ہاہاہا ارے زین میں بتاتی ہوں۔انمول (ثوبیہ بیگم کی بیٹی) کی آواز پر سب نے اسے دیکھا تھا جو شرارت بھری نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔انمول بھی اپنے بھائی کی شادی میں اپنی غیر شادی شدہ نند (عروج) کے ساتھ کل ہی آئی تھی۔۔۔انمول کی شادی میں ہی اسکی ساس کو بالاج اپنی عروج کے لئے پسند آیا تھا لیکن انمول چاہتی تھی کہ وہ پہلے خود ایک دوسرے سے اتفاقیہ مل لیں جسکے لئے یہ موقع بہت اچھا تھا۔۔عروج کی نظریں بھی اسی پر تھیں۔۔۔وہ ایک آزاد خیال سوچ کی ماڈرن اور کہیں حد تک نک چڑھی لڑکی تھی۔۔

بالاج نے پانی پیتے ہی دوبارہ انمول کو دیکھا تھا جبکہ ہانم پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

"جی تو انمول باجی اب بتائیں؟ بالاج نے مسکرا کر انمول کو دیکھ کر پوچھا تھا جس نے آنکھ سے عروج کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔ارادہ اسے عروج سے تعارف کروانے کا تھا۔۔

ہانم ناسمجی سے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔

"میں اب بھی نہیں سمجھا۔۔۔بالاج واقعی اسکا اشارہ نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔

"یار بالاج چھوڑو سب چلو اٹھو۔۔۔زین اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا کہ بالاج کے ساتھ انمول بھی سر جھٹک گئی۔۔

"چلو پھر۔۔۔۔۔بالاج کندھے اُچکا کر جیسے ہی صوفے سے کھڑا ہوا ہانم بھی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"بیٹی کیا ہوا؟ ثوبیہ بیگم کے حیرت سے پوچھنے پر بالاج نے سامنے دیکھا تھا جو کھڑی اپنے ڈوپٹے کے کنارے کو انگلی پر لپیٹ رہی تھی۔

ثوبیہ بیگم کی بات پر انمول نے تعجب سے اسے دیکھا جبکہ عروج جو پہلے ہی اسے دیکھ کر

جل گئی تھی پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ ہانم آپی کو میں اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہوں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ میں۔۔عائشہ اور ہانم آپی ساتھ رہیں گے۔۔کیوں۔۔۔کیوں عائشہ۔۔۔بتاؤ نا۔۔نورین تیزی سے بات بناتے ہوئے عائشہ کی طرف دیکھ کر آنکھ سے اشارہ کرنے لگی کہ اس کی ہاں میں ہاں ملائی جائے

عائشہ تو جیسے تیار تھی مسکراتے ہوئے زور و شور سے سر کو اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔۔

جبکہ علی انکی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے ہاں دیکھو ذرا باتوں میں تو میں بھول ہی گئی تھی سفر سے آئی ہو تھک گئی ہو گی۔۔۔جاؤ بیٹی آرام کر لو۔۔۔ثوبیہ بیگم کی بات پر ہانم کا دل بھر آیا تھا۔۔

"جی۔۔۔سر آہستہ سے ہلا کر کہتی وہ نورین اور عائشہ کہ ساتھ کمرے کی جانب بڑھنے لگی پیچھے ہی زین اسے لئے علی کے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔ہانم نے جاتے جاتے پلٹ کر اسے دیکھا تھا جو پہلے ہی بار بار اسے جاتے دیکھ رہا تھا ہانم کے دیکھنے پر بالاج نے مسکرا کر پلکون کو جھپک کر اسے تسلی دی تھی۔۔۔ہانم آہستگی سے مسکراتی ہوئی آگے

بڑھ گئی۔۔

"بھابھی آپ نے دیکھا دونوں کو۔۔۔ہنہہ مجھے نہیں لگتا یہ عائشہ کی دوست ہے ۔۔۔عروج جس کا سارا دھیان انہی پر تھا غصّے سے بولی۔۔۔

"فکر مت کرو اس سے زیادہ کیا کرلے گی شادی تو بالاج تم سے ہی کرے اس کے کپڑے دیکھو پینڈو اور ہاں میں شگفتہ خالہ کو بتا چکی ہوں۔۔۔انہوں نے کہا ہے اگر بالاج راضی ہوتا ہے تو انھیں کوئی مسلئہ نہیں ہے۔

"کیا واقعی؟

"ہاں میری جان بس اب تم اسکے آس پاس رہنا تاکہ اس لڑکی کو بالاج سے بات کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔۔۔انمول مسکراتے ہوئے اسکے ساتھ کھسر پھسر کرتی منصوبے بنا رہی تھی .

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ اے سی کی ٹھنڈک میں وہ اوندھے منہ لیٹا دنیا جہاں سے غافل تھا۔

کوئی بہت دیر سے دروازے پر ہلکے ہلکے دستک دے رہا تھا جب بمشکل بالاج نے اپنے بھاری ہوتے پپوٹے کھول کر ہاتھ بڑھا کر موبائل چیک کیا تھا جہاں شام کہ چھ بج رہے تھے بالاج وقت دیکھتے ہی تیزی سے اٹھ کر بیگ کی طرف بھاگا تھا کہ نیند تو بھک سے اڑ گئی تھی۔۔۔ جینز اور ٹی شرٹ کے ساتھ اپنی جیکٹ بھی نکال کر بیڈ پر رکھی ہی تھی کہ ایک بار پھر دروازہ ہلکی آواز میں بجنے لگا اور اسے یاد آیا کے وہ یہاں اکیلا تو ہر گز نہیں آیا تھا۔۔۔

بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ دروازے تک گیا تھا پھر ایک نظر خود کو دیکھ کر دروازہ کھول دیا سامنے ہی ہانم سیاہ شلوار قمیض میں کھڑی رونے والی ہو رہی تھی۔۔

بالاج نے ہانم کو دیکھ کر اسکے پیچھے جھانک کر ارد گرد دیکھنے کے بعد بنا کچھ کہے ہانم کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچ لیا اسکے دروازہ بند کرتے ہی عروج سیڑیاں چڑھتے ہوئے اوپر آئی تھی تاکہ بالاج کو جگا سکے اسی بہانے ان دونوں میں بات کا آغاز تو ہو گا۔۔

۔۔۔۔۔۔

"سوری۔۔۔ تھکن کی وجہ سے اتنا زیادہ سو گیا کہ وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔ بالاج بے اختیار اسکے نزدیک آتے ہوئے بولا کہ ہانم نے نظریں جھکاتے ساتھ سر بھی جھکا لیا

تھا۔۔۔بالاج جو قد میں اس سے کافی لمبا تھا جھک کر اسکا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرنے لگا جس نے جھکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔آنکھوں میں ڈوب جانا کسے کہتے ہیں کوئی اس وقت بالاج سے پوچھتا۔۔۔

"تمہاری آنکھوں کا رنگ بہت خوبصورت ہے۔۔۔بالاج کے تعریف کرنے پر ہانم نے مسکرا کر نظریں جھکائی تھیں۔۔۔

"ہمیں آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔ہانم نے اس بار سر اٹھا کر اسے دیکھ کر کہا جس نے ہلکے سے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"ہاں کہو۔۔

"وہ۔۔وہ دراصل ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔۔۔

پر۔۔۔اس سے قبل وہ اسے کچھ کہتا یکدم کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

ہانم نے گھبرا کر بالاج کو دیکھا جو خود بھی چونک گیا تھا۔۔

"پریشان مت ہو۔۔ایسا کرو دروازہ کے پیچھے چھپ جاؤ۔۔بالاج سرگوشی میں اسے ہدایت دیتا ہانم کے دروازے کہ پیچھے کھڑے ہونے پر اسے ایک نظر دیکھ کر دروازہ

کھول چکا تھا۔۔

سامنے ہی عروج ٹراؤزر اور گہرے گلے کی کرتی میں ملبوس اسے دیکھ کر مسکرائی جسے دیکھتے ہی بالاج کہ تاثرات سخت ہوئے تھے۔۔۔انمول کی یہ ننداسے کبھی پسند نہیں آئی تھی۔۔

"کچھ کام تھا؟ بالاج سنجیدگی سے کہتا چور نظروں سے اسے دیکھ کر دوبارہ عروج کو دیکھنے لگا۔۔ جبکہ ہانم عروج کی آواز سن کر سر جھکا گئی تھی۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔میرا مطلب اگر آپ کی صبح ہو گئی ہو تو لان میں آجائیں سب چائے پر آپکا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

"ٹھیک ہے آتا ہوں۔۔۔ بالاج اسے جواب دے کر زبردستی مسکرایا جسے اسکا اس طرح بات کرنا کافی ناگوار گزرا تھا لیکن پھر بھی مسکرا کر پلٹ گئی تھی۔۔

اسکے جاتے ہی بالاج نے دروازہ بند کرتے ہانم کو دیکھا جو اس سے نظر نہیں ملا رہی تھی۔۔

"آپ آجائیں۔۔ ہم بھی جا رہے ہیں۔۔۔۔ہانم اس کہ دیکھنے پر خود ہی کہہ کر پلٹ کر

جانے لگی جب بالاج نے اسکا ہاتھ پکڑ کر آہستگی سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔

"تمہیں برا لگا؟ بالاج اسکے کان کے نزدیک جھک کر بولا۔۔۔ جس کا رخ دروازے کے ہی سمت تھا۔۔

"ہمیں کیوں برا لگے گا۔۔

"جھوٹ۔۔۔۔ بالاج کے کہنے پر ہانم نے تیزی سے اسکی طرف رخ کرتے بالاج کو دیکھا جس نے مسکرا کر اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر پھر بات کو وہیں سے جوڑا تھا

"میں جانتا ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔ تمہیں برا لگا میرا اس سے بات کرنا۔۔۔

"ہم جب کہہ رہے ہیں کہ نہیں لگا تو مطلب نہیں لگا۔۔۔اور اگر لگا بھی ہے تو آپکو اس سے کوئی فرق نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ ہم اپنی اوقات اچھے سے جانتے ہیں ویسے بھی ہمارا اور انکا کوئی مقابلہ نہیں ہے کیونکہ وہ ایک خاندانی لڑکی ہیں جو اپنے گھر کی عزت ہیں اور ہم ایک طوائف جسے معاشرے میں غلاظت سے بھی جانا جاتا ہے طوائف خود ایک گالی ہے۔۔۔جو پیسوں کے لئے سب سے پہلے اپنی عزت بیچتی ہے۔۔۔۔اگر آپ پھر بھی کبوتر کی طرح حقیقت کے سامنے آنکھیں بند کر لینا چاہتے ہیں تو یاد رکھیے

گا جس راستے کو آپ ہمارے ساتھ چُنئیں گے منزل تک پہنچنے کہ لئے ثابت قدم اور ہم پر یقین کرنا لازم ہو گا۔۔۔ بالاج کی بات پر ہانم اسکے دونوں ہاتھوں کو جھٹکے سے ہٹا کر بھیگے لہجے میں کہہ کر کمرے سے نکل گئی جبکہ اسکے جاتے ہی بالاج کتنی ہی دیر دروازے کو کھڑا دیکھتا رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

سوا نو کا وقت تھا جب ساجد اور سونیا ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔ ساجد ہاتھ میں پکڑا بیگ ایک طرف رکھ کر موبائل نکال کر نمبر ملاتے ملاتے یکدم روک کر پلٹا تھا۔

"تم جاؤ تیار ہو جاؤ میں ذرا ایک فون کر لوں۔۔

"اف میں تو ابھی آرام کروں گی ڈارلنگ۔۔۔ سونیا اسکے نزدیک جا کر اسکے گرد حصار باندھ کر لاڈ سے بولتی ساجد کہ بالوں میں انگلیاں چلانے لگی جب ساجد نے اسے خود سے دور کرتے کھینچ کر تھپڑ رسید کیا تھا کہ سونیا زور سے نیچے جا گری۔۔ یکدم ہی اسے انیلا کا مردہ وجود بستر پر رسیوں سے بندھا یاد آیا تو کانپ اٹھی جبکہ ساجد نے جھک کر اسکے بال مٹھی میں بھر کر اسے بیدردی سے کھڑا کیا کہ سونیا درد سے چیخ پڑی۔

"ساجد !!

"چپ کر حرافہ۔۔۔تو کیا سمجھی تجھے یہاں گھمانے لایا ہوں۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ساجد غرا کر اسے کہتا زور سے ہنسا تھا کہ سونیا نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔۔

"کک کیا مطلب ہے۔۔۔

"اب تجھے مطلب بھی میں ہی سمجھاؤں ہاں۔۔۔دیکھ حرا بائی نے اس ذلیل عورت کو ڈھونڈنے پر لگا دیا ہے اور مجھے بس پیسہ چاہیے جو اسکی وجہ سے مل نہیں پا رہا اسلئے تجھے لایا ہوں۔۔۔میں اسے ڈھونڈھوں گا تب تک مجھے پیسہ کما کر خوش کر پھر اس حرافہ کہ ملتے ہی ہم شادی کر لیں گے۔۔۔۔۔چل اب شاباش جا کر تیار ہو مہمان آتا ہی ہو گا۔۔۔۔

ساجد اسے بہلا رہا تھا جبکہ سونیا کو نا چاہتے ہوئے بھی اسکی بات ماننی پڑے گی کیونکہ وہ اسکے ساتھ اکیلی اسلام آباد میں تھی جہاں کوئی بھی اسے بچانے والا نہیں تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔

"ہیلو !

رئیس جو ہوٹل کے کمرے میں کسی کال گرل کے ساتھ موجود تھا موبائل پر ساجد کالنگ دیکھ کر اس لڑکی کو دور ہٹاتا تیزی سے کھڑا ہوا۔۔

"ہیلو ہاں۔۔۔کیا تم پہنچ گئے؟

"ہاں پہنچ گیا ہوں۔۔۔کھانا کھا کر نکلو گا تمہاری محبوبہ کو ڈھونڈنے۔۔۔ساجد کی بات پر اس نے زہر خند قہقہہ لگا کر پاس ہی موجود لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم اپنا کام کرو ہم یہاں اپنا کام کریں گے۔۔۔بس ایک بار وہ میرے ہاتھ لگ جائے۔۔

"ٹھیک ہے رکھتا ہوں۔۔۔ساجد نے اسکی بات سن کر کال کاٹ دی۔۔

۔۔۔۔۔۔

"کس کی کال تھی۔۔۔۔لڑکی نے رئیس کے چہرے پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا جب اچانک ہی اسے ہانم کا اسے ذلیل کر کے کمرے سے باہر نکالنا یاد آیا۔۔۔

"کہاں کھو گئے۔۔۔لڑکی اسکے تاثرات دیکھے بنا اسے خوش کرنے کی کوشش کر رہی

تھی کہ اچانک ہی رئیس نے اسکی صراحی دار گردن کو اپنے شکنجے میں لیتے زور سے بستر پر اچھالا تھا کہ وہ لڑکی اس سے ڈر کر دروازے کی طرف بھاگی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولا سامنے ریاض کو دیکھ کر رئیس ہنستے ہوئے آگے بڑھا۔

"کہاں جا رہی ہو میری جان۔۔۔ریاض شیطانی مسکراہٹ سے کہتا ساتھ ہی اس لڑکی کو رئیس کی طرف دھکا دے کر اندر آتے ہی دروازے کو لاک لگا چکا تھا۔۔

ڈائننگ ٹیبل کے گرد گھر کہ سبھی افراد بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ ہانم زندگی میں پہلی بار ایک مکمل فیملی کہ ساتھ موجود تھی کہ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔بالاج کھانا کھانے کے ساتھ اسے بھی دیکھ رہا جو سر جھکائے چاولوں میں صرف چمچ چلا رہی تھی۔۔

"بالاج یہ ٹیسٹ کریں۔۔۔عروج جو اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی انمول کے اسے کندھا مار کر ہلکی آواز میں کہنے پر اٹھ کر اسکے پاس کھڑی ہو کر مسکرا کر بولتی چکن کڑاہی کی ڈش اسکے منہ کے سامنے کنارے پر رکھی ہی تھی کے پوری ڈش بالاج پر الٹ

گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔

"بالاج بیٹا تم ٹھیک تو ہو۔۔ثوبیہ بیگم گھبرا کر اسکے قریب آئیں جو تیزی سے کرسی سے کھڑا ہوا تھا۔۔

جبکہ باقی سب بھی پریشانی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

"آآئم سو سوری ڈش گرم ہو رہی تھی۔۔۔سوری بالاج سو سوری۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں آپ سب بیٹھیں میں کپڑے بدل کر آتا ہوں۔۔بالاج بنا اسے دیکھے سب سے کہتا کمرے کی طرف پلٹ گیا تھا۔۔

عروج سکون بھرا سانس لیتی دوبارہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"تم نے تو سب بگاڑ دیا۔۔۔انمول نے اسے دیکھ کر گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔۔

جو ڈھٹائی سے دوبارہ اپنا کھانا شروع کر چکی تھی۔۔

"عجیب جاہل ہے عروج آپی کی یہ نند جب دیکھو کوئی نہ کوئی بھنڈ کرتی رہتی ہے۔۔۔نورین نے علی کی طرف جھک کر رازداری سے کہا جو اسکی بات پر اپنا قہقہ

بمشکل ضبط کر پایا تھا۔۔

"چپ کرو۔۔ابھی اگر اس نے سن لیا نا تو ایک اور تماشہ لگائے گی۔۔عائشہ نے یکدم اپنی بہن کو ڈپٹا تھا کہ علی ہنسی ضبط کرنے کہ چکّر میں کھانسنے لگا۔۔

"بہت زیادہ کھانسی ہو رہی ہے آئیں میں ابھی ٹھیک کر دیتی ہوں۔۔۔۔نورین کو تو جیسے موقع مل گیا تھا زور زور سے اسکی کمر پر چماٹ رسید کرنے لگی کے علی نے گھورتے ہوئے اسے روکا تھا۔۔۔

زین اور دعا (زین کی بیوی) دونوں انہیں دیکھ کر مسکرانے لگے خاندان میں وہ دو ہی ایسے تھے جو ایک دوسرے کو چڑھانے کے بعد بھی کچھ ہی دیر میں سب بھلائے ایک ساتھ بیٹھے ہوتے تھے۔۔

ہانم کو انکی نوک جھونک دیکھ کر یکدم اپنا بچپن یاد آیا تھا۔۔۔انیلا اور وہ کتنی شرارتی ہوا کرتی تھیں کوئی اگر پوچھے کہ زندگی کیا ہے تو وہ بے جھجک کہے گی بچپن کے وہ "دس سال "

یکدم اسے بالاج کی فکر ہونے لگی تھی جانے وہ ٹھیک بھی تھا۔۔

"ہم کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔ہانم خود ہی سوچ کر عائشہ کو دیکھنے لگی جس نے اسے دیکھ کر مسکراہٹ اچھالی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ کھانا لگا دوں؟ یاسمین رئیس کو آتا دیکھ کر پوچھنے لگی جو ابھی آفس سے آرہا تھا

"نہیں۔۔۔مجھے ابھی ایک پارٹی میں جانا ہے۔۔ تسنیم کو جا کر کہو تیار ہے تو آجائے۔

"لیکن اسے کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ یاسمین کہ حیرت سے پوچھنے پر رئیس قدم قدم چلتا اسکے سامنے آکر رکا پھر زور سے اسکا جھبڑا اپنی سخت گرفت میں لیتا چہرے پر جھک کر سیدھا ہوا۔۔۔

جبکہ یاسمین آنکھیں پھاڑے اس کی جرّت دیکھ کر رہ گئی۔۔یہ وہ رئیس تو ہر گز نہیں تھا۔۔۔

"میری جان وہ میری بہن ہے رئیس علی کی بہن مجھے اس کی شادی بھی کرنی ہے ایسے خاندان میں جہاں اسے کسی بھی چیز کی کمی نہ ہو اب خود کو دیکھو کہاں تھی اور اب کہاں

کھڑی ہو۔۔۔رئیس مسکرا کر اسے اسکی اوقات یاد کرواتا کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ جو پہلے ہی اتنی مشکل سے اپنے ٹوٹے دل کی کرچیاں سمیٹ رہی تھی ایک بار پھر سب بکھرتا چلا گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ساجد کچھ معلوم ہوا۔۔۔۔۔۔ساجد جیسے ہی کمرے میں آیا سونیا نے اس سے پوچھا۔۔

ساجد نے ایک نظر اسے دیکھا جو سج دھج کر اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

"نہیں لیکن بے فکر ہو جاؤ میں نے پولیس میں رپورٹ کروادی ہے کہ ساجد کی حسین بہن گم گئی ہے۔۔ہاہاہا۔۔۔ساجد اسے کمر سے پکڑ کر بستر کی طرف بڑھتے ہوئے بتا کر ہنسا جس کا ساتھ سونیا نے بھی دیا۔۔

"کیا بات ہے تمہاری لیکن اگر وہ اس شہر ہی میں نہ ہوئی تو؟سونیا اسکے پہلو میں لیٹتی سینے پر تھوڑی ٹکا کر پوچھنے لگی جو اسکے بالوں میں انگلی چلا رہا تھا۔۔

"پہلے تلاش تو شروع ہونے دو اگر نہ ہوئی تو لاہور میں ہی کہیں ہو گی لیکن یہ طہہ ہے

ایک بار وہ مل گئی نا تو تم دیکھنا اسکی چمڑی پہلے میں ادھیڑوں گا۔۔ کمینگی سے کہتا وہ سونیا کو اپنی حصار میں لیتا اسکے چہرے پر جھک گیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم باجی کل ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں کیا آپ چلیں گی ہمارے ساتھ۔۔۔

"کیوں کس لئے سب تو لے کر آئے ہیں نا تو پھر کیا ضرورت ہے۔۔اس سے قبل ہانم کچھ کہہ پاتی عائشہ جو کمرے میں داخل ہو رہی تھی اسکی بات سنتے ہی تڑخ سے بولی۔۔

"ہاں تو میں اپنے لئے تھوڑی نا کہہ رہی ہوں وہ تو دعا بھا بھی کہ ساتھ جا رہی ہوں اور ویسے بھی ہانم آپی کہ پاس تو کپڑے بھی نہیں ہیں۔۔ بالاج بھائی کو بھی خیال نہیں آیا کہ اپنی دوست کو پیکنگ کا موقع ہی دے دیتے۔۔۔افف! ہانم آپی آپ کی دوستی کیسے ہو گئی بالاج بھائی سے۔۔

"نورین بس کرو یار بولنے پر آتی ہو تو چپ ہی نہیں ہوتی ہو پٹر پٹر ہی لگ گئی ہو۔۔ہانم نورین کی باتیں سن کر مسکرا رہی تھی اسے وہ بہت پیاری لگی تھی جبکہ عائشہ تو اپنی بہن کہ اتنا زیادہ بولنے پر خود کو بولنے سے روک نہ سکی اور ہانم وہ تو بھول ہی گئی تھی بالاج

سے پوچھنا کہ اس نے ان کو اس کے بارے میں کیا بتایا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

"اچھا اب منہ بند رکھو اپنا۔۔۔ طویل بحث کہ بعد عائشہ نے ہار مانتے ہوئے اسے کہا پھر ہانم کو دیکھا جو ہنوز خاموش بیٹھی جانے کس دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

"ہانم۔۔۔۔ عائشہ کی آواز پر وہ چونکی۔۔

"ہاں۔۔۔ ہانم کہ اسکی طرف متوجہ ہوتے ہی عائشہ اسکے قریب آکر بیٹھی پھر اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا نورین بھی مسکرا کر ہانم کے ساتھ آکر بیٹھی۔۔

"میں نے جب آپ کو بالاج کہ ساتھ کھڑے دیکھا تو مجھے پہلے تو یقین ہی نہیں آیا کہ بالاج واقعی اپنی کسی دوست کو ساتھ لا رہا ہے ورنہ آج تک اس نے کبھی بھی کسی فی میل فرینڈ سے ہمیں کیا اپنے مام ڈیڈ سے نہیں ملوایا۔۔۔

"ہمم عائشہ سہی کہہ رہی ہے۔۔۔ کچھ تو ہے جو بہت خاص ہے۔۔ نورین جو خاموش رہ ہی نہیں سکتی تھی آنکھیں مٹکا کر کہتی ہانم کے گرد بازو پھیلا کر لاڈ سے اسکے گال سے گال مس کر کہ مسکرائی جبکہ ہانم انکی باتوں پر افسردگی سے مسکرا کر نظر گھوما کر نورین کو

دیکھنے لگی یکدم ہی اسے انیلا یاد آئی تھی جو اسی طرح اس سے لاڈ کیا کرتی تھی۔

"اللہ میری انیلا کو اپنے امان میں رکھیے گا۔۔۔ہانم نے سوچتے ہوئے گہری سانس لیتے ان کی باتیں سننے لگی

۔۔۔۔۔۔

رات میں اچانک ہی تیز بارش شروع ہو گئی تھی سونیا تیار ہوئی صوفے پر بیٹھی ساجد کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جو اسے باہر گھمانے لے جانے کا کہہ کر گیا تھا۔۔

سونیا بے تحاشا خوش تھی کہ آج وہ گھومنے جا رہے ہیں۔۔ابھی وہ یہ سب سوچ سوچ کر خوش ہی ہو رہی تھی جب کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

سونیا نے تیزی سے اٹھ کر شیشے میں اپنی تیاری دیکھ کر دروازے کے قریب پہنچ کر مسکرا کر دروازہ کھولا لیکن سامنے ہی ساجد کی بجائے بڑی عمر کے لمبے چوڑے موٹے آدمی کو دیکھ کر اسکی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی۔۔

"ہیلو ڈارلنگ۔۔۔کمال لگ رہی ہو۔۔۔آدمی اسے سر تا پیر گہری نظروں سے دیکھتا خود ہی آگے بڑھ کر اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر کمرے میں داخل ہو کر سونیا کا حجاب جو

اس نے اتنے سالوں بعد باندھا تھا اتارنے لگا کہ یکدم اسکا سکتا ٹوٹا تھا تیزی سے اس سے دور ہو کر وہ اس آدمی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"کک کون ہو تم۔۔۔

"کیا ڈرامہ کر رہی ہو؟ سونیا کے پوچھنے پر وہ آدمی اچانک ہی غصّے میں آیا تھا جبکہ سونیا پوری آنکھیں پھیلائے اس آدمی کو دیکھنے لگی۔۔

آدمی نے اس بار آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ بیدردی سے پکڑا کے سونیا نے اسے زور سے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا کہ وہ زور سے نیچے گرا تھا۔۔

"سالی روک۔۔۔آدمی طیش میں اٹھ کر زور سے اسکے گال پر تھپڑ رسید کرتے ہی بالوں سے تھام کر لگاتار مارتا چلا گیا پھر بالوں سے ہی پکڑ کر اسے بستر پر پٹخا سونیا زار و قطار روتی ہوئی اس سے دور ہونے لگی جس کا غصّہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

یکدم اس آدمی کا موبائل بجا تھا۔۔سونیا اسے موبائل کی طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر تیزی سے اٹھ کر باتھروم میں چھپنے کہ لئے بھاگی ہی تھی جب اس آدمی کے منہ سے ساجد کا نام سن کر اسکے قدم وہیں برف ہو گئے تھے جبکہ وہ اسے گالی دے کر صبح تک

پیسے واپس لینے کا بول رہا تھا۔۔۔

"اس کا مطلب ساجد تو۔۔۔آہ! کتنی بڑی بیوقوف ہے تو 'تو کیسے بھول گئی کہ ایک طوائف کا گھر خود دلال کیسے بسائے گا نہیں وہ تو بس اسکی قیمت لگانا جانتا ہے۔۔۔کتنی بڑی غلطی کر دی۔۔میں۔۔۔میں ساتھ دے سکتی تھی انیلا کا ہاں لیکن نہیں میں تو ساجد سے شادی کے خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ٹھک"

آواز پر وہ جو خود سے باتیں کر رہی تھی ڈر کر پلٹی جہاں اب کوئی نہیں تھا اسکا مطلب وہ آدمی جا چکا تھا۔۔۔

"سس ساجد تو میری جان لے لے گا۔۔اب کیا کروں۔۔۔سونیا کا خوف سے حلق خشک ہو گیا جب عقب سے اسے انیلا کے چیخنے کی آوازوں پر سونیا نے پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں ساجد بے رحمی سے انیلا کو بالوں سے گھسٹ کر لے جا رہا تھا۔۔سونیا کا سارا وجود پسینے سے شرابور ہونے لگا۔۔

"نن۔نہیں۔۔۔نہیں میں۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتی نہیں میں۔۔۔میں ساجد سے

معافی مانگ۔۔۔نن۔۔۔نہیں وہ درندہ ہے۔۔۔وہ مجھے بھی مار دے گا۔۔۔مجھے مار دے گا۔۔۔سونیا خوف سے بری طرف کانپ رہی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی بھی فیصلہ لیتی کھلے دروازے سے عجیب حلیے میں موجود لڑکا اندر آیا۔۔جسکے بال گدی تک تھے جبکہ ہاتھ میں رنگ برنگی بینڈ ڈالے ہوئے تھے سونیا نے قدموں کی آواز پر اسے دیکھا جس نے پیر کی مدد سے دروازے کو بند کیا تھا دروازہ آٹو میٹک ہونے کی وجہ سے بند ہوتے ہی لاک ہو چکا تھا۔۔۔

سونیا اسکے قریب آنے پر بھی ایک انچ نہیں ہٹی تھی جبکہ اس نے سونیا کہ دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کندھے سے ہی قمیض کو پکڑ کر زور کا جھٹکا دیا کے وہ چر کی آواز کے ساتھ پھٹ گئی۔۔

"بہت اکڑ آگئی ہے ہاں۔۔۔لڑکے نے بغور اسے دیکھ کر کہتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔۔سونیا سن ہوتے دماغ کہ ساتھ کھڑی تھی جبکہ وہ اسکی گردن پر جھکا تھا ساتھ ہی اپنی پینٹ کی جیب سے تیز دھار والا چھرا نکالا تھا۔۔

"آہ!میری جان کاش ساجد مجھے ایک رات اور دے دیتا پر وہ ٹھہرا(گالی)۔۔

سونیا کو جب تک اسکی بات سمجھ آئی تھی لڑکے نے چھرا اسکی کمر میں گھونپ دیا اس سے

قبل سونیا کی چیخ باہر جاتی چھرے کو وہیں چھوڑ کر دونوں ہاتھوں سے اسکا لرزتا چہرہ تھام کر وہ اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

کمر سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا جبکہ وہ شیطان خود کو سیر اب کرنے میں مشغول تھا۔۔۔

دوسری طرف وہی آدمی جو سونیا کے پاس گیا تھا مسکرا کر ساجد سے پیسے کی گڈی تھام کر شکریہ کرتا وہاں سے چلا گیا اسکے جاتے ہی ساجد کا قہقہہ اسی ہوٹل کے دوسرے کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔

اونچے اونچے قہقہے لگاتا وہ فل سائز کے بیڈ پر گرنے کہ انداز میں لیٹتا دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر اپنے سر کے نیچے رکھ کر گہری سانس کھینچتا بائیں پیر زمین پر مار رہا تھا جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔ساجد آنکھیں کھولتا مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھتا دروازے تک پہنچا پھر ہاتھ بڑھا کر کھولا سامنے ہی ایک لڑکی پینٹ پر ٹاپ پہنے ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ پکڑے ہوئے تھی۔۔

"ہیلو مسٹر ساجد۔۔۔لڑکی اسے دیکھتے ہی مسکرائی تھی۔۔۔

جبکہ ساجد کی نظر اسکے سرخ ہونٹوں سے ہوتی ہوئی صراحی دار گردن پر جا ٹکی تھی۔۔

"ہیلو! مس عروج وقار۔۔۔۔۔ساجد مسکرا کر اسے جواب دیتا ایک طرف ہو کر اسے اندر آنے کا راستہ دینے لگا عروج ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ لئے اندر آئی۔۔

"مجھے لگا نہیں تھا کہ تم آجاؤ گی۔۔ساجد کا لہجہ اور انداز دونوں ہی بدلے ہوئے تھے۔

"ہیپی برتھڈے ساجد۔۔۔کیسے نہیں آتی تم نے اتنے پیار سے مجھے دعوت دی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج پھولوں کا گلدستہ اسے دیتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے گال کو چوم کر پیچھے ہوتے ہوئے مسکرائی تھی کہ ساجد شرمانے کی اداکاری کرتا" تھینکس "بول کر سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔۔

"سونیا اسکے شکنجے میں تڑپ رہی تھی جو درندگی پر اتر گیا تھا اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کہ وہ کس حال میں ہے۔۔۔سونیا کی کمر سے چھرا واپس باہر نکالتے ساتھ اس نے پھرتی

سے سونیا کہ منہ کو دبوچا تھا وہ جو بھی تھا اپنے کام میں ماہر لگتا تھا۔۔زور سے اسے نیچے گرا کر ایک بار پھر وہ اس پر حاوی ہوا تھا سونیا کی آنکھیں تکلیف کی شدّت سے پھٹ پڑی تھیں جبکہ آنکھیں سے آنسوؤں کا ریلا تھا جو روکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ اسکی ٹانگوں سے جان نکلنے لگی۔۔۔جب اچانک سے اس شخص کا موبائل بجنے لگا۔۔

"ہیلو۔۔۔بیدردی سے اسے روند کر کھڑا ہوتے اس نے سونیا کو لات ماری تھی کہ اسکے منہ سے ایک آخری ہچکی نکلی۔۔۔۔اور پھر ہر تکلیف و درد ختم ہو چکا تھا۔۔۔

"ہاں مر گئی ہے۔۔بڑی جان تھی سالی میں۔۔۔۔دوسری طرف کی بات سنتے ہی اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا۔۔

"ٹھیک ہے لاش کو لے کر وہاں سے نکلو پیسے مل گئے ہیں اور ہاں کمرا ہمارا بند ادیکھ لے گا۔۔۔

"چل ٹھیک ہے۔۔

"ہیپی برتھڈے ٹویو

ہیپی برتھڈے ٹویو

ہیپی برتھڈے ٹویو ڈئیر ساجد۔۔۔۔

عروج اسکے ساتھ بیٹھی تالی بجاتے ہوئے گا بھی رہی تھی جو مسکراتے ہوئے کیک کاٹ رہا تھا۔۔۔

ساجد نے کیک کاٹ کر اسکی طرف بڑھایا جسے مسکرا کر عروج نے اسکے ہاتھ سے کھایا پھر خود بھی اسے کیک کھلانے لگی جس نے کیک کے ساتھ اسکی انگلی بھی زور سے کاٹ لی تھی۔۔

عروج نے سی کرتے اپنا ہاتھ کھینچ کر اسے گھورا جو گھبرانے کی اداکاری کرنے لگا تھا۔

"آئم سو سوری عروج وہ غلطی سے۔۔۔۔

"واٹ سوری۔۔افففف اتنی زور سے کاٹا ہے بدتمیز جارہی ہوں میں۔۔۔۔ عروج اسکی بات کاٹ کر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی جبکہ ساجد نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں۔۔

عروج نے جیسے ہی لاک پر ہاتھ رکھا سر گھما کر اسے دیکھنے لگی جس نے تیزی سے اپنے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔اومائی گاڈ۔۔۔اپنی شکل دیکھو ذرا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ عروج زور سے ہنستی ہوئی دوبارہ اسکے قریب جانے لگی جو اٹھ کر اسکے قریب آنے پر کمر سے تھام کر جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا عروج کی ہنسی اچانک تھمی تھی۔۔

"زخم میں نے دیا ہے اس حساب سے مرہم بھی میں ہی رکھوں گا۔۔ کیا خیال۔۔ ساجد خماری میں کہتا عروج کا ہاتھ پکڑ کر انگلیوں کے پوروں کو لبوں سے چھونے لگا۔۔۔

"مم مجھے لگتا ہے اب چلنا چاہیے۔۔۔ عروج دھک دھک کرتے دل سے ہکلا گئی۔۔

"آج میرا بہت خاص دن ہے عروج۔۔۔

"پر ساجد گھر میں کسی کو نہیں پتہ میں یہاں ہوں۔۔۔۔ عروج پریشان ہوتے ہوئے بولی کہ ساجد کی آنکھیں چمکنے لگی۔۔۔

"اب بھی کسی کو نہیں پتہ چلے گا۔۔۔پلیز یار۔۔۔ مسکین شکل بنا کر کہتا وہ اسے منانے لگا جو ڈرنے کے باوجود اسے انکار نہیں کر سکی تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔۔۔۔عروج مسکرا کر اسے دیکھنے لگی جس نے اسے گلے لگا کر گہری مسکراہٹ کہ ساتھ پردے کی جانب دیکھا تھا جہاں پہلے ہی وہ کیمرہ فٹ کر چکا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

انمول جس کا سسرال لاہور میں ہی تھا۔۔۔وہ جہاں رہتے تھے اسی علاقے میں ایک دن ساجد کسی سے ملنے گیا تھا اور وہیں ساجد کی نظر عروج پر پڑی تھی جو کافی بولڈ لگی تھی اسے۔۔۔۔ساجد نے لمحوں میں اسے اپنے کوٹھے کہ لئے چنا تھا اور اب اسے وہ چاہیے تھی تبھی وہ اسکا پیچھا کرتے ایک نائٹ کلب آیا تھا اسکے لئے عروج کو اپنے جال میں پھنسانا آسان تھا جبکہ عروج کو وہ پسند آیا تھا ساجد دیکھنے میں کافی گڈ لوکنگ تھا یہی وجہ تھی کہ عروج کو بھی وہ بھا گیا تھا۔۔

اب جب بھی وہ ملتے نائٹ کلب میں ہی ملتے تھے۔۔۔اسے معلوم تھا عروج اپنی بھابھی کہ ساتھ اسلام آباد جا رہی ہے اور سونیا اس سے شادی کرنے کی ضد کر رہی تھی جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

سونیا کو راستے سے ہٹاتے ہی ساجد نے عروج کو کال کر کے اپنے یہاں آنے کا بتایا ساتھ

ہی جھوٹی سا لگرہ کا بھی جو وہ اسکے ساتھ منانا چاہتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہّ یہ اندھیرا۔۔۔ہائے اللہّ بجلی والوں اللہّ پوچھے تم لوگوں کو۔۔۔۔

"نورین پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔۔۔۔

"یار عائشہ لائٹ چلی گئی ناں۔۔۔دیکھو گھپ اندھیرا ہو گیا ہے مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے بہت۔۔۔۔نورین عائشہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے روہانسی ہو گئی تھی عائشہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا لیکن اندھیرے میں واقعی کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ ہانم جو بے چینی سے کب سے کروٹیں بدل رہی تھی نورین کی آواز پر بستر سے اٹھ کر اندازے سے چل کر سنگل بیڈ کے پاس آئی۔۔

"نورین ہم یہیں ہیں تم لیٹ جاؤ۔۔۔ہانم کی آواز پر عائشہ نے دوبارہ تکیے پر سر گرا کر ہانم کو تھینکس کہا جبکہ نورین اسکی آواز پر تیزی سے ہانم کی گود میں سر رکھ کر اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ چکی تھی۔۔

"ہانم آپی مجھے سچ میں اندھیرے سے خوف آتا ہے۔۔

"کوئی بات نہیں چند اہم ہیں ناں تمھارے پاس جب تک روشنی نہیں ہو جاتی۔۔۔

"لیکن آپ کو نیند آ رہی ہو گی۔۔۔آپ ایسا کریں میرے ساتھ یہیں لیٹ جائیں۔۔۔ہانم کے سر پے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے پر نورین اسکے خیال کہ لئے بولی تھی۔۔

"پر۔۔۔

"پلیز ناں۔۔۔۔

"اچھا سہی ہے لیٹ جاؤ۔۔۔۔ہانم نے گہری سانس لے کر حامی بھر لی تھی جبکہ باہر لان میں چہل قدمی کرتا بالاج ہانم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

"آہ۔! بالاج کیا ضرورت تھی زیادہ رومانس جھاڑنے کی دیکھ لیا اسکا نتیجہ۔ایک بار بھی پوچھنے نہیں آئی کہ میں ٹھیک ہوں یا نہیں۔۔۔بالاج سخت چڑچڑا ہو رہا تھا جبکہ اندر کمرے میں ہانم کا دل اسے دیکھنے کہ لئے مچل رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"میں یہاں پاگلوں کی طرح اس کے بارے میں سوچے جا رہا ہوں اور وہ مزے سے

اندر ان دو چھپکلیوں کے ساتھ گیپے مار رہی ہو گی۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔آپ غلط سوچ رہے ہیں وہ تو لائٹ جانے کے باوجود سو گئی ہیں کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک اتنی ہے۔۔۔بالاج جو بڑبڑائے جا رہا تھا آواز پر جھٹکے سے پلٹا تھا سامنے ہی وہ کھڑی اسے بتا رہی تھی۔

بالاج دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے خفگی سے دیکھنے لگا۔۔

"آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ ہانم نے سر اٹھا کر اسے خود کو دیکھتا پایا تو سٹپٹا کر پوچھنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے لگتا ہے ہم دونوں کچھ وقت کہ لئے کہیں چلے جاتے ہیں ایسی جگہ جہاں صرف تم اور میں ہوں ویسے کیا خیال ہے وہی جنگل کیسا رہے گا؟

بالاج کہ شرارت بھرے لہجے میں کہنے پر ہانم مسکرا کر بنا کوئی جواب دیئے جانے لگی بالاج اسکے پیچھے بھاگا ہی تھا کہ آہٹ پر روک کر چاروں جانب دیکھنے لگا جبکہ ہانم نے کمرے میں جا کر ہی دم لیا تھا۔۔

اس سے قبل بالاج اندر جاتا یکدم اسکی نظر ہیولے پر پڑی تھی۔۔وہ جو بھی تھا لڑکھڑا کر

چل رہا تھا لان کا وہ ایریا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

اس سے قبل وہ ہیولہ بالاج کو دیکھتا بالاج دبے قدموں وہاں سے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا جب اسکے جانے کے تین منٹ بعد عروج ارد گرد دیکھتی ہوئی اندر بھاگی تھی۔۔

میز کہ گرد بیٹھے سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب تسنیم کی آواز پر یاسمین نے سنجیدگی سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو اپنے بھائی سے جوش و خروش میں کل کی پارٹی پر تبصرے کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھابھی آپ کو بھی چلنا چاہیے تھا ہمارے ساتھ۔۔افففف لڑکیاں کیا آنٹیاں بھی ایسے تیار ہو کر آئیں تھیں کہ بندا ایک بار دیکھے تو دیکھتا ہی رہ جائے۔۔

"یہ تو بالکل ٹھیک کہا تم نے تسنیم۔۔۔۔دو تین بچوں کی مائیں بھی ایسی اسمارٹ تھیں وہاں لیکن اپنی بھابھی کو لے جا کر تم نے اپنا مذاق بنوانا تھا۔۔۔رئیس کے تمسخرانہ لہجے پر یاسمین کا دل کٹ کر رہ گیا جبکہ تسنیم اور جویریہ بیگم (رئیس کی ماں) نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔

"کیا بھائی ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں اتنا بھاری وجود کر لیا ہے کہ دل۔۔۔۔۔

اس سے آگے وہ لب بھینچ گیا تھا جبکہ یاسمین اسکی آدھی ادھوری بات سمجھ کر ششدر سی اسے دیکھنے لگی جو اپنی ماں اور بہن کہ سامنے ہی وہ باتیں کر رہا تھا جو کوئی بھی عزت دار شریف مرد کرنے کی جرّت نہیں کرتا۔۔۔۔

"بھائی بہت بری بات ہے یہ اور اگر ایسی ہی بات ہے تو بھابھی کل سے جم جانا شروع کرتے ہیں کیا خیال ہے؟ تسنیم اسے کہہ کر یاسمین سے بولی جس کا ضبط اب جواب دے چکا تھا۔۔۔

جھٹکے سے کرسی سے کھڑی ہوتی وہ رئیس کو گھورنے لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"بہت ہی اعلی قسم کی تقریر کرتے ہیں آپ مسٹر رئیس علی لیکن یاد رکھیے گا آپکی بہن ابھی بھی اپنے ہی بھائی کے گھر پر ہے۔۔۔

"یاسمین۔۔۔۔اپنی اوقات میں رہو۔۔۔۔یاسمین کی آخری بات پر جیسے رئیس

بھڑک اٹھا تھا تسنیم اور جویریہ جو یاسمین کی ہمدرد بنی رہتی تھیں اسکی بات سنتے ہی دونوں کے تاثرات یکدم بدلے تھے۔۔

"جی بالکل جانتی ہوں اور ایسی اوقات پر میں ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں کے تم جیسے حوس پرست مرد سے میں نے شادی کر کے اپنی زندگی دوزخ بنالی ہے جو ہر رات کوٹھے میں گزارتا ہے ارے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے یہیں بلا لیا کریں کیونکہ آپکی اصلیت ہی یہی ہے کہ آپ ایک غلیظ مرد ان ہی جیسی غلیظ عورتوں کہ لل۔۔۔۔بولتے بولتے اس نے روک کر سانس کھینچی آنسوؤں کا گولہ جیسے حلق میں اٹک گیا تھا۔۔دونوں ماں بیٹی لب بھینچے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں جبکہ رئیس نے تیزی سے اسکے قریب آکر زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کرنے کے بعد بالوں سے کھینچ کر باہر کی طرف اسے لے جانے لگا جب اپنے بیٹے کے رونے کی آواز پر یاسمین نے تڑپ کر کمرے کی طرف دیکھا تھا۔۔

"ارے بھائی کیا بات ہے آج تو آپ نے پی بھی نہیں ہے۔۔۔ریاض کہ خاص آدمی نے اسکے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا جو صوفے پر اپنے مخصوص انداز میں بیٹھا سر کو

پیچھے گرائے کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا ساتھ ہی انگلیوں میں دبے سگریٹ کے کش بھی لے رہا تھا۔۔

"ہائے کیا بتاؤں یار رمیز۔۔۔چلتا پھرتا دھماکہ تھی رئیس کی بہن۔۔۔

"پر آپ تو ابھی اس دوسری لڑکی کو ڈھنڈوا رہے ہیں نا۔۔ریاض کی بات سن کر اس نے کچھ جھجھک کر ریاض کو یاد دہانی کروائی تھی جس نے آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسل کر اسے دیکھا تھا۔۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو رمیز عورت ہمیشہ سے میری کمزوری رہی ہے پھر خوبصورت اور جوان ہو تو سونے پے سہاگا ہے۔۔۔آہ کمبخت آج تو لگتا ہے نیند مہربان نہیں ہو گی تم ایسا کرو اس طوائف کو تلاش کرنے کے لئے وجی سے کہہ دو۔۔اور تم کل ہی جا کر رئیس اور اسکی فیملی کی تفصیل لا کر مجھے دو۔۔۔

"لیکن اگر اسے خبر ہو گئی تو۔۔۔اور آپ تو دوست ہیں نا۔رمیز کے دوبارہ سوال پر ریاض تپ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ رمیز ڈر کر ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

"ابے تو نے اتنا فارغ سمجھا ہے کہ اسکی ہر خبر رکھوں۔۔۔بس یہ پتہ ہے کے باپ مر

گیا ہے۔۔اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ریاض غصّے سے دھاڑتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جبکہ وہ تیزی سے وہاں سے غائب ہوا تھا۔

"افففف! مس تسنیم بہت رہ لی اپنے بھائی کہ گھر اب چند راتیں میرے نام کر دو۔۔۔۔ریاض خود کلامی کرتے ہوئے اپنے کمرے میں گھس گیا تھا۔۔۔

کبھی سنا ہے مکافاتِ عمل کو؟ہاں یہی تو ہے جس کا ابھی صرف آغاز ہے انجام کیا ہو گا یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مم میرا بچہ۔۔۔رئیس چھوڑیں میرا بچہ رو رہا ہے۔۔رئیس۔۔آآآآآ!!!یاسمین اس کی گرفت میں بری طرح تڑپ رہی تھی جبکہ وہ ہنوز اسے گھسٹتا گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بے دردی سے اندر پھینک چکا تھا اسکے ایسا کرنے سے یاسمین کا سر دوسرے دروازے پر جا کر لگا تھا۔

"رئیس کہاں لے کر جا رہے ہو اسے؟جویریہ بیگم نے سپاٹ چہرے کہ ساتھ اپنے بیٹے سے پوچھا تھا جبکہ ساتھ کھڑی تسنیم پلٹ کر اندر چلی گئی تھی

"جہاں اسے ہونا چاہیے۔۔۔

رئیس نے جواب دے کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی کو لاک لگایا۔

"رئیس میرا بچہ۔۔۔رئیس میرا بچہ رو رہا ہے۔۔پلیز دروازہ کھولو۔۔پلیز میرا بچہ بہت چھوٹا ہے،رئیس وہ بھوکا ہوگا۔۔۔خدا کا واسطہ رئیس میرا بچہ مجھے دے دو۔۔میرا بچہ ام! یاسمین بلک بلک کر روتی یکدم شیشے پر زور زور سے ہاتھ مارتے ہوئے جویریہ بیگم سے منتیں کرنے لگی لیکن وہ تو جیسے وہاں تھی ہی نہیں اچانک تسنیم گود میں تیمور کو اٹھا کر باہر آئی جسے دیکھتے ہی یاسمین کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

"تسنیم میرا بیٹا دو۔۔۔لاؤ ادھر۔۔۔۔یاسمین حلق کہ بل چیختے ہوئے اسے کہہ رہی تھی جو اپنی ماں کہ قریب پہنچتے ہی روک کر مسکرائی تھی یاسمین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جو اسکے بچے کو اپنی ماں کو دے کر دوبارہ سے اندر چلی گئی تھی۔۔

"تیمور!!!۔۔۔تیمور!!!آآآاانہیں!!میرا بچہ۔۔۔۔گاڑی کے اسٹارٹ ہوتے ہی یاسمین پاگل سی ہوگئی جبکہ وہ شیطان صفت انسان جو انسان کہلانے کہ بھی لائق نہیں تھا سکون سے گاڑی چلا کر مین روڈ پے لاتے ہی رفتار تیز کر چکا تھا۔۔۔

یاسمین نڈھال سی سیٹ سے سر ٹکا کر رونے کہ ساتھ تیمور کو پکارے جا رہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"تسنیم۔۔۔ تسنیم۔۔۔۔

"جی امی۔۔ تسنیم جویریہ بیگم کی آواز پر تیزی سے لاؤنج میں آئی تھی۔۔

"اسے سمبھالو۔۔تب تک میں دودھ منگواتی ہوں۔۔

"آپ کو بھابھی کو اسے دے دینا چاہیے تھا نا۔۔۔ تسنیم نے تیوری چڑھاتے ہوئے اسے اٹھا کر اپنی ماں سے کہا۔۔۔

"دماغ خراب نہیں ہے میرا سمجھی میرے بیٹے کی نسل ہے یہ اسے دے کر کیا کرنا تھا ہو جائیں گے اس کے اور۔۔۔جویریہ بیگم ہاتھ جھلا کر بولتیں جانے لگیں۔۔۔جب اسکی بات پر چونک گئیں۔۔

"ہاں یہ بھی ہے لیکن رئیس راضی ہو گا دوسری شادی کہ لئے۔۔۔

"کیوں نہیں ہوں گے راضی ضرور ہوں گے۔۔۔اسے بھجوادیں اسکی ماں کو میں تو بالکل اسکی آہا بن کر اپنا قیمتی وقت برباد کر سکتی ہنہہ ایک تو میں انکا ساتھ دینے کے لئے

اس عورت کا معلوم کروا رہی تھی اور یہ ہیں کہ مجھے ہی بد دعا دے رہی تھیں اوپر سے میرے بھائی کو غلیظ کہا جیسے خود بہت پاک صاف ہوں اسے غلیظ کے ساتھ اب تک سوتی آرہی ہیں۔۔۔۔ویسے نا بہت اچھا ہوا جو ہوا عجیب گھر میں ہر وقت کی نحوست مچا کر رکھی تھی۔۔۔ تسنیم اپنے اندر کا سارا زہر اگل کر تیمور کو واپس دے کر گھر سے ہی نکل گئی۔۔

پیچھے جویریہ بیگم نے اسے دیکھا جو اور اونچی آواز میں رونے لگا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

گاڑی کھڑی کرتا وہ باہر نکل کر پچھلے دروازے کی سمت بڑھا پھر دروازہ کھول کر اسکا بازو سختی سے پکڑ کر کھینچا جو رونے کے ساتھ چیخ چیخ کر ہلکان ہو گئی تھی۔۔

رئیس کے کھینچنے پر وہ گرتی پڑتی اسکے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی جب اچانک ہی یاسمین نے رئیس کے بازو پر نوچا تھا۔۔۔

آہ ! منہ سے کراہ نکلتے ہی اس نے پلٹتے ساتھ اسکے منہ پر تھپیڑ مارا تھا کہ وہ دوبارہ چیخنا چلانا شروع ہو گئی تھی۔۔

"مجھے میرا بیٹا لا کر دو۔۔۔دو میرا بچہ۔۔۔اللہ میرا بچہ ظالم آدمی اللہ کرے تم مر جاؤ۔۔۔۔اللہ کرے تم مر جاؤ۔۔آآآآ۔۔۔اماں۔۔۔۔۔۔ہائے اماں مجھے اس جانور سے بچاؤ۔۔۔اماں۔۔ام۔۔۔رئیس اسکے دوبارہ چیخنے پر منہ دبا کر اسے لے جا کر بڑے سے حال میں موجود حرا بائی کی مخصوص جگہ جہاں وہ ابھی بھی موجود تھی گھسیٹ کر یاسمین کو اسکے سامنے پھینکا تھا۔۔

حرا بائی جو اپنے پیروں پر مہندی لگوا رہی تھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"بیوی ہے میری۔۔۔رئیس کے سخت لہجے پر جہاں یاسمین نے سر اٹھا کر سامنے موجود عورت کو دیکھا تھا وہیں حرا بائی نے ہاتھ اٹھا کر پیروں میں مہندی لگاتی لڑکی کو اشارے سے جانے کا کہا جو ایک نظر رئیس کو نفرت سے دیکھ کر یاسمین کے لئے افسوس کرتی اٹھ کر چلی گئی تھی۔

"پاگل تو نہیں ہو گیا ہے یا پھر کنگلا ہو گیا ہے جو بیوی کو اب دھندے پر لگانے آیا ہے۔۔

آواز تھی یا موت کا پروان یاسمین کو لگا جیسے کسی نے اسکے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔۔

پھٹی آنکھوں سے وہ اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔۔اسے اپنے پاس رکھ پیسہ بہت ہے میرے پاس۔۔۔

"ہاہائے۔۔۔ بڑا ہی بدنصیب ہے تو'تو خیر مجھے کیا ہے رکھ لیتی ہوں پر نخرے نہیں چلیں میں اب نخرا برداشت نہیں کروں گی۔۔۔ حرا بائی حیران ہو کر کہتی کندھے اچکانے لگی۔۔

"ٹھیک ہے اب جو مرض کرواسکے ساتھ۔۔۔۔رئیس بنا یاسمین کو دیکھے کہہ کر جانے لگا جب حرا بائی کے روکنے پر اسے دیکھا۔

"نکاح میں ہے ابھی بھی؟

"ہاں۔۔۔رات کو لاتا ہوں کاغذات تب تک کرواسے قابو۔۔۔ہنہہ غلیظ عورت۔۔۔۔رئیس نفرت سے اسے دیکھ کر کہتا باہر نکلتا چلا گیا اسکے جاتے ہی یاسمین زمین بوس ہو گئی۔۔

"ارے کیا ہو گیا۔۔۔فائزہ،لائبہ رخسار جلدی آؤ۔۔ کہاں مر گئیں سب کی سب آئے ہائے بدنصیب مر تو نہیں گئی۔۔۔ حرا بائی زور زور سے چلانے میں لگی ہوئی تھی۔۔

"کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے لڑکیوں؟ بالاج کمرے میں داخل ہوتا بولتے ہانم کہ ساتھ جا کر بیٹھ گیا جس نے اسے دیکھ کر آنکھیں دکھائیں تھیں۔۔۔

"ابھی تک ناراض ہو؟ ہانم کی گھوری کو نظر انداز کرتا وہ اسکی طرف جھک کر سرگوشی کرنے لگا۔۔

"نہیں۔۔۔ ہانم کہتے ساتھ وہاں سے اٹھنے لگی جب بالاج نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھام لیا کہ ناچار اسے دوبارہ بیٹھنا پڑ گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا کر رہے ہیں؟

"تصحیح کر لو محترمہ جب سے ملے ہیں بس تمہیں متاثر کرنے کی کوشش کہ علاوہ کچھ بھی نہیں کیا اور نا ہی کروں گا۔۔ بالاج نے کہتے ساتھ اسے دیکھا جو بالاج کی بات پر نا سمجھی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"تم۔۔۔

"اہم اہم! کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔ بالاج کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کہ نورین ان

دونوں کو دیکھ کر انکے پاس آگئی تھی۔۔

"بہت معذرت یہ ہماری ذاتی گفتگو چل رہی تھی۔اچھا ان باتوں کو چھوڑو میں یہ کہنے آیا تھا کہ ہانم کہیں نہیں جا رہی۔۔۔ بالاج کی بات پر جو پہلے ہی منہ کھولے ہوئے تھی ہانم کا منع کرنے پر منہ کہ ساتھ آنکھیں بھی پھیل گئیں۔۔۔ جبکہ ہانم نے تشکر سے اسے دیکھا تھا۔۔

"پر کیوں بالاج بھائی؟

"میری مرضی۔۔۔آایک سیکنڈ بحث کر کے تم صرف وقت برباد کرو گی اسلئے کہہ رہا ہوں۔۔۔ چلو اب جاؤ۔۔ بالاج اسے بولنے کہ لیے منہ کھولتے دیکھ کر فور اٹوک چکا تھا۔

"ٹھیک ہے سر جیسے آپکی چاہت۔۔۔۔نورین منہ پھولا کر کہتی ہانم کے گال کو چوم کر بھاگی تھی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ہانم نے مسکرا کر اسے کہا۔۔

"اس میں شکریہ کی کیا بات ہے۔۔ ہم دونوں ہی جانتے ہیں تم کن حالات سے بچ کر

یہاں تک آئی ہو اور اب یہ میری ذمہ داری ہے تمہیں تحفظ دینا۔۔۔۔۔۔بالاج کی بات سن کر وہ نم ہوتی آنکھوں سے مسکرائی تھی کہ بالاج بھی دھیرے سے مسکرا دیا۔

"آپ اچھے انسان ہیں۔۔۔

"نہیں ہانم۔۔۔میں اچھا نہیں ہوں اگر ہوتا تو۔۔۔

"تو ہم اس وقت آپ کے سامنے نہیں ہوتیں۔۔۔ہانم نے یکدم اسکی بات اچکی تھی کہ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"شاید ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے ہانم۔۔۔

"نہیں بالاج جو آپ چاہتے ہیں وہ کسی کہ لیے بھی بہتر نہیں ہے آپ اچھے سے جانتے ہیں ہم ایک طوائف ہیں بیشک اس جہنم سے نکل کر یہاں آ گئے لیکن کبھی آپ نے سوچا ہے اگر یہ بات کسی ایک کو بھی پتہ چلی تو ہمیں اسی وقت دھکے دے کر نکال باہر کریں گے اور آپ ہمارے ساتھ زندگی گزارنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ہانم ایک بار پھر اپنی بات مکمل کرتے بنا اسکی کوئی بات سنے وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ بالاج گہری سانس لیتا گرنے کے انداز میں بستر پر بیٹھ گیا جبکہ کمرے کے باہر کھڑا ہیولہ وہاں

سے تیزی سے غائب ہوا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔تم واقعی بہت مزاخیہ بندے ہو۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ تسنیم احان کہ ساتھ گاڑی میں موجود اسکی کسی بات پر ہنستے ہوئے بول رہی تھی جبکہ دونوں باتوں کہ ساتھ آئسکریم بھی کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

"چلو جیسا بھی ہوں اس وقت تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔احان گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے مسکرا کر بولا تھا۔۔وہ اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور آج وہ اسی لئے تسنیم کو شادی کہ لئے پروپوز کرنے لے جا رہا تھا۔۔۔

"کھا لیا ہو تو چلیں؟

"ہاں ہاں چلو۔۔۔۔ تسنیم ٹشو کو لبوں پر تھپتھپاتے ہوئے بولی کہ احان نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔گاڑی کے کچھ دور جاتے ہی سڑک کہ دوسری طرف سیاہ شیشوں والی گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی زن سے آگے بڑھ گئی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

پارکنگ لاٹ میں گاڑی پارک کرتے ہی دونوں ساتھ اتر کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر ہوٹل میں داخل ہوئے تھے۔۔۔انکے ہوٹل میں جاتے ہی وہ گاڑی بھی آکر روک گئی۔۔۔

آدھے چہرے کو رومال سے باندھے وہ چمکتی آنکھوں سے ہوٹل کے دروازے کو دیکھنے لگا۔۔

"بھائی کیا کرنا ہے؟

"آہ ابھی تھوڑا انتظار کرنے دو دونوں کو۔۔آخری بار ریاض سرد آہ بھرتا آگے بڑھ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔

"کیا بات ہے احان میں کب سے دیکھ رہی ہوں تم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟ تسنیم کہ اچانک پوچھنے پر وہ جو آرڈر کروانے کہ بعد ٹیبل پر انگلی سے ہلکے ہلکے بجانے کہ ساتھ بے وجہ ہی اپنے سیٹ کیے بالوں پر ہاتھ پھیرے جا رہا تھا۔۔

"نہیں یار ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔دراصل۔۔۔احان کہتے کہتے رکا پھر ٹیبل پر رکھے

اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا دور بیٹھا ریاض جس نے صرف ڈرنک منگوائی تھی پینے کے ساتھ ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔رمیز اچانک ہی آتا جھک کر اسکے کان میں بولا۔۔

"کام ہو گیا؟ ریاض نے چونک کر اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

"جی سب ہو چکا ہے۔۔۔

"بہت اچھے۔۔۔۔رمیز کہ مسکرا کر بتاتے ہی ریاض اسے شاباشی دینے کہ ساتھ ہزار کہ پانچ نوٹ تھما چکا تھا جو خوشی سے نوٹوں کو چوم کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

"کیا تم مجھ سے شادی کرو گی تسنیم علی؟ احان اسکے سامنے رنگ بڑھاتے ہوئے بولا تھا تسنیم خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسکے جواب کا منتظر تھا۔

"احان یہ سب۔۔۔آہاہاں مجھے قبول ہے۔۔۔۔ تسنیم اٹک اٹک کر کہتی مسکرا کر اپنا ہاتھ بڑھا چکی تھی جبکہ احان نے خوشی کہ مارے اسکے ہاتھ کو چوم لیا تھا۔۔۔

"میں کل ہی امی ابّو کو لے کر آؤں گا۔۔۔۔تھینک یو تھینک یو سو سو مچ تسنیم۔۔۔آئی

لو ویو۔۔احان نے بے اختیار اسے وہ کہہ دیا جو وہ صرف سوچ ہی سکا تھا کہ وہ تسنیم کی طرح ہر بات بے دھڑک نہیں کرتا تھا۔۔جبکہ تسنیم کو یاسمین کی بات یاد آئی تو تفاخر سے اس نے احان کو دیکھا تھا۔

"ہنہہ بیچاری مجھے بد دعا دے رہی تھی کاش تم اب بھی گھر پر ہوتی تو میں تمہیں خود یہ خوشخبری سناتی کہ ایک ہینڈسم مرد مجھ سے تسنیم علی سے شادی کرنے کہ لئے مرا جا رہا ہے۔۔

"تسنیم میں ذرا اپنی فرینڈ کو بتا دوں۔۔۔۔وہ سنے گی تو بہت خوش ہو گی۔۔۔احان مسکرا کر موبائل پر "عائشہ امجد "کا میسج پڑھ کر گہری مسکراہٹ سے تسنیم کو دیکھ کر بولا جس کی تیوری یکدم چڑھی تھی۔۔

"ایک تو یہ تمہاری چمپو دوست ہنہہ۔۔ذرا اچھی نہیں لگتی ہے مجھے پتہ نہیں تم نے کیوں اس سے دوستی کر لی ہے۔۔بچ کہ رہنا خاص کر اس غریب لڑکی سے۔۔

"ارے یار ناراض مت ہو اسی کی وجہ سے تو میں نے تم سے بات کرنے کی ہمت جٹائی ہے اور تم ایسے مت کہو پلیز۔۔اچھا خیر اسے چھوڑو میں بس ابھی آتا ہوں۔۔احان کو تسنیم کی بات کافی ناگوار گزری تھی لیکن وہ ابھی کوئی بھی بات کر کہ سب خراب نہیں

کرنا چاہتا تھا۔۔

تسنیم خفگی سے اسے دیکھ کر کندھے اچکا گئی جبکہ احان گہری سانس لے کر اٹھ کر وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"اکسکیوزمی میم۔۔۔۔

ابھی ایک منٹ ہی گزرا تھا جب ایک ویٹر اسکے پاس آیا۔۔

"یس؟

"یہ آپکے روم کی کیز مسٹر احان نے بھجوائی ہیں۔۔ویٹر اسکے سامنے چابی رکھتے ہوئے بولا جو حیران ہونے کے ساتھ گھبرا بھی گئی تھی۔۔

"پر انہوں نے تو مجھے کچھ نہیں کہا ایسا۔۔۔

"میم سر نے ہی کہا تھا کہ جب وہ اٹھ کر جائیں تب یہ میں آپکو لا کر دوں۔۔۔

"آٹھیک ہے۔۔کس فلور پر؟ تسنیم اسکی بات سن کر مدھم سا مسکرائی۔۔

"اچھا تو دوست کو کال کرنی ہے جھوٹا۔۔شرمیلا کہیں کا خود نہیں کہہ سکتا تھا کہ روم میں تمھارے لئے ایک اور سرپرائیز ہے میرے پاس۔۔۔ تسنیم سوچتے ہوئے کرسی سے کھڑی ہوتے ہوئے پوچھنے لگی جو اسے لے کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اسکے جاتے ہی احان مسکراتے ہوئے وہاں آیا تھا لیکن اسے وہاں موجود نا پا کر ارد گرد دیکھنے لگا جب ویٹر بل لے کر اسکے پاس آیا۔۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں یہاں جو لڑکی بیٹھی تھی وہ کہاں گئیں ہیں؟

"جی وہ تو چلی گئی ہیں۔۔۔ویٹر اسے جواب دے کر اپنا بل لے کر چلا گیا جبکہ احان پریشان ہو گیا۔۔

"چلی گئی پر کیوں اور مجھے اگر نہیں دیکھی تو وہ دو منٹ انتظار کر لیتی پر بتا کر تو جا سکتی تھی۔۔۔احان خود سے بڑبڑاتے ہوئے موبائل پر نمبر ملانے لگا تسنیم کی اس حرکت پر وہ بہت ہرٹ ہوا تھا اس سے قبل وہ کال ملاتا کوئی زور سے اس سے آ کر ٹکرایا کہ احان کا موبائل اچھل کر دور جا کر گرا تھا ٹائیلز پر گرتے ہی موبائل کی اسکرین بری طرح ٹوٹ گئی تھی کہ اسے استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔

"شٹ۔۔۔یہ تو برباد ہو گیا۔۔احان نے تیزی سے موبائل کو آگے بڑھ کر اٹھا کر دیکھا تو بڑبڑا کر موبائل سے سم نکال کر اپنے والٹ میں رکھنے لگا جبکہ رمیز مسکرا کر تیزی سے وہاں سے نکل گیا تھا بلآخر اسکا کام اب ختم ہوا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاسمین ہوش میں آتے ہی دھاڑیں مار کر روتی ہوئی وہاں سے جانے کہ لئے حرابائی سے منّتیں کر رہی تھی جب ایک لڑکی نے آکر حرابائی کو کوئی پیپر لا کر دیا تھا۔۔۔

"لو بھئی آگیا تیری آزادی کا پروانہ۔۔۔حرابائی نے کاغذوں کو دیکھتے ہوئے تلخی سے کہا تھا کہ اس کا شوہر خود ایک دلال تھا جس نے اسے حرا احسن سے حرابائی بنایا تھا۔۔۔لیکن اب وہ اسی زندگی میں خوش تھی۔۔۔

"کک کیا؟ یاسمین جسکا حلیہ بگڑا ہوا تھا سوجی ہوئی آنسوؤں سے لبریز نگاہوں سے سرا اٹھا کر دیکھتی کھڑی ہو کر اس سے کاغذ جھپٹے۔

طلاق! یاسمین کہ منہ سے سرگوشی کی صورت نکلا تھا۔۔

"نہیں' نہیں میں اسے اتنی آسانی سے طلاق نہیں دوں گی۔۔۔حرابائی اسکی بڑبڑاہٹ

پر پیچھے کھڑی لڑکی کی جانب گھومی۔

"وہ خود آیا ہے؟

"جی حرا اماں گود میں کوئی چھوٹا بچہ بھی ہے۔۔۔۔

مم میرا تیمور۔۔۔ہاں میرا تیمور ہے؟ یاسمین جھٹکے سے اس لڑکی کے مقابل آکر پوچھنے لگی۔۔

جس نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تسنیم نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا ششدر رہ گئی۔۔۔۔کمرے میں جابجا کینڈلز جل رہی تھیں جبکہ گلاب کے پھولوں کی مسحور کن خوشبو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی کہ تسنیم نے سانس کو کھینچ کر خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا۔۔

یکدم ہی کمرے کا دروازہ بند ہوا تھا اس سے قبل وہ پلٹتی کسی نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے بالوں کو ایک طرف کرتے ہی اسکی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھ دیے۔

"احان۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"میرا بیٹا۔۔۔میرا تیمور،ماما آ گئیں۔۔۔۔یاسمین بھاگتی ہوئی حال میں آئی تھی جسے اپنے بیٹے کہ علاوہ اور کوئی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا نہ ہی وہ کسی کو اب دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"تیمور۔۔۔۔آ۔

"وہیں روک جاؤ یاسمین۔۔۔رئیس کہ یکدم پیچھے ہٹنے پر اس نے سختی سے کہا تھا کہ یاسمین نے اسے حقارت سے دیکھا۔

"میرا بیٹا مجھے دو رئیس۔۔۔۔یاسمین نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا۔۔

"اپنی اوقات میں رہو یاسمین میرے ساتھ تمیز سے پیش آؤ ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے بیٹے کی آواز تک کو ترس جاؤ۔۔۔

"نن۔۔۔نہیں نہیں نہیں اللہ کہ واسطے میرا بیٹا مجھے دے دو پلیز میرا بیٹا مجھے دے دو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔یاسمین اسکی دھمکی پر رئیس کے قدموں میں گر گئی تھی کہ حرا بائی نے آگے بڑھ کر اسکا بازو سختی سے پکڑ کر اسے اٹھا کر جھٹکے سے یاسمین کا رخ

اپنے جانب گھمایا تھا۔۔

"پاگل تو نہیں ہو گئی ہے؟ہاں ہوش کر کچھ دینے ہی آیا ہے تبھی تو لایا ہے اپنے ساتھ ورنہ عزت دار خاندان کے بچے اس جگہ کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں ہاں پر اندھیرے میں کون آتا ہے کون جاتا ہے یہ صرف اس کوٹھے کی چار دیواری جانتی ہے یا پھر ہم لیکن یہ شاید صرف تیری اولاد ہے تبھی تو آیا ہے لے کر۔۔۔کیوں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔۔۔حرا بائی دونوں ہاتھوں سے اسکے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی رئیس کو دیکھ کر سوالیہ انداز میں آبرو اچکائی تھی۔۔۔

"ہوں۔۔۔سمجھدار ہو۔۔خیر بہت وقت برباد ہو چکا ہے۔۔رئیس نے کہتے ساتھ کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا پھر سر اٹھا کر یاسمین کو دیکھا۔

"پیپرز پر دستخط کرو پھر ہی میں تمہیں اسے دوں گا ورنہ میں اسے ساتھ لے جاؤں گا اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔یاسمین نے مقابل کھڑے بے ضمیر مردہ دل مرد کو دیکھ کر بیدردی سے آنکھیں صاف کریں پھر پین لینے کہ لئے ہاتھ بڑھایا جس نے سپاٹ چہرے کہ ساتھ اسے پین دیا تھا۔۔۔

یاسمین نے ایک نظر پیپرز کو دیکھا پھر اسے جسکے ساتھ نکاح کہ حلال رشتے میں اپنا سب چھوڑ کر وہ اسکے ساتھ آئی تھی لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ سفید کفن میں لپٹ کر قبرستان کہ بجائے اسکا ہمسفر اسے حرام کام کہ لئے ہر رات کسی کی دلہن بنانے کہ لئے زندہ دفن کر کہ جا رہا تھا۔۔ کوئی دکھ کوئی پچھتاوا غور کرنے پر بھی اسے نظر نہیں آیا تھا اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

گیلی سانس اندر کھینچتے اس نے گردن گھوما کر پیپرز پر پین گھسیٹا تھا۔۔ .

"احان۔۔۔ تسنیم نے شرماتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔ریاض نے اتنی آہستہ سے کہا کہ وہ آواز پہچان نہ سکی تھی۔۔

"احان یہ ٹھیک۔۔۔۔اس سے قبل وہ اپنی بات مکمل کرتی ریاض نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا کہ وہ مسکرا دی تھی۔۔

چند لمحے گزرنے کہ بعد ریاض نے اسکا مفلر جسے ہی گلے سے نکال کر پھینکا تسنیم گھبرا گئی۔

"احان پلیز یہ سب سہی نہیں ہے۔۔۔۔ تسنیم کو اب ڈر لگنے لگا تھا۔۔ جبکہ ریاض تو جیسے کچھ سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔

"احان!!! پلیز چھوڑو تم پاگل ہو گئے ہو کہاں اتنا شرماتے ہو اور آ۔۔۔۔۔ تسنیم نے یکدم ہی زور سے خود کو اسکی گرفت سے نکالا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسکا چہرہ دیکھ کر تسنیم کو لگا کمرے کی چھت اس پر آں گری ہو۔۔

"رریاض بھائی۔۔۔ تسنیم کی آواز سرگوشی سے کم نہ تھی لیکن وہ پھر بھی سن چکا تھا۔۔۔

ریاض یکدم ہی بھڑک گیا تھا کہ اسکے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارا تھا کہ تسنیم منہ کہ بل زمین بوس ہوئی تھی ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا جبکہ بھاری ہاتھ پڑنے پر تسنیم کی آنکھوں کہ سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"عائشہ تم یہاں ہو اور میں تمہیں کمرے میں دیکھ کر آ رہی ہوں بلکہ کمرا نہیں پورا گھر۔۔۔۔ نورین جو اسے چھت پر ڈھونڈنے آئی تھی سامنے ہی اسے دیکھ کر شروع

ہو چکی تھی جس نے نظریں آسمان سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"کیا بات ہے؟ عائشہ نے اسے دیکھ کر پوچھا جو کچھ بتاتے بتایا یکدم روک کر غور سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟

"نہیں میں دیکھ نہیں رہی کچھ سوچ رہی ہوں۔۔۔نورین کی بات پر عائشہ ہلکے سے مسکرائی۔۔

"ہمم تو ہماری چھوٹی بہن کیا سوچ رہی ہے؟

"یہی کے تمھارے موبائل سے احان بھائی کو کال کر کہ کہوں گی کہ روز ایک فون کر دیا کریں میری بہن کو تاکہ وہ آپ کہ خیالوں میں کھو کر میری دادی اماں بننا بھول جائے گی۔۔۔ہاہاہا! نورین شرارت سے کہتے ہوئے ہنستی ہوئی بھاگی کہ عائشہ اسے مارنے بھاگی ہی تھی کہ سیڑیوں کہ پاس آکر روک گئی۔۔

)عائشہ اس نے ہاں کر دیا یار۔۔۔احان نے پر جوش انداز میں بتایا تھا کہ عائشہ جن کی پہلی ملاقات فلمی انداز میں ہوئی تھی کہ عائشہ بھی ہیروئین بن کر اسے اپنا دل دے

بیٹھی تھی جس کا اظہار اس نے آج تک نہیں کیا کہ جانے وہ کیا سوچے گا دونوں کی عمروں میں چھ سال کا فرق تھا احان 24 سال کا تھا تو عائشہ 18 کی تھی(

"عائشہ یار نیچے آؤ جلدی۔۔۔نورین کی آواز پر عائشہ چونک کر ہوش میں آتی نیچے بھاگی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آآآ!! وہ جو اس سے خوفزدہ ہوتی کھسک کر پیچھے جا رہی تھی ریاض کہ اچانک سے اسے دوبوچنے پر حلق کہ بل چیخی تھی کہ کوئی وہاں ہوتا تو بخوبی اسکی چیخ سن لیتا لیکن اس کے آس پاس کے کمروں میں اسکے آدمی موجود تھے۔۔

"نن نہیں۔۔۔ریاض بھائی مجھے جانے دیں۔۔۔ن نن نہیں!!!! تسبیم زار و قطار روتی ہوئی ریاض کو پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

"بھائی نہیں ہوں میں!! بھائی نہیں ہوں۔۔ریاض اسکے بار بار بھائی کہنے پر اسکے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو اتنی زور سے مڑوڑ چکا تھا کہ تسنیم تکلیف کی شدّت سے چیخیں مارنے لگی۔۔

"ششش! خاموش۔۔۔خاموش ہو جاؤ۔۔ ششش!! تسنیم کے چہرے کو ہاتھوں میں تھام کر وہ اسے چپ کروانے لگا جس کا گلہ چیخیں مار مار کر بیٹھ گیا تھا۔۔

"پپ پلیز م۔۔۔

"کیسے میری جان۔۔۔۔کیسے میں نہیں چھوڑ سکتا تمہیں۔۔۔کانپتے لبوں سے کہتی وہ مسلسل درد سے رو رہی تھی جبکہ وہ اسے بے بسی سے جواب دیتا اسکے چہرے پر جھکا تھا کہ اب کی بار تسنیم نے آنکھوں کو میچ لیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماشاءاللہ بہت ہی پیارا بیٹا ہے تمہارا تو۔۔۔فائزہ نے مسکراتے ہوئے اسکی گود میں تیمور کو دیکھ کر کہا جو پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے بچے کو سینے سے لگائے کبھی پیار کرتی تو کبھی رونا شروع کر دیتی۔۔۔

"ہاں ماشاءاللہ۔۔۔اللہ میرے بیٹے کو اچھا انسان بنائے۔یاسمین اسے جواب دیتی ایک بار پھر اپنے بیٹے کو چوم کر سینے سے لگا کر رونے لگی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"ساجد تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں کیوں آئے تھے؟ علی کی آج مہندی ہے جبکہ عروج پارلر کا بہانہ بنا کر ساجد سے ملنے آئی تھی۔۔ عروج کی بات پر ساجد نے سینے سے لگی عروج کو دیکھا تو عجیب انداز میں مسکرایا۔

"تم سے ملنے کہ لئے۔۔۔ ساجد کہتے ساتھ اسکا ہاتھ تھام کر اسے لیے صوفے پر بیٹھا۔۔

"جھوٹ۔۔۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں یقین نہیں ہے مجھ پر؟ ساجد اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے اسکے گال کو سہلانے لگا۔۔ جس نے خفگی سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔

"مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔ تم آج واپس جا رہے ہو اسلئے آگئی ہوں۔۔۔ اور یہ یقین کی کیا بات آگئی اس میں ہاں خیر اب ٹھیک ہے مت بتاؤ تم اور میں بھی نہیں بتاؤں تمہیں کہ میں نے کل کیا سنا ہے۔۔۔۔ عروج منہ پھولا کر کہتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی جواب بیزار ہو رہا تھا لیکن ابھی وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی ہاتھ پکڑ کر کھینچتا اسے خود پر گرا چکا تھا جو گھورنے کہ بعد مسکرا کر اسکے کندھے پر سر رکھ چکی تھی۔۔

"ناراض ہو گئی؟ناچار اسے پوچھنا پڑا تھا جو اسکے پوچھنے پر ہی کھل اٹھی تھی مسکرا کر سر اٹھا کے اس نے ساجد کا گال چوما۔۔۔

"نہیں میری جان بھلا تم سے کیسے ناراض ہو سکتی ہوں۔۔۔عروج اسے کہہ کر ساجد کو دیکھنے لگی۔۔

"تم کچھ بتا رہی تھی مجھے شاید۔۔عروج کہ سامنے چٹکی بجاتے ہوئے وہ بولا تھا کہ عروج مسکرانے لگی۔۔

"تم تو جانتے ہی ہو میں یہاں اپنی بھابھی کے ساتھ شادی میں شرکت کہ لئے آئی ہوں۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں یہ بھی کوئی بات ہوئی میں تو گھبرا گیا تھا کہ کہیں تم نے اپنے رشتے کی بات نا سن لی ہو ابھی تو ہم نے زندگی کو ساتھ بہت انجوائے کرنا ہے۔ساجد اسے کہتا دوبارہ اپنے قریب کرنے لگا جس نے ہنستے ہوئے اسے پیچھے کیا تھا۔۔۔

"ہاہاہا! یہ نہیں یار اس سے بھی دلچسپ بات ہے۔۔

"اچھا۔۔۔ساجد کو تعجب ہوا جبکہ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں اسکی بات سننے میں

اتنی دلچسپی لے رہا تھا۔۔

"ہمارے گھر میں ایک طوائف رہ رہی ہے اور یہ بات کسی کو بھی نہیں معلوم سوائے بھابھی کی دو کزنوں کہ نورین اور عائشہ۔۔

مہندی کی تقریب رات گئے تک اختتام کو پہنچی تھی سب نے خوب رونق لگائے رکھی تھی کہ تقریب کہ ختم ہونے پر بھی سب لان میں ہی بیٹھے خوش گپیوں کہ ساتھ ساتھ تصویریں دیکھتے ہوئے تبصرے کر رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب بالاج نے اسے اشارہ کرتے ہی اندر کی جانب اپنے قدم بڑھائے تھے

"ہم آتی ہیں ابھی۔۔۔ہانم ساتھ بیٹھی دعا سے کہتے ہوئے مسکرا کر اٹھتی اپنا شیفون کا پیلا ڈوپٹہ سر پے سہی کرتے ہوئے اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

ہانم جیسے ہی چھت پر آئی ارد گرد نظر دوڑا کر بالاج کو تلاش کرنے لگی۔۔۔ چھت پر ایک ہی بلب جل رہا تھا جبکہ دیواروں کے چاروں طرف لائٹوں سے سجایا گیا تھا۔۔

"بھوو!!!اچانک ہی بالاج نے اسکے پیچھے سے آکر اسے ڈرایا کہ وہ اچھل پڑی تھی۔۔

"ہاہاہا!کیا ہوا ڈر گئی؟ بالاج اسکی شکل دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا۔۔

"ظاہر سی بات ہے ڈر گئے۔۔ہماری جگہ کوئی بھی ہوتا تو ڈر جاتا۔۔۔۔

"اچھا سوری میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔ بالاج اسکے روٹھنے پر اپنے کانوں کو پکڑ کر معافی مانگنے لگا تھا کہ ہانم دھیرے سے مسکرا دی۔

بالاج اسے مسکراتا دیکھ کر مسکرا کر اسے دیکھنے لگا تھا جس نے آج غرارا پہنا ہوا تھا جبکہ دونوں ہاتوں میں بھر بھر کر چوڑیوں کے ساتھ پھولوں کے کنگن سے کلائیاں سجی ہوئی تھیں۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔بالاج نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر دباتے ہوئے بولا کہ ہانم نے آہستگی سے شکریہ کہتے اپنا ہاتھ اس کہ ہاتھ سے نکالا تھا۔۔

"تو بتاؤ کیا سوچا تم نے؟ بالاج نے ایک نظر اپنے خالی ہاتھ کو دیکھ کر اسے دیکھا تھا۔۔

"کس بارے میں؟ ہانم نے نا سمجھی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

"تمھارے اور میرے بارے میں ہانم۔۔میں۔۔۔میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم

سے۔۔۔بالاج نے کچھ جھجھک کر اسے جواب دیا تھا جبکہ ہانم بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔

کیا کہتی کیا جواب دیتی اسکی حقیقت جاننے کہ باوجود وہ اس سے شادی کا خواہش مند تھا۔۔

"ہانم میں تمھارے جواب کا منتظر ہوں۔۔۔بالاج نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

"یہ ممکن نہیں ہے۔۔ہم ہم کیسے آپ سے شادی کر سکتے ہیں۔۔نن نہیں یہ ہم نہیں کر سکتیں۔۔۔ہانم نے نفی میں سر ہلاتے ساتھ بالاج کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا کر اپنے قدم پیچھے بڑھائے تھے۔

"ہانم پلیز ہم۔۔۔ہم شادی کہ بعد یہاں سے چلے جائیں گے بہت دور جہاں کوئی بھی ہم دونوں کو نہیں جانتا ہو گا۔۔۔

"نہیں آپ سمجھ نہیں رہے ہیں، یہ کہنا آسان ہے لیکن حقیقت اس کہ بر عکس ہے، ہمیں معاف کر دیں ہم یہ نہیں کر سکتیں۔۔۔۔۔۔ہانم کہ آنسوں بے اختیار اسکے

گالوں پر لڑیوں کی صورت بہتے چلے گئے۔۔

"ہمیں لگتا ہے ہمیں اب یہاں سے چلے جانا چاہیے ویسے بھی تین دن بعد شادی ہے اسکے بعد تو جانا ہی ہے تو آج ہی کیوں نہیں۔۔۔ہم کوئی بہانہ بنا کر چلی جائیں گی۔۔۔۔ہانم نے کھڑے کھڑے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ چلی جائے گی۔۔

"ہانم۔۔۔میری بات سنو تم ایسے نہیں جا سکتی ہو مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔بالاج نے تیزی سے اسکی کلائی دبوچ کر اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔۔

"ہم ایسا کر سکتی ہیں بالاج۔۔۔یہ ہم دونوں کہ لئے ایک سہی فیصلہ ہے جسے آج نہیں تو کل لینا ہی ہو گا۔۔ہانم بھیگی آواز میں کہتی ہوئی اپنا ہاتھ چھڑوا کر دوبارہ جانے لگی تھی۔۔

"ہانم کسی دوسرے ملک چلے جائیں گے۔۔۔بالاج نے ایک بار پھر اسے روک کر اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔

"پلیز ہانم تمہارے بغیر رہنا اب ممکن نہیں ہے۔۔۔بالاج نے بے بسی سے کہتے ہوئے اسکے چہرے کو تھام لیا تھا۔۔

"پر بالاج یہ سب آسان نہیں ہے۔۔۔

"کچھ مت سوچو ہانم بس میرے اور اپنے بارے میں سوچو۔۔۔ ہم نکاح کہ فوراً بعد ترکی کہ شہر استنبول چلے جائیں گے وہاں ہمارا چھوٹا مگر خوبصورت سا ہرٹ نما گھر ہو گا جہاں جا کر ہم اپنی زندگی کی نئی شروعات کریں گے... بالاج اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکا کر ہانم کو حسین خواب دکھا رہا تھا جو بے آواز روتی اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

"میں مام اور ڈیڈ سے کل ہی بات کرتا ہوں۔۔۔ بالاج دیوار سے پشت ٹکا کر ہانم کا ہاتھ تھامے اسکی چوڑیوں کو چھیڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

ہانم جو چاند پر نظریں جمائے ہوئے تھی بالاج کی بات پر مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

"آپ کہ والدین مان جائیں گے؟ اور جو انہوں نے ہمارے خاندان کا پوچھ لیا تو کیا جواب دیں گے؟ ہانم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا کہ دل میں ایک بے چینی تھی جو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

"وہ میں سمبھال لوں گا بس تم دلہن بننے کی تیاری کرو۔۔ بالاج نے سنجیدگی سے کہتے

آخر میں دھیرے سے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ کی پشت کو چوما تھا کہ ہانم کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔۔۔

"ہم اکثر سوچتی تھیں کہ کیا ہم بھی کبھی کسی کی دلہن بنیں گی کسی کہ نام کی مہندی بھی ہمارے ہاتھوں کی زینت بنے گی، نکاح جیسا حلال رشتہ کوئی ہم سے بھی جوڑے گا یا ہماری زندگی اسی کوٹھے میں ناچتے ہوئے گزر جائے گی، ہانم بات کرتے ہوئے روک کر اسے دیکھنے لگی جو غور سے اسے سن رہا تھا۔۔

"ہم نے آج تک خود کو ایک امانت کی طرح سمبھالا ہے بالاج۔۔۔ہم آج خوش ہو کر بھی خوشی محسوس نہیں کر رہے شاید خود کو کبھی اتنا خوش قسمت تصور نہیں کیا۔۔۔ہانم افسردگی سے کہتے ہوئے گہری سانس لیتے آسمان کی جانب دیکھنے لگی جبکہ بالاج ہنوز اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

"رئیس کچھ معلوم چلا کہاں غائب ہے دو دن سے یہ لڑکی؟ جویریہ بیگم نے رئیس سے پوچھا جو خود پریشان لگ رہا تھا۔۔

"پتہ نہیں امی میں خود ابھی احان سے مل کر آرہا ہوں...

"احان؟اپنا احان جویریہ بیگم نے تعجب سے پوچھا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"جی۔۔۔اسکا مجھے کل رات کو فون آیا تھا کہ تسنیم کا موبائل آف جارہا ہے۔۔

"کیا وہ باہر ملتے رہتے ہیں؟جویریہ بیگم نے حیرت سے پوچھا انھیں یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ وہ امیر ہونے کہ باوجود قابل لڑکا تھا۔۔۔

"جی امی دو دن پہلے بھی وہ لوگ ہوٹل گئے تھے احان نے اسے شادی کہ لئے پرپوز کیا تھا وہ چاچو چاچی کہ ساتھ آنے والا تھا لیکن اب اس لڑکی کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ کہاں چلی گئی ہے۔۔۔

"کیا یہ تو بہت زبردست بات بتائی ہے لیکن تسنیم کہاں چلی گئی ہے ہمیں تو یہاں مہینہ ہی ہوا ہے کہ کوئی دوست بھی نہیں بنی ہے اسکی کہ وہاں ہو۔۔۔جویریہ بیگم اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے فکر مند ہونے لگیں۔۔جب رئیس نے انکے ہاتھ پکڑے

"بے فکر ہو جائیں احان نے بتایا ہے کہ وہ پانچ منٹ کہ لئے کال کرنے گیا تھا اور جب واپس آیا تو وہ اس سے پہلے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔میں صبح جارہا ہوں ہوٹل اگر کسی

اور دوست کہ ساتھ گئی ہو گی تو سی سی ٹی کیمروں کے ذریعے معلوم چل جائے گا۔۔۔رئیس کی بات پر انہوں نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"میری جان جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ہم ابھی گھر کہ لئے نکل رہے ہیں۔۔۔ریاض بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے اسے بولا جو نیم دراز چھت کو گھورنے میں لگی ہوئی تھی۔۔

تسنیم نے ریاض کی آواز پر اسے دیکھا تھا جو نک سک تھا تیار تھا۔۔جبکہ تسنیم کی حالت ایسی تھی کہ کوئی بھی اسے دیکھے تو دنگ رہ جائے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھلے بکھرے بال آنکھوں کہ نیچے ہلکے جبکہ گال پر نیل پھٹا ہونٹ جابجا سگریٹ سے اسے جلا کر وہ تسکین بھی حاصل کرتا رہا تھا۔کسی کو نہیں معلوم تھا کہ اسکے ساتھ دو دن سے وہ شیطان درندہ اسے اپنی حوانیت کا نشانہ بنا رہا ہے۔۔

"تمھارے پاس ریولور ہے نا؟ تسنیم کہ پوچھنے پر وہ ہنسا تھا۔۔

"ہاں کیوں کہیں میرا خون کرنے کا ارادہ تو نہیں ہے؟ ریاض اسکا مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہنسنے لگا۔۔تسنیم سپاٹ چہرے کہ ساتھ اسے دیکھ رہی تھی آنکھیں خشک تھیں جتنا

رونا تھا وہ رو چکی تھی۔۔اب اور نہیں۔۔۔خود سے عہد کرتی وہ اٹھ کر قدم قدم چلتی ریاض کہ قریب آئی تھی۔۔

"تمہیں مار کر میری عزت واپس آجاتی تو میری ماں کی قسم تمہاری جان کل کی لے چکی ہوتی پر کیا ہے نا تمھارے خون سے میں اپنے ہاتھوں کو ناپاک نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔وہ جو تسنیم کی بات مسکراتے ہوئے سن رہا تھا جھٹکے سے اسکے بالوں کو مٹھی میں لے کر زور سے اسے نیچے پھینکا تھا کہ تسنیم نے لبوں کو سختی سے بھینچ کر اپنی چیخ کو روکا تھا۔۔۔اسے ہر گز اس حیوان کہ سامنے کمزور نہیں پڑھنا تھا۔۔

"دو منٹ میں تیار ہو کر باہر نکلو اور ہاں زیادہ ہوشیاری کی تو یاد رکھنا مجھے تمھارے خون سے ہاتھ رنگنے میں ذرا دیر نہیں لگے گی۔۔ریاض عبایا اسکے اوپر پھینکتا دھمکی دیتے ہوئے کمرے سے نکل گیا جبکہ تسنیم نے اسکے جاتے ہی عبایا جلدی جلدی پہن کر نقاب لگایا تھا۔۔

دوسری طرف ریاض لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا اسکے لفٹ کہ اندر جاتے ہی انکے سامنے والے کمرے سے ایک آدمی نکل کر ٹہلنے لگا۔۔۔

تسنیم نے آہستہ سے دروازہ کھول کر دائیں بائیں دیکھ کر جیسے ہی سامنے دیکھا مقابل

موجود آدمی کو خود کو دیکھتا پا کر دھک سے رہ گئی۔۔

"آپ تو جلدی تیار ہو گئیں ہیں۔۔۔ چلیں پھر۔۔۔آدمی اسے کہتے ساتھ ریاض کو فون کرنے لگا تھا جبکہ تسنیم نے آنکھوں کو سختی سے میچ لیا تھا۔

"نہیں تسنیم وہ جانور ہے اگر ابھی اسکے ساتھ چلی گئی تو وہ کھل کر اپنی حوانیت پر آجائے گا۔۔ن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔اللہّ میری مدد کریں۔۔ تسنیم بے بسی کی انتہا پر تھی جب آدمی کی آواز پر تسنیم مرے مرے قدموں سے اسکے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یاسمین باجی آپ کو حرا بائی بلا رہی ہیں۔۔۔۔فائزہ دروازے پر دستک دے کر اندر آتے ہوئے اسے حرا بائی کا پیغام دینے لگی جو تیمور کو گود میں لئے مسکرا کر اسے دیکھنے میں مصروف تھی جو پر سکون سا اپنی ماں کی گود میں سو رہا تھا۔۔

"انھیں کہنا آتی ہوں۔۔۔۔یاسمین ہنوز تیمور کو دیکھتے ہوئے جواب دے رہی تھی کہ فائزہ مسکرا کر پلٹ گئی تھی۔۔

"سدرہ اسکا دھیان رکھو گی میں بس ابھی آتی ہوں۔۔

"ٹھیک ہے آپ آرام سے جائیں۔۔۔۔۔سدرہ جواسکے لئے کپڑے لے کر کمرے میں آئی تھی یاسمین کی بات پر مسکرا کر ہاتھ میں پکڑی گرے رنگ کی ساڑی دے کر بولی۔۔

"ساڑی؟

"حرا بائی نے کہا تھا۔۔۔۔تسنیم نے حیرت سے اسے دیکھ کر کہا کہ سدرہ اسے بتا کر کندھے اچکا گئی تھی۔

"ہمم۔۔۔سہی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ نے بلایا تھا۔۔۔۔یاسمین کی آواز پر حرا بائی نے اسے دیکھا تو چونک کر مسکرائی۔۔

یاسمین گرے ساڑی پہنے بالوں کی چٹیا بنائے میک اپ سے پاک چہرے کہ ساتھ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔تمہاری ماں آئی ہے.....

۔۔۔۔۔۔

"آپ نے بلایا تھا۔۔۔یاسمین کی آواز پر حرا بائی نے اسے دیکھا تو چونک کر مسکرائی۔۔

یاسمین گرے رنگ کی ساڑی پہنے بالوں کی چٹیا بنائے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔تمہاری ماں آئی ہے۔۔۔حرا بائی کہ بتانے پر یاسمین کتنے ہی لمحے سن کھڑی رہی۔۔حرا بائی نے اسے دیکھا پھر نظر گھما کر فائزہ کو دیکھا جو اسکے سر کی مالش کر رہی تھی۔۔

"اے فائزہ جا اندر سے بچے کو یہاں لے کر آ۔۔

"جی اچھا۔۔۔فائزہ اسے ایک نظر دیکھ کر جانے لگی کہ ایک بار پھر حرا بائی نے اسے روکا تھا۔۔۔۔

"میری الماری کہ سب سے اوپر والے خانے میں نئی چادر پڑھی ہے گہرے سبز رنگ کی وہ بھی لا کر اسے دے۔۔۔

حرابائی ایک اور حکم سنا کر اٹھ کر یاسمین کہ مقابل آئی تھی۔۔

"بہت پیاری ہے تو یقیناً مسکراتے ہوئے بھی بہت اچھی لگتی ہو گی۔۔

"حرااماں یہ لیں۔۔۔فائزہ کی آواز پر یاسمین نے بھی چونک کر اسے دیکھا تو جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو اٹھا کر سینے سے لگالیا۔۔اتنے میں فائزہ دوڑ کر چادر بھی لے آئی تھی .

"یہ اوڑھ کر اپنا چہرہ چھپا کر جانا۔۔۔حرابائی اسے کہتی ہاتھ کہ اشارے سے فائزہ کو جانے کا کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب جاؤاللہّ حافظ اور ہاں۔اپنے بیٹے کو ایک اچھااور نیک انسان بنانا۔۔۔۔حرابائی کہتے ہوئے آگے بڑھ کر ایک نظر تیمور کو دیکھ کر جانے لگی کہ یاسمین ناسمجھی سے حرابائی کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا امی لینے آئی ہیں مجھے؟

"یہ تمہاری ماں کی مرضی ہے باقی حرابائی نے تمہیں آزاد کر دیا۔۔۔یاسمین اسکی بات پر بے یقینی سے سامنے موجود عورت کو دیکھتی چلی گئی جو اسے جانے کا کہہ رہی

تھی۔۔۔

"اب کھڑی کیا ہے جا۔۔

"لیکن آپ کیسے۔۔۔یاسمین بولتے بولتے روک گئی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا جبکہ حرابائی سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا جاننا چاہ رہی ہے۔۔۔۔

"اتنی اچھی بھی نہیں ہے حرابائی کہ اپنے ہی پیٹ پر لات مار دے پورے پچاس ہزار میں تجھے آزاد کر رہی ہوں وہ بھی اس لئے کیونکہ یہ جو تیری گود میں بچہ ہے اسے پالنا آسان نہیں ہے۔۔۔

"پپ پ پر کس نے دیے ہیں اتنے پیسے؟ کہیں۔۔یاسمین اسکی بات سن کر ششدر رہی تورہ گئی تھی۔۔

"ہونہہ! جس کا تو سوچ رہی ہے وہ نہیں ہے۔۔۔ایک لڑکا آیا تھا ارے ہاں اچھا یاد دلایا ورنہ میں تو بھول ہی جاتی ایک لفافہ بھی دے کر گیا تھا رو کو ذرا۔۔۔حرابائی یاد آنے پر تخت کہ ساتھ رکھے میز سے لفافہ اٹھا کر اسکی جانب بڑھا چکی تھی جس نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر وہ لفافہ تھاما تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"اماں۔۔یاسمین جیسے ہی باہر آئی اپنی ماں اور بھائی کو دیکھ کر اسکا دل ڈوب سا گیا جبکہ دونوں ماں بیٹا اسے دیکھتے ہی اسکی طرف آئے تھے کہ یاسمین اپنی ماں کہ گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

"میری بچی۔۔۔یہ کیا ظلم ہو گیا۔۔۔وہ کمبخت گھٹیا آدمی کیسے اس جگہ میری بچی کو چھوڑ گیا۔۔اللہّ غرق کرے اسے۔۔۔

"اماں بس کریں۔۔۔چلیں یہاں سے۔۔۔یاسر نے اپنی ماں کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کہ یاسمین نے اپنے بھائی کی جانب دیکھا تھا کتنے مہینے بعد وہ اپنوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یاسر۔۔۔

"آپی کچھ مت کہیئے گا۔۔۔بس چلیں یہاں سے ورنہ آپکو اس جگہ دیکھ کر میں کوئی گناہ نا کر بیٹھوں۔۔۔

"نن نہیں تم غلط سوچ رہے ہو میں یہاں خود۔۔۔۔

یاسمین جو اسکی بات کا کچھ اور ہی مطلب نکال چکی تھی خوفزدہ لہجے میں بولنے لگی جب یاسر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔یکدم ہی وہ ٹھہر گئی تھی ایک سکون تھا جو رگ و جان میں اترا تھا۔۔۔

"آپی سب معلوم ہے مجھے آپکو ہمیں کوئی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آج ہی بینش (یاسر کی بیوی) کو سسرال چھوڑ کر یہاں آئے ہیں ورنہ آپکو ہمارے ساتھ دیکھ کر سوال کرتی اور میں ہر گز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔یاسر کی بات سن کر یاسمین اپنے بھائی کہ سینے سے لگی روتی چلی گئی تھی۔۔۔

شام کا وقت تھا ایسے میں نورین ڈریسنگ ٹیبل کہ سامنے کھڑی اپنے گیلے بالوں کو تولئے سے پوچھ رہی تھی جب بالکنی میں دھپ کی آواز پر نورین نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھ کر کندھے اچکائے۔۔

"سجنا ہے مجھے سجنا کہ لئے سجنا ہے۔۔یکدم ہی اسکی گنگناہٹ دروازے کے ہینڈل کی آواز پر رکی تھی۔۔۔

"ہائے کون ہے۔۔۔ کہیں جن ون تو نہیں آ گیا۔۔۔نورین نے آنکھوں کو پھیلا کر خود کلامی کرتے ہوئے اپنے قدم بالکنی کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

"کون ہے یہاں؟نورین ڈرتے ڈرتے دروازہ کھول کر ذرا سی گردن باہر نکال کر دیکھنے لگی لیکن بالکنی خالی تھی۔۔

"ہائے اللہّ۔۔جن بھائی پلیز آپ چلیں جائیں مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔۔۔

"نورین۔۔وہ جو سر نکال کر دوسری دنیا کی مخلوقوں سے محو گفتگو تھی اپنے عقب سے آتی آواز پر اچھل کر چیخ پڑی تھی کہ عائشہ کہ ساتھ وہ جو بالکنی میں رکھی واشنگ مشین کہ پیچھے چھپا ہوا تھا دونوں ہاتھوں سے اپنے کان بند کر کہ لبوں کو بھینچ گیا تھا۔۔

"پاگل تو نہیں ہو گئی ہو کس سے باتیں کر رہی ہو؟

"جن بھائی سے۔۔۔عائشہ کہ پوچھنے پر اس نے معصومیت سے جواب دیا جبکہ عائشہ اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔۔

"ہاں ہماری جننی کو جن ہی ملے گا اب تو۔۔بیوقوف چلو اب نیچے۔۔۔عائشہ جھڑک کر اسے بولتی واپس چلی گئی کہ نورین نے گھوم کر دوبارہ بالکنی میں دیکھا تھا۔۔

"افففف اللہ نا کرے۔۔نورین جھرجھری لے کر بالکنی کا دروازہ بند کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

اسکے جاتے ہی وہ اٹھ کر ارد گرد دیکھتا آہستہ سے کمرے میں داخل ہوا تھا بالکنی گھر کہ پچھلی طرف بنی ہوئی تھی تبھی وہ نقاب میں باآسانی وہاں آیا تھا کہ سیکورٹی کہ نام پر سوائے بیرونی دروازہ پر ایک گارڈ کہ اور کوئی نہیں تھا۔

"عجیب پاگل لڑکی تھی۔۔۔۔ساجد بڑبڑاتے ہوئے کمرے کا جائزہ لینے لگا جہاں دو سنگل بیڈ اور ایک صوفہ رکھا ہوا تھا۔۔

"ایک بار تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں پھر دیکھنا ہانم کیا کرتا ہوں میں۔۔۔ساجد بڑبڑا کر کہتا بستر کہ نیچے جا کر لیٹ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ ہے میرا گھر اور کچھ دنوں کہ لئے اسے اپنا سمجھو۔۔۔ریاض اسے گھر دکھاتا آخر میں اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا تھا جبکہ تسنیم دونوں ہاتھوں کی مُٹھیاں بھینچے ساکت کھڑی تھی۔۔

"چلو تمہیں کمرا دکھاتا ہوں۔۔۔آخر رہنا تو تمہیں وہیں ہے۔۔۔ریاض اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

جب لاؤنج میں رمیز بھاگتے ہوئے وہاں آیا تھا۔۔

"کیا بات ہے رم۔۔۔اس سے قبل وہ اسے کچھ کہتا رئیس کو وہاں طیش میں آتا دیکھ کر جہاں تسنیم ساکت ہوئی تھی وہیں ریاض خباثت سے مسکراتے ہوئے ریکنگ سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"بب بھائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچ کر جیسے ہی یاسمین نے صحن میں قدم رکھا اسکی آنکھیں ایک بار پھر آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں۔۔۔

"یاسمین بیٹی جاؤ تھوڑا آرام کر لو۔۔۔

"اماں کاش آپ نے مجھے انٹرویو دینے سے منع کر دیا ہوتا کاش میں اس شخص کہ ہاں نوکری نا کرتی ہوتی۔۔۔یاسمین روتے ہوئے اپنی ماں کہ سینے سے لگی تھی جب یاسر

نے اسے تیمور کو دیا۔۔

"دفع کریں ان باتوں کو اسے پکڑیں جا کر آرام کریں۔۔میں آتا ہوں بینش کو لے کر۔۔۔۔

"یاسر بینش کو کیا کہو گے؟

"اسے کیا کہنا ہے آپ اس گھر کی بیٹی ہیں۔اگر ابّو زندہ ہوتے تو وہ بھی یہی کرتے جو میں نے کیا ہے۔۔۔یاسر اسے دیکھ کر دکھ سے بولا تھا کہ یاسمین نے اپنے آنسوں صاف کیے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہانم باجی آپ نے لگوالی مہندی؟نورین اسکے پاس بیٹھتے ہوئے ہانم کہ ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔

"یہ کیا اتنی سادی۔۔۔نورین نے اسکے ہاتھوں کو تھام کر پوچھا جس نے صرف انگلیوں پر پورے اور درمیان میں چاند بنوایا تھا۔۔نورین نے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔۔

"ہم ہمیشہ سے ایسی ہی لگواتی آرہی ہیں اور ہمیں یہ پسند بھی ہے۔۔۔ہانم نے مسکراتے

ہوئے اسے جواب دیا تھا کہ ثوبیہ بیگم کا بار بار اسے کہنا کہ تم بھی مہندی لگواؤ اچھا نہیں لگ رہا تھا جبکہ عروج جو وہیں تھی ہانم کی بات سن کر چلتی ہوئی اسکے قریب آں بیٹھی تھی۔۔۔

"چلیں کوئی بات نہیں آپ پر یہ بھی جچ رہی ہے۔۔۔نورین اسے مسکرا کر کہتی اٹھ کر خود مہندی لگوانے بیٹھ گئی۔۔

ہانم نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسکے پاس جانے کیوں آکر بیٹھی تھی۔۔

"ہانم تم بتاؤ کہاں رہتی ہو؟عروج یکدم ہی اسے دیکھ کر مصنوعی مسکراہٹ سے پوچھنے لگی۔۔۔

"جی وہ۔۔

"کیا ہوا نہیں جانتی؟عروج کھسک کر اور نزدیک ہوئی تھی۔۔

"ایسی،ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ہانم کو اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی کہ عروج بالوں کو جھٹکا دے کر اسکی طرف جھکی۔۔

"چلو چھوڑو یہ بتاؤ والدین کہ گھر میں رہتی ہو یا۔۔۔عروج کہتے کہتے رکی جبکہ ہانم

سانس روکے اسے سن اور دیکھ رہی تھی۔۔

"یا کوٹھے پر؟ عروج کی بات پر ایک دھماکہ سا ہوا تھا ہانم پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عروج کو اسکی حالت دیکھ کر لطف آرہا تھا جب یکدم ہی عروج کی مسکراہٹ تھمی تھی۔۔۔

تیزی سے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ باتھروم کی جانب بھاگی تھی جبکہ یکدم ہی ہانم کا وہاں دم گھٹنے لگا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

"نورین کچن میں ابٹن بنا کر رکھا ہے لے کر آؤ جاؤ۔۔۔۔عائشہ جو مہندی لگوا رہی تھی انمول کہ کہنے پر نورین سے بولی تھی۔

"اب میرے مہندی لگ گئی ہے یار۔۔۔

"ہاں تو محترمہ ابھی صرف ایک ہی ہاتھ پر لگی ہے..انمول نے پلٹ کر اسے جواب دیا تو مجبوراً اسے اٹھنا پڑا تھا۔۔۔

لاؤنج میں تیز آواز میں ساتھ میوزک بھی چل رہا تھا جسے گنگناتے ہوئے نورین کچن کہ دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ اندر سے آتی ملازمہ جو جوس کا جگ لے کر تیزی سے آرہی تھی تصادم ہونے پر نورین کی قمیض پر چھلک گیا تھا یہ بھی شکر تھا کہ بروقت جگ کو مظبوطی سے تھامنے کی وجہ سے جگ زمین بوس نہیں ہوا تھا۔۔

"اللہ میرے کپڑے۔۔۔

"بہت معذرت باجی میں نے دیکھا نہیں نورین کے روہانسی ہونے پر ملازمہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں اب کیا کر سکتے ہیں۔۔نورین اسے کہتی جانے لگی پھر یکدم روک کر اس کی طرف گھومی۔۔

"کیا تم ابٹن کا باؤل لے جا کر انمول آپی کو دے دو گی؟

"جی میں ابھی دے آتی ہوں۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔نورین مسکرا کر اسے کہتی کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

دوسری طرف ہانم سب کو مصروف دیکھ کر سن ہوتے دماغ کہ ساتھ سیڑیاں چڑھنے

لگی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔ تسنیم نے سر گوشی کرتے ہوئے رئیس کی جانب قدم بڑھائے تھے لیکن پیچھے سے ریاض نے اسکا بازو پکڑ کر روکا تھا کہ رئیس یہ دیکھ کر طوفان بنا اس پر جھپٹ کر زوردار مکا اسکے منہ پر مارا کہ رمیز کہ چلانے پر ریاض کے آدمی تیزی سے وہاں آتے رئیس کو دبوچ چکے تھے۔۔

تسنیم کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی کہ ریاض ہونٹ سے نکلتے خون کو صاف کرتا غصّے میں آگے بڑھ کر رئیس کو لگاتار تین چار مکے مارتا اسکی ناک پھاڑ چکا تھا جبکہ تسنیم چیختی ہوئی اپنے بھائی کو اس سے بچانے کہ لئے ریاض کو پیچھے کی جانب کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں چھوڑ دو ریاض چھوڑ دو میرے بھائی کو۔۔۔

"ہٹ سالی۔۔۔ریاض نے گھوم کر تسنیم کو زوردار تھپڑ رسید کیا تھا کہ رئیس تڑپ گیا۔۔

"(گالی) چھوڑ میری بہن کو۔۔۔۔۔

"ابھی پکڑا ہی کہاں ہے جو چھوڑ دوں اتنا نخرہ کرتی ہے۔۔۔۔۔ریاض مزے سے بولتا تسنیم کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا جبکہ رئیس بے بسی سے صرف چیخنے کہ ساتھ اسے گالیاں دے رہا تھا جس سے ریاض کو اور زیادہ طیش آرہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

رئیس نے ہوٹل پہنچ کر جیسے ہی سی سی ٹی وی کی مدد سے معلومات لیں ریاض اور اسکے آدمیوں کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا تھا لیکن پیروں تلے زمین تب نکلی جب تسنیم کو اسی روم میں جاتے دیکھا جس میں وہ دس منٹ پہلے گیا تھا۔۔۔

غصّے سے رئیس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی۔۔

جھٹکے سے وہاں سے نکل کر وہ سیدھا ریاض کہ گھر پہنچا تھا جہاں اپنی بہن کی حالت دیکھ کر رئیس پاگل سا ہو گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"یاسمین۔۔۔

"جی اماں۔۔۔یاسمین جو تیمور کو سلا رہی تھی آواز پر اپنی ماں کو دیکھا جو مسکرا کر کمرے میں آتیں اسکے سامنے بیٹھی تھیں۔۔

یاسمین نے مسکرا کر آگے ہو کر انکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر چوما۔۔

"بینش ان دنوں بہت چڑچڑی سی ہو گئی ہے پھر تھوڑی نک چڑھی سی ہے کچھ کہہ دے تو ناراض مت ہونا۔۔

"اماں اتنی پریشان مت ہوں میں کچھ نہیں کہہ رہی آپکی بہو کو۔۔۔یاسمین انھیں مسکرا کر کہتی تسلی دینے لگی جو مطمئن ہو کر کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکے جاتے ہی یاسمین گہری سانس لیتی ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھ کر الماری کی طرف بڑھی جب اسے اس خط کا خیال آیا تھا۔۔

"آخر کون تھا وہ۔۔۔یاسمین سوچتی ہوئی آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل کے دراز سے اس خط کو نکال کر دیکھنے لگی جسے اس نے ابھی تک نہیں پڑھا تھا۔۔۔

الٹ پلٹ کر کہ دیکھتی وہ سوچتی ہوئی کمرے کا دروازہ بند کر کہ بیڈ پر آکر بیٹھتی اسے کھولنے لگی جب لفافے سے تصویر پھسل کر اسکی گود میں آکر گری تھی۔۔یاسمین نے

حیرت سے اٹھا کر تصویر کو جیسے ہی سیدھا کیا تو ششدر رہ گئی۔۔۔تصویر میں کوئی اور نہیں وہ خود تھی لیکن وہ اکیلی نہیں تھی اسکے ساتھ "تسنیم علی" تھی ہاں تسنیم علی جس نے اپنی بہنوں جیسی بھابھی کی خاطر وہ سب چھوڑ چھاڑ کر لاہور آئی تھی۔۔

تصویر میں دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہی تھیں یاسمین کی آنکھوں میں نمی در آئی تیزی سے تصویر کو رکھ کر اس نے لفافے میں دیکھا تو اسے ایک کاغذ نظر آیا جسے نکال کر اس نے کھولا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"یار رئیس اتنا کیوں شور مچا رہا ہے۔۔۔۔بے فکر ہو جا جان سے نہیں ماروں گا تمہاری پیاری اکلوتی بہن کو بس دل بھر جانے کہ بعد پہنچا دوں گا واپس۔۔۔۔ریاض مزے سے کہتا صوفے پر پھیل کر بیٹھا جبکہ رئیس چیختے ہوئے اسے مارنے کہ لئے اس تک پہنچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔

"ہاہاہا! کیوں خود کو ہلکان کر رہے ہو یار۔۔۔۔

"میں تیرا خون پی جاؤں گا(گالی)

"پھر گالی دی۔۔۔۔ریاض نے اسکے بھڑکنے پر گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے رمیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ رمیز نے اسکا اشارہ سمجھتے ہی آگے بڑھ کر تسنیم کا ڈوپٹہ کھینچ کر اتارا تھا تسنیم کی دل خراش چیخ کہ ساتھ رئیس چیخنے ساتھ رونے لگا تھا کہ ریاض سگریٹ لبوں میں دبا کر مسکرا کر دونوں بھائی بہن کا تماشا دیکھتا محظوظ ہو رہا تھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنا ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھا تھا وہ جو ہانم کا انتظار کر رہا تھا چونک کر دیکھنے لگا۔۔

"یہ پھر کیا کرنے آئی ہے۔۔۔ساجد اسے ڈریسنگ ٹیبل کہ سامنے کھڑے دیکھ کر بڑبڑایا تھا نورین نے چونک کر ارد گرد دیکھا۔۔

"چالاک لومڑی۔۔۔ساجد صرف سوچ کر رہ گیا تھا جبکہ نورین کندھے اچکا کر باتھروم میں گھس گئی تھی۔۔

نورین کہ جاتے ہی کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھولا تھا ساجد کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

"ہانم۔۔۔۔سرگوشی کرتا وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ارے ہانم باجی کیا ہوا؟ یکدم ہی نورین باتھروم سے نکلی تو اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جس نے تیزی سے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔۔

"کچھ نہیں بس ذرا سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔

"اوہ! چلیں پھر آپ کو چائے بنا کر پلاتی ہوں۔۔۔۔نورین کی بات پر ہانم نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔

"کیا واقعی؟ تم ہمارے لیے چائے بناؤ گی؟ ہانم کو واقعی جھٹکا لگا تھا جبکہ نورین نے خفگی سے منہ پھلایا۔۔

"کیوں میں نہیں بنا سکتی کیا اب اتنی بھی کام چور نہیں ہوں گھر میں بھی جب بھی امی یا عائشہ کہ سر میں درد ہوتا ہے تو میں ہی بنا کر دیتی ہوں اور یوں پیتے ہی چٹکیوں میں درد غائب۔۔۔نورین بولنے کہ ساتھ چٹکی بجاتے ہوئے مسلسل بولے جا رہی تھی کہ ہانم مسکرا دی تھی جبکہ ساجد نے خونخار نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔

دونوں کہ کمرے سے جاتے ہی ساجد بیڈ کہ نیچے سے نکل کر دروازے کو گھورتا رہا پھر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا تھا۔۔۔

یاسمین نے خط کھول کر ایک نظر تیمور کو دیکھا پھر اٹھ کر کرسی پر جا بیٹھی۔۔۔

خط:

"بھابھی۔۔۔جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت خفا ہونگی،اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ میں نے آپ کا ساتھ اس وقت چھوڑ دیا جب آپ کو میری سب سے زیادہ ضرورت

تھی،اور مجھے زندگی بھر اس چیز کا افسوس رہے گا۔۔۔کہتے ہیں ناغصّہ حرام ہوتا ہے کیونکہ غصّے میں انسان وہ سب کر بیٹھتا ہے جو وہ کبھی تصور بھی نہیں کرنا چاہتا اور یہی غصّہ جس میں انسان سب بھول جاتا ہے حاوی رہتا ہے تو بس ایک غصّہ۔۔۔میں نے بھی غصّے میں بھائی کو نہیں روکا کہ وہ آپ کو شاید آپکے گھر چھوڑنے جا رہے ہیں۔۔۔یاسمین نے یکدم پلکوں کو جھپک کر گیلی سانس اندر کھینچی تھی۔۔۔

"آپ کا تڑپنا تیمور کہ لئے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا پر جیسے ہی میں اسے لے کر آپکی طرف آنے لگی بھائی نے ہاتھ اٹھا کر مجھے وہیں روک جانے کا اشارہ کیا جس کہ بعد میں نے صرف بھائی کو دکھانے کہ لئے مسکرا کر اس ننھی سی جان کو امی کو دے کر پلٹ گئی تھی۔۔۔

آپ دونوں کہ جانے کہ بعد مجھے اس کوٹھی میں کام کرنے والی ملازمہ سے معلوم چلا کہ وہ آپکو وہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔کتنے ہی لمحے میں سن کھڑی رہی تھی اس وقت مجھے اپنے ہی سگے بھائی سے نفرت محسوس ہوئی وہ ایسا کیسا کر سکتے تھے اپنی ہی عزت کو گندی جگہ لے گئے تھے میں نے سوچ لیا تھا آپ کو بھائی کی زندگی اور اس جگہ سے آزاد میں کرواؤں گی۔۔۔طلاق اور تیمور کو دینے کا مشورہ میں نے امی کو دیا مجھے

یقین تھا وہ بھائی کو راضی کر لیں گی۔۔۔اور پھر میں احان۔۔۔احان آپ کو تو پتہ ہے نا وہ ہینڈسم چشمش۔۔۔

یاسمین پڑھتے پڑھتے مسکرائی تھی جبکہ آنسوں لڑیوں کی صورت اسکی آنکھوں سے جاری تھے۔۔

"اسی کہ ساتھ آپ کہ گھر جا کر سب بتایا

)احان تم یہیں رو کو میں آتی ہوں۔۔۔ تسنیم اسے کہہ کر خود اندر چلی گئی تھی(

ہوٹل جانے سے پہلے میں اسکے ساتھ بینک گئی تھی وہ حیرت سے مجھے دیکھ رہا تھا لیکن خاموش تھا۔۔اور پھر میں نے اسکا تجسس بھی ختم کر دیا۔۔۔اسی کہ ہاتھ پچاس ہزار اس عورت کو بھجوا رہی ہوں۔۔۔

)پچاس ہزار؟ حرا بائی نے احان کو دیکھا جو سر پر کیپ لگائے سنجیدگی سے کھڑا تھا۔۔

"کیا آپکو اور رقم چاہیے؟

"دو لاکھ۔۔۔۔ حرا بائی نے اسکے پوچھنے پر چیک اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔جسے احان نظر انداز کرتا باہر نکل گیا۔۔

"عجیب باولا ہے۔۔ حرا بائی نے حیرت سے اسے جاتے دیکھ کر کہا پھر چیک کو ایک طرف رکھ کر ٹیک لگا کر بیٹھتی آنکھیں موند گئی جب تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تھا۔۔

"یہ ڈیڑھ لاکھ کا چیک ہے لیکن اگر یاسمین بھابھی پوچھیں تو پچاس ہزار ہی بتایئے گا چلتا ہوں احان چیک دے کر نظریں جھکائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا(

"ریاض تو یہ اچھا نہیں کر رہا۔۔۔ چھوڑ دو میری بہن کو۔۔۔ رئیس نے بے بسی سے سامنے سکون سے بیٹھے ریاض سے کہا لیکن وہ تو کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔۔

رمیز چیخے مارتی تسنیم کو زبردستی اپنے کندھے پر ڈال کر کمرے کی طرف بڑھنے لگا تسنیم کی چیخیں پورے مینشن میں گونج رہی تھی۔۔

"نہیں!!!!!! کہاں لے کر جا رہے ہو میری بہن کو۔۔۔ تسنیم۔۔۔ ریاض تمہیں اللہ کا واسطہ میری بہن کو چھوڑ دو۔۔۔ رئیس کی آواز بھاری ہو چکی تھی ریاض سے منتیں کرتے کرتے کہ وہ زمین پر گر گیا تھا۔۔۔

جب ریاض اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس کہ بدلے تمہیں میرے لئے کام کرنا ہو گا۔۔

ریاض کی بات پر رئیس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیسا کام؟

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاسمین خط کو تہہ کرتے سینے سے لگائے زار و قطار رونے لگی تھی جب اچانک کمرے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

یاسمین نے جلدی سے اپنے آنسوں پونچھے

اتنے میں بینش نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔۔۔

"آپی اندر آجاؤں؟

"ہاں آؤنا۔۔۔یاسمین مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھی کہ بینش اندر داخل ہو گئی

"دراصل آپی میں اور یاسر گھر جا رہے ہیں میرے بھائی کی تاریخ پکی ہو رہی ہے آج۔۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے مبارک ہو تمہیں۔۔۔یاسمین نے جھت اسے مبارکباد دی۔۔

"خیر مبارک۔۔ہمیں آتے ہوئے دیر ہو جائے گی اپنا اور امی کا کھانا بنا لیجئے گا اور پلیز دروازے کو لاک ہی رکھیے گا۔۔۔۔۔۔سمجھ رہی ہیں نا۔۔۔۔بینش ذو معنی لہجے میں کہتی اسے ساکت چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نا سکی تھی۔۔

"کیا اماں یا پھر یاسر نے اسے سب بتا دیا؟ یاسمین سوچ کر رہ گئی پھر یکدم ہی اس نے وہ خط دیکھا تو تسنیم کو کال کرنے کا سوچتی موبائل کی طرف بڑھی تھی۔۔

"نمبر بند ہے۔۔۔۔یاسمین نے حیرت سے موبائل کان سے ہٹا کر خود کلامی کی اسے شدید جھٹکا لگا تھا کہ تسنیم کا نمبر کبھی بھی بند نہیں ہوتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کے دس بجے کا وقت تھا جب رئیس تسنیم کہ ساتھ گھر میں داخل ہوا جو یہ یہ بیگم اور احان جو لاؤنج میں ہی موجود رئیس کا انتظار کر رہے تھے قدموں کی آواز پر چونک

کر تیزی سے انھیں دیکھ کے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تسنیم نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو کرب سے آنکھوں کو میچ گئی۔

"تسنیم میری بچی۔۔۔۔جویریہ بیگم دوڑتی ہوئیں اسکے قریب آتے ہی ٹھٹھک کر رکیں اس کی اجڑی حالت دیکھ کر انھیں لمحہ لگا تھا سب سمجھنے میں۔۔جبکہ احان کی نظریں تسنیم کہ چہرے پر جم گئیں۔۔

"مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔تسنیم آہستہ سے کہتی نظریں جھکا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی جب احان کی آواز پر تسنیم کہ قدم رکے تھے۔۔

احان تیزی سے اسکے سامنے آیا تھا اس سے قبل وہ کچھ بولتا تسنیم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"مجھے معاف کر دینا احان میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

"تسنیم۔۔۔احان کہ ساتھ ساتھ رئیس اور جویریہ نے بھی اسے دیکھ کر لب بھینچے تھے۔۔

"میں تمھارے قابل نہیں رہی احان۔۔مجھے میرے بھائی کہ کیے گناہوں کی سزا ملی

ہے۔۔۔ایسا کیوں ہوتا ہے احان بتاؤ مجھے جو گناہ کرتا ہے اسے ہی سزا کیوں نہیں ملتی اگر اپنوں کی تکلیف سہی نہیں جاتی تو گناہ کرنے سے پہلے کیوں وہ اپنوں کو بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں مکافاتِ عمل بھی وجود رکھتا ہے اور ان گناہوں کی سزائیں ہم سے ہو کر گزرتی ہیں۔۔ تسنیم بھیگی آواز میں کہتے کہتے رئیس کی طرف پلٹی تھی جس کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

"ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا بھابھی نے کہ آپ انھیں وہاں لے گئے جہاں کوئی دشمن کی بیٹی کو بھی جانتے بوجھتے نا لے جائے اور آپ نے اپنی ہی عزت کو اس دلدل میں پھینک دیا۔۔۔کیسے بھائی کیسے کر لیا آپ نے یہ سب؟ کیا رات سکون کی نیند آ گئی۔۔

"تسنیم بس کرو بیٹی۔۔۔جویریہ بیگم نے روتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے خاموش کروانا چاہا جو تیزی سے ان سے پیچھے ہوئی تھی۔۔

"نہیں بہت خاموش رہ چکی، بہت برداشت کر چکی، اب اور نہیں امی۔۔مجھے خاموش کروانے سے پہلے اپنے عزت دار بیٹے سے پوچھئے گا کہ وہ اپنی عزت کا جنازہ کس جگہ دفنانے گئے تھے۔۔۔ تسنیم روتے ہوئے بلند آواز میں کہتی کمرے کی جانب بھاگ گئی تھی۔۔۔

جبکہ احان رئیس کو گھور کر وہاں سے چلا گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم ہانم۔۔۔۔۔ بالاج مسکراتے ہوئے پرجوش سا چھت پر آیا تھا جہاں ہانم سوچوں میں گم تھی۔۔ بالاج کی آواز پر اسکی طرف پلٹی۔۔

"ہانم تمھارے لئے خوشخبری ہے میرے پاس۔۔ بالاج قریب آتا اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولا جو سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"پوچھو گی نہیں؟ بالاج نے اسے خاموش دیکھ کر خود ہی پوچھ لیا۔۔

"جی بتائیں۔۔۔

"ماما اور ڈیڈ کل آرہے ہیں یہاں تم سے ملنے۔۔۔ بالاج کی بات سن کر بھی وہ چپ سی کھڑی تھی کہ بالاج کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی۔۔۔

"کیا بات ہے تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم خوش ہیں لیکن آپکو نہیں لگتا یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے؟ بالاج کہ پوچھنے پر اس نے سر جھٹک کر پوچھا تھا۔۔۔

بالاج نے اسکی بات سن کر گہری سانس لی۔۔

"ہانم یہ تو اچھی بات ہے ہمارے لئے۔۔پھر مام ڈیڈ نے تو شادی میں آنا ہی تھا۔۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔بالاج کی بات سن کر اس نے سر ہلا کر نظریں جھکائیں تھیں کہ بالاج نے اسکے چہرے کو تھام کر اپنے قریب کیا تھا ہانم نے گھبرا کر اسے دیکھا جو ہانم کی آنکھوں میں جھانکتا جھک رہا تھا اچانک ہانم نے اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر رکھا تھا کہ بالاج چونک کر پیچھے ہٹا۔۔

"ہانم ہماری شادی ہونے جا رہی ہے۔۔۔بالاج کا انداز عجیب سا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی پر ابھی ہونی ہے۔۔ہوئی نہیں۔۔۔ہانم اسے دیکھ کر بولی جس نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سینے سے لگایا تھا جبکہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

"اتنا تو چلتا ہے ہانم یا مجھ پر بھروسہ نہیں ہے تمہیں۔۔

"ہم بس اتنا جانتے ہیں کہ یہ گناہ ہے بالاج۔

"تو پھر ہزار مردوں کہ سامنے ناچنا کیا ثواب کہ زمرے میں آتا ہے؟ بالاج کی بات سن کر ہانم نے شدید حیرت سے اسے دیکھا تھا جو اسکے دیکھنے پر لب بھینچ گیا تھا۔

"سوری ہانم مجھے تمہاری باتوں پر غصّہ آ گیا تھا۔۔۔ سوری۔۔۔۔ بالاج بیچارگی سے کہتا اسکے چہرے کو تھام گیا تھا جبکہ ہانم بمشکل ضبط کرتے بولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"نہیں آپ کی غلطی نہیں ہے، ہم جہاں سے آئی ہیں وہاں یہی سب ہوتا ہے۔۔۔

"یار سوری پتہ نہیں غصے میں منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔ بالاج شرمندہ ہونے لگا جبکہ ہانم اسکے اس طرح کہنے پر خاموش ہو کر سر کہ ساتھ نظریں جھکا گئی کہ بالاج نے ایک بار پھر اسکا چہرہ تھاما تھا۔۔

"سوری ہانم۔۔۔۔ بالاج نرمی سے کہتا اسکے چہرے پر جھک گیا تھا کہ ہانم نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی تھیں جبکہ آنکھ سے آنسوں کا قطرہ ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہانم آپی۔۔۔۔ نورین کی آواز پر بالاج جو پوری طرح سیر اب بھی نہیں ہوا تھا بدمزہ ہوتے ہانم کو چھوڑتا چھپنے کہ لئے وہاں سے بھاگا تھا جبکہ ہانم نے گہری گہری سانس لیتے ڈوپٹے سے چہرے کو پوچھا تھا۔۔

"نورین ہم یہاں ہیں۔۔۔۔ ہانم جلدی سے اسے جواب دیتی خود ہی سیڑیاں اترنے لگی

وہ جو اسکی آواز پر بھاگتی ہوئی آرہی تھی بروقت رکی۔۔۔

"افففف میں تو پریشان ہو گئی تھی ہانم آپی آپکو کمرے میں موجود نا۔۔نورین کی زبان کو یکدم بریک لگی تھی جب ہانم تشکر سے اسے دیکھتی نورین کہ گلے لگی تھی۔۔

"کیا ہوا ہانم آپی؟

"ہم ڈر گئی تھیں۔۔۔اچھا ہوا تم آگئی۔۔۔ہانم گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے بول رہی تھی جو اسکے ڈرنے والی بات پر اس سے الگ ہوئی تھی۔

"آپ اور ڈر رہی تھیں؟ہانم آپی آپ تو بہت بہادر ہیں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔

"ہاں ہم بہادر ہیں۔۔۔۔نورین کہتے ساتھ دوبارہ اسکے گلے سے لگی تھی کہ ہانم نے بے آواز دوہرا کر اپنے لبوں کو زور سے رگڑا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔عروج نڈھال سی موبائل کان سے لگا کر بولی کہ صبح سے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔

"ہیلو میری جان کیا کر رہی ہو؟ساجد بنگلے کہ باہر اندھیرے گوشے میں کھڑا تھا۔۔۔

"طبیعت عجیب ہو رہی ہے شاید تمھارے جانے کا اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ عروج نے شرارت سے کہا جب دوسری طرف کی بات سن کر عروج زور سے چیخ مارتی اٹھ کر بیٹھی

"کیا واقعی تم نہیں گئے؟

"نہیں میں جا ہی نہیں سکا۔۔۔ ساجد نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔

"اچھا تو ایسی بات ہے اور تم اب بتا رہے ہو۔۔ عروج تکیہ اپنے گود میں رکھتے ہوئے شرماتے ہوئے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سرپرائز نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔

"یہ کیسا سرپرائز ہے رات کہ تین بجے؟ میں تو اب آ بھی نہیں سکتی۔۔۔ عروج نے منہ بنا کر کہتے آنکھیں گھمائیں۔

"میں تو آ سکتا ہوں نا میری جان۔۔۔۔

"کیا مطلب؟

"مطلب میں گھر کہ پچھلی طرف گلی میں کھڑا ہوں۔۔ عروج اسکی بات سن کر تیزی

سے بستر سے اتری۔۔

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں تم وہیں روکنا۔۔

"چابی ہے تمھارے پاس؟ساجد نے اسکی بات سن کر پوچھا۔۔

"نہیں لیکن تم فکر مت کرو میں آنٹی کہ کمرے سے لے لوں گی ویسے بھی سب سو رہے ہیں کسی کو بھی پتہ نہیں چلے گا۔۔۔عروج کی بات پر ساجد کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج موبائل رکھ کر دبے قدموں چلتی ہوئی ثوبیہ بیگم کہ کمرے کہ دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ اچانک اسے متلی ہونے لگی منہ پر ہاتھ رکھتے ہی وہ تیزی سے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی جبکہ دوسری طرف ساجد جو عروج کہ آنے کا انتظار کر رہا تھا کچھ ہی دیر میں کال آنے پر چونکا اسکرین پر عروج نام پڑھ کر کال اٹھا کر کان سے لگایا۔۔

"ہیلو۔۔۔۔

"ساجد میں ابھی نہیں آپاؤں گی۔۔عروج کی بات سن کر ساجد کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔

"لیکن کیوں؟

"پلیز سمجھو میری طبیعت سہی نہیں ہے کل ہم پکا ملیں گا۔۔۔اچھا میں رکھتی ہوں۔۔۔بائے۔۔عروج تیزی سے بات مکمل کرتی دوبارہ سے باتھروم میں گھس گئی جبکہ دوسری طرف ساجد کا غصّے سے برا حال ہو گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نورین نے جیسے ہی کروٹ بدلی ہانم کو جاگتے دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئی

"ہانم آپی؟کیا بات ہے نیند نہیں آرہی؟نورین کی آواز پر وہ جو سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی چونکی اس سے پہلے وہ جواب دیتی عائشہ نیند میں اسے خاموش رہنے کا بول کر دوبارہ سو گئی تھی۔۔۔

نورین ایک نظر اسے دیکھ کر اٹھ کر ہانم کو بالکنی میں چلنے کا اشارہ کرتی آگے بڑھ گئی جبکہ ہانم اسکی حرکت پر مسکرا کر اٹھتی اسکے پیچھے گئی تھی۔۔

"کیا ہوا اب بتائیں؟ نورین اسے دیکھ کر دوبارہ پوچھنے لگی۔۔ جس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تھا۔

چاند کی روشنی نے اندھیرے میں چاندنی بکھیری ہوئی تھی جبکہ ہلکی ہلکی ہوا ذہن کو سکون بخش رہی تھی۔۔

"ہم بہت پریشان ہیں نورین

"کیسی پریشانی۔۔۔ نورین نے چونک کر اسے دیکھا جس نے گہری لمبی سانس کھینچی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم خوش و مطمئن ہونا چاہتی ہیں لیکن پھر بھی یہ دونوں چیزیں ہمارے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں۔۔۔۔ بالاج ہم سے شادی کرنا چاہتے ہیں پر ہم چاہ کر بھی خوش نہیں ہو پا رہی ہیں ایسا کیوں ہے ہم نہیں جانتی۔۔۔ ہانم کو معلوم ہی نہیں چلا کہ وہ کیا بول چکی ہے احساس تو اسے تب ہوا جب نورین نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"کیا واقعی بالاج بھائی آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟

"کیا واقعی بالاج بھائی آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟

ہانم نے اسے دیکھا جسکے چہرے پر صرف حیرت و بے یقینی کہ تاثرات تھے۔۔

"آہاں۔۔۔ لیکن تم اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو؟ ہانم نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اسے دیکھ کر وہ یہ سوال نہیں کر سکی کہ تمہیں سن کر خوشی ہوئی۔۔۔

جبکہ ہانم کہ سوال پر نورین نے گہری سانس لی تھی۔۔

"وہ اس لئے کیونکہ بالاج بھائی شادی کہ نام سے دور بھاگتے ہیں اور پھر انکا خود یہ کہنا ہے ابھی انکی عمر نہیں ہے خیر ویسے سہی ہے چوبیس سال کہ تو ہیں۔۔۔ نورین بتاتے ہوئے آخر میں شریر ہوئی جبکہ ہانم کو جیسے جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

"حیرت ہے بالاج بھائی پر خیر انکا کوئی قصور بھی نہیں ہے آپ ہیں ہی اتنی پیاری کہ وہ آپ سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔۔۔ نورین اپنی ہی دھن میں باتیں کیے جا رہی تھی جبکہ ہانم کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔

"طوائف کوٹھے میں ہی اچھی لگتی ہے ہانم داؤد انکے ساتھ گھر کوئی نہیں بساتا۔۔۔ حرا بائی کی دل کو چیرتی آوازیں اسکی سماعتوں میں گھلنے لگی۔۔

"ہم کل ہی بالاج سے اس بارے میں بات کریں گے۔۔۔ہانم سوچتی ہوئی نورین کو دیکھنے لگی۔۔۔

"ہم پانی پی کر آتی ہیں۔۔۔ہانم نورین کو کہتی ہوئی جانے لگی پھر یکدم روک کر اسکی جانب گھومی۔۔۔

"نورین گھر میں کسی کو ابھی مت بتانا پلیز۔۔۔

"ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گی۔۔۔نورین اسے دیکھ کر مسکرا کر کہتی باہر دیکھنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساجد جو ہنوز وہیں تھا اچانک ہی اسکی نظر بالکنی میں کھڑی ہانم اور نورین پر پڑی تھی دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھیں یکدم ہی ساجد کی نظر نورین پر ٹکی تھی۔۔

ایک شیطانی مسکراہٹ نے اسکے چہرے کا طواف کیا تھا۔۔

ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھتے اس نے عروج کا نام دیکھا تھا جہاں کل ملنے کہ لئے وہ ہوٹل آنے والی تھی۔۔

"میری جان اب تم سے دل بھرنے لگا ہے چلو پھر ایک آخری ملاقات کرتے

ہیں۔۔۔۔ساجد بولنے کہ ساتھ موبائل کو جیب میں رکھتا دوبارہ نظر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگا جہاں اب صرف نورین موجود تھی۔۔۔

"چالاک لومڑی تمہیں قابو کرنے میں مزہ آئے گا۔۔۔۔ساجد بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے آگے بڑھ گیا جبکہ نورین بالکنی میں موجود جن بھائی کو پکارنے کہ بعد خود ہی ڈر کر اندر چلی گئی تھی اس بات سے انجان کہ ایک انسانی شیطان اسکی زندگی میں تہلکا مچانے والا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانم پانی پینے کہ بعد کمرے کی طرف بڑھنے لگی جب اچانک بالاج نے پیچھے سے اکر اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"میں ہوں بالاج، چیخنامت۔۔۔ہانم اسکی حرکت پر کانپ گئی تھی۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔۔بالاج اسکے کان میں کہتا ہانم کا ہاتھ پکڑ کر گیسٹ روم کی جانب بڑھنے لگا۔۔

"ہمارا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔۔ہانم گھبرا کر کہنے لگی لیکن وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا تیز

تیز چلتا وہ اسے روم میں لایا تھا۔۔

"میں تمھارے پاس ہی آرہا تھا۔۔۔ بالاج نے کہتے ساتھ دوبارہ اسے اپنے حصار میں لیا تھا جبکہ ہانم خوف سے آنکھیں پھیلائے سامنے موجود پھولوں سے سجے بستر کو دیکھ رہی تھی جہاں پھولوں سے درمیان میں دل بنایا گیا تھا جبکہ سائیڈ ٹیبل پر کینڈلز رکھی ہوئی تھیں..

ہانم کہ دل کی کیفیت جو کچھ دنوں سے عجیب سی ہو رہی تھی ایک بے چینی تھی جو اسے سکون نہیں دے رہی تھی آج جیسے سب ساکت ہو چکی تھیں۔۔۔

بالاج نے اسکی مہندی سے رچی ہتھیلیوں پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے۔۔ کہ ہانم نے جھٹکے سے اسے خود سے پیچھے دھکا دیا تھا بالاج اس اچانک افتاد پر جیسے لڑکھڑا گیا۔۔

"کیا ہو گیا ہے ہانم؟

"یہی سوال ہم آپ سے پوچھیں کہ آپ کو اچانک کیا ہو گیا ہے یہ۔۔ یہ سب کیا ہے؟ ہانم نے اپنی لرزتی آواز میں کہتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔۔

"افففف! ہانم ہم شادی کرنے جا رہے ہیں کل میرے ماں باپ آرہے ہیں اور تم ہو کہ

ایسے ڈر رہی ہو۔۔اتنا تو چلتا ہے یار میری گرل فرینڈ بھی اس طرح نہیں کرتی تھی جتنا تم نخرہ دکھا رہی ہو۔۔

"نن نہیں ہم آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔ہم چلے جائیں گے یہاں سے۔۔۔ہانم اسکی بات پر تکلیف سے کہتی ہوئی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی تھی کہ بالاج جو اسکی بات پر اسے دیکھ رہا تھا ہانم کو کمر سے تھام کر اٹھا کر بستر پر پٹخ چکا تھا کہ ہانم کراہ کر رہ گئی پھٹی پھٹی آنکھیں سے وہ بالاج کہ نئے روپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے چلی جانا۔۔مت کرنا شادی کوئی بات نہیں لیکن ایک رات تو میری ہو ہی سکتی ہو نا۔۔۔بالاج کہتے ساتھ اس کہ نزدیک آیا تھا جس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے بالاج کہ ساتھ گزارا ایک ایک لمحہ اسکی نظروں کہ سامنے گھومنے لگا تھا۔۔۔

بالاج اسے ساکت دیکھتا اسے دھکا دے کر بستر پر گراتا اس پر جھکا ہی تھا کہ ہانم یکدم ہوش میں آتے ہی اس نے بالاج کے چہرے کو نوچ ڈالا کہ بالاج بلبلا کر اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

کراچی کہ علاقے گلشن اقبال میں واقع وہ خوبصورت سا بنگلہ اپنی مثال آپ تھا۔۔رات کہ چار بجے کا وقت تھا جب گھر کا بیرونی گیٹ کھول کر ایک گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

لان میں موجود جہانزیب صاحب کی بیوی (سیرت جہانزیب) کرسی پر بیٹھیں اونگھ رہی تھی۔۔۔

جب گاڑی کا دروازہ کھول کر جہانزیب صاحب اور انکا سب سے بڑا بیٹا (جنید جہانزیب) گاڑی سے اتر کر لان میں موجود سیرت بیگم کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے انکی جانب بڑھا تھا۔

"السلام علیکم امی۔۔۔۔جنید انکے سامنے بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا کہ سیرت بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا پھر جہانزیب صاحب کو جو انھیں تھکے تھکے سے لگ رہے تھے۔

"مجھے لگا آپ لوگ اب صبح ہی پہنچیں گے۔۔سیرت بیگم اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولیں تھی۔۔۔

دونوں باپ بیٹا کام کہ سلسلے میں ترکی گئے ہوئے تھے۔

"امی یہ پاپا کی وجہ سے دیر ہوئی ہے وہاں ائیر پورٹ پر انہیں بہت ہی پیاری سی لیڈی ملی تھیں۔۔۔ جنید نے شرارت سے اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے اپنی ماں کو بتایا تھا کہ سیرت بیگم نے پلٹ کر جہانزیب صاحب کو گھورا تھا۔۔

"ارے نہیں بھئی وہ تو بیچاری پہلی بار سفر کر رہی تھی تو۔۔

"جی جی سب معلوم ہے مجھے رہنے ہی دیجئے آپ تو۔۔ سیرت بیگم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے انھیں کہتے اپنے بیٹے کو دیکھا جو اپنے باپ کی شکل دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور تم کیوں اتنا مسکرا رہے ہو ہاں؟ نواب صاحب سے بات ہوئی کب آ رہا ہے واپس؟ سیرت بیگم نے جنید کا کان پکڑتے ہوئے اپنے دوسرے بیٹے کہ متعلق استفسار کیا تھا کہ اب کی بار جہانزیب صاحب مسکرا رہے تھے۔

"ہاں ہاں بتاؤ برخوردار کہاں ہیں ہمارے ھاد صاحب۔۔۔ جہانزیب صاحب نے مزے سے پوچھا تھا اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتا ہادی جہانزیب بھاگتے ہوئے وہاں آیا تھا اور آتے ہی اپنے باپ سے ملا تھا کہ سیرت بیگم اسکی طرف متوجہ ہوئی تھیں جبکہ

جنید نے شکر بھرا سانس لیتے اپنا کان سہلایا تھا ساتھ ہی موبائل پر ھاد کو میسج کرنے لگا جو اپنے دوستوں کہ گروپ کہ ساتھ اسلام آباد گیا ہوا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہانم تیزی سے دروازے کی جانب بھاگی تھی کہ بالاج گال پر ہاتھ رکھے غصّے میں اٹھ کر کھینچ کر اس نے اسکی ٹانگ پر اپنی ٹانگ ماری تھی کہ ہانم دھڑام سے نیچے گری تھی کہ پاس ہی موجود گول میز کا کنارہ اسکے ماتھے پر زور سے لگتے ہی خون بہنے لگا تھا

"چھوڑ دیں مجھے۔۔۔۔چھوڑ۔۔۔ہانم تڑپ کر اپنے ماتھے کو دبا کر کراہی اس سے قبل اس کی آواز باہر جاتی بالاج نے اسکا منہ ہانم کہ ہی ڈوپٹے سے باندھنا شروع کر دیا ہانم روتی ہوئی اس سے خود کو بچا رہی تھی لیکن بالاج جنونی سا اسکا منہ باندھ کر اسے اٹھا کر دوبارہ بستر پر اچھال چکا تھا۔۔۔

"بہت برداشت کر لیا تمہارا نخرہ اب اور نہیں سمجھی۔۔۔۔وہ نامرد تھے جو تجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکے تھے۔۔۔۔

بالاج کہتے ہوئے اپنی ٹی شرٹ اتار کر اسکی طرف بڑھنے لگا تھا کہ ہانم کا خون اسکی پلکوں

سے ہوتا گال سے نیچے اسکی گردن تک جانے لگا تھا۔۔۔

سامنے موجود شخص جو اس سے محبت کا دعویدار بنا ہوا تھا اپنے اصلی روپ میں آتے ہی درندگی پر اتر آیا تھا۔۔

"کہا تھا نا بہت چیلنجنگ لگی تھی تم مجھے۔۔۔ بالاج کی بات پر ہانم کی آنکھیں پھیلیں۔

"اور بالاج طارق کو چیلنج بہت پسند ہیں۔۔ ویسے تم ہو ہی کیا اپنی اوقات جانتی ہو دو ٹکے کی طوائف ہو تم اور یہ ہے تمہاری اوقات جو مرتے دم تک تمھارے ساتھ رہے گی۔۔۔ بالاج بولتے ساتھ بستر پر گھٹنا رکھتے ہوئے ہنسا تھا کہ ہانم نے تیزی سے اپنے لبوں سے کپڑا کھولنے کہ لئے ہاتھ بڑھائے تھے اور یہیں وہ غلطی کر بیٹھی تھی۔۔۔

بالاج ایک ہی جست میں اس پر حاوی ہوتے دونوں ہاتھوں کو پیچھے ہی موڑ کر ہانم کی گردن پر جھکا تھا ہانم بری طرح بلک رہی تھی۔۔۔ بولنے کی کوشش میں اسکے ماتھے سے اور زیادہ خون بہہ رہا تھا۔۔۔

حد تو تب ہوئی جب بالاج نے اسکی آستین کو زور سے کھینچ کر پھاڑا تھا کہ ہانم اپنی پوری جان لگا کر ہاتھوں کو آزاد کرواتی بالاج کو دونوں ہاتھوں سے مارنے لگی تھی کہ بالاج کی

آنکھ میں اسکی انگلی زور سے لگنے پر وہ تڑپ گیا تھا جبکہ ہانم لمحہ ضائع کیے بغیر سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو اٹھ کر اسکے سر پر مار چکی تھی کہ وہ یکدم ہی چیخا تھا۔۔۔

اس سے قبل ہانم باہر نکلتی سامنے ہی نورین کو دیکھ کر وہ کانپ گئی نورین جو اسکے ابھی تک نا آنے پر ڈھونڈھنے نکلی تھی چیخ کی آواز پر اس طرف آئی تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر وہ بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی اندر موجود بالاج کو دیکھ رہی تھی جو اپنا سر تھامے ہوئے تھا۔۔

"نو۔۔۔ہانم نے کچھ بولنا چاہا ہی تھا کہ نورین نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑا لیا۔

"چلیں یہاں سے۔۔۔نورین کہتے ساتھ اسے لے کر اِدھر اُدھر دیکھ کر دروازے کی کنڈی کھول کر ہانم کو لیتے باہر نکل گئی۔۔۔پیچھے بالاج اپنا سر پکڑے کمرے سے نکلا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

"نورین ہم۔۔۔۔

"ہانم آپی کچھ مت کہیئے گا پہلے یہاں سے نکلیں۔۔۔۔نورین آہستہ آواز میں کہتی اسے گھر سے باہر نکال کر تیزی سے اسکے گلے سے لگی تھی۔۔

"مجھے نہیں معلوم تھا بالاج بھائی اس قدر گھٹیا نکلیں گے۔۔۔۔آپ یہیں باہر روکیں میں عائشہ کو بلاتی ہوں۔۔۔نورین اسے بولتی اندر جانے لگی جب ہانم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔۔

"کیوں؟ہانم ماتھے کو دباتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"کیونکہ ہم یہاں نہیں ٹھہر سکتیں میری امی نے سیکھایا ہے کہ جہاں ایسے درندے موجود ہوں وہاں سے بھاگ نکلو اس لئے میں آپکو اور اپنی بہن کو یہاں نہیں رہنے دے سکتی بس آپ ایسا کریں مین روڈ تک چلیں میں آرہی ہوں۔۔

نورین روانی سے اپنی بات مکمل کرتی اندر بھاگی تھی جبکہ ہانم کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔

"ہماری عزت کو بچایا ہے تم نے اور یہ ہانم داؤد تمہارا احسان مرتے دم تک نہیں بھولے گی۔۔۔

ہانم بڑبڑاتے ہوئے گلے میں جھولتے ڈوپٹے کو سر پر اوڑھتی چلنے لگی بالاج کہ لات مارنے کی وجہ سے اسکی ٹانگوں میں تکلیف ہو رہی تھی جبکہ ایک ہاتھ سے پیشانی دبائے وہ چلتی جا رہی تھی ہر طرف ہو کا عالم تھا۔۔ایک دو مرتبہ ہانم کو خوف آیا لیکن اپنی عزت سے بڑھ کر اسکے لیے کچھ نہیں تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

نورین جیسے ہی اندر داخل ہوئی بالاج کو دیکھ کر تیزی سے چھپ گئی۔۔۔

"اب کیا کروں؟اللہّ مدد فرمائیں۔۔نورین اسے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں دعائیں کر رہی تھی جب بالاج نے تکلیف سے اپنے سر کو دبایا۔۔

"آہ۔۔۔بھاڑ میں جائے طوائف کہیں کی۔۔ویسے بھی میرا کچھ نہیں اکھاڑ سکتی۔۔۔۔بالاج غصّے میں کہتا کمرے کی طرف بڑھ گیا لیکن پلر کہ پیچھے چھپی نورین کو لگا جیسے کسی نے اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔

(تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے اب تم ایسی عورتوں کی وکالت کرو گی)عائشہ کی غصّے سے بھری آواز گونجی کہ نورین تیزی سے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی نورین نے اسکا پرس جو وہ اسکے لئے لائی تھی کھول کر دیکھنے لگی جب عائشہ کی آواز پر نورین نے اسے دیکھا تھا۔

"نورین کیا کر رہی ہو؟ عائشہ نے حیرت سے نیند کی وجہ سے بھاری ہوتی آواز میں پوچھا تھا کہ نورین اسے دیکھتے رہنے کہ بعد گہری سانس لے کر وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

"وہ ہانم آپی کی امی کا فون آیا تھا تو وہ چلی گئی ہیں پر اپنا پرس بھول گئیں۔۔۔

"کیا؟ مجھے تو اٹھا دیتی۔۔۔ عائشہ کی نیند جیسے ہانم کہ جانے پر اڑ گئی تھی۔

"کوئی بات نہیں عائشہ میں ان سے مل کر دے دوں گی۔۔

"کیا تمہیں معلوم ہے اسکا ایڈریس؟

"نہیں تو پر میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ نورین تیزی سے پرس لے کر وہاں سے بھاگی تھی جبکہ عائشہ ماتھا پیٹ کر اٹھ کر دروازہ بند کر کہ باتھروم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہانم درخت کہ ساتھ کھڑی رو دینے کو ہو رہی تھی جب سنسان سڑک پر بھاگنے کی آواز پر ہانم نے پلٹ کر دیکھا تھا دور سے نورین ارد گرد اسے ڈھونڈھتے ہوئے آ رہی تھی۔۔

ہانم سکون بھرا سانس لیتی اسکی جانب بھاگی تھی کہ نورین نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔۔

نورین یکدم رکی تھی جبکہ ہانم تیزی سے اسکی طرف آرہی تھی۔۔

(کبھی دیکھا ہے انہیں) اپنی ہی بات یاد آنے پر نورین مدھم سا مسکراتے ہوئے اسکے قریب آتے ہی ہانم کا ہاتھ تھام کر پرس اسکے حوالے کر چکی تھی جبکہ پرس دیکھ کر ہانم کو یاد آیا تھا کہ پرس میں اس نے اپنے سارے پیسے رکھے تھے۔۔

ایک اور احسان۔۔۔ہانم بس سوچ کر رہ گئی۔۔

"ہانم آپی یہاں سے آپ کہاں جائیں گی؟

"ہم ہم گھر۔۔۔ہانم بری طرح ہچکائی تھی جب نورین کی بات پر ہانم نے کرب نے آنکھیں میچی تھیں۔ .

"آپ سوچ رہی ہوں گی کہ میں کیسے جانتی ہوں تو ابھی میں بالاج بھائی کی بڑبڑاہٹ سن کر آرہی ہوں۔۔۔نورین کہ بتانے پر ہانم نے آسمان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہانم آپی آپ یہاں سے چلی جائیں۔۔۔

"کہاں جائیں نورین ہم اس پوری دنیا میں تنہا ہیں جہاں بھی چلے جائیں ہماری منحوس

حقیقت پہلے وہاں چلی جاتی ہے۔۔۔ہانم نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اسے کہا تھا جو دکھ سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

یکدم بادلوں کی گرج پر دونوں چونکی تھیں۔۔

"مجھے اب جانا چاہیے۔۔۔ورنہ عائشہ بہت پریشان ہو گی۔۔۔نورین بے بسی سے اسے دیکھ کر بولی تھی وہ جانتی تھی کہ ہانم کو اکیلا چھوڑنا ٹھیک نہیں ہے لیکن وہ مجبور تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو ہانم کی سچائی معلوم ہو۔۔۔۔

"ت تم۔۔

"میں نہیں جاسکتی ہانم آپی لیکن میں کل ہی کسی بہانے سے عائشہ کہ ساتھ واپس لاہور چلی جاؤں گی، آپ یہ میرا کوٹ رکھیں۔۔۔۔نورین اپنے ہاتھ میں پکڑے لانگ کوٹ کو اسے دینے لگی جو وہ آتے وقت لائی تھی۔۔۔

"چلتی ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا اور ہاں کوٹ کی جیب میں چھوٹی سی ڈائری ہے اس میں میرا عائشہ ابو امی سب کا نمبر نام کہ ساتھ محفوظ ہے۔۔۔مجھے آپ کال کر سکتی ہیں۔۔۔نورین کی بات پر ہانم نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو واقعی اس میں چھوٹی سی

ڈائری تھی۔۔

نورین اسکے ہاتھ میں اپنی ڈائری دیکھ کر جھینپ گئی۔۔

"دراصل بادام کم کھائے ہیں نا تبھی یہ کرنا پڑا نورین کی بات پر ہانم ہنسی تھی کہ ساتھ ہی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے نورین نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا پھر الگ ہوتی پلٹ کر بھاگنے کہ انداز میں گیٹ تک پہنچ کر ایک نظر پلٹ کر دکھ سے اسے دیکھتی اندر چلی گئی۔۔

جبکہ ہانم اسکے جاتے ہی مرے مرے قدموں سے دوبارہ چلنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر جھکائے وہ چلتی جا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے راستہ اسے کس منزل تک لے جائے گا۔۔۔پیشانی سے خون رسنا اب بند ہو چکا تھا جبکہ سردی سے اسکے گال اور ناک سرخ ہو چکے تھے۔۔

"ہم کیسے اسکے فریب میں پھنس گئے۔۔۔۔ کتنی ہی بار وہ یہ سوال خود سے پوچھ چکی تھی۔۔

ہانم اپنی سوچوں میں اس قدر غرق تھی کہ بائیک کہ روکنے کی آواز اسے سنائی ہی نہیں دی ہوش تو تب آیا جب آدمی نے اسکی کلائی جکڑی تھی۔۔ہانم نے جھٹکے سے سامنے موجود مرد کو دیکھ کر وہ بری طرح ڈر گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاہاہا کیا ہوا بیٹا؟ عاشر نے تابش کو دیکھتے ہوئے یکدم ہنستے ہوئے چھیڑا تھا۔

"تم سے مطلب؟ تابش جو پہلے ہی منہ لٹکا کر گاڑی چلاتے ھاد کو گھور رہا تھا اسکی بات پر چڑھ کر بولا کہ دانش اور منان کہ ساتھ ھاد بھی ہنسنے لگا۔۔۔تابش ھاد کہ ہنسنے پر جل گیا۔

"زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم لوگ۔۔۔کیا ہو جاتا اگر میری منگنی تک تم چاروں روک جاتے تو پر نہیں بھئی بہت ہی مشہور شخصیتں جو بن گئے ہیں آپ سب۔۔

"کوئی شک۔۔۔ھاد اپنی دھیمی بھاری آواز میں بولتا دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

ھاد جہانزیب عمر ستائیس سال، اونچا لمبا قد، کسرتی جسم، گہری بھوری آنکھیں ہونٹ

کہ اوپر ننھا سا تل چہرے پر ہلکی ہلکی مو چھیں اور داڑھی اس پر خوب جچتی تھی۔۔۔۔ھاد کو سنگنگ کا شوق بچپن سے تھا اور آج وہ اپنے ہی میوزک بینڈ کا لیڈر تھا، کتنی ہی لڑکیاں اسکی دیوانی تھیں۔۔۔ھاد اپنی تعلیم کہ ساتھ اپنے اس بینڈ کو بھی بھرپور وقت دیتا تھا یہی وجہ تھی کہ کم ہی وقت میں انہوں نے اپنا ایک نام بنالیا تھا اسلام آباد بھی وہ ایک کانسرٹ کہ لئے ہی آئے تھے جو ہمیشہ کی طرح کامیاب رہا تھا۔۔۔

"ہاں تو جب پتہ ہے تو چپ رہو نا۔۔۔۔منان نے مسکراتے ہوئے اسے کہا تھا کہ تابش سیٹ سے اٹھ کر پیچھے اسکے بالوں کو پکڑ کر کھینچنے لگا گاڑی میں ایک بار پھر سب ہنسے تھے لیکن تابش تو جیسے چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"یار ھاد روک اسے بھائی۔۔۔۔منان کی دوہائی دینے پر ھاد نے ایک ہاتھ تابش کہ کندھے پر رکھ کر اسے دیکھا ہی تھا جب اچانک ہی عاشر کی نظر سامنے گئی تھی

"ھاد سامنے دیکھ۔۔۔۔عاشر کے چلانے پر ھاد نے تیزی سے سامنے دیکھا تھا لیکن مقابل ہانم نے گاڑی آتے دیکھ کر آنکھوں کو میچ کر مٹھیاں بھینچی تھیں جبکہ وہ شخص تیزی سے بائیک پر بیٹھتا وہاں سے بھاگ نکلا

اس سے قبل گاڑی ہانم کو ہٹ کرتی ھاد اسے بچانے کہ چکر میں گاڑی آدھی فٹ پات پر

چڑھا چکا تھا۔

"کیا ہم بچ گئے ہیں؟تابش نے گھبراتے ساتھ ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"نہیں ہم اس چڑیل کی وجہ سے پھنس گئے ہیں۔۔۔۔منان نے دانت پیستے ہوئے دانش کو جواب دیا تھا۔۔۔

منان کی بات سنتے ہی ان چاروں نے بیک وقت پلٹ کر سڑک پر دیکھا تھا جہاں بقول منان کہ چڑیل وہیں موجود تھی۔۔

"بال دیکھوا سکے۔۔۔عاشر کھڑکی سے جھانکتے ہوئے بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیوقوف بال نہیں پیروں کو دیکھوا لٹے تو نہیں ہیں کہیں۔۔عاشر کہ سر پر ہاتھ مارتے دانش نے آہستہ سے کہا۔۔

ھادان سب کو افسوس سے سن رہا تھا جو اپنی حالت بھولے "چڑیل" پر تبصرہ کرنے میں مصروف تھے۔

"دانش دیکھ کر آؤ اسے...اور تم لوگ اتر کر دھکّا لگاؤ۔۔ھاد کی بات پر سب نے دانش کو دیکھا تھا کیونکہ گروپ میں ایک وہی تھا جو ڈرپوک سا تھا۔۔

"میں، میں کیوں جاؤں تم جا کر دیکھ لو۔۔۔میں گاڑی کو اتارنے میں مدد کر دیتا ہوں۔۔۔

دانش کی بات پر سب نے ہنستے ہوئے ھاد کو دیکھا تھا جس نے مڑ کر دانش کو سنجیدگی سے دیکھا تھا

"پلیز میرے اچھے بھائی ہم یہ کر لیتے ہیں تم دیکھ لو اس چڑیل مم مطلب جو بھی ہے۔۔۔دانش نے مسکین سی شکل بنا کر کہتے منت کی تھی کہ ھاد مسکرا کر گاڑی سے اتر کر سڑک پر دیکھنے لگا وہ جو بھی تھی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی جبکہ ھاد کی نظر اسکی لمبی چٹیا میں الجھ کر رہ گئی تھی لیکن جلد ہی سر جھٹک وہ اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔

"رکو۔۔۔مردانہ بھاری آواز پر وہ جو تکلیف سے پیشانی کو آہستہ آہستہ دباتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی رات سے یہ وقت ہو گیا تھا اسے ایک لمحہ بھی سکون کا میسر نا ہوا تھا اور اب بھی یکدم آواز پر ٹھٹھک کر رکی تھی دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

"یا اللہ مدد کریں۔۔ہانم نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

ھاد جو اسکے مڑنے کا انتظار کر رہا تھا بیزار ہوتے خود ہی چلتا ہوا اسکے سامنے آیا تھا جس

نے سر جھکا لیا تھا۔

ھاد نے بغور اسے دیکھا تھا جس کی پیشانی زخمی تھی جبکہ سر جھکا ہونے کی وجہ سے وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا۔۔

"کون ہیں آپ؟ ھاد کہ سوال پر ہانم نے لب دبائے تھے اس سے قبل وہ پھر کچھ بولتا گاڑی کو فٹ پات سے اتار کر گاڑی لیے وہ لوگ ان دونوں کی جانب آئے تھے کہ ہانم نے خوف سے اپنے برابر گاڑی روکنے پر گھبرا کر کچھ قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔ جبکہ وہ چاروں گاڑی سے اتر کر اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"نن۔ نہیں اللہ کہ واسطے ہمیں جانے دیں۔۔۔ ہمیں جانے دیں۔۔۔ ہانم خوف سے پوری کانپ رہی تھی جبکہ ہانم کا چہرہ دیکھ کر سب بنا پلک جھپکائے اسے دیکھنے لگے۔

سب سے پہلے ھاد کو ہوش آیا تھا بلاشبہ سامنے موجود لڑکی بہت خوبصورت تھی لیکن انھیں اسکی خوبصورتی نے نہیں بلکہ چہرے پر موجود زخموں نے ساکت کیا تھا۔۔۔

"ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں بہنا پر یہ آپ کہ حرام موت مرنے کہ چکر میں ابھی ہماری حلال موت ہو سکتی تھی۔۔۔ منان نے آگے بڑھ کر اسے کہا جو ہنوز ان پانچ ہٹے کٹے

لڑکوں سے خوفزدہ تھی۔

"ہم۔۔۔

"ایک سیکنڈ یہ حالت آپ کی کس خبیث نے کی ہے بتائیں مجھے۔۔۔

"جی جی بتائیں بہت ہی بڑا فائٹر ہے یہ ایک مار کر آتا ہے لیکن چھ کھا کر بھی آتا ہے۔۔دانش کی بات پر عاشر نے بھی اپنا حصّہ ڈالنا ضروری سمجھا جبکہ ہانم ان سے فاصلے پر کھڑی پرس کو دبوچے خوف سے انکی باتیں سن رہی تھی جبکہ ھاد خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ابھی اگر میں دیکھتا نہیں تو جانتی ہیں ابھی آپ ہسپتال میں ہوتیں یا شاید اس کی بھی نوبت نا آتی اور آپ کی اس بیوقوفی کی وجہ سے ہمارا اپنا کریر برباد ہو سکتا تھا۔۔ھاد نے اچانک ہی اسے ڈانٹا تھا کہ وہ بھی چپ ہو گئے تھے۔

"سہی بات ہے۔۔عاشر نے بولنا ضروری سمجھا تھا۔

"اب خاموش کیوں کھڑی ہیں آپ؟ کہاں ہے گھر آپ کا بتائیں۔۔ھاد کو جانے کیوں غصّہ آرہا تھا۔۔

"جی جی بتائیں کہاں رہتی ہیں؟تابش ھاد کو آنکھیں دکھا کر اسے پوچھنے لگا جس کی سسکی نکلی تھی۔۔

"کاش آپ ہمیں مار ہی دیتے تو ہمیں سکون آجاتا پر ہماری قسمت۔۔۔ہانم نے بولتے بولتے روک کر سانس لی۔۔

"ہمیں معاف کر دیں۔۔۔ہانم یکدم ان سب سے کہتی ہوئی جانے لگی جب ھاد اسکے سامنے آیا ہانم نے سر اٹھا کر آنکھیں پھیلائیں۔۔

"آپ کا گھر کہاں ہے؟صبح کی نیلی روشنی ہر سو پھیلنے لگی تھی۔۔۔ھاد کہ سوال پر بھی ہانم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا جب یکدم ہی عقب سے "ہانم داؤد" کہ نام کی پکار پر سب نے چونک کر اسے دیکھا تھا جبکہ ہانم نے جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا تو پتھر ہو گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"فجر کی نماز اور قران کی تلاوت کرنے کہ بعد وہ کمرے سے نکل کر لان میں چہل قدمی کر رہی تھی چہروں پر زخموں کہ نشان مندمل ہو چکے تھے لیکن روح پر لگے گھاؤ

شاید ہی وہ کبھی مندمل ہو سکیں۔۔

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا اسے وہاں چہل قدمی کرتے جبکہ وہ تھی جو اپنی ہی سوچوں میں غرق تھی اچانک ہی بیرونی گیٹ کا دروازہ کھلا تھا ساتھ ہی پرواڈ واندر داخل ہوتے پتھریلی روش پر آکر رکی تھی۔

تسنیم نے چونک کر روش پر دیکھا تھا اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا اپنے چاچا چاچی کو دیکھ کر جبکہ احان بھی مسکراتے ہوئے گاڑی سے اتر کر مٹھائی اور پھلوں کہ ٹوکرے گاڑی سے اتارنے لگا۔۔۔

تسنیم نے آگے بڑھ کر انھیں سلام کیا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام میری جان کیسی ہو؟ احان کی ماں نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر پیار کیا تھا جبکہ اصغر صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اسکی طبیعت کہ بارے میں پوچھا تھا۔

"چچی جان اتنی صبح صبح۔۔۔۔

"اس گدھے نے کل ہی بتایا تھا کہ تم سیڑیوں سے گر گئی تھی ہم تو رات کو ہی آجاتے پر اسی نے روک دیا۔۔۔

آرزو بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر بتایا تھا جس نے انکی بات پر احان کو دیکھا تھا۔

"آں ہاں جی وہ پتہ نہیں چلا کیسے پھسل گئی لیکن آئیندہ سمبھل کر ہر قدم اٹھاؤں گی تاکہ کوئی بھی چیز مجھے تکلیف نہ پہنچا سکے۔۔ تسنیم نے کرب سے کہا تھا کہ احان نے دکھ سے اسے دیکھ کر گہری سانس لی تھی۔۔

"امی ابّو آپ دونوں چلیں میں آتا ہوں۔۔۔احان انھیں بولا جو مسکرا کر اندر بڑھ گئے تھے جبکہ احان نے گارڈ کو ملازم کو بلانے بھیجا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں کہ جاتے ہی وہاں سکوت چھا گیا تھا۔۔۔

احان نے دوبارا اسے مخاطب کرنا چاہا جو اسے نہیں اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا ہم بات کر۔۔۔۔

"نہیں احان ہم بات نہیں کر سکتے اور یہ سب کیا ہے ہاں۔۔۔۔ تسنیم نے بھینچی ہوئی آواز میں خود پر ضبط کرتے ہوئے اسکی بات کاٹ کر ٹوکروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا جب ملازم کی آواز پر تسنیم نے رخ موڑ لیا جبکہ احان اسکی طرف متوجہ

ہوا۔۔

"جی صاحب۔۔۔

"یہ سب اندر لے جاؤ۔۔۔احان اسے کہتا تسنیم کا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔

"احان۔۔۔

"ششش!!چپ رہو بالکل سمجھی۔۔۔۔احان نے یکدم اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر ڈپٹا تھا۔۔

"ادھر بیٹھو۔۔۔آؤ شاباش۔۔۔احان اسے خود ہی کرسی پر بٹھاتا اسکے سامنے پنجوں کہ بل بیٹھتا تسنیم کہ ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"تم نے کل کہا تھا مجھے کہ احان میں تمھارے قابل نہیں رہی ہوں۔۔۔اور تم نے یہ بھی پوچھا تھا کہ تمھارے بھائی کہ گناہوں کی سزا مجھے کیوں ملی ہے اور میں آج انہی سوالوں کا جواب تم سے تمہیں مانگنے کی صورت میں دینے آیا ہوں۔۔۔۔ تسنیم کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی احان نے اسے منہ کھولتا دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر روکا تھا۔۔

"تم پر ترس نہیں کھا رہا ناہی اپنی محبت کا دعویدار بن کر یہ سب کر رہا ہوں تسنیم کیونکہ

جو تمھارے ساتھ ہو اوہ کہیں بار آپ کا ساتھ نبھانے کا وعدہ کرنے والے بھی وقت آنے پر چھوڑ جاتے ہیں۔۔میں بس تمہیں زندگی بھر اپنی آنکھوں کہ سامنے دیکھنا چاہتا ہوں بس۔۔۔احان بات مکمل کرتا جیکٹ سے چاکلیٹ نکال کر اسکی جانب بڑھاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"تسنیم علی کیا اپنے اس چشمش کزن سے شادی کرو گی؟

تسنیم نے اسکے اظہار پر بھیگی آنکھوں، مسکراتے لبوں سے اسکے ہاتھ سے چاکلیٹ پکڑی تھی کہ احان نے اپنی پکڑ مضبوط کر لی تھی۔۔

تسنیم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

"بھول گئی آدھی میری ہوتی ہے؟احان کی بات پر وہ ہنستے ہوئے اسکا حصّہ کرنے لگی جس نے چاکلیٹ اس کے حوالے کر دی تھی احان اسکی بھیگی پلکیں دیکھتا بے ساختہ ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسوں صاف کرنے لگا۔۔۔

تسنیم نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"پلیز تم روتی ہوئی بہت بری لگ رہی ہو۔۔۔احان گڑبڑا کر شرارت سے کہتا ارد گرد

دیکھنے لگا کہ تسنیم نے مسکرا کر اپنے آنسوں صاف کیے تھے اس سے قبل انکے درمیان اور کوئی بات ہوتی ملازمہ کہ آنے پر دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے جو انھیں بلانے آئی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو تم سب؟اس کا نام "ہانم داؤد" ہے۔۔ساجد مزے سے بولتے ساتھ ہانم کہ سامنے آکر روکا تھا۔۔

سب نے اسے دیکھنے کہ بعد ھاد کو دیکھا تھا اسکے دوست جانتے تھے ھاد جہانزیب کا غصّہ کافی خطرناک ہوتا تھا۔۔۔

ہانم ہنوز پتھرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم ہو کون؟ کیا آپ نے بلایا ہے؟ عاشر نے ساجد کو دیکھ کر پوچھا پھر مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"جی ہاں بالکل دراصل میں اس کا منگیتر ہوں۔۔ہانم کہ کال کرنے پر ہی میں یہاں آیا ہوں ہانم کی دونوں بہنیں بھی میرے ساتھ ہی ہیں، ہم سب واپس لاہور جا رہے

ہیں۔۔۔ساجد کی بات پر ہانم نے وین کی جانب دیکھا تھا۔۔

جبکہ سب نے ایک دوسرے سے نظروں کا تبادلہ کیا تھا آیا وہ ٹھیک کہہ بھی رہا ہے یا نہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالاج غصّے میں کمرے میں آتا ساجد کو کال کر کہ ہانم کہ یہاں تک پہنچنے کا سارا قصہ بتانے لگا اور یہ بھی کہ وہ سب جان چکا ہے۔۔۔

وہ جو ہوٹل پہنچنے والا تھا بیچ راستے ہی روک گیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں۔۔۔اور ہاں دس لاکھ کا انتظام کر کہ رکھنا آخر کو تم ہمارے کوٹھے کی حسین طوائف کو بھگا کر لے کر گئے ہو۔۔۔۔ساجد کی بات سن کر وہ اپنا سارا درد بھول چکا تھا۔۔

"میں۔۔۔میں نے نہیں بھگایا وہ خود بھاگی تھی۔۔

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے دس لاکھ نہیں تو حرا بائی خود آئے گی پھر یہ بات تمھارے خاندان میں پھیل سکتی ہے سوچو۔۔۔ساجد مسکراتے ہوئے اسے ڈرا رہا تھا بالاج کی

پیشانی پر پسینے کہ ننھے ننھے قطرے نمودار ہونے لگے تھے۔۔۔

اگر کسی کو بھنک بھی پڑھ گئی تو۔۔۔اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

"افففف میرے پاس نہیں ہیں اتنے پیسے۔۔۔بالاج نے جھنجھلا کر اسے کہا دوسری طرف ساجد کی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔

"میرے پاس ایک اور آفر ہے تمھارے لئے۔۔۔۔ساجد کے کہتے ہی بالاج نے تیزی سے اس سے پوچھا تھا۔۔

"آکر میں خود ہی لے لیتا ہوں امید ہے تم میرے ساتھ گھاٹے کا سودا کبھی نہیں کرنا چاہو گے۔۔۔۔ساجد کی بات پر "ٹھیک ہے" کہتے وہ سوچ میں پڑھ گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم چلو میری جان۔۔ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ساجد نے آگے بڑھ کر اس کہ کندھے پر بازو پھیلا کر مضبوطی سے ایک جھٹکا دیا تھا کہ ہانم کی کراہ نکل گئی تھی۔۔

"ایک سیکنڈ۔۔ھاد ساجد کو ہاتھ اٹھ کر روکتا ہانم کہ سامنے آیا تھا ساجد نے سامنے کھڑے لمبے چوڑے شخص کو ذرا سی گردن اٹھا کر دیکھا تھا کہ ساجد اس سے قد میں

چھوٹا تھا۔۔

"کیا آپ ان کو جانتی ہیں؟ ھاد کہ سوال پر ہانم نے آنسوؤں سے لبریز نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا کہ لمحے بھر کہ لئے وہ اسکی آنکھوں میں ہی ڈوب گیا تھا۔۔۔

جبکہ ساجد اسکے کندھے سے نامحسوس طریقے سے ہاتھ ہٹا کر اپنی جیب تک لے کر گیا تھا۔۔

اس سے قبل وہ کچھ کہتی ساجد نے چاکو نکال کر اسکی نوک زور سے ہانم کی کمر پر چبھائی تھی کہ ہانم نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے وہ نہیں چاہتی تھی اسکی وجہ سے ان لڑکوں کو کوئی نقصان ہو۔۔۔

"بتاؤ ہانم۔۔۔ساجد نے کہتے ساتھ اس بار اتنی زور سے چاکو اسکی کمر میں چبھایا کہ وہاں سے خون رسنے لگا تھا۔۔

ہانم کی حالت خراب ہونے لگی تھی۔۔

"جج جی یہ ہمارے منگیتر ہیں ہم انہی کا انتظار کر رہی تھی آپ لوگ جائیں یہاں سے۔۔۔ہانم ہمّت متجمع کرتے ہوئے ھاد کو ایک نظر دیکھ کر ساجد کو دیکھنے لگی جس

نے چاکو کو اسکی کمر میں گھوماتے ہوئے نکال کر جیب میں رکھا تھا جبکہ اس کہ اس طرح کرنے پر ہانم کا پورا جسم کانپنے لگا تھا جبکہ خون تیزی سے بہتا زمین کو سرخ کرنے لگا تھا۔۔

"ہو گئی تسلی۔۔۔ چلو ہانم۔۔۔۔۔ ساجد اسے گھور کر کہتا ہانم کو لے کر وین کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

"خون۔۔۔۔۔۔ دانش کی تیز آواز پر وہ جو سب ہانم کو بغور دیکھ رہے تھے۔۔ آواز پر زمین پر دیکھا۔۔ جبکہ دانش کی آواز پر ساجد اور ہانم نے بھی انھیں دیکھا تھا۔۔۔

"میرا شک سہی تھا۔۔۔۔ ھاد غصّے سے مٹھیاں بھینچ کر ساجد کو پکڑنے بھاگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ہانم نے چیخ کر اسے روکنا چاہا تھا جب ساجد نے اچانک ہی جیب سے ریولور نکال کر اسکے کندھے پر فائر کیا تھا۔۔۔۔

یکدم ہی فضا گولی اور چیخوں کی آوازوں سے گونج اٹھا تھا

ہانم پھٹی پھٹی آنکھوں سے ھاد کو دیکھ رہی تھی جو کندھے پر ہاتھ رکھے درد کی شدّت سے زمین بوس ہو گیا تھا۔۔

"ھاد!!!!!!!

ھاد !!!!

چاروں یک زبان زور سے چیختے ہوئے اسکے قریب آکر ھاد کو دیکھنے لگے۔۔۔

"ھاد تم۔۔

"میں ٹھیک ہوں اسے پکڑو۔۔۔۔۔ھاد ضبط کرتے ہوئے تابش سے بولا تھا جو اسکی بات پر ساجد کی طرف بھاگا ہی تھا کہ ہانم چیختی ہوئی ساجد کے پیروں میں گر گئی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔نہیں ساجد انھیں جانے دو۔۔۔ہم ہم چلیں گی تمھارے ساتھ۔۔۔ہم۔۔۔آآآآا !ہانم جو اسکے سامنے گڑگڑا رہی تھی ساجد کہ جھک کر بیدردی سے بالوں کو پکڑ کر اٹھانے پر چیخ اٹھی جبکہ ساجد کی حرکت پر ھاد درد بھولے طیش میں تابش کو ایک طرف کرتا آتے ساتھ ہی ساجد کہ منہ پر مکا جڑ چکا تھا کہ وہ زور سے زمین بوس ہوا تھا عاشر،تابش،دانش اور منان نے آگے بڑھ کر اسے لاتوں سے دھلائی شروع کر دی تھی کہ وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہا تھا۔۔

دوسری طرف ہانم زار و قطار روتی ہوئی ھاد کہ کندھے سے بہتے خون کو دیکھ رہی تھی

جبکہ ھاد اسے یوں دیکھ کر مسکرا دیا تھا ایسی حالت میں بھی وہ آرام سے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ساجد کو اچھی طرح مار کر وہ لوگ ھاد کی طرف آئے تھے جو ہانم سے چند قدموں کہ فاصلے پر وین سے ٹیک لگا کر کھڑا خون بہنے کی وجہ سے نڈھال ہو رہا تھا۔۔

"اسے پولیس کہ حوالے کرتے ہیں۔۔۔

"نہیں پہلے ہسپتال چلو۔۔۔عاشر نے ھاد کو دیکھ کر منان کو جواب دیا پھر اسکے زخم کو دیکھا تھا۔۔۔روشنی ہو چکی تھی جبکہ وہ لوگ سنسان سڑک پر موجود تھے جہاں سے ابھی تک کسی کا گزر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

جبکہ ہانم بری طرح نیند اور تکلیف کی وجہ سے زمین پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ تھوڑی ہی دور ساجد پڑا تھا جانے وہ بیہوش تھا یا پھر کوئی ناٹک کر رہا تھا۔۔

"ھاد چلو۔۔۔عاشر کی آواز پر بھی ہانم نے ان سب کو نہیں دیکھا تھا وہ تو سامنے موجود اس درندے کو دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اگر مرد اتنا مضبوط ہو تو عورت کی

طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرّت نہ کرے لیکن اگر ساجد رئیس ریاض اور بالاج جیسے مرد دنیا میں بڑھ جائیں تو وہ وقت دور نہیں کہ اسکی طرح ہر عورت ان جیسے درندوں کی تسکین کا سامان بننے لگیں

ھاد عاشر کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگا تھا کہ یکدم روک کر پلٹا تھا سامنے ہی وہ زمین پر بیٹھی تھی۔۔

"ہانم۔۔۔ھاد کی پکار پر ہانم چونکی تھی پہلی بار اپنا نام کسی مرد کہ منہ سے سن کر اسے عجیب سا سکون محسوس ہوا تھا۔

"چلیں آجائیں۔۔۔ھاد اسکے متوجہ ہونے پر بولا تھا جب ساجد نے ایک آنکھ کھولی۔۔

"کہاں؟ ہانم کا گلا بیٹھ چکا تھا۔۔پوچھتے ساتھ اس نے اپنا پرس زمین سے اٹھا کر سینے سے لگایا تھا۔

"آپ کا گھر کس شہر میں ہے؟ ھاد نے ایک اور سوال پوچھا۔۔جبکہ عاشر کہ اشارہ کرنے پر تابش گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

"ہمارا تو کوئی گھر ہی نہیں ہے۔۔۔جانے کس کے گناہ کی سزا ہیں ہم۔۔آپ لوگ چلے جائیں۔۔۔ہانم ساجد پر نظر جمائے ہی بول رہی تھی۔۔

"مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو یہاں روکنا چاہیے۔۔۔۔دانش نے آگے بڑھ کر اسکے سامنے ہاتھ بڑھایا تھا جس نے اسکے ہاتھ کو دیکھنے کہ بعد ھاد کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ہم چلے جائیں گے۔۔۔۔شکریہ آپ سب کا۔۔۔۔،ہانم دانش کہ ہاتھ کو نظر انداز کرتی اٹھتے ساتھ کراہ کر رہ گئی تھی۔

"آپ زخمی ہیں چلیں ہسپتال چلتے ہیں۔۔۔ھاد نے ایک بار پھر اسے کہا تھا جو انکی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں تھی .

"اللہّ حافظ۔۔۔۔ہانم ھاد کی بات کو نظر انداز کرتی خود کو گھسیٹتی آگے بڑھتی جا رہی تھی جبکہ وہ پانچوں اسے خود سے دور جاتا دیکھ رہے تھے

"ھاد ہمیں بھی چلنا چاہیے۔۔۔۔

"لیکن۔۔۔ھاد نے کچھ پریشانی سے عاشر کو دیکھا تھا۔۔

"تم بھول رہے ہو کہ تم اچھے خاصے زخمی ہو چکے ہو اس لئے چلو۔۔۔ہو سکتا ہے یہ

یہیں کہیں رہتی ہوں بس ہمیں نہ بتانا چاہتی ہوں۔۔۔ چلو۔۔۔ دانش اسے بولتا گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ چکا تھا جبکہ ھادنے ایک نظر ہانم کو دور جاتے دیکھ کر نظر گھما کر زمین پر اوندھے منہ گرے ساجد کو دیکھا تھا جب آواز پر وہ چونک کر گاڑی میں بیٹھا تھا۔

گاڑی کہ اسٹارٹ ہوتے ہی ساجد نے اپنی دونوں آنکھیں کھولیں تھیں جبکہ ہانم نے بھی روک کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

یکدم اسے اپنے تنہا ہونے کا احساس شدّت سے ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساجد جیسے ہی وہاں پہنچا بالاج کی حالت دیکھ کر وہ تمسخرانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"بہت ٹیڑی ہے سالی کسی کہ ہاتھ نہیں آتی۔۔ ساجد کہتے ہوئے ہنسا تھا۔۔

"ہونہہ! بس ایک غلطی ہو گئی تھی اسکی انگلی آنکھ میں لگ گئی ورنہ وہ ہے کیا ایک کمزور سی لڑکی۔۔

"اب جو بھی کہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑھتا خیر کام کی بات پر آتے ہیں کیونکہ مجھے یقین ہے وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔۔۔

"میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔۔

"یہ تم کہہ رہے ہو؟ بالاج کی بات پر ساجد نے اسے کہا دونوں سر گوشی میں باتیں کر رہے تھے۔۔

"دیکھو میں اسکے لئے ایک پیسہ نہیں دے سکتا میرا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا۔۔ایک سیکنڈ تم نے مجھے دوسری آفر کا کہا تھا میں نے اس بارے میں سوچا ہے۔۔۔۔بالاج کی بات پر ساجد نے اسے شاباشی دی تھی۔۔

"لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں چلنا چاہیے۔۔۔

"فکر ہی مت کرو۔۔۔۔ساجد نے چمکتی آنکھوں سے اسے کہا۔۔۔

دونوں ارد گرد دیکھتے احتیاط سے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔۔

"یہ تو لاک ہے۔۔۔ساجد نے چونک کر اسے کہا

"میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔تم چھپ جاؤ۔۔۔ساجد کہ بولنے پر بالاج سوچتے ہوئے اسے

ہدایت دیتا خود دروازے پر دستک دینے لگا عائشہ جو نماز پڑھ کر دوبارہ لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی چونک گئی جبکہ نورین کو سوئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی۔۔۔دروازہ کھولتے ہی بالاج مسکراتے ہوئے بہانے سے اندر آیا تھا۔۔

بالاج ہانم کہ متعلق اس سے باتیں کرنے لگا جب ساجد نے اندر آتے ہی مسکرا کر اسے سر تا پیر دیکھا۔۔۔

"بالاج کک کون۔۔۔۔اس سے قبل عائشہ کچھ بولتی ساجد نے پھرتی سے اسکی ناک پر رومال رکھا تھا یہ کام تو وہ سالوں سے کرتا آرہا تھا ساجد عائشہ کو بیہوش کر کہ اٹھانے لگا جب نورین نے مندی مندی آنکھوں سے اسے آواز دی تھی۔

"ی یہ جاگ گئی تو۔۔۔بالاج کا چہرہ گھبراہٹ کہ مارے فق پڑھ چکا تھا جبکہ ساجد نے اسے دیکھا پھر مسکرا کر نورین کی طرف جھکا۔

"ہائے یہ معصومیت۔۔۔۔۔نورین کہ چہرے کو دیکھتا وہ کمینگی سے بولا تھا جبکہ نورین کی آنکھیں دہشت سے پوری کھول گئی تھیں۔۔۔

"تت۔۔۔۔۔ساجد نے جلدی سے اسکے ناک پر رومال رکھ کر دبایا تھا جو ہاتھ پیر

چلانے کہ بعد بیہوش ہو چکی تھی۔۔

"گھبراؤ مت۔۔۔بس اب یہاں سے نکلنا پڑے گا وہ بھی جلدی۔۔ساجد اسے کہتا عائشہ کو نیچے سے اٹھا کر نورین کہ ساتھ لٹا کر چادر کو لپیٹنے لگا۔۔۔دونوں نازک تھی کہ ساجد باآسانی انھیں کندھے پر پوٹلے کی طرح اٹھا چکا تھا۔۔

"کوئی مسئلہ تو نہیں ہو جائے گا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا یہ سیدھا لاہور حرا بائی کہ کوٹھے پر جائیں گی۔۔۔ساجد مکرو مسکراہٹ سے اسے کہتا کمرے سے نکلنے لگا جب ثوبیہ بیگم کو دیکھ کر دونوں چھپ گئے۔۔

"یہ کہاں سے آ گئیں۔۔بالاج گھبرا کر بڑبڑانے لگا۔۔

"لگتا ہے سب جاگ گئے ہیں ایسے میں یہاں سے نکلنا آسان نہیں ہے ایسا کر بالکنی سے اتارنے میں مدد کر میری۔۔۔۔ساجد اپنا شیطانی دماغ چلاتے ہوئے بولا کہ دونوں بالکنی کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔

"ہم تھک گئی ہیں بہت۔۔۔۔ہانم خود سے بول کر رکی تھی کہ کسی نے تیزی سے اسکے

منہ کو دبوچ کر اسے قابو کیا تھا ہانم کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں تھیں۔۔۔آنکھوں سے آنسوں بھی رواں ہو چکے تھے جب ساجد کی آواز اسکے کان میں سور پھونک گئی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو اپنی سہیلیوں سے نہیں ملو گی۔۔۔ساجد نے کہتے ساتھ اسے گھسیٹ کر وین کا دروازہ کھول کر بیدردی سے اندر دھکیل کر خود بھی اندر آ کر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

"کک۔۔۔کیا۔۔۔ہانم نے لرزتی آواز میں اس سے پوچھا تھا جس نے انکے چہروں سے چادر کھینچی تھی۔۔۔

ہانم کو لگا کسی نے اس پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دیا ہو کتنے ہی لمحے وہ ان دونوں کو دیکھتی رہی تھی یکدم ہی ہانم نے گھوم کر پوری قوت سے اسکے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا کہ وہ پیچھے دروازے سے ٹکراتا ششدر سا اسے دیکھنے لگا جس نے چیختے ساتھ اس کہ بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا۔۔۔زندگی میں پہلی بار ہانم کو اس قدر غصّہ آیا تھا۔۔

"وحشی درندے ہم تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔۔ہانم غصّے سے اسے مارتی جا رہی تھی جب ساجد نے اسکے سر کو پکڑ کر زور سے پیچھے دھکیلا تھا۔۔

"سالی کتیا مجھ پر ہاتھ اٹھائے گی بد کردار فحاش۔۔۔۔ساجد غصّے سے پاگل ہوتا اسے گھونسے مارنے کہ ساتھ کوٹ کو کھینچ کر پھاڑنے لگا۔۔

ہانم بری طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔

یکدم ہی ساجد نے چاکو نکال کر اسکی تانگ کہ پچھلے حصے میں گھونپ کر فوراً ہی کھینچ کر باہر نکالا تھا کہ ہانم کہ منہ سے دل دہلا دینے والی چیخوں پر ساجد اسے یونہی چھوڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھتا تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ھاد ہم بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔۔تابش گاڑی چلاتے ہوئے بولا تھا سب چپ تھے جبکہ ھاد سیٹ پر سر ٹکائے آنکھوں کو موندے ہانم کہ بارے میں سوچ رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسے اس نے پہلی نظر کی محبت ہو گئی تھی یا وہ دل پھینک قسم کا مرد تھا۔۔اسے بس اسکی فکر تھی اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔آخر کون تھا وہ کیا چاہتا تھا اس سے۔۔

"ھاد۔۔۔

"تابش گاڑی واپس گھماؤ۔۔ھاد کی بات پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"ہم ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔۔۔تابش گاڑی روک کر بولا تھا کہ ھاد نے چونک کر ہسپتال کی بلڈنگ کو دیکھا تھا کیا وہ اتنا بے خبر تھا۔

"عاشر گاڑی اسٹارٹ کرو مجھے کچھ سہی نہیں لگ رہا ہے ہمیں اسے وہاں نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔۔۔

"ھاد پہلے ڈاکٹر کو دکھاو پھر جہاں جانا ہو چل لینا۔۔۔ھاد کی بات پر عاشر نے پلٹ کر اسے جواب دیا تھا

"ھاد ٹھیک کہہ رہا ہے ہم نے غلطی کر دی ہے۔۔۔دانش نے بھی فکر مندی سے کہا تھا کہ اتنے میں تابش نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا۔

"ھاد ایمرجنسی میں دکھاو پھر میں تمہیں اڑا کر وہاں تک لے جاؤں گا۔۔۔تابش کی بات پر اس نے گہری سانس لی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ھاد کہتا ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانم اپنی ٹانگ کو تھامے ہوئے کراہنے کہ ساتھ زار و قطار رو رہی تھی جبکہ ساجد

خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

ہانم کہ دونوں ہاتھ خون سے بھر چکے تھے جبکہ خون تھا کہ روکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"سس ساجد۔۔۔ہم مر جائیں گے۔۔ساجد۔۔۔ سس۔۔۔ساجد۔۔۔ہانم روتے ہوئے اسے آوازیں دے رہی تھی جس نے میوزک لگا کر آواز تیز کر دی تھی۔۔

ہانم نے تڑپتے ہوئے نورین اور عائشہ کو دیکھا تھا جو ہنوز بیہوش تھیں۔۔۔

"نو نورین۔۔۔عائشہ۔۔۔نورین۔۔ہماری مدد کرو۔۔۔۔ہانم دونوں کو آوازیں دیتی کھسک کر چادر کو مٹھی میں لے کر کھینچنے لگی۔۔۔

چرررر! کی آواز کہ ساتھ گاڑی رکی تھی چاروں دروازے کھولتے بند ہوتے وہ لوگ اِدھر اُدھر ہانم کو ڈھونڈھنے میں لگے ہوئے تھے۔۔

ھاد نے اس جگہ دیکھا جہاں ساجد موجود تھا پر اب وہ وہاں موجود نہیں تھا۔۔

"شٹ شٹ شٹ!! ھاد کے غصّہ کرنے پر سب اسکے پاس آئے۔۔

"ھاد ہو سکتا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ !تابش ہونے کو بہت کچھ ہو سکتا ہے تم نے دیکھا نہیں تھا کتنا خوف تھا ان آنکھوں میں بتہ نہیں کیوں لیکن وہ ہم سب سے مدد مانگ رہی تھی۔۔

"ھادر یلیکس۔۔۔ایسے لڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔عاشر ان دونوں کہ درمیان آیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے پھر ڈھونڈ لو تم ہی مل جائے تو بتا دینا۔۔۔تابش سپاٹ لہجے میں کہتا وہاں سے جانے لگا کہ منان اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔

"یار تابش کیسے جاؤ گے۔۔منان اسکے پیچھے جاتے ہوئے پوچھ رہا تھا جب تابش نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

"کیفے جا رہا ہوں بھائی کو فون کر دوں گا آ جائیں گے تم لوگ کراچی پہنچ جاؤ تو فون کر دینا۔۔۔تابش بولتا ہوا ایک نظر ھاد کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

"ہمیں بھی۔۔۔دانش نے ڈرتے ڈرتے کچھ کہنا چاہا تھا جب ھاد اسے گھور کر اگلی سیٹ پر جا بیٹھا۔۔

"چلو۔۔۔

"واپس؟ھاد کہ سوال پر دانش نے بے ساختہ پوچھا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔۔ھاد نے کہتے ساتھ سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں موندی تھیں۔۔

"یااللہ اگر وہ واقعی کسی مصیبت میں ہے تو میری مدد کریں۔۔۔۔ھاد دل ہی دل میں بے چینی سے دعا کر رہا تھا۔۔

"ہمیں ایک بار دوبارہ دیکھ لینا چاہیے۔۔۔عاشر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولا وہ لوگ کراچی سے یہاں تک بائے روڈ ہی سفر کر رہے تھے تاکہ کچھ وقت سردیوں کا لطف اٹھائیں۔

"نہیں وہ یہاں نہیں ہے یاد ہے اس نے کہا تھا کہ وہ لاہور جا رہے ہیں۔۔۔۔کہیں وہ واقعی۔۔۔۔ھاد بولتے بولتے خاموش ہو گیا جب اچانک ہی اسکا موبائل بجا تھا۔۔۔

"جنید کالنگ" دیکھ کر وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔

"عاشر جلدی چلو ہو نہ ہو وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا۔۔ھاد اسے جواب دے کر موبائل کان سے لگا چکا تھا۔۔۔

"پھر ہم یہ رشتہ پکا سمجھیں۔۔۔۔آرزو بیگم نے مسکرا کر جویریہ بیگم اور رئیس کو دیکھا تھا جنہوں نے تسنیم کی جانب دیکھا تھا۔۔

"امی اور بھائی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔۔ تسنیم نے کہتے ساتھ احان کو دیکھا تھا جبکہ جویریہ بیگم اور رئیس نے حیرت سے ایک دوسرے کو۔۔

"جی بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اپنے گھر کا بچہ ہے۔۔۔۔جویریہ بیگم مسکرا کر بولیں تھیں جب کہ رئیس نے دوبارہ تسنیم کو دیکھا تھا جس نے ایک نظر اسے دیکھنے کہ بعد دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔۔

ہانم اپنی پوری جان لگا کر چادر کو زور زور سے ہلا رہی تھی لیکن وہ تھیں کہ ہوش میں آنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔

"نورین۔۔۔۔نورین آنکھیں کھولو۔۔۔۔آن!! یکدم ہی ہانم کو سیٹ پر پانی کی بوتل نظر آئی تھی کہ وہ یکدم چپ ہو گئی ایک نظر ہانم نے ساجد کو دیکھا جو اپنی ہی دھن میں

تھا۔۔ہانم نے لب بھینچ کر سیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا پھر پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول کر جلدی سے اپنی خون آلود ہتھیلی پر انڈیل کر ان پر چھڑکنے لگی۔۔

چوتھی بار جا کر عائشہ کی آنکھوں نے جنبش کی تھی کہ ہانم روتے ہوئے بوتل کو رکھ کر عائشہ کا بازو پکڑ کر ہلانے لگی جبکہ ہانم کہ ایسا کرنے سے نورین غنودگی میں ہونے کہ باوجود اپنے چہرے کو بھیگا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔

"عائشہ۔۔ہانم نے نڈھال ہوتے ہوئے اسے پکارا تھا کہ عائشہ خود کو کہیں پھنسا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔

"آہ! میرا سر۔۔۔اللہ یہ اتنا شور۔۔۔۔عائشہ نے کہتے ہی آنکھوں کو کھولا تو اپنے بسامنے ہی ہانم کا چہرہ دیکھ کر پہلے وہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن ہانم نے جیسے ہی اپنی کانپتی ہوئی انگلی اپنے لبوں پر رکھی عائشہ کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔۔۔۔

"چیخنا مت ورنہ اس درندے کو معلوم چل جائے گا۔۔

اس سے قبل وہ چیخ کر ساجد کو بتا دیتی ہانم نے جلدی سے اسے کہا۔۔یکدم ہی عائشہ نے خود کو بندھا دیکھا تو سب یاد آتا چلا گیا۔۔

"ہم اغوا ہو گئی ہیں؟ عائشہ نے سرگوشی کرتے ہانم کو دیکھا تھا لیکن ہانم کی نظروں کہ تعقب میں جیسے ہی گردن گھمائی نورین کو دیکھ کر زور سے چیخ اٹھی۔۔ ساجد جو گاڑی چلا رہا تھا چیخ پر جھٹکے سے گاڑی روک کر اترا۔۔۔

عائشہ کہ اتنی زور سے چیخنے پر نورین ہڑ بڑا کر اٹھی تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ ہانم کو دیکھ کر ساکت ہو گئی تھی۔۔

اس سے قبل وہ کچھ کہتی ساجد وین کا دروازہ کھول کر انہیں دیکھ کر مسکرایا۔۔

"اٹھ گئی میری معصوم تتلی؟ ساجد ہوس بھری نظروں سے نورین کو دیکھتے ہوئے بولا کہ ہانم اپنا درد بھلائے آگے بڑھ کر نورین کو اسکی نظروں سے چھپانے کہ لئے نورین کو سینے سے لگا کر بھینچ لیا۔۔

"اپنی غلیظ نظریں دور رکھو ان سے ورنہ۔۔۔ ہانم نے نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا کہ ساجد کہ چہرے پر حیرت ابھری لیکن اگلے ہی پل وہ قہقہہ لگانے لگا۔۔۔

"واہ بھئی ہماری ہانم داؤد میں اتنی ہمّت کہاں سے آئی۔ ہاں۔۔۔ چلو بتاؤ مجھے ورنہ کیا

کرے گی یہ طوائف زادی۔۔۔۔

ساجد اسکے نزدیک آتے ہوئے بولا تھا کہ عائشہ نے بے یقینی سے ہانم کو دیکھا تھا۔۔

"طوائف۔۔۔ہانم تم۔۔۔۔عائشہ کی بات پر نورین نے آنکھوں کو سختی سے میچا تھا جبکہ ہانم نے شدید اذیت سے عائشہ کو دیکھا تھا۔۔

"ہاں طوائف۔۔۔ہماری ہانم داؤد لاہور کی مشہور حسین طوائف ہے۔۔۔۔ساجد مزے سے عائشہ کو بتا رہا تھا جبکہ عائشہ اور ہانم ایک دوسرے کو ہی دیکھے جا رہی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساجد نے ایک نظر باہر دیکھا جہاں دوپہر کا وقت ہونے کہ باوجود شام کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔۔یکدم ہی اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

ایک بار ہانم کو دیکھ کر وہ واپس اتر کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھا تھا۔۔ایک بار پھر گاڑی رواں دواں ہو چکی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

سخت سرد موسم میں موسلا دھار بارش شروع ہو چکی تھی جبکہ کالے بادلوں سے

اندھیرا پھیل گیا تھا۔۔۔

تینوں گاڑی میں خاموش بیٹھی تھیں جب نورین نے ہانم کی پیشانی چھو کر دیکھا۔

"ہانم آپی آپکو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔نورین کی بات پر ہانم نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا جبکہ عائشہ ساری حقیقت جاننے کہ بعد چپ تھی آواز پر چونک کر ہانم کو دیکھنے لگی پھر نظر گھوما کر اسکی ٹانگ کو دیکھا جہاں نورین نے عائشہ کا ڈوپٹہ پھاڑ کر باندھا تھا۔

"ہیلو کیا تمہیں سنائی دے رہا ہے۔۔۔عائشہ یکدم ہی زور سے بولتی ساجد کو مخاطب کرنے لگی۔۔

ہانم نے جلدی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ نورین ہانم کہ ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ہانم کو زیادہ پریشانی نورین کی تھی کیونکہ وہ ان دونوں سے چھوٹی تھی۔۔۔۔

"زیادہ اچھل مت سمجھی ورنہ اسی ویرانے میں کاٹ کر پھینک جاؤں گا۔۔۔ساجد نے غصّے سے گردن موڑ کر اسے کہا تھا کہ یانم کے ہاتھ کے دباؤ پر وہ دوبارہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"تمہارا زخم خراب ہو رہا ہے۔۔۔عائشہ نے اسے دیکھتے ہوئے روہانسی ہو کر کہا تھا جبکہ دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو حقیقت پتہ چلنے کہ بعد اب کچھ بولی تھی۔۔

"کیا تم بھاگ سکو گی؟ عائشہ نے اس بار رازداری سے پوچھا۔۔

"ہم زیادہ دیر نہیں بھاگ سکتے۔۔۔ہانم نے بے بسی سے اسے جواب دیا تھا کہ نورین نے پر سوچ نظریں ساجد کی پشت پر ٹکائی تھی۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے اگر اجازت دیں تو بتاؤں۔۔۔نورین نے اچانک دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔وین کہ اندر سے چاروں طرف پردے تھے جبکہ ساجد تیز میوزک لگا کر گنگنانے کہ ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ہم تمہیں ایسی بیوقوفی نہیں کرنے دے سکتیں۔۔۔۔ہانم اسکا آئیڈیا سن کر نفی میں سر ہلانے لگی جبکہ عائشہ بھی اسے گھور رہی تھی۔۔

"دیکھیں جلدی سے ہاں کریں اس سے پہلے آبادی آجائے۔۔

"نہیں نورین یہ انسان نہیں ہے۔۔۔ہم اپنی وجہ۔۔۔

"ہانم آپی آپکے لیے نہیں اپنے لئے۔۔۔۔ہانم کی بات کو کاٹتی نورین نے اسے کہا تھا۔۔

ہانم نے عائشہ کو دیکھا جس نے اپنی بہن کو دیکھ کر اسے دیکھا تھا۔۔زخمی ٹانگ خون سے بھرے ہاتھ اور کپڑے جبکہ بھوک سے الگ برا حال تھا۔۔۔

"ہانم تم نے بھی تو وہاں سے نکلنے کا رسک لیا تھا اب ہم بھی لے کر دیکھ لیتی ہیں۔۔۔۔خود کو کبھی اتنا کمزور نا بناؤ کہ ایسے بھیڑیے خود کو شیر سمجھ بیٹھیں،اللہ نے عورت کو اتنی طاقت دی ہے کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت کہ لئے کچھ بھی کر گزرتی ہے۔۔۔۔عائشہ اسے بولتی ہوئی اپنی بہن کو دیکھنے لگی جو اپنے بالوں کا کس کر جوڑا باندھ رہی تھی۔۔

"ہانم آپی آپ بہت مظبوط ہیں کیونکہ آپ نے ابھی تک ہار نہیں مانی۔۔۔۔نورین نے ہاتھوں میں پہنی چند چڑیاں اتار کر وہیں رکھیں تھیں۔جب ہانم اسکی بات پر مسکرا کر ایک چوڑی کو اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔

"ہاں ٹھیک کہا پر ہم اکیلی ہی اس رسک کہ ساتھ نکلی تھیں کیونکہ ہمیں ڈر تھا اگر ہم انیلا کو ساتھ رکھتیں تو یہ پہلے اس کو قابو کرتا۔۔

"انیلا کون ہے؟ عائشہ نے ہانم کی بات پر پوچھا۔۔

"ہماری بچپن کی سہیلی بلکل ہماری بہنوں کی طرح ہے۔۔۔

نورین اور عائشہ بس اسے دیکھ کر رہ گئیں تھیں۔۔جو اتنی بری حالت میں بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

)ہانم باجی آج آپکو میں مہندی لگاؤں گی۔۔کہ آپ بھی کہیں گی انیلا واہ تمھارے ہاتھوں میں جادو ہے۔۔ہاہاہا! انیلا ہانم کہ پاس بیٹھ کر بولتی اسکی ہتھیلی پر پھول بنانے لگی۔۔جبکہ ہانم اسے مسکرا کر دیکھتی انیلا کی تھوڑی کہ نیچے ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔خوبصورت نین نقش بڑی بڑی آنکھوں میں کاجل ڈالے، ناک میں بالی اسے اور دلکش بناتی تھی۔۔

"کیا دیکھ رہی ہیں؟

"ہمیں معاف کر دینا انیلا۔۔۔ہم تمہاری عزت محفوظ نہیں کر سکیں.۔۔۔انیلا کہ پوچھنے پر ہانم نے اذیت سے کہتے آنکھوں کو میچا تھا کہ انیلا نے آگے بڑھ کر اسکے آنسوں پوچھے تھے۔۔

"یہ مٹی کہ پتلے کون ہوتے ہیں عزت اور ذلّت دینے والے وہ رب سوہنا تو سب جانتا ہے۔۔ہاں پر جب اپنی آخری منزل کو پہنچوں گی ناتوان غلیظ لوگوں کی اللہّ سے شکایت ضرور کروں گی۔۔۔

"اللہ نہ کرے انیلا تمہیں کچھ بھی ہوا بھی تو تم نے بہت سا جینا ہے۔۔۔ہانم نے دہل کر کہتے ہوئے انیلا کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا۔۔

"اچھا ان کی ہوس مٹانے کہ لئے زندہ رہوں؟

"نہیں ہمارے لئے، ہمارا تمھارے سوا ہے ہی کون۔۔۔۔ہانم نے اسکے کہنے پر مسکرا کر اسکے گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"ویسے جانتی ہیں ساجد شادی کرنے والا ہے مجھ سے۔۔۔انیلا نے کچھ شرما کر اسے بتایا تھا کہ وہ چپ سی اسے دیکھنے لگی۔۔

"کیا ہوا آپ کو خوشی نہیں ہوئی؟انیلا اسے چپ دیکھ کر پوچھنے لگی جس نے گہری سانس لی تھی۔۔

"کیا وہ واقعی شادی کرنا چاہتا ہے؟ہانم کہ سوال پر انیلا کہ چہرے پر مسکراہٹ نمودار

ہوئی۔۔

"جی سچ میں۔۔۔وہ کہہ رہا تھا کہ ہم شادی کہ بعد الگ رہیں گے۔۔۔میرا اپنا گھر ہو گا جہاں وہ اور میں رہیں گے۔۔یہ سب سوچ کر ہی کتنا خوبصورت لگتا ہے نا؟انیلا کھوئے کھوئے انداز میں اسے بتا رہی تھی جس نے اسے اپنے سینے سے لگا کر آنکھوں کو موندا تھا۔۔

"انشاءاللہ انیلا اللہ تمہیں سارے جہاں کی خوشیاں دے۔۔۔

"ہانم آپی۔۔۔دور سے آتی نورین کی آواز پر وہ چونکی تھی دونوں ہی اسے دیکھ رہی تھیں ہانم نے آنسوں پوچھتے ہوئے دونوں کو مسکرا کر دیکھتے لبوں کو زور سے بھینچ کر اپنی زخمی ٹانگ پر بندھے کپڑے کو اور زور سے کسا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔دانش اتر کر عاشر کہ پاس آیا تھا۔۔

"ٹائر پنچر۔۔۔عاشر کی بات پر منان بھی گاڑی سے اتر گیا جبکہ ھادنے ایک نظر انھیں دیکھا پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔۔

"تم لوگ ٹائر بدلو میں تب تک آتا ہوں۔۔۔ ھادا نھیں کہتا گاڑی سے اتر کر دکان کی جانب بڑھا تھا یہ وہی جگہ تھی جہاں ایک ہفتہ پہلے بالاج یہاں آیا تھا۔۔

"میرے لئے بھی کچھ لے آنا۔۔۔ دانش کہ پیچھے سے چیخنے پر ھادا سے ایک نظر دیکھ کر آگے بڑھ کر دکان میں چلا گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یاسمین یاسمین۔۔۔ اپنی ماں کی آواز پر وہ جو پکوڑے بنانے کی تیاری کر رہی تھی گھبراتی ہوئی سہن میں آئی تھی جہاں بینش چارپائی پر بیٹھی پیٹ پکڑ کر درد سے کراہ رہی تھی۔۔

"کیا ہوا بینش۔۔۔ سمبھالو خود کو۔۔۔ یاسمین تیزی سے اسکے پاس آئی تھی۔۔۔

"ہم ہسپتال جا رہے ہیں یاسر آتا ہی ہو گا تم گھر کا خیال رکھنا۔۔

"آپ بے فکر رہیں انشاء للہ سب خیر و عافیت سے ہو جائے گا۔۔۔ یاسمین اپنی ماں سے مسکرا کر بولی اتنے میں یاسر بھی آ گیا تھا اور آتے ساتھ ہی بینش اور عالیہ بیگم کو لے کر نکل گیا۔۔۔

یاسمین نے جلدی سے ان پر حصار کرتے دروازے کو بند کرنے کہ لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی نے آگے بڑھ کر دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔۔

"خالہ کیا ہوا؟ وہ کوئی پڑوسن تھی جو اسے غصّہ سے گھور رہی تھی۔۔

"سنا ہے شوہر نے طلاق دے دی ہے۔ عورت نے عجیب سے انداز میں اس سے پوچھا تھا۔۔

"جی۔۔۔ یاسمین کہ تاثرات یکدم سخت ہوئے تھے۔۔

"اتنا امیرہ کبیر مرد تھا پھر ایسا بھی کیا تھا کہ شوہر سے چھپ کر کوٹھے پر جاتی رہی ہو۔۔۔ عورت کی تیز آواز پر یاسمین کا ہاتھ پہلو میں آں گرا تھا جبکہ آنکھیں پھیلائے سن ہوتے دماغ کہ ساتھ وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"یہ۔۔ یہ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ ہوش میں تو ہیں۔۔ یاسمین یکدم ہی بھڑک اٹھی تھی لیکن اس سے بھی تیز اور اونچی آواز میں اس عورت نے سارا محلہ لمحوں میں اکھٹا کر لیا تھا۔۔

"توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔

"کیسی گندی عورت ہے

"ہوس پرست عورت۔۔

"ارے ایسی عورتوں کو یہاں سے نکال باہر کرو۔۔۔

"ہاں ہاں چلی جاؤ۔۔

"ہاں بھئی جاؤ جہاں سے آئی ہو یہاں شریف لوگ رہتے ہیں ۔

"میں تو کہتی ہوں ابھی نکالو اسے محلے سے ورنہ کل کلاں ہمارے مردوں کو رجھانے کی کوشش کرے گی۔۔۔طرح طرح کی آوازیں اسکی سماعت میں زہر گھول رہی تھی۔۔اور وہ تھی کہ پتھر بنی کھڑی تھی جب اسی عورت نے یاسمین کی چٹیا پکڑ کر یاسمین کو دروازے سے باہر کھینچا تھا۔۔۔

یکدم ہی یاسمین کی چیخ پر اور بھی لوگ وہاں جمع ہونے لگے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔

"پاپا آپ کب آئیں گے

"پاپا کی جان ہم کچھ دیر میں آجائیں گے آپ دادو کہ ساتھ کھانا کھالیں۔۔۔پھر ہم گھر

آکر آپکے ساتھ مووی دیکھیں گے۔۔۔

"ٹھیک ہے پاپا جلدی آجائیں آئی مس یو۔۔۔۔۔۔۔حفصہ نے کہتے ساتھ فون بند کر دیا تھا دوسری طرف گھنی مونچھوں تلے "عرصم داؤد" کہ عنابی لب آج کتنے ہی سالوں بعد مسکرائے تھے۔۔

ڈرائیور نے بھی شدید حیرت سے اپنے مالک کو دیکھا تھا۔۔

"یہ زمان صاحب کا گھر یہیں ہے نا؟

"جی سر پتہ تو یہیں کا بتایا تھا۔۔۔ڈرائیور گڑبڑا کر سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا کہ عرصم سر کو جنبش دے کر اپنے والٹ کو کھول کر دیکھنے لگا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں کہ گوشے بھیگنے لگے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سنو مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔۔نورین اٹھ کر ساجد کہ پیچھے جا کر بولی تھی جبکہ ساجد تو اسے اپنے قریب دیکھتے ہی گاڑی کو سڑک کنارے روک چکا تھا۔۔

ہانم اور عائشہ نے مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا جبکہ زبان مسلسل ورد کر رہی

تھی۔۔

ساجد کمینگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔جو نڈر سی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے تھی

"معصوم تتلی اس جنگل میں واشروم ملنا ممکن نہیں ہے ہاں اگر چاہو تو میں تمہیں آگے جھاڑیوں میں لے چلتا ہوں، کیا خیال ہے۔۔۔۔ساجد بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا جس نے جھٹ کندھے اچکائے۔۔

"ٹھیک ہے چلو جلدی۔۔۔نورین کی بات پر ساجد تو جیسے کھل اٹھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم تیار ہو؟عائشہ نے ہانم کو دیکھ کر پوچھا جس نے تیزی سے سر ہلایا تھا۔۔

"نورین۔۔۔

"فکر مت کریں۔۔۔ابھی نہیں تو پھر کبھی نہیں۔۔۔نورین دونوں سے کہتی وین سے نیچے اتری تھی کہ ساجد اسکے نزدیک آکر اسے دیکھنے لگا۔۔

چلیں جلدی اففف اللہ جی میرا پیٹ۔۔۔!!اچانک ہی نورین پیٹ کو دبا کر کہتی تیزی سے بھاگی تھی کہ ساجد کی ساری مستی اڑن چھو ہوئی تھی۔۔

"اوئے کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔۔رکو!!ساجد چیختا ہوا دونوں جیبوں کو ٹٹولتا چاکو نکال کر نورین کہ پیچھے بھاگا تھا کہ اندر دونوں تیزی سے لمحے بھر کہ لئے اسے جاتا دیکھ کر وین سے اتر کر بھاگنے لگیں تھیں۔۔۔۔

دوسری طرف نورین تیزی سے بھاگ کر درخت کہ تنے کہ پیچھے جا کر رکی تھی کہ ساجد غصّے سے اسے کھینچ کر تھپڑ مارنے ہی والا تھا کہ نورین حلق کہ بل چیختی نیچے بیٹھی تھی۔۔

"مجھے مت ماریں پلیز۔۔۔میں تو جلدی کہ چکر میں بھاگی تھی۔۔نورین نے تیزی سے کہا تھا کہ وہ روک گیا تھا۔۔

"دوبارہ ایسا کیا نہ تو بہت برا کروں گا تمھارے ساتھ چالاک لومڑی۔۔۔۔ساجد اسے سخت لہجے میں کہتا گھورنے لگا جو منہ بنا کر اٹھ کر درخت کہ پیچھے گئی تھی۔۔

"آپ تھوڑا دور جا کر کھڑے ہو جائیں گے۔۔۔۔

"منہ بند رکھو سمجھی اور جلدی کرو۔۔۔نورین کی بات پر ساجد نے تپ کر اسے کہا تھا۔۔۔

"پلیز سمجھا کریں۔۔۔اگر آپ میری جگہ ہوتے تو کیسا لگتا۔۔۔نورین نظروں سے بھاگنے کا راستہ تلاشتے ہوئے اسے بولی کہ ساجد سوچتے ہی لبوں کو بھینچ گیا۔۔

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں لیکن کوئی ہوشیاری مت کرنا ورنہ تمھارے ساتھ وہ دونوں بھی ماری جائیں گی۔۔۔ساجد اسے دھمکی دیتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا کہ نورین نے آہستہ سے جھانک کر اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سر یہاں تو بہت بھیڑ جما ہے۔۔۔ڈرائیور نے گردن موڑ کر عرصم کو بتایا تھا جس نے آنکھوں کو مسل کر اسے دیکھا تھا پھر ایک نظر باہر دیکھا لیکن اگلے ہی پل عرصم گاڑی سے اترا تھا کہ ڈرائیور بھی بوکھلا کر اسکے ساتھ ہی اتر گیا

"چل نکل یہاں سے۔۔۔نکل۔۔۔۔عورت یاسمین کو کھینچ رہی تھی جبکہ یاسمین خود کو اسکے شکنجے سے نکال کر اندر بھاگی تھی۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔عرصم نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

"ارے گندی غلیظ کوٹھے سے اٹھ کر واپس محلّے میں آگئی شوہر نے تو طلاق دے دی

ساتھ بچہ بھی ہے اب کون جانے وہ بھی کس کا ہو۔۔۔ بڑی عمر کی عورت چھالیا چباتے ساتھ ہاتھ نچاتے ہوئے بولی کہ عرصم نے قہر آلود نظروں سے اس عورت کو دیکھا تھا۔۔

"سر۔۔۔ سر۔۔۔۔ڈرائیور یکدم بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا جس نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔۔

"کیا بات ہے؟

"وہ سر آصف صاحب کا گھر اس گلی میں نہیں ہے۔۔آپ چلیں۔۔۔ڈرائیور کی بات سن کر اس نے پیشانی مسلی پھر پلٹ کر کھلے گیٹ کی طرف دیکھا جہاں سب جما تھے۔

"تم جا کر گاڑی میں بیٹھو ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔ عرصم اسے ہدایت دیتا مظبوط قدموں سے چلتا سب کو ہٹاتا صحن میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔۔یاسمین نے زور سے اس عورت کو پیچھے دھکیل کر تیمور کو اٹھایا تھا۔۔

"ارے بلاؤ ذرا عالیہ اور یاسر کو۔۔۔ عورت دروازے کہ پاس کھڑے مجمے سے کہتی دوبارہ اسکی طرف بڑھنے لگی تھی جب عرصم کی روعب دار آواز پر یکدم سکوت چھایا تھا۔۔۔

عرصم کی آواز پر سب کہ ساتھ یاسمین نے بھی چونک کر سامنے کھڑے دراز قد مرد کو دیکھا تھا عرصم کی شخصیت اور گرے رنگ کی خوبصورت آنکھیں دیکھ کر وہاں تماشائی بنی لڑکیوں میں چہ میگیاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

"کون ہو تم؟

"ہم آپ کو بتانا پسند نہیں کرتے دوسری بات یہ کون سا طریقہ ہے کسی کہ گھر میں گھس کہ اسی کو نکالنے کا کیا آپ لوگ جانتے نہیں ہیں کہ یہ جرم ہے۔۔

"ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے اور تم ہوتے کون ہو بولنے والے۔۔۔ عرصم کی بات پر اس نے پھر اپنی ترش آواز میں پوچھا تھا جب بھیڑ میں سے آواز آئی۔

"یار ہو گا۔۔۔ عرصم اور یاسمین دونوں نے اسے دیکھا تھا اسے افسوس ہوا تھا لوگوں کی

سوچ پر۔۔

"سہی کہہ رہی ہو تبھی اتنی مرچیں لگ رہی ہیں۔۔۔۔میں تو کہتی ہوں بلاؤ اسکی ماں اور بھائی کو جو اسے یہاں لے آئے ہیں اور مہارانی صاحبہ امیر مردوں کو انکے جاتے ہی۔۔۔

"یہ کیا تماشا مچایا ہوا ہے۔۔۔۔۔اس سے قبل عرصم اس کو کوئی جواب دیتا یاسر کی آواز پر سب نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جبکہ یاسمین نے اذیت سے آنکھوں کو میچ لیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں بنا رکے سنسان سڑک پر بھاگتی جا رہی تھیں۔۔۔۔ہانم کی حالت اب غیر ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ آج اپنی ہمّت کو آزمانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اآآ!۔۔۔۔،اچانک ہی ہانم کا پیر بری طرح مڑا تھا کہ وہ اوندھے منہ سڑک پر گری تھی۔۔۔

"ہانم۔۔۔۔عائشہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تو بھاگتی ہوئی ہانم کہ قریب آں بیٹھی تھی۔۔

"ہانم تم ٹھیک ہو۔۔۔ہانم۔۔

"ہمارا پیر مڑ گیا ہے۔۔ہم اور نہیں بھاگ سکتیں۔۔۔۔ہانم شدید تکلیف سے اسے کہہ رہی تھی جو خود تھک چکی تھی۔۔۔

"ایسا کرتے ہیں کچھ دیر یہیں چھپ جاتے ہیں۔۔

"ٹھیک ہے پر نورین پتہ نہیں کہاں ہے۔۔ہمیں اس کی بہت فکر ہو رہی ہے۔۔۔،عائشہ کی بات پر اسے نورین کی فکر ستانے لگی تھی۔۔۔

"فکر مت کرو محترمہ چکمہ دینے میں ماہر ہے۔۔۔عائشہ نے مسکرا کر اسے تسلی دینی چاہی لیکن کہیں نا کہیں اسے بھی نورین کی فکر ہو رہی تھی۔وہ جیسی بھی تھی، تھی تو وہ چھوٹی۔۔۔

"ھاد یار کیا ہو گیا ہے تمہیں اتنے خاموش تو نہیں رہتے تم۔۔۔

"ہیں ہیں منان بیٹا تصحیح کر لو ہمارے ھاد صاحب ایسے ہی خاموش رہ کر اپنی نظروں سے گھورتے ہیں بس۔۔۔دانش نے ڈرامائی انداز میں اسکی بات کا جواب دیا تھا جس پر وہ اسے گھور کر رہ گیا تھا جبکہ ھاد کی سوچوں کا بھنور ہانم میں ہی الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس سے قبل وہ کوئی اور بات کرتے یکدم ہی ھاد چیخا تھا۔۔۔

گاڑی روکو۔۔۔روکو۔۔۔۔۔!!!ھاد کے چیخنے پر عاشر نے بروقت بریک لگائی تھی سڑک کنارے وہی وین دیکھ کر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اگلے لمحے وہ لوگ گاڑی سے باہر تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ نکاح خواں کی آواز پر وہ جو پتھر بنی بیٹھی تھی اپنی ماں کہ لرزتے ہاتھ کو کندھے پر محسوس کرتے ہی اسکے جسم میں جنبش ہوئی تھی۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔

)ارے پوچھو کون ہے یہ مرد جسے بلایا تھا۔۔۔ہماری عزت کا جنازہ نکال دیا آپکی بہن نے۔۔۔۔بینش نے تڑاخ کر پوچھا تھا جبکہ وہ تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا کیوں خاموش ہیں؟ یہ تو اچھا ہوا کہ درد معمولی تھا ورنہ ہمیں تو معلوم ہی نہ چلتا کہ پیٹھ پیچھے یہ گل کھلائے جا رہے ہیں۔۔۔

"بہت ہو گیا بینش بس کرو۔میں اپنی آپی کہ خلاف اور برداشت نہیں کر سکتا۔۔یاسر

نے سخت لہجے میں اسے کہا تھا جبکہ عالیہ بیگم نے روتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔۔

"یاسمین کون ہے یہ؟ بتاؤ مجھے؟ کب سے جانتی ہو اسے؟ عالیہ بیگم کی بات پر یاسمین اور یاسر کہ ساتھ عرصم نے بھی بے یقینی سے عالیہ بیگم کو دیکھا تھا جبکہ یاسمین کہ دیکھنے پر انہوں نے روتے ہوئے نظریں جھکائیں تھیں۔۔۔

"آپکو لگتا ہے اماں؟ اذیت سی اذیت تھی اسکے لہجے میں جس پر عالیہ بیگم نے تڑپ کر اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔

"ہونہہ! سب ڈرامہ ہے.. بینش نے ہنکار بھرا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بینش خاموش رہو۔۔۔اس سے قبل یاسر کا ہاتھ اٹھتا یاسمین نے تیزی سے آگے بڑھ کر یاسر کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

"اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔۔۔یاسمین اپنے بھائی کو دیکھ کر بولتی بینش کو دیکھنے لگی۔۔

"مجھے یہی سب کرنا ہوتا تو کبھی یہاں نہیں آتی۔۔۔

"رہنے دو بی بی اس سے کوئی فرق نہیں پڑھتا ہماری بدنامی تو کروادی کسی کو منہ دکھانے کہ قابل نہیں چھوڑا۔۔۔سسرال سے نہیں ایک کوٹھے سے لائے ہیں آپ کو۔۔میں

بتا رہی ہوں اماں یا تو اپنی بیٹی کو رکھیں یا مجھے کیونکہ میں یہاں انکے ساتھ ایک ہی چھت کہ نیچے نہیں رہ سکتی۔۔۔بینش کی بات پر یاسمین نے لب بھینچ کر یاسر کہ ہاتھ پر دباؤ دیا تھا کہ وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔۔

اچانک ہی خاموشی میں عرصم کا موبائل بجا تھا جسے جیب سے نکال کر اس نے سائلنٹ کیا تھا۔۔۔

یاسمین نے پلٹ کر عرصم کو دیکھا تھا جانے وہ کون تھا کہاں سے آیا تھا وہ کچھ بھی تو نہیں جانتی تھی اسکے بارے میں لیکن پھر بھی وہ اس کہ لئے لوگوں کی لعن طعن سننے کہ باوجود وہیں موجود تھا۔

یاسمین یاسر کا ہاتھ چھوڑتی تیمور کو اٹھائے ہی عرصم کہ مقابل آکر رکی تھی۔۔۔

"مجھ سے نکاح کریں گے۔۔۔یاسمین نے اسے پوچھتے ہی کرب سے آنکھیں کو موندا تھا اس نے کب سوچا تھا کہ یہ وقت بھی اسکی زندگی میں آئے گا جب وہ سب کہ سامنے کسی غیر مرد سے یہ سب کہے گی۔

وہاں کھڑی عورتوں نے منہ پر ہاتھ رکھ لئے جبکہ بینش نے گردن کڑا کر اسی عورت کو

دیکھا تھا جس کی وجہ سے یہ تماشا شروع ہوا تھا۔۔

یہ دنیا ہے منافقوں کی،

یہ دنیا ہے تماشائیوں کی،

پھونک پھونک کر رکھنا اپنا ہر قدم "کیونکہ"

یہ دنیا ہے منافقوں کی۔۔۔۔یہ دنیا ہے تماشائیوں کی!(امرحہ شیخ)

"میں جانتی ہوں یہ بہت مشکل۔۔۔یاسمین نے سر جھکا کر کہنا ہی شروع کیا تھا جب یکدم اپنے سر پر ایک مظبوط ہاتھ پر آہستگی سے آنکھیں کھول کر سر اٹھا کر عرصم کو دیکھا تھا۔۔

"ہم تیار ہیں۔۔۔۔(

"قبول ہے۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔۔یاسمین نے کہتے ساتھ اس شخص کو دیکھا تھا جس کی گود میں تیمور پُر سکون بیٹھا عرصم کی کلائی پر بندھی گھڑی کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساجد جو اسکے آنے کا انتظار کر رہا تھا کسی گڑ بڑ کہ احساس ہونے پر تیزی سے بھاگا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل اسکا شک یقین میں بدل چکا تھا کیونکہ نورین وہاں نہیں تھیں۔۔۔ساجد تو جیسے پاگل سا ہو گیا تھا طیش میں وہ اپنی وین کی طرف بھاگا تھا جب کسی کہ کراہ پر وہ بروقت روکا تھا اپنے دائیں طرف دیکھتے اس نے دوبارہ چاکو نکال کر اس سمت دوڑ لگائی تھی جہاں سے آواز آئی تھی دوسری طرف نورین جو وہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہو ہی چکی تھی پتھر سے ٹکرانے پر زور سے گری تھی کہ ہاتھ میں کانٹیں چبھنے پر وہ تڑپ کر لبوں کو بھینچ گئی۔۔۔

اس سے قبل وہ اٹھتی کسی کہ جا گرزمیں مقید پیر دیکھتے ہی نورین نے گھبرا کر سر اٹھایا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وین خالی تھی جبکہ ارد گرد بھی کوئی نہیں تھا ھاد کہ دل میں انجانا سا خوف لاحق ہوا اس سے قبل وہ لوگ آگے بڑھتے جھاڑیوں سے کسی نسوانی آواز پر ھاد چونکنا ہو گیا تھا۔۔

"تم لوگ گاڑی اسٹارٹ رکھو میں آتا ہوں۔۔۔

"ھاد میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔عاشر نے اسے کہا

"نہیں تم لوگ بیٹھو جا کر میں آتا ہوں۔۔۔ھاد سختی سے انھیں منع کرتا خود آگے بڑھ گیا تھا۔۔موبائل کی فلیش لائٹ کی مدد سے چند قدم ہی آگے بڑھا ہو گا جب کوئی لڑکی اسے زمین پر گری نظر آئی۔۔۔

"یہ ہانم تو نہیں ہے۔۔۔ھاد بڑبڑاتے ہوئے تیزی سے اسکے سامنے جا کر روکا تھا جس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نورین نے جیسے ہی سر اٹھا کر مقابل شخص کو دیکھا تو گہرا سانس بھرتی لڑکھرتے ہوئے اٹھ کر اپنے کپڑے جھاڑنے لگی جبکہ ھاد اسے بغور دیکھ رہا تھا یکدم ہی اسکے دماغ میں جھپاکا ہوا۔۔۔

"ہانم۔۔۔۔ھاد کی سرگوشی پر نورین نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ۔آپ ہانم آپی کو کیسے جانتے ہیں؟نورین اس سے خوفزدہ ہوتے ہوئے بولی تھی اسے محسوس ہوا کہ وہ اب اس سے ڈر رہی تھی۔۔

"پہلے پُر سکون ہو جاؤ۔۔۔دیکھو وہ مجھے صبح اتفاق سے ملی تھیں سڑک پر جب ایک آدمی وہاں آیا تھا وین میں وہ کہہ رہا تھا وہ انکا منگیتر ہے اور۔۔۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ۔۔۔وہ ہانم آپی کو اغوا۔۔۔

یکدم ہی کسی کہ بھاگنے کی آواز پر نورین نے ھاد کا بازو سختی سے پکڑ لیا۔۔

"چلیں وہ یہیں ہے۔۔۔۔

"نہیں میں ہانم کو لئے نہیں جاؤں گا۔۔۔ھاد نے سخت لہجے میں اسے کہا تھا۔۔

"ارے ہانم آپی اور عائشہ اب تک تو کافی دور جا چکی ہو نگی میں تو اسے چکمہ دینے کہ بہانے سے یہاں تک لائی تھی اب بھاگیں۔۔نورین تیز تیز کہتی ھاد کا بازو کھینچ کر لے جانے لگی جو اسکی بات پر حیرت سے اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھتا بھاگا تھا لیکن نورین کو لڑکھڑاتا دیکھ کر روک کر اسکے سامنے بیٹھا۔۔

"گڑیا آجاؤ پیٹھ پر۔۔۔

"نہیں میں کوئی بچی تھوڑی ہوں۔۔۔نورین نے منہ پھولا کہ ھاد مسکرا کر اٹھ کر اسے گود میں اٹھا کر بھاگا تھا نورین نے جلدی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا ورنہ کوئی بعید نہیں

تھا کہ وہ چیخ کر ساجد کو بتا دیتی جو آوازوں پر پیچھے آیا تھا۔۔۔دونوں بھاگتے ہوئے سڑک کنارے پہنچے تھے عاشر جو بے چینی سے ھاد کا انتظار کر رہا تھا جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کرتا نزدیک لایا تھا۔۔

"بیٹھو جلدی۔۔

"پر ہانم آپی۔۔۔نورین نے پریشانی سے کہا

"زیادہ دور نہیں گئی ہو نگی۔۔۔۔فکر مت کرو، بیٹھو۔۔۔ھاد اسے تسلی دیتے ہوئے بولا جب یکدم ہی عاشر چیخا تھا کہ ھاد جھٹکے سے گھوما تھا اس سے قبل ساجد چاکو اسکے سینے کہ آر پار کر دیتا ھاد نے زور سے اسکے ہاتھ پر لات ماری تھی کہ ساجد کہ ہاتھ سے چاکو جھاڑیوں میں جا گرا تھا۔۔

"بھاگو۔۔۔ھاد پوری قوت سے اسکے ناک پر مکا جڑ کر عاشر سے بولا۔۔ساجد اپنا منہ پکڑے نیچے گرا تھا کہ ھاد تیزی سے گاڑی میں بیٹھا اسکے بیٹھتے ہی گاڑی زن سے آگے بڑھی تھی جبکہ ساجد ہنوز زمین پر گرا کراہ رہا تھا۔۔۔

"چھوڑوں گا نہیں تم لوگوں کو جان سے مار دوں گا ابھی مجھے جانتے نہیں ہو۔۔۔سب

سے پہلے میرے ہاتھوں سے وہ حرفہ ہانم مرے گی۔۔۔ساجد اٹھتے ہوئے زہر اُگلتا وین میں بیٹھ کر یونہی پڑا رہا۔

دونوں بہت دیر سے ایک ہی جگہ پر چُھپی ہوئیں تھیں جبکہ نظریں سڑک پر ہی ٹکی تھیں ابھی تک نورین کا کچھ معلوم نہیں چلا تھا۔۔۔

"ہانم میں ذرا دیکھ کر آتی ہوں ہو سکتا ہے وہ ہمیں ڈھونڈ۔۔۔عائشہ یکدم ہی رکی، ہانم کو دیکھا تو مزید گھبرا گئی۔۔۔

"ہانم، ہانم اٹھو، اللہ یہ کیا ہو گیا اب میں کیا کرو۔۔۔عائشہ اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے ہانم کو وہیں چھوڑ کر اٹھ کر نورین کو ڈھونڈھنے نکلی ہی تھی کہ دور سے گاڑی دیکھ کر عائشہ نے بے اختیار آسمان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اللہ تو واقعی رحیم ہے۔۔۔عائشہ کہتی ہوئی دونوں ہاتھوں کو ہلا کر گاڑی روکنے کا اشارہ کرنے لگی تھی جب گاڑی روکتے ہی "عائشہ" کہتی نورین گاڑی سے اتر کر بھاگ کر اسکے سینے سے لگی تھی کہ عائشہ پہلے حیران ہوئی پھر نورین کہ گرد حصار باندھ لیا۔۔

"نورین تم ٹھیک تو ہو نا؟ عائشہ اس سے الگ ہو کر چہرہ تھام کر پوچھنے لگی جس نے مسکرا سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"ہانم۔۔۔۔ھاد کی آواز پر عائشہ کہ ساتھ نورین نے بھی ھاد کو دیکھا تھا جس کی نگاہیں بے چینی سے اسی کو ڈھونڈھ رہی تھیں۔۔۔

"عائشہ ہانم آپی کہاں ہیں؟

"چلیں میرے ساتھ۔۔۔عائشہ تیزی سے بھاگی تھی کہ وہ بھی اسکے پیچھے بھاگا تھا جبکہ عاشر منان اور دانش نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

"یہ بھائی صاحب تو گئے۔۔۔۔منان نے معنی خیز لہجے میں کہا کہ دونوں مسکرا دیے۔۔

"دروازہ کھولو جلدی۔۔ھاد زور سے بولتا ہوا ہانم کو اٹھائے تیزی سے گاڑی کی طرف آیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔۔۔۔عرصم خاموش بیٹھا باہر دیکھ رہا تھا اس سے فاصلے پر یاسمین سر جھکا کر بیٹھی تیمور کو ہلکے ہلکے تھپتھپا رہی تھی۔۔

"فیصل کسی اچھے سے ریسٹورانٹ پر گاڑی روکیے گا۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔ڈرائیور نے گاڑی چلاتے ہوئے سر ہلایا کہ یاسمین کا ہاتھ یکدم رک گیا تھا۔۔

"کیا ہم گھر نہیں جا سکتے۔۔۔۔یاسمین نے نظریں جھکائے ہی آہستہ سے پوچھا تھا۔۔

"ہم اس شہر کہ نہیں ہیں یہاں ہم اپنی اکلوتی بیٹی کہ ساتھ کام کہ سلسلے میں آئے ہیں کل صبح ہم بائے روڈ ہی کراچی جائیں گے۔۔۔۔۔عرصم کی بات پر یاسمین نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عرصم جانتا تھا اسکا ردِ عمل یہی ہو گا۔۔۔

"بے فکر رہیں ہم نے آپکے بھائی کو بتا دیا ہے۔۔۔عرصم اسکی نظروں کو خود پر محسوس کرتے ہوئے پھر بولا تھا کہ یاسمین نے دوبارہ نظریں جھکا لیں تھیں۔

"آپ کس۔۔۔

"ہم ریسٹورانٹ پہنچ کر تفصیل سے ایک دوسرے کا انٹرویو کر سکتے ہیں۔دراصل ہم نے شام کی ایک کپ چائے ہی ہوئی ہے۔۔۔عرصم نے ایک بار پھر اسکی بات کاٹی تھی

کہ وہ بس سر ہلانے پر ہی اکتفا کر سکی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تسنیم لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب ملازمہ نے آکر اسے ریاض کہ آنے کا بتایا تھا۔۔

تسنیم کہ ہاتھ سے ریموٹ چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا کہ رئیس جو نیچے آرہا تھا تیزی سے تسنیم کہ پاس آیا۔۔

"تسنیم۔۔۔

"کتنا اور گریں گے مسٹر رئیس۔۔۔۔ہاں۔۔۔ تسنیم یکدم ہی اٹھ کر غصّے سے چیخی تھی کہ رئیس نے ملازمہ کی طرف دیکھا۔۔اسکا اشارہ سمجھتے ہی ملازمہ وہاں سے گئی تھی۔۔۔

"یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو؟ساری تمیز بھول گئی ہو کہ اپنے بڑوں سے کس طرح بات کی جاتی ہے۔۔۔رئیس کہ کہنے پر اسکی آنکھوں کہ گوشے بھیگنے لگے۔۔۔

"اچھا کون ہے یہاں بڑا؟آپ؟آپ بڑے ہیں اگر آپ بڑے ہیں تو میں لعنت بھیجتی

ہوں ایسے۔۔۔۔تڑاخ!!یکدم ہی رئیس کا ہاتھ اٹھا تھا کہ جویریہ بیگم جو وہیں آرہی تھیں ٹھٹھک گئیں۔۔۔

"بس یہی تو ایک کام آتا ہے آپ کو۔۔۔ہے نا

"تسنیم۔۔۔۔۔اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔رئیس قہر آلود نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دھاڑا تھا۔

"ورنہ کیا؟کیا ہاں کیا کریں گے وہیں چھوڑ کر آئیں گے جہاں بھابھی اور اپنی ہی اولاد کو بھیج دیا تھا۔۔ہاں۔۔۔

"دفع ہو جاؤ۔۔۔نکل جاؤ۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔رئیس زور زور سے چیختے ہوئے بول رہا تھا دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے جویریہ بیگم تیزی سے دونوں کہ درمیاں آئیں تھیں۔۔

"بے فکر رہیں میں بھی چلی جاؤں گی پھر آپ تنہا رہیے گا اپنے اس عالیشان محل میں جہاں ریاض جیسے بھیڑے اور ناپاک عورتیں آپکا دل بھیلانے کا سامان بنئیں گی لیکن جب آپکا یہ نشہ اترے گا نہ تب آپکو احساس ہو گا کہ آپ نے کیا کھویا ہے، سہی کہتے ہیں

اپنوں کی قدر انکے چلے جانے کہ بعد ہی ہوتی ہے۔۔۔۔

"احان کو فون کر کہ ابھی بلائیں۔۔۔۔رئیس نے ایک بار پھر بات کاٹ کر جویریہ بیگم سے کہا۔۔

"پر کس لئے۔۔۔جویریہ بیگم نے تعجب سے پوچھا۔

"نکاح کہ لئے۔۔۔میں آتا ہوں مولوی صاحب کو لے کر آپ چچی جان سے بات کر کہ کوئی بھی بہانا بنائیں میں اب کس کی بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔رئیس بے حسی سے کہتا تسنیم کو دیکھنے لگا۔۔۔

"جاؤ جا کر تیاری کرو سسرال جانے کی۔۔۔جو لیکر جانا چاہتی ہو لے جاؤ۔۔

"تھوکتی ہوں میں۔۔آآآ!!اچانک ہی رئیس نے اسکا جبڑا دبوچا تھا۔۔

پھر جھٹکے سے چھوڑتا باہر نکل گیا پیچھے وہ روتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔

ہسپتال کہ کوریڈور میں خاموشی تھی نورین عائشہ کہ ساتھ بیٹھی تھی جبکہ نرس اسکی چوٹ پر پٹی کر رہی تھی۔۔

"ھاد کافی۔۔۔دانش نے اسکے پاس آکر کافی دی پھر ان دونوں کو سینڈوچز اور کافی دے کر واپس پلٹ گیا۔۔

"ہانم آپی بیچاری کتنا خون بہہ گیا تھا اس گھٹیا انسان نے کس بے رحمی سے چاکو گھونپا ہو گا۔۔افففف! نورین عائشہ کو بتاتے ساتھ جھرجھری لے کر رہ گئی جب "آہ" پر دونوں نے ھاد کو دیکھا تھا۔۔

"ارے ہاتھ تو نہیں جل گیا۔۔۔عائشہ اٹھ کر ھاد کہ پاس آئی تھی جو اپنے ہاتھ کو جھٹک کر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔کیا تم دونوں بتا سکتی ہو یہ آدمی کیوں ہانم کہ پیچھے پڑا ہے؟ ھاد کہ پوچھنے پر دونوں بہنوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔

"مجھ پر پورا نہیں تو تھوڑا سا بھروسہ کر ہی سکتی ہو میں ہانم کو نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔ھاد دونوں کو کشمش میں دیکھتا نرمی سے بولا تھا کہ نورین اٹھ کر اسکے پاس آئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے ہم بتاتی ہیں پر یہاں نہیں۔۔

"چلو کیفے ٹیریا جا کر بات کرتے ہیں پھر۔۔۔ھاد نورین کو جواب دے کر اپنے

دوستوں کہ پاس گیا تھا۔۔

"ہم آتے ہیں تم لوگ دیھان رکھنا۔۔ھاد کہتا ہوا نورین اور عائشہ کہ ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زین کچھ معلوم چلا کہاں چلی گئی ہیں تینوں؟ علی اور زین جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئے انمول نے جلدی سے ان سے پوچھا۔

"نہیں کچھ بھی معلوم نہیں چلا خالہ کو بھی بتادیا ہے وہ لوگ بھی پریشان ہو گئے ہیں۔۔۔زین گرنے کہ انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

"لاؤ میری بات کرواؤ ذرا نادیہ سے یہ کیا تربیت کی ہے لڑکیوں کی کہ بنا بتائے مری گھومنے نکل پڑی ہیں ثوبیہ بیگم بالاج کہ ساتھ آتے ہوئے بولیں تھیں جبکہ ہاتھ میں کاغذ تھاما ہوا تھا۔۔

"کیا مطلب ہے؟

"مطلب کو چھوڑو پڑھو یہ۔۔اور تم فون ملاؤ۔۔۔ثوبیہ بیگم کاغذ انمول کو تھما کر علی

سے فون ملوانے لگی۔

"ہونہہ! حد ہی ہو گئی ہے یہ تو، ویسے تو غربت کا رونا روتے ہیں اور اب دیکھو ذرا بیٹیاں عیاشی کرنے نکل پڑی ہیں وہ بھی بنا بتائے ہو نہ ہو ضرور لڑکوں کہ چکر ہونگے۔۔۔انمول بولنے پر آئی تو اپنے ذہن کا سارا گند دوسروں کہ ذہنوں میں بھرنے لگی۔۔جبکہ عروج پریشان سی بار بار ساجد کا نمبر ملا رہی تھی جو مسلسل بند جا رہا تھا۔

"السلام علیکم۔۔۔کیا بات ہے بھئی آج صبح رشتہ تہہ ہوا ہے اور اب یہ نکاح سب خیریت تو ہے۔۔۔۔

آرزو بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگیں۔

"ہاں وہ کل رئیس لندن جا رہا ہے کچھ عرصے کہ لئے تبھی وہ چاہتا ہے کہ تسنیم کی رخصتی کر دیں۔۔۔

"اور آپ؟احان سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"میں بھی ساتھ ہی جا رہی ہوں۔۔۔

"صبح کیوں نہیں بتایا پھر؟احان نے پھر سوال کیا تھا کہ رئیس مولوی صاحب کو ساتھ لیے اندر آیا تھا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔امی تسنیم کو لے آئیں۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔برخوردار اتنی جلدی کیا ہے پھر بچوں کہ اور ہمارے بھی کچھ ارمان ہیں۔۔۔اصغر صاحب نے جواب دیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"جی تو ٹھیک ہے آپ لوگ دھوم دھام سے کیجئے شادی امی آپ بھی اگر روکنا چاہتی ہیں تو روک جائیں میں آپ کہ اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کروادیتا ہوں۔۔۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔

"پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔احان کی سرد آواز پر سب نے اسے دیکھا تھا۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے سادگی سے نکاح کر کہ لے جانے میں رہی بات تقریبات کی تو وہ بھی ہو جائیں گی نکاح کہ بعد میں اپنا فرض پورا نبھاوں گا آپ آرام سے جائیں لندن۔۔۔۔۔احان سخت نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے جواب دے کر اپنے ماں باپ کو دیکھنے لگا جو اپنے بیٹے کی بات پر مسکرا رہے تھے۔

"چلیں پھر آپ لوگ ڈرائنگ روم میں چلیں،۔'میں تسنیم کو لے کر آتی ہوں۔۔۔جویریہ بیگم مسکراتے ہوئے بول کر تسنیم کہ کمرے کی جانب بڑھ گئیں تھیں۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

ریسٹورانٹ میں اس وقت زیادہ رش نہیں تھا۔۔یاسمین نظریں پلیٹ پر جما کر بیٹھی تھی جبکہ عرصم کھانا کھانے کہ ساتھ اسے بھی دیکھ رہا تھا جو کھانے کہ بجائے کھانے کو گھور رہی تھی۔۔

"آپ کو کچھ اور کھانا ہے تو ہمیں بتادیں۔۔عرصم اسے دیکھتے ہوئے بولا جس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"نہیں میں یہ کھا رہی ہوں شکریہ۔۔۔

"ہمم وہ تو ہمیں نظر آرہا ہے آپ کتنا کھا رہی ہیں۔۔۔عرصم اسکی ہچکچاہٹ دور کرنے کہ لئے ہلکے پھلے انداز میں کہتا ہکلا سا مسکرایا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔بلاشبہ سامنے موجود شخص ہر لڑکی کی خواہش رہا ہوگا۔۔۔

"آپ کی بیوی۔۔۔۔

"نہیں ہیں۔۔۔۔عرصم نے جھٹ سے سنجیدگی سے جواب دیا تھا کہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"ہماری شادی ہماری خالہ کی پسند سے ہوئی تھی چھ سال پہلے لیکن شاید ہماری قسمت

میں اپنوں کا ساتھ کبھی لکھا ہی نہیں ہے یا شاید انکی زندگی ہی اتنی لکھی تھی۔۔ہماری بیٹی کو اس دنیا میں لانے کا سبب بنیں اور خود اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔۔۔

"آپ نے دوبارہ شادی کیوں نہیں کی یا شاید آپکی ضرورتیں۔۔۔یاسمین یکدم ہی تلخ ہوئی تھی کہ لب بھینچ کر اس نے خود کو روکا تھا جبکہ عرصم اسکی آدھی ادھوری بات سمجھتا اسے دیکھنے لگا۔۔

"تجربے انسان کو زندگی میں بہت کچھ سیکھاتے ہیں لیکن ایسا کہاں لکھا ہے کہ آپکو ہر ایک شخص سے ایک ہی تجربہ ملے گا؟

"انسان کی فطرت ہی اگر ایسی ہو تو پھر کیا کہیں گے؟

"آپ انسان کی بجائے ایک مرد کہتیں تو ہمیں زیادہ خوشی ہوتی کیونکہ آپ جس تجربے کی بنا پر یہ بات کر رہی ہیں وہ اپکی زندگی کا ایک واحد مرد تھا صرف ایک مرد ہر ایک مرد نہیں ورنہ معذرت کہ ساتھ باپ، بھائی، بیٹا وہ بھی مردوں میں شمار ہوتے ہیں۔۔یاسمین کی بات پر عرصم نے بھی اسے ترقی با ترقی جواب دیئے جس نے اس سے نظریں چرائی تھیں۔۔

"آپ شاید ہماری بات کا برا مان گئیں۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے لیکن دھوکہ بھی "مرد" ہی دیتا ہے۔۔

"غلط۔۔۔مرد نہیں انسان کی "تربیت" اور "نسل" ہے جو ایسے فریب دیتی ہیں۔۔۔۔رہا ہماری ضرورت کا سوال تو ہمارے خون میں ایسا نہیں ہے کہ ہم اپنے نفس کہ ہاتھوں خود کو اپنے ضمیر کہ سامنے شرمندہ کریں۔۔۔ہماری بیٹی پانچ سال کی ہے اور وہی ہماری زندگی ہے دوسری شادی کر کہ ہم اپنی بیٹی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن آپ سے شادی کا فیصلہ آپکی وجہ سے نہیں تیمور کہ لئے کیا ہے۔۔۔۔یاسمین چپ سی بیٹھی اسے سن رہی تھی اندر کی کڑواہٹ جو وہ اس پر انڈیلنے لگی تھی مرد کہ اس نئے روپ سے آشنا ہوتی کچھ اور بولنے کی ہمت نہ کر پائی۔

رات کہ دس بجے کا وقت تھا جب انکی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔

احان نے سرخ ڈوپٹے میں اسے دیکھا جو سپاٹ تاثرات کہ ساتھ بیٹھی تھی۔۔

آرزو بیگم اصغر صاحب کہ ساتھ گاڑی سے اتریں کہ احان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

"آحان۔۔۔

"تسنیم ہم کمرے میں چل کر بات کریں گے ابھی اترو۔۔۔احان نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا کہ تسنیم گہری سانس لے کر سر ہلا کر دروازہ کھول کر نیچے اتری۔۔۔

"تم دونوں ابھی جا کر آرام کرو۔۔۔۔۔جاؤ تسنیم۔۔۔۔آرزو بیگم دونوں کو دیکھتی ہوئیں بولیں کہ احان سر ہلا کر اسے لئے سیڑیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تسنیم نے نظر جھکا کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھا پھر نظر اٹھا کر احان کو دیکھنے لگی یکدم ہی اسکی آنکھوں میں آنسوں بھر گئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ھاد۔۔۔۔دانش ڈھونڈھتا ہوا اسے ہسپتال کہ لان میں آیا تھا جہاں ھاد بینچ پر بیٹھا دونوں ہاتھوں کی کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے ہاتھوں کو ساتھ جوڑے لبوں پر رکھے ہوئے تھا کہ دانش کی آواز پر بھی وہ ہنوز اسی انداز میں بیٹھا رہا۔۔

"یار ھاد کیا ہو گیا بھائی؟ڈاکٹر نے کہا ہے کل صبح تک وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گیں۔۔۔۔دانش پر جوش سا اسے بتاتے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

"کیا ہوا ھاد؟ دانش نے ایک بات پھر پوچھنے کہ ساتھ ھاد کہ کندھے پر ہاتھ رکھا تھا کہ ھاد چونک کر تیزی سے دانش کہ گلے لگا تھا۔۔

"ھاد۔۔۔ کیا ہوا یار تم مجھے پریشان کر رہے ہو۔۔۔ دانش اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا جس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

"کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ ایسا کرو تم لوگ پاس ہی کوئی اچھا سا ہوٹل دیکھ کر چلے جاؤ میں یہاں ہوں۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ کیا ان دونوں کو بھی لے کر جائیں۔۔۔ دانش کندھے اچکا کر عائشہ اور نورین کہ متعلق پوچھنے لگا جس نے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔۔

"نہیں تم لوگ جاؤ صبح جلدی آجانا۔۔

"ٹھیک ہے لیکن انکا کیا سوچا ہے انکو انکے گھر چھوڑنا ہے؟

"نہیں یہ ہمارے ساتھ کراچی جائیں گی۔۔۔ ھاد کہ سنجیدگی سے کہنے پر دانش اسے دیکھتا کچھ کہے بنا ہی اٹھ کر چلا گیا۔۔ اسکے جاتے ہی ھاد نے بینچ سے ٹیک لگا کر سر آسمان کی جانب کرتے آنکھوں کو موندا تھا کہ آنکھ سے آنسوں ٹوٹ کر نیچے گرا تھا۔

شب خوابی کا لباس زیب تن کیے بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے بالکنی میں موجود وہ باسکٹ کے گول جھولے میں بیٹھی دور خلاء میں نظریں مرکوز کیے سوچوں میں گم تھی جب احان ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس وہاں آیا ہاتھ سے اپنے نم بالوں میں انگلیاں چلاتا تسنیم کو دیکھنے لگا۔۔۔

"اہم اہم!! کیا میں بھی بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔احان کہ گلا کھنکھار کر کہنے پر تسنیم چونکی پھر اسے دیکھا۔۔

"کیا؟ سوری میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔ تسنیم معذرت کرتی شرمندہ ہونے لگی... کون کہہ سکتا تھا آج انکی شادی کی پہلی رات ہے۔۔۔۔

احان نے اسکی بات پر گہری سانس لی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔چائے پیو گی؟

"ن !

"میں بول دیتا ہوں صباء (ملازمہ) بنادے گی۔۔۔ تسنیم کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہی

وہ کہتا جانے لگا تھا جب تسنیم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔۔احان نے چونک کر سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔کب سوچا تھا کہ اپنی محبت اسے ان حالاتوں میں ملے گی کتنی خواہش تھی اسے تسنیم کو پہلی بار اپنے کمرے میں دلہن کہ روپ میں دیکھنے کی۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے بس مجھے ابھی تمہاری ضرورت ہے۔۔۔ تسنیم کی آواز بھیگ گئی تھی احان کو کہتے اس نے اسے بیٹھنے کی جگہ دی تھی جو مسکرا کر بیٹھتا ایک ہاتھ سے اسکے گرد حصار باندھتا پیشانی پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔ تنسنیم آنکھوں کو موند کر اسکے سینے پر سر رکھے بیٹھی رہی۔۔۔

(ریاض بھائی چھوڑ دیں مجھے۔۔جانے دیں مجھے۔۔۔چھو۔۔۔چوڑ دیں۔۔۔کوئی بچاؤ۔۔۔بچاؤ مجھے۔۔۔بھائی۔۔بھائی۔۔۔امی بچائیں۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔اللہ کا واسطہ تمہیں چھوڑ دو.)۔۔

احان جو آنکھیں موندے اسے محسوس کر رہا تھا بری طرح ٹھٹھک گیا۔۔۔ تسنیم بری طرح کانپ رہی تھی جبکہ ہاتھ کی گرفت اسکی ٹی شرٹ پر مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔۔

"شششش!!ریلیکس تسنیم میں تمھارے پاس ہوں۔۔۔احان اسکے سر کو آہستہ آہستہ سہلاتے ہوئے اسکے کان میں بول رہا تھا کہ تسنیم نے پٹ سے آنکھیں کھول کر سر اٹھا

کر احان کو دیکھا تھا۔۔ جبکہ احان اسکی آنکھوں میں خوف واذیت دیکھتا لب بھینچ کر خود پر ضبط کرنے لگا۔۔

"اا احان کا کاش۔۔۔۔ تسنیم بری طرح ہکلاتے ہوئے لمبی لمبی سانس لینے لگی جبکہ آنکھوں سے آنسوں لڑکتے گالوں پر پھسلتے چلے گئے کہ احان نے اسے اپنے گلے سے لگا کر بھینچ لیا۔۔

"آجائیں۔۔۔ گاڑی سے اترتا گھوم کر وہ دوسری جانب آیا تھا جو گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے دیکھ کر ٹھہر گئی تھی کہ عرصم اسے کہتا یکدم جھکا تھا

یاسمین جو تیمور کو کندھے سے لگانے لگی تھی عرصم کہ ہاتھ بڑھا کر تیمور کو لینے پر نظریں جھکا کر اترنے لگی۔۔۔

"گھبرائیں مت ہماری خالہ آپ سے مل کر خوش ہوں گی۔۔۔ عرصم اسکے انگلیاں مڑوڑنے پر کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔خالہ، عرصم کی آواز پر وہ جو صوفے پر بیٹھی ہوئی اسی کا انتظار کر رہی تھیں مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔کہاں رہ گئے تھے عرصم میں تو گھبرا ہی گئی تھی۔۔۔اقصیٰ بیگم نرم ودھیمے مزاج کی خاتون تھیں۔۔جن کی صرف دو ہی بیٹیاں ہیں اور دونوں ہی شادی شدہ بال بچوں والی ہیں جبکہ شوہر کی وفات کہ بعد سے اب ان تینوں کہ علاوہ عرصم کے منہ بولے ماموں ہیں جن سے عرصم بہت کم ہی ملتا تھا۔۔

اقصیٰ بیگم یکدم ہی ٹھٹھکی تھیں۔۔

عرصم نے انکی نظروں کہ تعاقب میں ساتھ کھڑی یاسمین کو دیکھا۔

"یاسمین یہ ہیں ہماری خالہ۔۔

"السلام علیکم۔۔۔یاسمین اسکے بتانے پر ہلکا سا مسکرا کر بولی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔عرصم کون ہے یہ؟اقصیٰ بیگم نے اسے جواب دیتے ساتھ عرصم سے پوچھا۔۔

"ہم آپ کو سب بتاتے ہیں آکر۔۔۔چلیں۔۔۔،عرصم انھیں جواب دیتا یاسمین کو

ساتھ لئے کمرے کی جانب بڑھ گیا یاسمین سر جھکا کر خاموشی سے اسکے پیچھے چلنے لگی جبکہ اقصیٰ بیگم سمجھ گئیں تھیں کہ وہ کون تھی لیکن اچانک یہ سب انھیں الجھا رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی عرصم کی نظر سیدھا اپنی بیٹی پر پڑی تھی جو اسی کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔۔

عرصم نے آگے بڑھ کر احتیاط سے تیمور کو لٹایا جبکہ یاسمین اس بچی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ماشاءاللہ یہ تو بہت ہی پیاری ہے بالکل آپکی کاپی۔۔۔یاسمین بے ساختہ بولتی یکدم ہی دانتوں تلے زبان دبا گئی جبکہ عرصم چونک کر اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا۔۔

یاسمین نے خاموشی محسوس کرتے نظر اٹھائی تو ہنوز اسے خود کو تکتے پایا

"سوائے آنکھوں کہ۔۔۔ہماری بیٹی کی آنکھوں کا رنگ انکی ماما پر گیا ہے ڈارک براؤن۔۔عرصم قدم قدم چلتا اسکے مقابل آکر روکا تھا جبکہ یاسمین کو نا جانے کیوں اسکا اچانک ذکر کرنا کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔۔

شاید وہ چہرے پڑھنے کا ہنر رکھتا تھا تبھی ایک قدم اور نزدیک آیا تھا۔

"ہماری بیوی اگر حیات ہوتیں تو ہم آپ سے شادی کر کہ خود کو اور آپ دونوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا نہیں کرتے لیکن ہم آپ کو مصیبت میں بھی چھوڑ کر نہیں جاتے۔۔

"پھر، پھر کیا کرتے آپ؟ یاسمین نے حیرت سے اسکی بات سن کر پوچھا تھا

"ہم نہیں جانتے لیکن جو بھی ہوا ہماری قسمت میں پہلے سے لکھا جا چکا تھا تو ان سوالوں کو ذہن میں لا کر کیوں پریشان ہو رہی ہیں آپ؟ خیر آپ آرام کریں ہم خالہ سے بات کر کہ آتے ہیں۔۔۔ عرصم اسے جواب دیتا کمرے سے نکل چکا تھا جبکہ یاسمین اسکے جاتے ہی آگے بڑھ کر بیڈ پر بیٹھتی گردن گھما کر حفصہ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح کہ سوا چھ کا وقت تھا جب ھاد ہسپتال کہ کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی ہانم آنکھیں موندے لیٹی تھی جبکہ سرخ و سفید چہرہ اس وقت زرد پڑا ہوا تھا۔۔

نورین اور عائشہ دونوں صوفے پر ہی بیٹھیں سو رہی تھیں ھاد دروازے پے ہلکے سے دستک دے کر چلتا ہوا ہانم کہ پاس آ کر رکا تھا۔۔

"ھاد بھائی۔۔۔۔ نورین کی آواز پر ھاد نے چونک کر نورین کو دیکھا تھا جو اٹھ کر تیزی

سے اسکے پاس آئی تھی۔۔

"ہانم آپی ابھی تک ہوش میں کیوں نہیں آرہیں؟اب تو صبح بھی ہو چکی ہے؟نورین کی آنکھوں کہ کنارے بھیگنے لگے تھے دونوں بہنیں رات سے کتنی ہی بار ہانم کو اٹھ اٹھ کر دیکھ رہی تھیں۔

"انشاءاللہ آجائے گا ہوش۔۔۔تمہاری ہانم آپی بہت مضبوط ہیں۔۔۔ھاد نورین کو مسکرا کر کہتا ہانم کو دیکھنے لگا جب اسے ہانم کی پلکوں میں جنبش ہوتے دیکھی تو بے اختیار ہانم کی طرف جھکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ھاد بھائی کیا ہوا؟نورین نے آگے بڑھ کر تیزی سے پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا یکدم ہانم نے بند آنکھوں کو آہستہ آہستہ کھولا تھا کہ نورین ہانم کہ ہوش میں آنے پر عائشہ کی طرف بھاگی تھی۔۔

ہانم نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو دوبارہ جھپک کر ھاد کی آنکھوں میں دیکھا دونوں کی نگاہیں ملتے ہی ھاد دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

"شکر ہے آپ ہوش میں تو آئیں۔۔۔ھاد بولتے ساتھ پیچھے ہٹا تھا کہ ہانم نے نظروں کا

زاویہ بدل کر طائرانہ نظر کمرے میں ڈالی تھی۔۔

"ہانم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ عائشہ نے اسکے دیکھنے پر آگے آکر اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا جس نے آہستہ سے گردن ہلا کر دوبارہ ھاد کو دیکھا تھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"السلام علیکم۔۔۔۔عاشر کی آواز پر سب نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔بہت اچھے وقت پر آئے ہو۔۔۔ابھی ابھی نیند سے جاگی ہیں۔۔۔ھاد اسکے قریب جاتے ہوئے بتانے لگا جبکہ نورین ہانم کہ پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"شکر ہے چلو کل سے کچھ تو اچھا ہوا۔۔۔۔عاشر نے شکر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایک بار ڈاکٹر سے مل کر پھر ہم لوگ ڈسچارج کہ پیپرز بنوا کر لاتے ہیں۔۔۔ھاد انھیں بولتا عاشر کہ ساتھ باہر نکل گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فہیم یونیفارم میں ملبوس جیسے ہی کچن میں داخل ہوتے وہیں موجود گول چھوٹی میز کہ گرد رکھی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اپنی ماں کو دیکھ کر ٹیکدم اٹھ کر انکے پاس گیا تھا جو نماز کہ

انداز میں ڈوپٹہ لپیٹے ستے ہوئے چہرے کے ساتھ روٹی بیل رہی تھیں۔۔۔

"امی کیا ہوا آپ کل سے اتنی خاموش کیوں ہیں؟

"امی مجھے تو بتائیں۔۔۔اپنے سوال پر کوئی ردِ عمل نہ دیکھ کر فہیم نے اس بار انکے کندھے کو ہلا کر پوچھا تھا کہ نادیہ بیگم نے جھٹکے سے سر گھما کر اسے گھورا تھا ضبط سے سرخ نم ہوتی آنکھیں انکے بہت زیادہ رونے کو چغلی کھا رہا تھا۔۔

"کیا کروگے جان کر ہاں؟ جا کر بیٹھو۔۔۔نادیہ بیگم جھڑک کر کہتیں تیز تیز ہاتھ چلانے لگیں جبکہ فہیم ہنوز وہیں کھڑا رہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نادیہ بیگم نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا جس نے انکے دیکھنے پر نظروں کہ ساتھ سر کو بھی جھکایا تھا۔۔

"میں اپنی اولاد کو بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔نادیہ بیگم آہستہ سے کہتیں دوبارہ روٹی بیلنے لگی۔۔

"مانتی ہوں میری نورین لاپرواہ سی ہے لیکن وہ اچھے برے کی تمیز اچھے سے جانتی ہے اور میری عائشہ سلجھی ہوئی سمجھدار بچی ہے۔۔مجھے اپنی تربیت پر پورا بھروسہ ہے، ثوبیہ

کیسے میری بیٹیوں پر تہمت لگا سکتی ہے کہ وہ لڑکوں۔۔

"امی کیا ابّو وہاں جا رہے ہیں؟ فہیم انھیں روتے ہوئے دیکھتا افسردگی سے پوچھنے لگا۔۔

"نہیں انھیں دفتر سے ابھی چھٹی نہیں مل رہی پرزین سے بات ہوئی ہے وہ پتہ لگوا رہا ہے۔۔۔اللہ بس میری بچیاں جہاں بھی ہوں سہی سلامت اپنے گھر واپس آجائیں۔۔۔۔۔نادیہ بیگم ہاتھ کی پشت سے آنسوں پونچھتیں پراٹھا سیکھنے لگیں جبکہ فہیم دکھ سے خالی کرسیوں کو تکنے لگا۔۔۔

جہاں وہ تینوں بہن بھائی نوک جھونک کہ دوران ناشتہ کرتے تھے لیکن آج وہ ساتھ نہیں تھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی اس وقت تیز رفتار سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی ھاد گاڑی چلا رہا تھا جبکہ آگے ہانم بیٹھی تھی عائشہ اور نورین پیچھے تھے جبکہ عاشر، دانش، منان تینوں فلائٹ کہ ذریعے کراچی جانے کا فیصلہ کرتے رات کی فلائٹ سے جانے والے تھے۔۔۔۔۔

ہانم سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھوں کو موندے ہوئے تھی ھاد نے ایک نظر اسے دیکھا پھر

پیچھے ان دونوں کو جو دوبارہ سو چکی تھیں۔

'آہ! نورین کیا تم جاگ رہی ہو؟ ھاد گہری سانس لیتا ہانم کو چور نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا کہ نورین تو نہیں لیکن ہانم جو بس آنکھیں موندے بیٹھی تھی آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی پھر گردن گھما کر پیچھے دیکھا تو دونوں کو سوتے پایا۔

"وہ سو رہی ہے۔۔۔آپکو کچھ پوچھنا ہے؟ ہم اٹھا دیں اسے؟ ہانم نے سامنے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

"ارے نہیں ابھی اتنی ضرورت نہیں ہے ایک گھنٹہ تو گزرا ہے ابھی تین ساڑے تین گھنٹے لگیں گے ایک بار پہنچ جائیں تو گھر کا ایڈریس پوچھ لوں گا ویسے آپ کا گھر کہاں ہے؟ ھاد اسے کہتا جان کر ہانم سے اسکے گھر کہ متعلق پوچھنے لگا۔۔۔

(ہم ہانم داؤد حرا بائی کہ کوٹھے کی حسین طوائف)۔

"ہانم۔۔۔ھاد کی آواز پر ہانم نے کرب سے اسے دیکھا تھا جس نے اسکی آنکھوں میں آئی نمی دیکھ کر لب بھینچے تھے۔۔۔

"ہم نورین اور عائشہ کہ علاقے میں ہی رہتے ہیں۔

"کیا سچ میں لیکن اس بارے میں تو دونوں نے نہیں بتایا مجھے۔۔۔ہانم کہ ہچکچا کر بولنے پر ھادنے حیرت کا اظہار کیا تھا کہ ہانم اسے دیکھتے رہنے کہ بعد نچلا لب دانتوں تلے کچلنے لگی۔۔

"چلیں چھوڑیں۔۔۔ویسے کچھ کھانا ہو تو بیگ سے نکال لیں۔۔۔

"نہیں شکریہ۔۔۔ہانم اسے جواب دے کر سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پاپا۔۔۔حفصہ جیسے ہی عرصم کو آواز دیتی بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آئی اقصیٰ بیگم کہ ساتھ یاسمین کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رکی تھی۔

"السلام علیکم! آنٹی ہمارا نام حفصہ عرصم ہے۔۔،حفصہ سلام کرتی اپنا تعارف کروا کر یاسمین کہ قریب آئی تھی جبکہ یاسمین بے اختیار ہی مسکرا اٹھی تھی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔آپ تو بہت ہی پیاری ہیں۔۔۔یاسمین نے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا جو اسکی گود میں موجود تیمور کو دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا ہم اسے لے سکتے ہیں؟حفصہ نے مسکرا کر اس سے پوچھا تھا کہ اقصیٰ اور یاسمین

دونوں ہی مسکرا دیے تھے۔۔

"ضرور لو لیکن یہاں بیٹھ جاؤ۔۔۔یاسمین اپنے پاس ہی اسے بیٹھنے کو کہتی تیمور کو اسکی چھوٹی سے گود میں بیٹھانے لگی عرصم جو ابھی ڈرائیور کو چلنے کہ لئے کہہ کر آیا تھا انھیں دیکھ کر مسکراتا حفصہ کہ ساتھ آکر بیٹھا تھا کہ تیمور اسے دیکھتے ہی عرصم کی جانب دیکھ کر مسکرانے لگا عرصم نے بے ساختہ جھک کر تیمور کو پیار کرتے حفصہ کو دیکھا جو اپنے باپ کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"پاپا کی جان نے ناشتہ کیا؟ عرصم اسکی پیشانی چوم کر بولا جس نے تیمور کو یاسمین کی جانب بڑھایا تھا پھر خود اٹھ کر اپنے باپ کی گود میں بیٹھ کر نفی میں سر ہلا کر عرصم کہ کان کہ نزدیک سرگوشی کرنے لگی۔۔

"پاپا یہ کون ہیں؟ ہم ان آنٹی سے بے بی کو لے لیتے ہیں دیکھیں کتنا پیارا ہے۔۔

"آپکو آنٹی پسند نہیں آئیں؟ عرصم نے اس سے رازداری میں پوچھا جس نے اپنے باپ کی بات سن کر یاسمین کو دیکھا تھا جو انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"پیاری ہیں لیکن ماما تو نہیں ہیں۔۔۔حفصہ کا لہجہ افسردہ ہو گیا تھا۔۔۔عرصم نے اسکی

بات پر یاسمین کو دیکھا تھا جو حفصہ کی بات سن چکی تھی اقصیٰ نے آنکھ میں آئی نمی کو ڈوپٹے کہ کنارے سے صاف کیا تھا۔۔

یاسمین نے تیمور کو اقصیٰ بیگم کو دے کر حفصہ کو اپنے پاس آنے کو کہا۔۔جو اپنے باپ کو دیکھ کر اٹھ کر یاسمین کہ سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"ماما ایک ہی ہوتی ہیں نا؟

"آپکی ماما ہیں؟ یاسمین کی بات پر حفصہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں ہیں۔۔۔یاسمین نے اسے اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے بتایا۔۔

"لیکن ہماری ماما نہیں ہیں۔۔۔وہ اللہ پاک کہ پاس کیوں چلی گئی ہیں۔۔۔حفصہ بغور اسکی بات سنتی روہانسی ہو کر کہتی یاسمین کو دیکھنے لگی آنکھیں یکدم ہی آنسوؤں سے لبالب بھر گئیں تھیں۔۔

عرصم نے لب بھینچ کر ضبط کیا یہ وہ سوال تھا جو وہ عرصم سے روز ہی کیا کرتی تھی۔۔۔

"ارے میرا بچہ ایسے نہیں روتے جانتی ہو آپکی ماما نے ہی مجھے بھیجا ہے تاکہ میں حفصہ کہ ساتھ رہوں اسکا خیال رکھوں۔۔۔

"سچ میں آپ ہمارے ساتھ رہیں گی؟حفصہ حیرت سے پوچھنے لگی جس نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔

حفصہ اسکے سر ہلانے پر اپنے باپ کو دیکھ کر یاسمین کی طرف جھکی تھی کہ عرصم نے مصنوعی خفگی سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔

"پھر میں بے بی کہ ساتھ بھی کھیل سکوں گی؟

"ہاں ضرور کھیلنا۔۔یاسمین کی بات پر حفصہ خوشی سے اس کی گود سے اتر کر تیمور کہ سامنے بیٹھی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بے بی اب ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔۔۔ٹھیک کہا نا پاپا؟

حفصہ اسے بتا کر عرصم کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی جس نے مسکرا کر سر ہلاتے یاسمین کو دیکھا تھا۔۔

"شکریہ۔۔۔۔عرصم آہستہ سے کہہ کر مسکرایا تھا جو خود بھی دھیرے سے مسکرا کر ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"انمول بھابھی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی۔۔عروج گھبراتے ہوئے انمول کو لئے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔طبیعت زیادہ بگڑنے پر اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تو چیک اپ کہ لیے بہانے سے نکل گئی تھی۔

)آپ شادی شدہ ہیں؟لیڈی ڈاکٹر نے اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

"نہیں ڈاکٹر پر ہو جائے گی۔۔۔انمول نے کچھ ہچکچا کر ڈاکٹر کو بتایا تھا۔

"ہمم۔۔۔آج کل کی نوجوان نسل۔۔۔آہ خیر آپ جس سے بھی شادی کرنے والی ہیں انھیں کہیں جتنی جلدی ہو کر لیں۔۔ڈاکٹر یکدم ہی کرخت آواز میں بولی تھی کہ وہ سوچ میں پڑھ گئی تھی۔۔

"ڈاکٹر ہوا کیا ہے؟

"مس عروج آپ ماں بننے والی ہیں۔۔ڈاکٹر کی بات سنتے ہی اس کہ پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔(

عروج کہ انکشاف پر انمول کا چہرہ فق پڑھ چکا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"ہوش میں تو ہو جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو؟ کک کون ہے وہ کب سے مل رہی ہو؟

اوفف! انمول نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا تھا۔۔۔

"وہ لاہور میں رہتا ہے۔۔۔ عروج کہ بتانے پر انمول نے جھٹکے سے عروج کو دیکھا تھا۔۔

"کیا تم نے تو کبھی بھی کسی لڑکے کا ذکر نہیں کیا عروج تم تو یہاں خود بالاج کہ لئے آئی تھی۔۔ آہ! مجھے بتاؤ کون ہے وہ شخص اسے فون کرو اور بتاؤ۔۔ انمول بری طرح پریشان ہو چکی تھی کیونکہ وہ اسکی زمہ داری تھی۔۔۔

عروج لب کچلتی اسے دیکھنے لگی جب ساجد کہ نمبر سے میسج آیا تھا۔۔

"میں آتی ہوں۔۔

"کہاں جاری ہو ہاں؟ مجھے پہلے جواب دے کر جاؤ آخر کون ہے اس کا باپ چھپ چھپ کر کس کہ ساتھ وقت گزارتی آرہی ہو عروج؟ انمول اسکے دونوں بازو سختی سے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگی تھی لہ عروج نے جھٹکے سے انمول کہ دونوں ہاتھوں کو جھٹکا تھا

"بہت ہو چکا انمول بھابھی آپ کیوں تماشا کر رہی ہیں۔ میں آپکو آکر بتاتی ہوں سب

جب تک انتظار کریں۔۔۔عروج جھنجھلا کر انمول سے بولتی کمرے سے نکل گئی جبکہ پیچھے انمول کو اپنی پریشانی لاحق ہو گئی تھی اگر اسکے سسرال میں معلوم چلا تو وہ الزام بھی لگا سکتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"احان کیا سوچا ہے بیٹا تم دونوں نے؟آرزو بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔

"کس بارے میں؟احان کہ نا سمجھی سے پوچھنے پر آرزو بیگم نے اسے گھورا تھا۔

"میں فنکشنز کہ متعلق پوچھ رہی ہوں شادی جن بھی حالت میں ہوئی سو ہوئی پر میں اپنے بچوں کہ ارمانوں کا گلا نہیں گھونٹ سکتی یہ تو رئیس نے اتنی جلدی مچادی ورنہ کبھی سنا ہے صبح رشتہ تہہ ہوا اور رات کو نکاح کر کہ گھر لے آئے۔۔۔آرزو بیگم تو جیسے بھری بیٹھیں تھیں۔۔

"ام۔۔۔

"امی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔۔میرے بھائی کی وجہ سے ہم کیوں یہ قیمتی وقت ایسے ہی

جانے دیں شادی ایک بار ہی ہوتی ہے اسے بھی اگر یادگار نا بنائی جائے تو یہ حسین وقت بھی عمر کہ ساتھ دھندلے پڑھ جاتے ہیں۔ تسنیم نے یکدم ہی احان کا ہاتھ پکڑ کر دبایا تھا کہ وہ چپ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو آرزو بیگم سے بات کر رہی تھی۔۔

"بالکل ٹھیک کہا میری بیٹی نے وقت اچھا برا گزر ہی جاتا ہے لیکن انکی یادیں اگر آپکے پاس محفوظ نا ہوں تو دھندھلاہٹ دل دکھانے کا سبب بن جاتی ہیں اس لئے انہیں اچھے سے گزارو بنا کسی فکر کہ۔۔آرزو بیگم نے مسکرا کر کہا کہ احان تسنیم کو دیکھتا مسکرایا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ھاد بھائی یہ ہے سفید گیٹ والا ہمارا گھر۔۔۔۔۔نورین نے خوشی سے آگے ہو کر ہاتھ کے اشارے سے بتایا تھا کہ ہانم نے جو باہر دیکھ رہی تھی چونک کر سامنے دیکھنے لگی۔۔

ھاد نے کنکھیوں سے اسکی بے چینی دیکھی۔

گاڑی گیٹ کہ سامنے رکتے ہی نورین اور عائشہ بے تابی سے گاڑی سے اتریں تھیں ھاد ایک نظر اسے دیکھ کر خود بھی گاڑی سے اترا تھا۔۔

"ہانم آپی چلیں آپکو امی سے ملواتے ہیں۔۔نورین اسکے پاس آکر بولی جو بالکل چپ تھی۔۔

عائشہ کہ بیل بجاتے ہی کچھ ہی لمحوں میں گیٹ کھول کر فہیم اپنی بہنوں کو دیکھ کر چیخا تھا کہ نادیہ بیگم اور امجد صاحب جو لاؤنج میں ہی موجود تھے فہیم کہ "آپی" کی صدا پر دونوں اٹھ کر تیزی سے دروازے کی سمت آئے تھے کہ اپنی بیٹیوں کو دیکھ کر نادیہ بیگم نے آگے بڑھ کر عائشہ کو بے تابی سے گلے سے لگایا تھا۔۔

"میری بچیاں۔۔۔کہاں چلی گئی تھیں تم لوگ؟ پھوپھو نے بتایا کہ تم دونوں اپنی سہیلی کہ ساتھ گھومنے نکل گئی ہو؟ عائشہ نورین تم دونوں کی کون سی ایسی سہیلی آگئی بیٹا۔۔

"نادیہ پہلے بچیوں کو اندر تو آنے دو تم نے تو آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کر دی ہے۔امجد صاحب نے یکدم انھیں ٹوکا تھا جب نظر ھاد اور ہانم پر پڑی تھی۔۔

"یہ کون ہیں؟ نادیہ بیگم نے بغور اپنی بیٹیوں کو دیکھ کر پوچھا تھا۔

کہ ہانم انکے گھر کی دہلیز سے باہر ہی کھڑی تھی۔

"امی میں سب بتاتی ہوں۔۔۔

"لیکن عائشہ یہ لڑکا کون ہے؟ کیا تم دونوں واقعی کسی لڑکے کہ ساتھ۔۔امجد صاحب نے سخت لہجے میں پوچھتے یکدم خاموشی اختیار کی

"نہیں ابّو ایسا کچھ نہیں ہے ہمارا یقین کریں۔۔نورین نے آگے بڑھ کر باپ کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

"بیٹا یہ یقین ہی ہے کہ تم دونوں گھر میں کھڑی ہو اپنی اولاد کہ ساتھ دوستوں کی طرح رہے ہیں لیکن خاندان میں ہر کوئی اپنی سوچ کہ مطابق کہانی بنا کر دوسروں کو سنا رہا ہے۔۔امجد صاحب نے نورین سے کہتے ھاد کی جانب دیکھا تھا۔۔

جبکہ ہانم ہنوز اسی طرح کھڑی تھی۔۔

"ہمیں بیٹھ کر بات کر لینی چاہیے انکل۔۔۔ھاد امجد صاحب کو دیکھ کر بولا جو سر ہلا کر اندر بڑھے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ھاد اور عائشہ کہ جاتے ہی نورین ہانم کا ہاتھ تھام کر نادیہ بیگم کہ مقابل لائی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری ہو بیٹی۔۔۔نادیہ بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔

ہانم نے تڑپ کر انھیں دیکھا تھا دل زوروں سے دھڑکا تھا پہلی بار اسے کسی نے بیٹی کہا تھا۔۔

)کیا ہی حسین طواف ہے۔۔۔۔۔

"بہت خوبصورت ہو۔۔

"ہانم داؤد ایک خوبصورت طوائف ہے

"حرا بائی ایک رات کہ لئے دے دے محفل میں موجود کسی نے کہا تھا۔

"بہت نخرہ ہے اس حرفہ میں۔۔۔ساجد نے زور سے اسکے بال جکڑ کر کہتے زور سے دھکا دیا کہ انیلا نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔۔(

"ہانم آپی۔۔۔نورین کی آواز پر وہ حال میں آئی تھی۔۔

"یہ چوٹیں کیسے لگیں تمہیں؟نادیہ بیگم نے سوال کیا ہی تھا جب فہیم انھیں بلانے آیا تھا۔۔

"ہاں چلو۔۔آجاؤ تم دونوں بھی۔۔۔

عروج جیسے ہی ہوٹل پہنچی کمرے میں جاتے ہی ساجد سے لپٹ گئی۔۔

"کہاں تھے تم ساجد جانتے ہو کتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔ عروج اس سے علیحدہ ہوتے ہی خفگی سے کہنے لگی جب اسکے چہرے پر نیل دیکھ کر ششدر رہ گئی۔

"ساجد یہ یہ کیا ہوا؟ کس نے کیا؟

"یار پریشان مت ہو بس یونہی کسی سے لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔ ساجد کوفت سے کہتا اسے کمر سے کھینچ کر چہرے پر جھکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ساجد۔۔۔ ساجد مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ عروج اسکی شرٹ کہ بٹن سے کھیلتے ہوئے بولی۔

"ہم بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں یار۔۔ ساجد اسے کہتا بیڈ کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔

"نہیں ساجد یہ بات ابھی کرنا بہت ضروری ہے۔۔ عروج اسے روک کر بولی کہ ساجد گہری سانس بھرتا جھٹکے سے اسے نزدیک کر کہ گردن میں چہرہ چھپا گیا۔۔

"ساجد تم سمجھ کیوں نہیں رہے میں تم سے بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں۔۔۔ عروج نے جھنجھلا کر اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا تھا کہ وہ مُٹھیاں بھینچ گیا۔

"کیا تکلیف ہے تمہیں ہاں کیوں نخرہ دکھا رہی ہو۔۔ ساجد نے غصّے سے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے لیکن تم ہو کہ۔۔ خیر میں صبح ڈاکٹر کہ پاس گئی تھی۔۔

"تو میں کیا کروں؟ ساجد نے رکھائی سے اسے جواب دیا تھا کہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا ساجد ہاں؟ جانتے بھی ہو ڈاکٹر نے مجھے کیا بتایا ہے۔۔ عروج نے گھورتے ہوئے اسے کہا تھا جس نے اسکی بات پر چونک کر اسے دیکھ کر قدم اسکی جانب بڑھائے تھے۔۔

"کیا؟ ساجد کا لہجہ یکدم ہی سرد ہوا تھا۔۔

"میں ماں بننے والی ہوں ساجد۔۔۔ عروج نے انکشاف کرتے روتے ہوئے اسکے سینے پر

پیشانی ٹکائی تھی جبکہ ساجد ہنوز سپاٹ چہرے کہ ساتھ کھڑا تھا یکدم ہی ساجد نے اسے بازوں سے پکڑ کر پیچھے دکھیلا تھا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔۔۔

عروج نے آنکھیں پھیلا کر لڑکھڑاتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

"میرے علاوہ بھی کسی کہ ساتھ "وقت" گزارتی رہی ہو؟

ساجد کی بات پر عروج دنگ رہ گئی تھی۔۔

"سس ساجد یہ یہ کیا۔۔

"بکواس بند کر حرافہ تو کیا ساجد کو پاگل سمجھ رہی ہے جو تیری اس بات پر یقین کرلوں۔۔۔ساجد نے آگے بڑھ کر اسکی گردن دبوچی تھی کہ وہ کانپ گئی تھی آنکھوں سے آنسوں رخساروں پر بہتے چلے جارہے تھے جبکہ ساجد گردن دبوچے یکدم ہی قہقہہ لگاتا چہرے کو نزدیک کرتا ایک بار پھر جھکا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل عروج کو اس نے دھکا دیا تھا۔۔

عروج کی چیخ نکل گئی تھی نچلے لب سے خون بہتا تھوڑی پر آنے لگا۔۔

ساجد جیسے ہی پنجوں کہ بل اسکے سامنے بیٹھا عروج خوف سے اس سے پیچھے کھسکنے

لگی۔۔

ساجد عروج کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر دوبارہ قہقہہ لگانے لگا۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔مجھے افسوس ہے کہ تمہارا اور میرا ساتھ یہیں تک کا تھا۔۔۔۔ساجد افسوس کرتا چاکو نکال کر آگے کو جھک کر اسکے چہرے پر آہستہ آہستہ پھیرتا گردن تک لایا تھا جو خوف سے آواز کہ ساتھ روتی خوف کہ مارے پسینے سے شرابور ہو رہی تھی۔۔

"نن۔۔نہیں مم مجھے مجھے مت مارو مے۔۔۔

"ہمارا بچہ۔۔۔ساجد اسے دیکھتے ہوئے پاگلوں کہ انداز میں کہتا چاکو کو پیٹ پر پھیرتا اسکے منہ کو ہاتھ سے بند کرتا زمین پر گرا کر اس پر اپنا وزن ڈال چکا تھا کہ عروج کی حالت غیر ہونے لگی تھی ساجد مسکرا کر اسکے کان کہ نزدیک جھکا تھا۔۔

"میں اپنی اولاد کو کیسے مار سکتا ہوں۔۔ہاں بس تم ابھی سیدھا ہسپتال جا کر اسے ختم کرواؤ گی اور اگر میرا نام لیا تو یاد رکھنا اتنی بھیانک موت دوں گا کہ تم خود مجھے کہو گی کہ ساجد پلیز مجھے مار دو۔۔ساجد اسے کہتا آخر میں نقل اتراتے ہوئے بولتا اٹھ کھڑا ہوا تھا جو روئے جا رہی تھی۔

"چلو جاؤ اب۔۔۔ساجد اسے کہتا پلٹ کر کھڑکی تک آیا تھا جبکہ عروج کانپتی ٹانگوں کہ ساتھ ڈوپٹے سے چہرہ چھپا کر بھاگی تھی کہ وہ اپنی اور اس ننھی سی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔

دروازے کہ بند ہونے کی آواز پر ساجد مسکرانے لگا۔۔

"مجھے معاف کر دینا عروج لیکن اب میں نے ارادہ کر لیا ہے میرے بچے کی ماں "ہانم داؤد" بنے گی۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ساجد کہتے ساتھ مکرو قہقہے لگانے لگا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاؤنج میں اس وقت سکوت چھایا ہوا تھا امجد صاحب دونوں ہاتھوں کی مُٹھیاں بھینچے خود پر ضبط کر رہے تھے جبکہ ہانم آنسوؤں سے تر چہرے کہ ساتھ آنکھوں کو سختی سے میچے ہوئے تھی۔۔۔

) کتنی بدنصیب ہے ہانم۔۔۔۔ہانم اپنی اصلیت بتاتے ساتھ خود کو کہتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی ھادلبوں کو بھینچے خود پر ضبط کر رہا تھا نورین نے روتے ہوئے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا اسے ڈر تھا کہ ساری حقیقتیں جاننے کہ بعد اسکی ماں کیا کرے گی۔۔۔

سب کہ درمیاں زمین پر گھٹنوں کہ بل بیٹھی ہانم نے سر جھکایا ہوا تھا۔۔

کتنی اذیت دیتی ہیں وہ حقیقتیں جن میں دکھ و تکلیف کہ سوا کچھ نہ ملا ہو۔۔۔ بچپن سے رشتوں کو ترسی اپنی عزت کو محفوظ کیے وہ کہاں سے کہاں آ پہنچی تھی لیکن کون جانے آگے اور کتنی آزمائشوں سے گزرنہ تھا ہانم نے۔۔۔۔

نادیہ بیگم اٹھ کر قدم قدم چل کر اسکے سامنے بیٹھیں تھیں عائشہ اور نورین سانس روکے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھیں جانے وہ کیا کریں گی

ہانم نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر انھیں دیکھا جو ہلکے سے مسکرائیں تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ۔))1

"بڑا ثواب، بڑی آزمائش کے ساتھ ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو کسی آزمائش میں ڈال دیتا ہے، جو اس آزمائش پر راضی ہوا (اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط گمان نہ رکھا) تو اس کے لیے رضا ہے اور جو آزمائش پر ناراض ہو (صبر

کی بجائے غلط شکوے اور گمان کیے) تو اس کے لیے ناراضی ہے۔"

تشریح...: وہ انسان مراد ہے جسے اللہ تعالیٰ مختلف مصائب اور آزمائش میں مبتلا کرے لیکن وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے اور آزمائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے متعلق گمان اچھا ہی رکھتا ہے چنانچہ خوشنودی اور مصیبت کے مطابق ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر آزمائش ناراضی کی وجہ سے نہیں ڈالتا بلکہ یا تو مکروہ چیز کو دور کرنے کے لیے یا گناہوں کے کفارے کے لیے اور یا مرتبہ بلند کرنے کے لیے آزماتا ہے اور بندہ جب خوشی خوشی اسے قبول کر لیتا ہے تو یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے

---

1 صحیح سنن الترمذي، رقم: ۱۹۵۴۔

نادیہ بیگم چپ ہوئیں تو ہانم نے اپنے آنسوؤں کو پونچھا۔۔

"ہم کبھی بھی اللہ سے شکوہ نہیں کریں گی بلکہ ہم حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گی پھر

چاہے مر بھی جائیں ہم اب اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کا حساب ظالم سے لیں گے اگر اب اس نے ہمیں تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو ہم اسکی سزا کا خود انتخاب کریں گی ۔۔۔۔ان شاءاللہ۔۔۔۔ہانم کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی ڈوپٹے کو سر پر سہی کرتے اس نے ھاد کو دیکھا تھا جس کی نظروں میں اسے اپنے لئے رشک واحترام دکھا تھا۔۔۔ تیزی سے نظروں کا زاویہ بدلتے اس نے امجد صاحب کو دیکھا تو چل کر ان سے فاصلے پر روک کر نظریں جھکا گئی۔۔

"ہم نے کبھی اپنے باپ کو نہیں دیکھا لیکن آپکو دیکھ کر ہمارے دل میں یہ خواہش ضرور جاگی کہ ایک بار اپنے باپ کا چہرہ دیکھا ہوتا پر ہم نے جب سے ہوش سمبھالا سوائے انیلا اور اجنبیوں کی بھیڑ کہ کچھ نہیں پایا۔۔۔ان اجنَبیوں کہ بیچ ہی رہ کر ہم نے اپنے بیس سال گزار دیے۔۔ہانم نے روک کر گیلی سانس اندر کھینچی کہ نورین نے اٹھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہانم۔۔امجد صاحب اٹھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔۔ہانم نے کرب سے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا تھا۔

"رشتہ کوئی بھی ہو کیسا بھی ہو اگر اس میں بھروسہ اور تفہیم

(understanding) نہیں ہے تو وہ کھوکھلا ہوتا جاتا ہے اور پھر رشتوں میں دوریاں اور غلط فہمیاں انھیں جھنجھوڑ کر کمزور کرتی جاتی ہیں اور بلآخر وہ کمزور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔میں نے کبھی اپنی بیٹیوں کو کسی دوسرے کی نظر سے نہیں دیکھا نا ہی کسی کی سمجھ سے سمجھا ہے اور نا ہی کسی سنی سنائی باتوں کو سن کر اپنی تربیت پر انگلی اٹھائی ہے، میری بیٹیاں جانتی ہیں اس معاشرے میں سب سے زیادہ قیمتی چیز "عزت" ہے اور جو انسان اپنی عزت سے محبت کرتا ہے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا لیکن جو انسان دولت اور نفس کا غلام بن کر اپنی عزت سے زیادہ ان دو چیزوں کو ترجیح دے کر ہر وہ کام کرے جو گناہ کہ زمرے میں آتا ہو تو اس نے خود کو دنیا آخرت میں بھی رسوا کیا۔۔اگر آپ خود اپنی عزت محفوظ نہیں کرنا جانتے تو آپ سے بڑا بدنصیب کوئی نہیں ہے اور ہانم داؤد کیسے خود کو بدنصیب کہہ سکتی ہے۔۔مجھے فخر ہے تم پر میری بچی اور تم دونوں بھی میری بات ہمیشہ یاد رکھنا ظلم کرنے والا اگر ظالم ہے تو ظلم سہنے والا اس سے بڑا ظالم جس نے ایسے شیطانوں اور بھیڑیوں کو شیر بنایا۔۔گناہ کو گناہ کہنا غلط نہیں ہے میری بچیوں لیکن اگر کوئی گناہ کو ثواب کہہ رہا ہے تو یہ گناہِ کبیرہ ہے۔۔۔امجد صاحب تینوں کو سمجھائے ہوئے نادیہ بیگم کو دیکھنے لگے جو مسکرا رہی تھیں۔۔۔

"آپ واقعی بہت انمول ہیں۔۔نادیہ بیگم انھیں دیکھتے ہوئے بولیں کہ عائشہ اور نورین کہ ساتھ فہیم بھی شور مچاتا اپنے والدین سے جا کر لپٹا تھا۔۔

ہانم نے پلٹ کر سامنے کا منظر دیکھا تو "ماشاءاللہ" کہتی نظریں جھکا گئی۔۔

ھاد جو بہت دیر سے خاموش تھا اٹھ کر چلتے ہوئے ہانم کہ مقابل آیا تھا۔۔

"میں جا رہا ہوں۔۔۔ھاد بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا شاید وہ چاہتا تھا ہانم اس سے اسکے متعلق پوچھے۔۔

"ٹھیک ہے پر آپ کا احسان ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔۔آپ نے ہمارے ساتھ نورین اور عائشہ کو بھی بچایا ہے۔۔

"اوں ہوں۔۔میں نے نہیں بچایا نورین اور عائشہ کو آپ نے بچایا ہے میں نے تو بس گھر تک پہنچایا ہے۔۔۔ھاد اسکی بات پر کہتا مسکرایا تھا لیکن ہانم نے ایک نظر اسے دیکھ کر نظریں پھیر لی تھیں ایک بار دھوکہ کھا چکی تھی اب دوبارہ سے اسی فریب میں نہیں پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔

ھاد کہ مسکراتے لب یکدم سکڑے تھے۔۔دکھ سے اسے دیکھتا وہ "اللہّ حافظ" کہتا امجد

صاحب کی فیملی کی طرف بڑھا تھا کہ ہانم کہ ساتھ ساتھ ھاد کا دل بھی زوروں سے دھڑکا تھا۔۔

ھاد نے سر جھکا کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں ہانم کی استیں ھاد کی کلائی میں بندھی گھڑی سے اٹکی تھی کہ دونوں کہ ہاتھ ایک دوسرے سے مس ہو رہے تھے ھاد سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا جس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا ایک بار پھر دونوں کی نظریں ملی تھیں جبکہ ھاد دوسرے ہاتھ سے آستیں کو گھڑی سے نکال کر بنا کچھ کہے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"ہانم آپی ابو نے کہا ہے آج سے آپ ہمارے ساتھ اسی گھر میں رہیں گی۔۔نورین اچانک ہی اسکے پاس آتی اس سے لپٹ کر بتانے لگی جس نے ہاتھ کی مٹھی بنالی تھی۔۔

"بیٹا کھانے تک روک جاتے۔۔۔۔

"بہت شکریہ انکل پر مجھے کراچی پہنچنا ہے اور ایک دن نہیں پہنچا تو امی پریشان ہو جائیں گی۔۔ھاد انھیں کہتا بنا اسے دیکھے باہر نکلتا چلا گیا تھا کہ ہانم نادیہ بیگم کو کچن میں جاتے دیکھ کر اسکے قدم آپ ہی آپ باہر کی جانب اٹھے تھے۔۔

ہانم دروازے سے باہر آتے سیڑی پر ہی ٹھٹھک کر روک گئی تھی کہ سامنے ہی ھاد گاڑی میں بیٹھا دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

ہانم بری طرح شرمندہ ہونے لگی جانے وہ اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا ہانم نے دوبارہ اسے دیکھا تو وہ مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کرتا آگے بڑھ گیا تھا

ہانم بے اختیار آنکھوں کو موند کر اس پر حصار کرنے لگی جو سائیڈ مرر سے اسے دیکھتا اپنے ہاتھ کو لبوں سے لگا چکا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کو پسند آیا اپنا گھر؟ انھیں کراچی واپسی آئے ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا عرصم کا چھوٹا لیکن خوبصورت بنگلا اسے پسند آیا تھا گھر کہ اندر ہی باغیچہ تھا وہیں ایک طرف سیفد بڑا سا جھولا بھی رکھوایا گیا تھا۔۔۔

یاسمین بچوں کو کھانا کھلا کر دوبارہ وہاں آکر جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی جب عرصم سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس وہاں آتے ہوئے ایک ہاتھ سے آستینوں کو کہنیوں تک چڑھا رہا تھا۔

یاسمین چونک کر کھڑی ہوئی تھی جب عرصم نے آگے بڑھ کر یاسمین کہ کندھوں پر ہاتھ رکھتے آہستہ سے اسے اپنے نزدیک کیا تھا۔

"آپ ہم سے گھبرانا بند کر دیں یاسمین ہمیں ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم آپ کو زبردستی اٹھا کر لے آئے ہیں۔۔

عرصم اسے کہتا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہوا تھا۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بھلا آپ سے کیوں گھبرانے لگی۔۔۔یاسمین انگلیاں مڑوڑتے ہوئے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے مان لیتے ہیں۔۔۔

"میں آتی ہوں۔۔

"آپ ہم سے بھاگ رہی ہیں۔۔۔عرصم نے کہتے ساتھ اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔

"نہیں میں خود سے بھاگ رہی ہوں۔۔

"تو ٹھیک ہے بھاگیں جتنا مرضی چاہے لیکن جب تھک جائیں تو ہمارے پاس آجایئے گا۔۔۔۔عرصم نے کہتے ساتھ اسکا ہاتھ چھوڑ کر گردن موڑی تھی کہ وہ اسے دیکھتے

رہنے کہ بعد شرما کر تیزی سے جانے لگی تھی جب عرصم کی آواز پر بروقت رکی۔۔

"ایک کپ چائے بنوادیں۔۔ہم یہیں ہیں۔۔۔عرصم نے کہتے ساتھ ایک نظر اسے دیکھا تھا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔یاسمین آہستہ سے کہتی مسکرا کر آگے بڑھ گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احان اور اصغر صاحب جیسے ہی حال میں داخل ہوئے سامنے ہی صوفوں پر آرزو بیگم اور تسنیم کو ڈھیر شاپنگ بیگز کہ ساتھ دیکھا تو مسکراتے ہوئے انکی جانب آئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"السلام علیکم۔۔۔کیا بات ہے ماشاءاللہ تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔۔۔اصغر صاحب کی آواز پر دونوں نے انھیں دیکھا تھا جبکہ تسنیم اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

احان کی نظریں اسکے ساتھ ہی سفر کر رہی تھیں جس نے پلٹ کر اسے دیکھا تو اٹھ کر اسکے پیچھے بڑھ گیا۔۔

جبکہ آرزو بیگم اصغر صاحب کو اپنی شاپنگ دکھا رہی تھیں۔۔

احان جیسے ہی کچن کی چوکھٹ پر آیا ملازمہ کو دیکھ کر روک گیا تسنیم لب دبائے اپنی

مسکراہٹ چھپاتی گلاس میں پانی انڈیل کر چھوٹی ٹرے میں گلاس رکھ کر احان سے نظر چرا کر آگے بڑھنے لگی کہ احان تیزی سے آگے بڑھا تھا۔

"صباء۔۔۔یہ پانی بڑے صاحب کو دے آؤ۔۔احان اسے گھورتا ملازمہ سے کہتا تسنیم کہ ہاتھ سے ٹرے جھپٹکے کہ انداز میں لیتا قریب آتی ملازمہ کو پکڑا چکا تھا۔۔

اس کہ جاتے ہی احان نے تسنیم کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

"بہت غلط بات ہے احان کیا سوچیں گے وہ۔

"یہی کہ ہماری بہو کتنی کیئر نگ ہے کتنا خیال ہے اسے شوہر کہ موڈ کا۔۔۔احان شرارت سے کہتا اسے اپنے اور نزدیک کرنے لگا جس نے ہنس کر دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے اسکی شرٹ کہ بٹن کو چھیڑنے لگی۔۔

"خیریت ہے میری عزت لوٹنے کا موڈ تو نہیں ہے؟احان کا اشارہ اسکے بٹن چھیڑنے کی طرف تھا جبکہ تسنیم کہیں اور ہی پہنچ گئی تھی۔۔

)ریاض بھائی۔۔چھوڑ دیں۔۔۔آآآآ۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔یا اللہ میری مدد کریں۔(

"تسنیم۔۔۔احان اسکے چہرے کہ تاثرات دیکھ کر زور سے اسے پکارتا یکدم تسنیم کہ

چہرے پر جھکا تھا کہ تسنیم ہوش میں آئی تھی۔۔۔

تیزی سے احان کو پیچھے دھکیل کر وہ گہرے گہرے سانس لیتی اسے دیکھنے لگی جو اسکے شدید ردِ عمل پر گنگ سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس سے قبل تسنیم کچھ کہتی قدموں کی آواز پر احان تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ تسنیم اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے آنسوؤں سے لبریز نظریں جھکا کر سلیپ کی طرف گھومی تھی۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پہلی بار وہ میرے قریب آیا تھا اور میں۔۔۔ تسنیم کہتی ہوئی تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"عروج ہو آئی۔۔۔۔۔یہ سب کیا ہے؟انمول کمرے میں آتے ہوئے پوچھتی اسے پیکنگ کرتا دیکھ کر گھبرا گئی جس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا لیکن اگلے ہی پل انمول ٹھٹھک گئی

"یہ چہرے پر کیا ہوا ہے۔کیا اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے؟

"نہیں اس نے نہیں یہ مجھے قدرت کی طرف سے تماچہ پڑا ہے۔۔۔ عروج کہتے ساتھ ہینڈ بیگ کو کندھے پر ڈال کر جانے لگی کہ انمول نے اسے روکا۔۔

"اب کہاں جا رہی ہو؟ انمول نے گھبراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔۔

"گھر۔۔۔ عروج کہ بتاتے ہی انمول نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔

"انمول بھابھی ہاتھ چھوڑ دیں پلیز۔۔۔۔

"نہیں عروج تم ایسی حالت میں نہیں جا سکتی گھر والے کیا سوچیں گے تم میری ذمہ داری تھی انمول اب اگر اس طرح چلی گئی تو مجھے یہاں بھی جواب دینا پڑے گا اور اگر وہاں کسی کو حقیقت کا علم ہو گیا تو سب سے پہلے وقاص (شوہر) کو مجھے جواب دینا پڑے گا۔۔۔ تم جانتی ہو اپنے بھائی کو ان معاملوں میں کتنے سخت ہیں۔۔۔ تم مجھے بتاؤ وہ شخص کہاں ہے میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔ تم۔۔۔

"انمول بھابھی چپ کر جائیں پلیز۔۔۔ عروج نے زور سے دونوں ہاتھوں کو اسکے سامنے جوڑے تھے کہ وہ جو بوکھلاہٹ کا شکار گئی تھی یکدم ہی چپ ہو گئی۔

"عروج۔۔انمول نے بے بسی سے اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"مانتی ہوں بہت بڑی غلطی ہوئی ہے مجھ سے لیکن میں اب اس ننھی سی جان کو ختم کر کہ گناہوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لئے میں واپس لاہور جا رہی ہوں۔۔آپ فکر مت کریں میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔شادی انجوائے کریں۔۔۔اللہّ حافظ۔۔۔۔عروج روتے ہوئے اسے بول کر آنسوں صاف کرتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

تسنیم کمرے میں داخل ہوتے ہی اطراف میں دیکھنے کہ بعد اس نے باتھروم کا دروازہ چیک کیا پھر چلتی ہوئی بالکنی میں جیسے ہی آئی احان کو جھولے پر نیم دراز آنکھوں کو موندے دیکھ کر دبے قدموں چلتی خالی جگہ پر بیٹھتے اسکے سینے پر سر رکھ کر اسی کہ انداز میں نیم دراز ہوئی۔۔۔جھولا بڑا تھا کہ اس میں دو بندے باآسانی بیٹھ اور نیم دراز ہو سکتے تھے۔۔

"احان ناراض ہو؟

"نہیں۔۔بس تھک گیا ہوں۔۔احان جو جاگا ہوا تھا آنکھیں موندے ہی بولا۔۔

تسنیم نے اسکی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"پھر ایسے یہاں کیوں لیٹے ہو؟

"سکون کہ لئے لیکن اب زیادہ سکون ہے۔۔۔احان نے آہستگی سے آنکھیں کھول کر گردن موڑ کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا تسنیم کہ غور کرنے پر بھی اسے کوئی شکوہ نہیں دکھا تھا جبکہ احان تو جیسے اس میں کھو سا گیا۔۔ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اس نے اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھے تھے کہ تسنیم کو خود میں سکون اترتا محسوس ہوا۔۔

"مجھے بس کچھ وقت چاہیے احان۔۔

"میں نہیں دے سکتا تسنیم۔۔۔ تسنیم کی بات پر احان نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا کہ تسنیم کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی جسے نظر انداز کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"احان۔۔

"ششش! تسنیم وقت وہاں مانگا جاتا ہے جہاں امید ہو کہ سب سہی ہو جائے گا لیکن جو

تمھارے ساتھ ہوا اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو شاید میں بھی ایسا ہی کرتا یا شاید شادی ہی نہیں کرتا۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ یہ وقت گزر جائے وہ بھی ایک ریپسٹ کی وجہ سے۔۔۔احان اسے سمجھاتے ہوئے تسنیم کہ ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کرتے تسنیم کو اپنے نزدیک کر چکا تھا جس نے کرب سے اپنی آنکھوں کو میچا تھا۔۔

"میں چاہتا ہوں تم خود اس اذیت سے لڑو تسنیم۔۔وہ آدمی تمھارے بھائی کہ ساتھ آج بھی مجھے دکھا تھا۔۔۔احان کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگی۔۔رئیس اور جویریہ بیگم کہ جھوٹ بولنے سے قبل ہی وہ احان کو فون کر کہ سب بتا چکی تھی۔۔۔۔

"میں کیا کروں احان میں جب جب وہ دن سوچتی ہوں تو خود سے کراہیت آتی ہے اس نے مجھے ناپاک کر دیا۔اا حان کی تسنیم کو ناپاک کر دیا۔۔۔مجھے سکون نہیں ملتا۔۔۔م۔ !!

"ایسا مت سوچو تم آج بھی پاک ہو بالکل ویسی جیسے پہلے تھی شیشے کی طرح شفاف، احان کی پاکیزہ محبت کی طرح۔۔۔ تسنیم کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی تھی کہ احان اسکی بات کاٹ کر کہتا اسے اپنے ساتھ لگائے کمرے میں آیا تھا جو مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

"بیٹھو یہاں۔۔۔احان اسے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا کہ تسنیم نے اپنی گرفت اس پر اور مضبوط کی تھی۔

"مجھے چھوڑ کر مت جانا احان۔۔۔مجھے کبھی بھی اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔۔

"نہیں چھوڑ رہا جانِ احان۔۔تم بیٹھو شاباش میں پانی لاتا ہوں۔۔۔ تسنیم کو بچوں کی طرح پچکارتا وہ اسے بیٹھا کر کمرے سے نکل گیا۔۔

"میں تمہیں اپنے ساتھ ہوئے ظلم کی سزا ضرور دلواؤں گی۔۔۔ تسنیم خود سے بڑبڑا کر لیٹ کر احان کا تکیہ اٹھا کر سینے سے لگا کر ایک بار پھر رونے میں مشغول ہو گئی تھی۔۔۔

احان جیسے ہی پانی لے کر آیا اسے ہنوز روتے دیکھ کر لب دبا گیا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنا تکیہ اسکے بازوؤں میں دیکھ کر دھیرے سے مسکرا تا دروازہ بند کرتے تسنیم کی طرف بڑھا تھا جس نے قدموں کی آواز پر اسے دیکھا تھا احان اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا مسکرا کر پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھانے لگا جو اپنے چہرے پے ہاتھ پھیر کر اٹھ کر بیٹھی تھی جبکہ احان کا تکیہ ہنوز اسکی گود میں تھا۔۔

احان گلاس دے کر اسکے سامنے بیٹھا تھا۔جو پانی پی کر گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر آگے بڑھ کر اسکے سینے سے لگ گئی تھی۔۔

"تم ٹھیک ہو؟

"ہمم اب میں بہتر ہوں۔۔۔میں نے سوچ لیا ہے میں ریاض کہ خلاف ایف آئی آر کٹواؤں گی۔۔۔۔۔تسنیم نے کہتے ساتھ اسے دیکھا تھا۔۔

"تمہیں لگتا ہے اسکے بعد اسے سزا ہو جائے گی؟

"ہاں۔۔تسنیم کی آواز بھیگی تھی۔۔

"نہیں تسنیم میں اپنی عزت کو ایک غلیظ شخص کی وجہ سے دنیا کہ سامنے لا کر یہ ظلم نہیں کر سکتا اگر یہ بات سامنے آئی تو لوگ تم پر بھی انگلی اٹھا سکتے ہیں میں یہ ہر گز ہر گز نہیں چاہوں گا۔۔۔

"ایک عصمت دری کرنے والا (Rapist) بد کردار آدمی کو ایسے کیسے جانے دوں تاکہ وہ اور شیر ہو جائے میری طرح کسی اور لڑکی کی عزت تار تار کر دے۔۔۔تسنیم نفرت سے احان سے کہہ رہی تھی جو بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میں مانتا ہوں تم ٹھیک ہو اسے سزا بالکل ملنی چاہیے لیکن ایسے نہیں۔۔۔۔احان کہتے ساتھ ذو معنی انداز میں مسکرایا تھا کہ تسنیم اسے دیکھتے رہنے کہ بعد احان کہ نزدیک آئی تھی جو اسکے چہرے پر جھکتا اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا لیکن اس بار تسنیم نے اسے خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ھاد۔۔۔ جنید کمرے میں جھانکتا ھاد کو آواز دیتا اندر داخل ہوا جب باتھروم سے پانی گرنے کی آواز پر وہ قریب گیا تھا۔۔ ھاد تھوڑی دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا جنید جو گھر پر موجود نہیں تھا ھاد کہ انے کا سن کر اسکے کمرے میں آیا تھا۔۔

"ھاد میں یہیں ہوں۔۔۔ جنید مسکرا کر ھاد کا گٹار پکڑ کر فلور کشن پر گرنے کہ انداز میں بیٹھتا بجانے لگا جب یکدم ہی ھاد کا موبائل بجا تھا۔۔

جنید نے چونک کر موبائل کو دیکھا جو ھاد ڈریسنگ پر رکھ کر گیا تھا۔۔

"ھاد تمہارا فون آرہا ہے۔۔۔

"اٹھالو شاید کوئی ضروری کال ہو۔۔۔ جنید کی آواز پر اس بے اندر سے ہی اسے کہا جو

اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل تک آتا کال پک کرتا موبائل کان سے لگا چکا تھا۔۔

"السلام علیکم۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ھاد بھائی آپ پہنچ گئے کراچی؟ عائشہ نے سلام کا جواب دیتے جلدی سے پوچھا۔۔

"ہاہاں میں پہنچ گیا ہوں۔۔۔ جنید مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا کہ دوسری طرف شکر کیا گیا تھا۔

"ویسے کون بات کر رہی ہیں جان سکتا ہوں؟ جنید بات کو طویل کرنے کہ لئے پوچھتا چلتے ہوئے دوبارہ فلور کشن پر بیٹھا تھا۔۔

"ارے میں عائشہ ہوں اتنی جلدی بھول گئے۔۔

"نہیں بھولا تو نہیں ہوں۔۔

"تو پھر کیوں پوچھا ایک سیکنڈ آپ کو نمبر دیا تھا نا میں نے سیو نہیں کیا ابھی تک؟

"کیا واقعی۔۔ جنید اسکی بات پر چونکا پھر موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا جہاں "عائشہ" لکھا تھا۔

"اوہ سوری سوری میں نے دیکھا نہیں تھا۔۔ جنید نے جلدی سے معذرت کی وہ بھی کیا سوچ رہی ہو گی۔۔۔

یکدم ہی باتھروم کا دروازہ کھول کر گیلے بال ماتھے پر گرے تھے وہ بنا شرٹ کہ باہر آیا تھا

"کس کا فون ہے؟ ھاد اسکے قریب آتا مسکرا کر پوچھنے لگا۔

"عائشہ۔۔۔۔ جنید نے اسے نام بتایا کہ ھاد نے جلدی سے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا تھا جبکہ عائشہ جو ہانم کو وہاں آتا دیکھ کر اسے ہاتھ کہ اشارے سے قریب بولا رہی تھی موبائل اسے تھما چکی تھی۔

"ھاد بھائی ہیں۔۔۔ پوچھو کہ پہنچ گئے۔۔۔

"ل لیکن۔۔

"افف! ہماری جان بچائی ہے انہوں نے زخمی بھی ہوئے ہیں اب ہمارا اتنا فرض تو بنتا ہے۔۔۔ عائشہ اسے سمجھاتی ہوئی وہاں سے چل دی تھی جبکہ ہانم کی نظروں کہ سامنے وہ منظر گھوم گیا جب اسے گولی لگی تھی۔۔۔

"عائشہ۔۔۔ہیلو عائشہ۔۔۔ھاد عائشہ عائشہ کر رہا تھا جب ہانم نے آنکھوں کو بند کرتے کھولی تھیں

"السلام علیکم۔۔ہم ہانم بول رہی ہیں۔۔۔ہانم کی آواز پر ایک پل کہ لئے ھاد رکا تھا نظر گھما کر جنید کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"وعلیکم السلام ہانم کیسی ہیں آپ؟ھاد ایک نظر جنید کو دیکھ کر کھڑکی کی جانب بڑھا تھا جبکہ جنید نے چونک کر مشکوک نظروں سے اسکی پشت دیکھی تھی ھاد کی گھمبیر آواز پر ہانم کی پلکیں لرزنے لگیں ایسے جیسے وہ سامنے ہی موجود ہو۔۔

"ہم ٹھیک ہیں۔۔آپ کیسے ہیں؟

"اچھا ہوں۔۔۔ھاد مسکرا کر کہتا اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا جبکہ جنید تو دم بخود سا بیٹھا اپنے بھائی کو سن رہا تھا ھاد جہانزیب کا یہ کون سا روپ تھا کہ وہ کسی "لڑکی" سے اتنی دیر بات کر رہا تھا وہ بھی ایسا نرم لہجہ کہ اگر ہادی بھی اسے ابھی دیکھ لے تو اپنے کانوں پر یقین نہ کر سکے۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ مغرور یا اس میں کوئی گھمنڈ تھا لیکن لڑکیوں کہ ساتھ وقت گزاری کرنے سے زیادہ وہ اپنی منزل کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا۔۔

"آپ کا زخم اب کیسا ہے؟ ہانم نے اسکے جواب پر لب کاٹتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"اب بہتر ہے۔۔۔آپ کو میری فکر ہے یہ جان کر اچھا لگا۔۔ھاد نے شریر لہجے میں اسے کہا تھا کہ وہ سٹپٹا گئی تھی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ہانم کہ تیزی سے کہنے پر ھاد کی مسکراتے غائب ہوئی تھی۔۔

"ہمم یہ بھی ٹھیک ہے اگر آپ کو غلط نہ لگے تو میری ایک بات مانیں گی۔۔۔ھاد کی بات پر وہ ایک لمحے کہ لئے سوچ میں پڑ گئی آیا وہ ہاں کرے یا نہیں جبکہ جنید کہ کان کھڑے ہو گئے تھے آخر کون تھی وہ جس سے ھاد اپنی بات منوانے کہ لئے پہلے اجازت مانگ رہا تھا۔۔۔

"ہانم میں منتظر ہوں۔۔۔

"جج جی کیا؟ ہم ہمارا مطلب جی مانیں گے۔۔ بالآخر اس نے ھاد کو اجازت دی تھی۔۔۔

"کوئی بھی مسلئہ یا پریشانی ہو تو مجھے بلا جھجھک فون کر دیجئے گا۔۔میں آجاؤں

گا۔۔۔ھاد کہ کہتے ہی جہاں ہانم کا دل دھڑکا تھا وہیں جنید کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اسکے قریب آکر اسے گھور رہا تھا جس نے اسے دیکھ کر مسکراہٹ اچھالی تھی۔

"ہو سکے تو میرا نمبر اپنے موبائل میں بھی محفوظ کر لیجئے گا۔۔۔رکھتا ہوں اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔اللہّ حافظ۔۔۔ھاد اسے کہتا کال کاٹ چکا تھا جبکہ ہانم اسے یہ نہیں کہہ سکی تھی کہ میرے پاس موبائل نہیں ہے۔۔۔یکدم ہی وہ موبائل ہاتھ میں دبائے ہانم نے اپنے کمرے کی جانب دوڑ لگائی تھی۔۔

"چھوڑو مجھے کون ہو تم۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ چھوڑ دو اٹھارہ انیس سالہ لڑکی چیختی تڑپتی خود کو عارف اور کبیر سے چھڑوانے کی کوشش کرنے میں نڈھال ہو چکی تھی سامنے اپنے تخت پر حرا بائی نیم دراز کہنی کہ بل لیٹی بیس منٹ سے اسکا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔

"اے بس کر چیخنا چلانا جسکے ساتھ بھاگ کر نکاح کیا تھا وہ خود تجھے چالیس ہزار میں بیچ کر

گیا ہے سمجھی۔۔۔ حرا بائی یکدم ہی اٹھ کر اسکے پاس جا کر لڑکی کا جبڑا سختی سے دبوچ کر بتاتی اسکے پیروں تلے سے زمین کھینچ چکی تھی۔۔۔

"لے کر جاؤ اسے اب یہاں سے اور تو لائبہ ہیر اسے کہہ اسے تیار کرے۔۔۔اب اتنے پیسے دے کر لی ہے تو اسکا بھی فرض بنتا ہے مجرا کر کہ اس کوٹھی کو دگنا کما کر ہمیں خوش کرے۔۔۔ حرا بائی دونوں کو حکم سناتی وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چل دی تھی جبکہ شانزا بے جان وجود کہ ساتھ انکے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔

"آؤ بھئی رئیس میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔ریاض اسے دیکھتے ہی چہکا تھا۔۔۔

"مجھے رات کو بلانے کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔رئیس نے ناگواری سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس کہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔

"کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جنھیں رات کہ اندھیرے میں ہی کیا جائے تو ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں ویسے بہن کی شادی کر دی مجھے تو بلا لیتے۔۔۔

"ریاض میری بہن کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ جو ڈر گز تم میرے ذریعے

سپلائے کروارہے ہوانھیں میں خود پولیس کہ حوالے کردوں گا۔۔۔رئیس جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا غرایا تھا کہ ریاض نے اسکے پیٹ پر لات رسید کی تھی کہ وہ پیچھے جا کر گرا تھا اس سے قبل رئیس جوابی حملہ کرتا ریاض کے آدمی اسلحہ سمیت اسکے سر پر آ کھڑے ہوئے تھے۔۔

رئیس قہر آلود نظروں سے اسے دیکھتا اٹھ کر کھڑا ہوتا اپنا غصّہ ضبط کرنے لگا۔۔

"پانی پیو۔۔۔پھر کام کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔ریاض اپنے مخصوص انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھتا صوفے پر پھیل کہ بیٹھتے ہوئے بول کر سگریٹ پینے میں مشغول ہو گیا۔۔

"مجھے بچالیں پلیز۔۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی ہے میں اسکی باتوں میں آکر اسکی محبت میں بہک گئی تھی پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

"ارے اب کیوں ماتم کر رہی ہے۔۔۔۔غلطی نہیں گناہ کیا ہے تو نے جو ماں باپ کہ سر میں خاک ڈال کر ایک شیطان کہ ساتھ بھاگ کر اسکے ساتھ جھوٹا نکاح کر کہ خود کو آگ میں جھونک دیا اب مزہ لے اس جہنم کا۔۔۔۔ہونہہ! جانتی ہے زندگی گزر جاتی

ہے عزت کمانے میں لیکن تم جیسی ہی لڑکیاں ہیں جو ایک جھٹکے میں تاعمر انکی پیشانی پر ذلّت لکھوا دیتی ہیں اور لعنت ہے ایسے لڑکوں پر جو انسانی شکل میں فرعون کہ چیلے ہیں جنھیں لگتا ہے وہ جو مرضی کرتے پھیریں گے انکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن انسان بھول گیا ہے کہ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔۔اب تو جتنا مرضی رولے پیٹ لے یہاں سے نہیں نکل سکتی بالفرض اگر نکل گئی تو کہاں جائے گی؟انہی کہ پاس جن کو زندہ درگور کر آئی۔۔شانزا کہ رونے منّت سماجی کرنے پر یکدم ہی ہیرا کو غصّہ آیا تھا شانزا تو جیسے سر اٹھانے کہ قابل نہیں رہی تھی۔۔

"لے نہا کر یہ لہنگا پہن کر آ۔۔۔۔ہیرا اس کی گود میں لہنگا پھنک کر کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔

یاسمین ہاتھ میں ٹرے لئے کمرے میں داخل ہوئی تھی بیڈ پر ہی دونوں باپ بیٹی ٹی وی دیکھنے میں محو تھے جبکہ تیمور عرصم کی گود میں بیٹھا چاکلیٹ کو کھولنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔۔۔

یاسمین نے مسکرا کر بیڈ پر ٹرے رکھا تھا جس میں فرنچ فرائز، نگیٹس،اور دو کپ چائے

کہ رکھے ہوئے تھے۔۔رات کہ گیارہ بج رہے تھے۔۔

"حفصہ بیٹا چلو پہلے کھالو۔۔۔یاسمین کی آواز پر دونوں باپ بیٹی نے چونک کر اسے دیکھا تھا حفصہ تیزی سے اسکے پاس آئی تھی جبکہ تیمور بھی اپنی ماں کی آواز پر عرصم کی گود سے اتر رہا تھا جسے عرصم نے اٹھالیا تھا۔۔

"کہاں شہزادے۔۔۔۔

"ہاہاہا پاپا اسے بھی بھوک لگ رہی ہو گی۔۔یہ لو تیمور۔۔۔حفصہ ہنستے ہوئے اسکے ہاتھ میں چپس پکڑانے لگی یاسمین مسکرا کر گھوم کر عرصم کی طرف آئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسے مجھے دے دیں۔۔

"نہیں یہ ہمارے پاس ہے آپ بھی بیٹھیں میرے پاس،آجائیں۔۔۔عرصم منع کرتا اپنے پاس ہی جگہ دینے لگا وہ جو اپنی جگہ پر جانے کا ارادہ کر رہی تھی عرصم کہ کہنے پر مسکرا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

)یہ لیں آپ کی چائے۔۔۔یاسمین سائیڈ ٹیبل پر کپ رکھتی اپنا کپ اٹھا کر اسکے پاس آکر بیٹھی ہی تھی کہ رئیس نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔

"دور رہ کر بیٹھ سکتی ہو دیکھ نہیں رہی فائلز پڑھی ہیں۔اسکے جھڑکنے پر یاسمین لب دبا کر اٹھی ہی تھی کہ ہاتھ میں پکڑے چائے کہ کپ سے چائے چھلک کر کاغذ پر گری تھی وہ جو بستر پر فائلز پھیلائے آفس کا کام کر رہا تھا جھٹکے سے اٹھ کر اسکی جانب بڑھا تھا جو کپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتی گھبراہٹ میں کاغذ کو ڈوپٹے سے صاف کرنا شروع ہو چکی تھی جب اچانک ہی رئیس اسے کھینچ کر باتھروم میں داخل ہوا تھا۔

"رئیس سوری میں نے جان پوچھ کر نہیں گرائی رئیس۔یاسمین اس سے معافیاں مانگ رہی تھی جب رئیس نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر کلائی پکڑتے ساتھ گرم چائے اسکے ہاتھ پر انڈیلی تھی کہ وہ کانپ گئی تھی۔۔۔ماں(!!!!!

"رئیس سوری میں نے جان پوچھ کر نہیں گرائی رئیس۔یاسمین اس سے معافیاں مانگ رہی تھی جب رئیس نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر کلائی پکڑتے ساتھ گرم چائے اسکے ہاتھ پر انڈیلی تھی کہ وہ کانپ گئی تھی۔۔۔ماں(!!!!!

"آ۔۔یاسمین نے چونک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا جسے عرصم نے تھاما ہوا تھا یاسمین نے نظر اٹھ کر اسے دیکھا جو اسی کی طرف متوجہ تھا۔۔

"کہاں کھو جاتی ہیں آپ؟ ہم تو آپ کہ پاس ہیں۔۔۔۔ عرصم شرارت سے اسے چھیڑ رہا تھا جس نے آنکھوں میں نمی لیئے اسے دیکھا تھا۔۔۔

عرصم یکدم سنجیدہ ہوا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ ساکت رہ گیا۔۔۔

یاسمین اسکے کندھے پر سر رکھے آنکھوں کو موندے ایک ہاتھ اسکے بازو کہ گرد حمائل کر کہ بیٹھی رہی۔۔۔

"میں تھک گئی ہوں عرصم، ماضی کہ کرب ناک وقت کو میں بھول جانا چاہتی ہوں۔۔۔ یاسمین کی آواز بھیگ گئی تھی عرصم گردن موڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو شادی کہ بعد پہلی بار اس کہ نزدیک آئی تھی۔

"ہم آپ کی مدد کریں گے یاسمین لیکن کچھ ماضی بھولائے نہیں بھولتے مگر ہم اپنی نہیں تو آپکی مدد ضرور کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔ عرصم کہ چہرے پر اذیت در آئی تھی یاسمین نے اسکی بات پر چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا آپ محبت کرتے تھے اپنی بیوی سے؟ یاسمین کہ سوال پر وہ افسردگی سے مسکرایا تھا۔۔۔

"محبت نہیں احترام تھا اگر آج وہ ہوتیں تو شاید وہ بھی ہو ہی جاتی لیکن محبت نہیں ہمیں عشق ہے اپنے والدین اور اپنی بہن سے جنہیں تین دن ہی ہوئے تھے دنیا میں آئے اور ہمیں تنہا چھوڑ کر تینوں دنیا سے رخصت ہو گئے کتنا عرصہ ہم ان سے ناراض رہے کہ وہ ہمیں کیوں ساتھ لے کر نہیں گئے۔ ہمیں انکی کمی آج بھی شدّت سے محسوس ہوتی ہے یاسمین اس وقت ہماری عمر صرف سات سال ہی تو تھی اتنے بڑے نہیں تھے لیکن جیسے جیسے جوان ہوتے گئے زخم تو بھرنے لگے تھے لیکن اس تکلیف کی شدّت آج بھی ہمارے دل میں جوں کی توں ہے۔۔۔ جانتی ہیں ہم نے اپنی شہزادی کا نام خود رکھا تھا یوں لگتا تھا جیسے کوئی سچ کی شہزادی بھٹک کر ہمارے گھر آ پہنچی ہو اگر وہ ہوتی تو آپ بھی ہماری بات کا یقین کرتیں۔۔۔ عرصم کو معلوم ہی نہیں چلا کہ وہ رو رہا تھا یاسمین بغور اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ہم ہماری "ہانم داؤد" ہماری شہزادی بہن کاش ہم اسے روک لیتے نا دینے کی ضد کرتے۔۔۔ عرصم نے کہتے ساتھ آنکھوں کو میچ کر گہری سانس خارج کرتے گردن گھوما کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"پاپا کیا ہوا؟ حفصہ کی آواز پر عرصم آنسوں پونچھ کر اپنی بیٹی کی جانب متوجہ ہوا تھا جبکہ

یاسمین لب دبا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے؟ ھاد نے جھنجھلا کر چمچے کو پلیٹ میں رکھ کر ان سب کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہمیں تو کچھ بھی نہیں ہوا لیکن ہمارے ھاد صاحب کو ضرور کچھ ہو گیا ہے، سچ بتاؤ کسی نے جادو واد تو نہیں کر دیا ہے۔۔ ہم نے تو اپنے لڑکیوں سے دور رہنے والے بھائی کو بھیجا تھا یہ تو دو ہی دن میں آخر کس کی زلف کہ اسیر ہو گئے جو اتنے سالوں سے نہیں ہوا تھا وہ اب ہونے جا رہا ہے جنید آگے کو ہو کر معنی خیز لہجے میں پوچھنے لگا جس کی آنکھوں کہ سامنے چھم سے ہانم کا روتا ہوا چہرہ آیا تھا کہ وہ دھیرے سے مسکرا اٹھا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ بھونچکا رہ گیا جنید نے زور سے میز پر ہاتھ مار کر باپ بھائی اور اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

"دیکھا پاپا میں نے کہا تھا نا گڑبڑ ہو چکی ہے۔۔۔ ہمارے مشہور ہر دل عزیز ھاد جہانزیب کسی "ہانم" نامی کہ زلف کہ اسیر ہو چکے ہیں لیکن میں پہلے ہی سب کو بتا دوں سب سے پہلے شادی میں کروں گا۔۔۔ جنید تو جیسے سب سوچ کر بیٹھا تھا۔۔ ھاد نے سٹپٹا کر اپنی ماں کو دیکھا تھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"ھاد یہ ہانم کون ہے؟ سیرت بیگم کی آواز پر ھاد نے انھیں دیکھا تھا

"امی وہ۔۔۔وہ

"برخوردار کیا وہ وہ لگا یا ہوا ہے اگر ایسی کوئی بات ہے تو بلا جھجھک بتاد و ورنہ کہیں ایسا نا ہو تمہاری ماں کا ارادہ بدل جائے۔۔ جہانزیب صاحب نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے وارن کرنے کہ انداز میں کہا تھا کہ سب ہنس دیے تھے جبکہ ھاد اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔

"امی اگر آپ لوگوں کو حقیقت بتائی تو۔۔آہ نہیں۔۔۔ھاد سوچتے ہوئے سر جھٹک گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ھاد بھائی بتا بھی دیں ہماری ہونے والی بھابھی کہ بارے میں؟ ہادی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کہا تو اس نے گہری سانس لی۔۔

"ہانم وہ مجھے روڈ پر ملی تھیں میرا مطلب ہے کہ سڑک پار کر رہی تھیں کہ اچانک ہماری گاڑی سے ٹکر ہونے والی تھی۔۔

"اوئے ہوئے بالکل فلمی انداز۔۔۔جنید نے سیٹی بجاتے ہوئے خود سے ایک سال چھوٹے بھائی کو چھیڑا تھا کہ وہ سر کو نفی میں ہلاتا سب بتاتا چلا گیا سوائے اس کے کہ وہ

کون ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے میری جان آگیا۔۔۔۔ حرابائی کی نظر جیسے ہی اندر آتے ساجد پر پڑی اٹھ کر باہیں پھیلا کر آگے بڑھ کر اس سے گلے لگی تھی۔۔

"مل گئی؟

"ملی تھی لیکن یار کہ ساتھ بھاگ نکلی۔۔۔۔ حرابائی اس سے الگ ہو کر پوچھنے لگی جس نے نفرت سے جواب دیا تھا۔

"کیا مطلب ہے؟اور وہ دوسری کہاں ہے۔۔ حرابائی نا سمجھی سے پوچھتی سونیا کا پوچھنے لگی۔

"مطلب کو چھوڑ اور اس دوسری کو مروانا پڑا سر پر چڑھ گئی تھی۔

"لے تو میری لڑکیاں ختم کرنے میں لگا ہے، بھجوا دیتا واپس میں سمبھال لیتی۔

"چل چھوڑ نا۔۔۔

"حرااماں۔۔۔ ساجد کی بات مکمل ہوتے ہی ہیرا وہاں آئی تھی کہ ساجد اسے دیکھ کر

مسکرایا تھا۔۔

"کیسی ہے ہیرا۔۔۔۔ساجد نے قریب جاتے ہوئے پوچھا کہ حرا بائی نے اسے پیچھے کیا۔۔

"ہٹ اسکے پاس سے بعد میں تجھے بری لگے گی۔۔ تیری وجہ سے رشوت دے کر منہ بند کروانا پڑھتا ہے اور تو۔

"ارے بس بھی کر نہیں دیکھ رہا تیری لڑکیوں کو۔۔۔آتے ہی دماغ کھا رہی ہے۔۔۔ساجد چڑ کر اسے کہتا وہیں تخت پر جا کر نیم دراز ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو اب کیوں کھڑی ہے ہاں جا۔۔ حرا بائی نے اس کا غصّہ ہیرا پر نکالا۔۔

"میں تو یہ بتانے آئی تھی کہ وہ نئ لڑکی باہر آنے کو تیار نہیں ہے۔

"کپڑے نہیں بدلے؟ حرا بائی نے اسکی بات پر سخت لہجے میں پوچھا ساجد جو انکی باتیں سن رہا تھا اٹھ کر دونوں کہ قریب آیا۔۔

"کیا ہوا کون ہے؟

"ہونہہ! ہے ایک بدبخت یار کہ ساتھ بھاگ کر نکاح کر کہ دو دن رہی پھر اسی (گالی)

نے یہاں بیچ دیا، میں آتی ہوں تم جاؤ تازہ دم ہو لو۔۔۔ حرا بائی کہتے ساتھ آگے بڑھنے لگی کہ ساجد نے اسے روک لیا۔۔

"اسے میرے حوالے کر دے۔۔۔ کچھ ہی دن میں دماغ ٹھکانے آ جائے گا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹھو آرام سے میرے کوٹھے کی کوئی لڑکی اب مرنی نہیں چاہیے۔۔۔ حرا بائی نے یکدم ہی غصّے میں اسے جھڑکا تھا جس نے اسکی بات ان سنی کر دی تھی۔۔

"صرف کچھ دن جب تک اس ہانم کا معلوم نہیں چل جاتا۔۔ ساجد بنا پلٹے بولتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھا گیا تھا جبکہ حرا بائی اپنا ماتھ پیٹ کر رہ گئی۔۔

شام کا وقت تھا ایسے میں ہانم کچن کی چوکھٹ پر کھڑی نادیہ بیگم کو آٹا گوندھتے ہوئے دیکھ رہی تھی کہ نادیہ بیگم نے کسی احساس کہ تحت پلٹ کر دروازے کی سمت دیکھا تو اسے دیکھ کر مسکرائیں۔۔

"آؤ ناہانم۔۔۔ نادیہ بیگم نے اسے اندر آنے کو کہا جو اچانک ہی گھبرا گئی تھی۔

"نہیں ہم بس آپ کو دیکھ رہی تھیں ماشاءاللہ آپ بہت اچھا آٹا گوندھ رہی ہیں۔۔ہانم کی بات پر نادیہ بیگم مسکرائیں پھر کچھ سوچ کر اسے مخاطب کیا۔۔

"ہانم تمہیں کھانا بنانا آتا ہے؟نادیہ بیگم کہ پوچھتے ہی اس نے شرمندگی سے نظریں جھکا کر لب چباتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں سیکھادوں گی۔۔۔سیکھنا چاہو گی؟نادیہ بیگم کی بات پر ہانم نے نم ہوتی نگاہیں اٹھا کر انھیں دیکھ کر زور وشور سے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"جی ضرور ہم سیکھیں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمم تو تم ہو۔۔۔اچھی لگی مجھے۔۔۔ساجد شانزا کو سرتاپیر گہری نظروں سے دیکھتا قدم قدم چلتا اس تک آیا تھا جو دیوار کہ ساتھ لگی کھڑی روئے جا رہی تھی۔۔

"نن۔نہیں مجھے جانے دو۔۔

"معافی چاہتا ہوں میری جان۔۔۔اگر تمہیں جانے دیا تو میں کس کھلونے کہ ساتھ کھیلوں گا ہاں بتاؤ۔۔۔

"ن نن نہیں۔۔۔۔شانزا خوف سے بری طرح ہکلاتے ہوئے ایک طرف سے بھاگنے لگی تھی کہ ساجد نے درمیاں میں تانگ آڑا کر اسے منہ کہ بل گراتے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"جانے دو مجھے جانے دو۔۔۔۔جانے دو۔۔۔۔جانے دو۔۔۔اللہ!!!۔۔حلق کہ بل چیختی وہ اس سے دور ہوئی تھی جو کھڑا اس کا تماشا دیکھ رہا تھا۔۔

"چیخو جتنا مرضی چاہے کوئی نہیں آئے گا۔۔۔۔ساجد سرد لہجے میں کہتا نفرت سے اسے دیکھ کر آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ کو اپنے بوٹ سے مسلنے لگا کہ وہ تڑپتی ہوئی چیخ رہی تھی

"چیخ اور زور سے چیخ۔۔۔۔چیخ!!!!!ساجد دھاڑ رہا تھا بیک وقت دونوں کی آوازیں کمرے میں گونج رہی تھیں شانزا کہ ہاتھ کی پشت سے خون نکلتے ہاتھ سے بہنے لگا بری طرح کانپتی وہ اسکی تانگ کو ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ ساجد "چیخ چیخ" کی گرداں کرتے ساتھ اسکا ہاتھ مسل کر پیر ہٹا کر اسے کمر سے اٹھا کر زور سے زمین پر پٹخ چکا تھا کہ اسے لگا اسکے جسم کی ہر ہڈی چیخ گئی ہو۔۔۔

"ہانم آپی۔۔۔آپ۔۔۔۔ارے یہ کیا آٹا گوندا جارہا ہے۔۔نورین ہاتھ میں موبائل پکڑے ڈھونڈھتی ہوئی اسے وہاں آئی تھی لیکن اسے دیکھ کر خوشگوار حیرت سے پوچھنے لگی۔۔ہانم کہ ماتھے اور گال پر آٹا لگا ہوا تھا جبکہ وہ خود روہانسی ہورہی تھی۔۔۔نادیہ بیگم اسے بتا کر واشروم گئیں تھیں۔۔۔

"ویسے ہانم آپی یہ اتنا پتلا کیوں ہورہا ہے؟نورین جسے خود ابھی آٹا گوندنا نہیں آتا تھا صرف عائشہ تھی جسے کھانا بنانے کا شوق تھا تبھی نادیہ بیگم کہ ساتھ اکثر وہ کچن میں پائی جاتی تھی۔۔

"پانی کی وجہ سے۔۔۔

"ہاں تو سہی ہے نا اس میں تو پانی ہی ڈلتا ہے۔۔نورین نے کندھے اچکا کر اسے کہا جو گومگو کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"اوفو اسے ڈھک کر رکھ دیں اور چلیں میرے ساتھ

"لیکن۔۔۔ہانم کو اب بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔

"ارے میں نے امی کو دیکھا ہے وہ آٹا گوندھ کر یونہی ڈھک کر رکھتی ہیں اب چلیں

آپ میرے ساتھ جلدی سے۔۔

نورین سمجھاتے ہوئے پرات پر بڑا ڈھکن رکھتی ہانم کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانم اور وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئیں عائشہ ہانم کو دیکھ کر ہنستی ہوئی لیپ ٹاپ اٹھا کر اسکے پاس آئی تھی۔۔

"ہانم دیکھو تو ابّو لائے ہیں ابھی۔۔۔عائشہ اسے دکھاتے ہوئے بولی جو لیپ ٹاپ کو ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا ہے یہ؟ ہانم کی بات پر دونوں بہنوں کو سہی معنوں کا جھٹکا لگا تھا۔۔

"لیپ ٹاپ۔۔۔۔۔کیا آپ کو نہیں معلوم؟ نورین نے حیرت سے اس سے استفسار کیا تھا۔۔۔

"نن نہیں کبھی دیکھا ہی نہیں ہاں کمپیوٹر اور موبائل کا معلوم ہے وہ اس سس۔۔۔۔بولتے بولتے ہانم اٹکی تھی۔۔

"سمجھ گئیں اس شخص کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔عائشہ نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا تھا۔۔

"ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں ویسے بھی سنا نہیں ہے ایسی مخلوقوں کا ذکر کرنے سے وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔۔

"استغفر اللہ اللہ نہ کرے لڑکی۔۔تم تو مت ہی کچھ کہا کرو چلو اب۔۔۔۔عائشہ نے دہل کر اسے گھوری سے نوازتے ہوئے نورین کو کہا تھا جبکہ ہانم کا دل یکدم ہی کانپ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیرا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ کر کانپ گئی۔۔

شانزار سیوں سے بندھی زخمی حالت میں سپاٹ چہرے کہ ساتھ بیٹھی تھی چہرے اور بازوؤں پر نیل بنے ہوئے تھے جابجا زخموں سے خون رس رہا تھا یکدم ہی اسے ساجد سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔

"ہیرا۔۔۔۔ساجد کی آواز پر وہ جو شانزا کو دکھ سے دیکھ رہی تھی اچھل پڑی تھی ساجد

جو نک سک ساتیار خشبوؤں میں بسا اندر آیا تھا شانزا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہیرا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"جی جی۔۔

"ارے کیا ہوا گھبرا کیوں رہی ہو یار۔۔ تمہیں کچھ نہیں کر رہا۔۔۔ ساجد اسکے چہرے پر خوف دیکھ کر کمر سے تھام کا اسے نزدیک کرتا اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔

شنزا ہنوز ساکت بیٹھی تھی یوں جیسے وہاں وہ اکیلی ہی ہو۔۔۔

"مم۔۔

"ابھی مجھے کام ہے رات کو آتا ہوں حرابائی کو مت بتانا۔۔ ہمم۔۔۔۔ ساجد اسے اور نزدیک کرتا سرگوشی کر کہ کہتا گردن کو لبوں سے چھوتا پیچھے ہٹ کر شانزا کو دیکھنے لگا۔۔

"ہیرا اسے اچھے سے تیار کر دینا۔۔۔۔ ساجد اسے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا اسکے جاتے ہی ہیرا نے زور سے اپنی گردن کو ڈوپٹے سے رگڑا تھا۔۔

شانزا نے اسکی حرکت پر تلخی سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا ہیرا نے اسکے مسکرانے

پر سوالیہ انداز میں آئبرو اچکائی

"کیوں مسکرا رہی ہے؟

"ایک طوائف ہو کر ایسی حرکت تمہیں زیب نہیں دیتی۔۔شانزا تکلیف ہونے کہ باوجود بول رہی تھی۔۔۔

"زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے تجھے سمجھی اپنی خیر منا ایک ہی رات میں کیا حشر کر دیا ہے اس جانور نے تیرا۔

"کیا کرے گا سوائے اس کہ مجھے جان سے مار دے گا تو مار دے۔۔۔چھین لے یہ سانسیں بھی کر دے ختم تاکہ میرے ماں باپ کی تکلیف میں تھوڑا افاقہ ہو سکے۔۔میں نے جو کیا اسکی اگر یہی سزا ہے تو ٹھیک ہے مار دے۔

"ہونہہ! یہ صرف سوچ ہے تیری نہ تو تیرے مرنے سے وہ ذلّت دھلے گی نہ ہی تیرے مر جانے کا کسی کو افسوس ہو گا۔۔۔رہا مرنا تو اتنی آسانی سے یہ شیطان بھی تجھے نہیں مارے گا۔۔۔اس کوٹھے کی لڑکیاں ہانم نامی بلا کی وجہ سے مر رہی ہیں جس کا غصّہ و درندگی وہ ہم پر نکال کر تسکین حاصل کرنے کی کوشش میں جنونی ہو چکا

ہے۔۔۔ہیرا اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

"مم مطلب کون ہے وہ اور اتنا کچھ تمہیں کیسے پتہ چلا؟ شانزا حیرت زدہ سی اس سے پوچھنے لگی۔

"حرا اماں سے دراصل وہ میری حقیقی "ماں" ہے لیکن یہ بات یہاں رہنے والی کسی لڑکی، عورت کو معلوم نہیں ہے تو بھی اب اپنا منہ بند رکھنا۔۔۔چل اٹھ کپڑے بدل تب تک میں مرہم لاتی ہوں۔۔۔ہیرا اسے حیران چھوڑتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تسنیم کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا وہ جو گھیر دار گہرے ہرے رنگ کا فراک پہنے میک اپ کیے ہاتھوں میں سونے کے کڑے ڈالے اپنے کھلے بالوں کو ایک طرف سے آگے کئے بالوں کو سلجھا رہی تھی آئینے میں احان کا عکس دیکھ کر شرما کر نظریں جھکا گئی۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔احان قریب آکر پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے سرگوشی میں کہتا تسنیم کو گھما کر اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتا جھک کر باری

باری آنکھوں کو نرمی سے چوم کر پیچھے ہوا تھا پھر کرتے کی جیب سے مخملی ڈبیا نکال کر اسکے سامنے کی جس نے مسکرا کر لیتے اسے کھولا تو مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔

"پسند آئی؟

"ہاں بالکل یہ بہت خوبصورت ہے۔۔

"تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ ہے۔۔۔احان نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔۔

"لیکن وہ تو اس دن دے دیا تھا۔۔ تسنیم نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں دے دیا تھا لیکن وہ مام ڈیڈ کی طرف سے تھا۔۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔ کیا میں پہناؤں۔۔۔احان اسکی بات پر کندھے اچکا کر بولا جس نے جھٹ اسکی ہتھیلی پر ڈبیا رکھی تھی۔۔

احان نے اسکی مخروطی انگلی میں ڈائمنڈ کی نازک رنگ پہنا کر ہاتھ کو لبوں سے لگایا تھا کہ تسنیم شرما کر اسی کہ سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے کچھ آدمی چاہیے ہیں۔۔ساتھ اسلحہ بھی۔

"مل جائے گا آگے بولو۔۔۔ریاض نے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے سامنے موجود ساجد سے کہا رئیس بھی وہیں موجود تھا تینوں اس وقت ریاض کہ خفیہ اڈے پر موجود تھے۔۔۔

"پولیس کا کھپیڑا نہیں چاہیے۔۔۔۔

"ہو جائے گا۔۔۔۔ریاض سکون سے اسے بولا جب ساجد مسکرایا۔۔

"ہانم کہ ساتھ مجھے وہ دونوں لڑکیاں اور وہ لڑکا بھی چاہیے مجھے انکی معلومات صبح تک چاہیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کام تو تم خود کیوں نہیں کرتے سب اگر مجھے ہی کرنا ہے تو۔۔۔ریاض نے اس بار پیشانی پر بل ڈال کر کہا کہ ساجد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"کرنے کو تو میں کر لوں لیکن اب میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔اس (گالی) نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے اسکی جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا۔۔۔۔ساجد غصّے سے کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم آپی آپ تیار ہو گئیں؟نورین کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی تھی وہ جو اپنا سفید اور گولڈن کا مینیشن کا سوٹ پہنے بالوں کی چٹیا بنائے ڈوپٹہ سیٹ کر رہی تھی چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔

"شکریہ۔۔تم بھی کچھ کم نہیں لگ رہی آج۔۔۔ہانم نے مسکرا کر اسے کہا جب نادیہ بیگم وہاں آئیں۔۔

"ماشاءاللہ اللّٰہ بری نظر سے تمہیں محفوظ رکھے۔۔چلو اب جلدی ہمیں پہنچنے میں بھی وقت لگے گا۔۔۔نادیہ بیگم نے اسے کہتے ہوئے جلدی جلدی کی رٹ لگائی تھی دونوں انکے پیچھے ہی کمرے سے نکلیں جب ہانم نے نورین کہ کان میں پوچھا۔

"نورین ہم جا کہاں رہے ہیں؟

"لو آپکو معلوم ہی نہیں ہے ابّو کہ بوس کے اکلوتے بیٹے کی مہندی ہے۔۔۔

"لیکن ہم وہاں کیسے جا سکتے ہیں؟اگر وہاں کسی نے ہمیں پہچان لیا

"کون پہچانے گا؟آپ نے بتایا تھا کہ آپ گھونگھٹ کرتی تھیں۔۔۔نورین نے کچھ جھجھک کر بات ادھوری چھوڑی کہ ہانم نے گہری سانس لیتے سر کو اثبات میں ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا وہ اسے کیسے سمجھاتی دس سال کی عمر سے وہ اسی دوزخ میں پلی ہے اگر محفل میں کسی نے اسکا چہرہ نہیں دیکھا تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہاں کہ لوگوں سے وہ شرعی پردہ کرتی تھی۔۔۔بالفرض اگر کرنا چاہتی بھی تو تب بھی وہاں کہ ظالم اسے سکون سے جینے نہیں دیتے نا ہی مرنے دیتے۔۔۔۔

یکدم ہی اسے انیلا کی یاد نے بے چین کر دیا تھا جانے اس شیطان نے اس کا کیا حال کیا ہو گا۔۔۔یہی سب سوچتی وہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی سب کہ بیٹھتے ہی گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔۔۔۔جانے اس سفر کی منزل کہاں لے جانے والی تھی ہانم کو۔۔۔

"میڈم وہ صاحب کہ دوست آ گئے ہیں۔۔۔۔ملازمہ دروازے پر دستک دے کر بتانے کہ بعد واپس چلی گئی جبکہ یاسمین جو جلدی جلدی حفصہ کہ بال بنا رہی تھی وہ 'ھاد چاچو" کا نعرہ لگاتے ہوئے بھاگی تھی کہ یاسمین مسکرا کر اپنی تیاری کا جائزہ لے کر کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

عرصم نے آج اپنے دوستوں کو دعوت پر بلایا تھا بلانا تو اسے اپنے ولیمے پر تھا لیکن جنید اور اسکی فیملی سے اسکے پرانے تعلقات تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاسمین کو دیکھتے ہی عرصم کہ ساتھ جنید، ھاد، عاشر، دانش اور منان اپنی جگہ سے احتراماً کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"السلام علیکم بھابھی۔۔بیک وقت ان سب نے یاسمین کو سلام کیا تھا

"وعلیکم السلام۔۔۔۔بیٹھیں آپ لوگ یاسمین جواب دیتی ایک نظر عرصم کو دیکھ کر مسکرائی۔۔

"آجائیں بیٹھیں۔۔۔عرصم اسے کہتا خود بھی بیٹھ گیا تھا۔۔

"اہم۔۔۔۔یاسمین یہ ہمارے دوست ہیں۔۔۔یہ جنید ہے ہمارے برابر والا بنگلہ انہی کا ہے یہ ھاد ہے جنید کا چھوٹا بھائی اور یہ عاشر دانش منان ان سے ہماری دوستی ھاد کی وجہ سے ہوئی تھی۔۔کیا آپ نے ان کہ بینڈ کا نام سنا ہے۔عرصم اسے بتاتے بتاتے یکدم پوچھنے لگا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا کہ وہاں موجود سب نے یاسمین کو حیرت

سے دیکھا تھا۔

"واقعی بھابھی؟ منان تو جیسے صدمے میں چلا گیا تھا۔۔

"نہیں مجھے کبھی موقع ہی نہیں ملا۔۔۔یاسمین اسکے انداز پر گڑبڑا گئی تھی کہ دانش نے منان کو کہنی ماری تھی۔

""کیا ہے؟ منان نے جیسے ہی دانش کو دیکھا دانش کہ ساتھ سب کو گھورتا پا کر کان کی لو مسلنے لگا۔۔

"چلیں کوئی بات نہیں ھاد آپ کو لائیو سنگنگ کر کہ سنائے گا۔کیوں ھاد۔۔۔

"یہ تو زبردست ہو جائے گا ھاد اس بہانے ہمیں بھی سننے کا موقع ملے گا۔۔منان کی بات پر عرصم نے بھی اسے کہا تھا وہ جو منع کرنے والا تھا صرف مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن میرا گٹار گھر پر ہے۔۔

"کوئی بات نہیں ہم ابھی کسی کو بھیج کر منگوا دیتے ہیں۔۔

"میرا خیال ہے پہلے کھانا کھا لیا جائے...یاسمین کی اچانک مداخلت پر عرصم نے اسے دیکھا جو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔یاسمین آہستہ سے عرصم سے کہتی باہر نکل گئی تھی اسکے جاتے ہی ھاد نے اٹھ کر منان کہ سر پر ہاتھ مارا تھا کہ سب ہنس دیے تھے۔۔

"ھاد کہ بچے۔۔۔۔منان نے اٹھ کر جوابی حملہ کرتے جیسے ہی اسکے کندھے پر مکہ جڑا ھاد کہ کراہنے پر جنید اور عرصم دونوں چونکے تھے۔۔

"کیا ہوا ھاد؟ جنید نے اٹھ کر اسکے کندھے کو چھوا تو اسے وہاں کسی چیز کا احساس ہوا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہے یار اس کا ہاتھ ہی اتنا بھاری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ ہیلو کہاں سے بھاری ہے تمہیں تو گولی۔۔۔۔جذبات میں بولتے بولتے اس نے دانتوں تلے زبان دبائی تھی لیکن اب تو جو ہونا تھا ہو چکا تھا عرصم بھی تیزی سے اٹھ کر ھاد کہ پاس آیا تھا۔۔

"ھاد کون سی گولی؟ کیا تمہیں گولی لگی ہے؟ آخر تم لوگ بتاؤ گے ہوا کیا ہے؟ سوال در سوال کرتے دونوں ہی گھبرا چکے تھے کہ ھاد نے لب دبا کر آنکھوں کو موندا تھا کہ چھم سے ہانم کا چہرہ اسکی آنکھوں کہ سامنے آیا تھا جب سے وہ کراچی واپس آیا تھا وہ یونہی

اسکے دل و دماغ پر حاوی ہوتی جا رہی تھی۔۔

"ہانم۔۔۔ھاد کہ کہتے ہی عرصم نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا دل کی دھڑکن یکدم ہی بڑھی تھی۔۔۔

"ہانم؟ جنید نے نا سمجھی سے نام دوہرایا جبکہ عرصم کہ دل کی کیفیت ہانم نام سن کر عجیب ہو رہی تھی۔۔

جنید کی آواز پر ھاد نے آنکھیں کھول کر گہری سانس لی۔۔

"ہاں اسکا نام ہانم داؤد ہے۔۔۔

"ہا۔۔۔نم۔۔۔عرصم کی آواز پر ان سب سے عرصم کو دیکھا تھا۔

ھاد قدم قدم چلتا اسکے سامنے آیا تھا پھر عرصم کہ کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"آپکی ہانم نہیں میری ہانم۔۔۔ھاد کہتے ہوئے مسکرایا تھا کہ اسے خود کو بھی معلوم نہیں چلا تھا کہ وہ کیا بول چُکا ہے۔۔

"اہم اہم۔۔۔میری۔۔۔ہمم۔سن رہے ہیں جنید بھائی۔۔۔دانش نے گلا کھنکھار کر جنید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ھاد چونک گیا تھا۔۔

"کیا اتفاق ہے ویسے۔۔آہ۔۔۔۔خیر یہ کیا معملہ ہے تفصیل سے بتاؤ گے؟عرصم سر جھٹک کر کہتا مسکرایا تھا۔۔

"ایک شرط پر اگر جنید اور آپ وعدہ کرتے ہیں کہ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائیں گے۔۔۔کرتے ہیں وعدہ؟ھادنے کہتے ساتھ اپنی ہتھیلی پھلائی تھی کہ دونوں سوچنے کہ بعد اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ چکے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہندی کی پُر رونق تقریب جاری تھی جب انکی گاڑی گیٹ کہ سامنے آکر رکی۔ہانم جھجھکتی ہوئی انکے ساتھ چلتی ہوئی اندر بڑھنے لگی۔

لان کو مہندی کی نسبت سے سجوایا گیا تھا۔۔۔

ہانم سب کو دیکھ کر بری طرح گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

ٹیبلز کی جانب بڑھتے ہوئے یکدم ہی نادیہ بیگم رو کیں تھیں کہ ساتھ ان تینوں کو بھی رو کنا پڑا تھا۔

"السلام علیکم۔۔میں مسز اصغر ہوں۔۔۔آرزو بیگم مسکرا کر کہتیں ان سے ملی

تھیں۔۔

"وعلیکم السلام۔۔یہ میری بیٹیاں ہیں۔۔۔نادیہ بیگم نے انکا تعارف کروایا تھا کہ ہانم نے انھیں محبت سے دیکھا تھا کتنی آسانی سے کوٹھے میں مجرا کرنے والی ایک طوائف زادی کو انہوں نے اپنی بیٹی بنایا تھا جبکہ آرزو بیگم کہ تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ جانتی ہیں کہ انکے کتنے بچے ہیں۔۔۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت ہی پیاری ہیں تینوں۔۔۔۔آپ لوگ تشریف رکھیں۔۔۔آرزو بیگم کہتی ہوئی اسٹیج کی طرف بڑھی تھیں جہاں احان اور تسنیم بیٹھے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار میں تو اب بیزار ہو رہی ہوں جلدی سے کھانا کھلے میں کھاؤں اور پھر گھر جاؤں اور لمبی تان کر سو جاؤں ہائے۔۔۔۔۔۔نورین نے منہ بنا کر دہائی دی تھی۔۔۔۔

"ہاں میں بھی۔۔۔چلو خیر سیلفی لیتے ہیں۔۔۔عائشہ اسکی بات سے ہاں میں ہاں ملاتی جلدی سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"جا رہی ہو تو دولہا دلہن کی تصویر بھی بنا لینا۔۔نادیہ بیگم انھیں اٹھتا دیکھ کر بولیں تھیں

نورین نے سر ہلا کر ہانم کا ہاتھ پکڑا۔۔

"کیا ہوا اٹھیں۔۔۔نورین نے ہانم کا تھاما ہوا ہاتھ ہلا کر کہا۔۔

"نہیں ہم یہاں ٹھیک ہیں۔۔۔

"پر۔۔

"ہانم بیٹی چلی جاؤ یہاں سب امیر کبیر لوگ ہیں انہیں خود سے فرصت نہیں ملتی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اللہ امی کیا ہو گیا لوگ سن رہے ہیں۔۔۔عائشہ نے ماتھا پیٹ لیا جبکہ ہانم گہری سانس لیتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"بس بس پتہ ہے مجھے میں کوئی برائی تھوڑی کر رہی ہوں۔۔نادیہ بیگم کہ خفگی سے کہنے پر تینوں مسکرائیں تھیں۔۔۔

"چلو۔۔۔عائشہ سے کہتی وہ دونوں اسٹیج کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"احان۔۔۔مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔

"چلو۔۔۔احان سب کو مصروف دیکھ کر اٹھا تھا ساتھ ہی تسنیم بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی احان کہ ساتھ وہاں سے جانے لگی کہ نورین کہ روکنے پر وہ دونوں چونکے تھے۔۔۔

"السلام علیکم۔۔میرا نام نورین امجد ہے۔۔۔نورین دونوں کو سلام کرتی احان سے بولی تھی جو سوچنے کہ بعد سر کو اثبات میں ہلانے لگا۔۔

"سہی۔۔

"آپ نے یقیناً ابھی بھی نہیں پہچانا ہو گا دراصل میرے ابو نے ایک مہینہ پہلے ہی جوائن کیا ہے مسٹر احان۔۔۔۔

عائشہ کی آواز پر اس نے جیسے ہی اسکو دیکھا تو بے یقینی سے عائشہ کو دیکھنے لگا۔۔

"عائشہ تم۔۔۔احان کی حیرت زدہ آواز پر نورین نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ تسنیم عائشہ نام سنتے ہی دھک سے رہ گئی احان کہ ہاتھ پر گرفت اسکی اور مظبوط ہوئی تھی کہ احان نے چونک کر تسنیم کو دیکھا تو گہری سانس لیتا عائشہ اور نورین کو دیکھ کر

دھیرے سے مسکرایا۔۔

"آپ احان ہیں؟نورین کی بے یقینی ہنوز برقرار تھی چونکہ دونوں کی دوستی فون تک ہی محدود تھی نورین نے کبھی احان کو دیکھا نہیں تھا نہ ہی کبھی عائشہ نے اسے دکھایا تھا۔۔

عائشہ کہ دل کی حالت عجیب ہوگئی تھی اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ جس سے وہ محبت کرنے لگی تھی وہ تو کب کا۔کسی اور کا ہو چکا ہے .

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عائشہ یہ تسنیم ہے۔۔۔احان نے مسکراتے ہوئے اسے تسنیم سے ملوایا تھا نورین اپنی بہن کو دکھ سے دیکھنے لگی۔۔

"السلام علیکم۔۔۔آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔۔ماشاءاللہ اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔آ عجیب اتفاق ہو گیا ورنہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔عائشہ مسکرا کر دونوں سے کہتی لب کاٹنے لگی تسنیم اسے دیکھتے ہی بے چین سی ہو گئی تھی

"اوکے ہم چلتے ہیں۔۔۔۔عائشہ نورین کا ہاتھ پکڑ کر انھیں کہتی پلٹ گئی تھی۔۔

"میں آتی ہوں۔۔۔ تسنیم آہستہ سے کہتے احان کا ہاتھ چھوڑ کر جانے لگی جس نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"تسنیم غلط فہمیاں رشتے کو کھوکلا کر دیتی ہیں دل میں اگر ایسی کوئی بات ہے تو بلا جھجک کہہ دو۔۔۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔ تسنیم کہتی ہوئی اندر کی جانب بڑھنے لگی کہ احان اسکے پیچھے گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم مجھے واش روم جانا ہے چلو گی میرے ساتھ۔۔۔۔عائشہ جسے رونا آرہا تھا یکدم ہی ہانم سے بولی۔۔۔وہ جو پیچھے ہی روک گئی تھی عائشہ کہ کہنے پر سر ہلانے لگی۔۔

"تم ٹھیک ہو نہ عائشہ؟ نورین متفکر ہوئی تھی۔۔

"ہاں یار میں ٹھیک ہوں ویسے بھی اب اسکی شادی ہو چکی ہے تم نے سنا نہیں تھا انکل بے بتایا تھا نکاح پہلے ہی ہو چکا ہے میں کسی کی زندگی میں زبردستی شامل ہونے کی قائل نہیں ہوں نا ہی میں اس لڑکی کی خوشیوں کی قاتل بننا چاہتی ہوں جس نے ابھی اسکی

زندگی میں قدم ہی رکھا ہو۔۔۔

"عائشہ تم اسے پسند۔۔۔۔

"نورین چپ رہو بیوقوف۔۔۔وہ اس سے محبت کرتا ہے سمجھی نہ تو زبردستی آپ کسی سے محبت کروا سکتے ہیں نہ ہی زبردستی رشتہ جوڑ سکتے ہیں ورنہ جو تھوڑا بہت تعلق ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔۔۔عائشہ درمیان میں ہی اسکی بات کاٹ کر جھڑکتی ہوئی آگے بڑھ گئی جبکہ ہانم بہت دیر سے کسی کی نظروں کو خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"آجاؤ ہانم۔۔۔عائشہ کی آواز پر وہ لب کاٹتی اسکے پیچھے چل دی۔۔۔اس بات سے انجان کہ کوئی اور بھی تھا جو انکے ساتھ ہی اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں اس وقت سکوت چھایا ہوا تھا حد کہ خاموش ہونے پر بھی وہ سکوت قائم ہی تھا۔۔۔

یکدم ہی دروازہ دیوار پر لگنے سے آواز پیدا ہوئی تھی کہ ان سب نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا تھا یا سمین جانے کب سے وہاں کھڑی تھی۔۔۔

عرصم اسے دیکھتا تیزی سے کھڑا ہوا تھا جو عرصم کو دیکھتی قدم قدم چلتی اسکے نزدیک آئی تھی۔

"ہانم داؤد وہی طوائف۔۔۔یاسمین کی بات پر ھاد نے ناگواری سے یاسمین کو دیکھا تھا جبکہ عرصم سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یاسمین کیا کہنا چاہتی ہو؟

"عرصم۔۔۔رئیس نے جس طوائف کہ لئے میرے ساتھ ظلم کیا وہ کوئی اور نہیں یہی ہانم داؤد ہے۔۔جانتے ہیں وہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے مشہور ہے میرے سابقہ شوہر سے ناجائز۔۔۔

"بھابھی۔۔۔ھاد جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا وہ سب بھی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

"عرصم بھائی وہ پاک دامن ہے۔۔۔ھاد نے بمشکل اپنا غصّہ ضبط کرتے ہوئے عرصم سے کہا تھا کہ عرصم نے لب بھینچ لئے۔۔

"جھوٹ۔۔۔سب جھوٹ ہے غلط ہے اس نے خود کو دنیا والوں کہ سامنے معصوم

ثابت کرنے کہ لیے ایک جھوٹی کہانی سنائی ہے اب تم بھی اسکے فریب میں پھنس رہے ہو۔۔۔

یاسمین کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت بہہ رہے تھے عرصم نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"ھاد۔۔۔تم نے جو بھی بتایا اگر واقعی ایسا ہے تو ہمیں افسوس ہے لیکن یاسمین کہ ساتھ جو ہوا اسکے پیچھے بھی ایسی ہی عورت کا ہاتھ تھا۔۔۔ہمیں یاسمین نے نام نہیں بتایا تھا اور اب اگر یہ سچ ہے تو ایسی عورتوں کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے...

"سہی کہہ رہے ہیں شاید مجھے بتانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ھاد مُٹھیاں بھینچے دکھ سے کہہ رہا تھا۔۔

"ھاد یہ وقتی جذبات۔۔

"نہیں جنید میرے جذبات وقتی نہیں ہو سکتے۔۔۔اگر میری بات پر یقین نہیں ہے تو چلیں میرے ساتھ لاہور مل لیں اس سے۔۔۔دیکھیں کتنی تکلیفوں میں ہے وہ۔۔۔ھاد نے جنید کی بات کاٹتے ہوئے عرصم اور یاسمین سے کہا تھا کہ یاسمین نے

ہنکار بھرا۔۔

"مجھے ایک طوائف کی پاک دامنی سے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن میں ایک بار اس عورت سے ضرور ملنا چاہوں گی جو دوسروں کی زندگیوں کو تباہ کرتی پھر رہی ہے۔۔۔یاسمین سختی سے کہتی عرصم کو دیکھنے لگی جبکہ ھاد ہی جانتا تھا کہ وہ اسکے لئے طوائف لفظ کیسے برداشت کر رہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔۔میں چلتا ہوں کل ہی نکلتے ہیں۔۔اللہّ حافظ۔۔۔ھاد کہتا ہوا تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

"جنید تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔۔۔عرصم نے اسے کہا جس نے سر ہلا کر دروازے کی سمت دیکھا تھا جہاں سے ھاد تیزی سے گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ کہ واش روم جاتے ہی ہانم سر پر دوپٹہ سہی کرتے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی جب دروازہ کھول کر کوئی بچی اندر آئی تھی۔۔۔

ہانم نے اسکے دیکھتے ہی مسکراہٹ اچھالی تھی۔۔

"آپ کو کوئی آنٹی بلا رہی ہیں۔۔۔۔بچی مسکرا کر اسے کہتی جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی تھی جبکہ ہانم پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

"ہمیں کون بلا رہی ہیں۔۔۔ کہیں دولہے کی والدہ تو نہیں۔۔۔ہانم بڑبڑاتے ہوئے واش روم کہ دروازے کہ قریب آئی پھر ہلکے سے دستک دے کر اس نے عائشہ کو بتایا جو اندر نل کھولے رونے میں مصروف تھی۔۔ہانم کی آواز پر اس نے آنسوں پونچھتے ہوئے ہانم کو "ٹھیک ہے" کہا تھا کہ وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

"تم ایک مضبوط لڑکی ہو عائشہ امجد اپنے باپ کا غرور ہو جو چلا گیا سو چلا گیا شاید وہ تمہارا نصیب نہیں تھا۔اپنے نصیب سے لڑنے سے بہتر ہے اللہ کی رضا میں راضی ہو جاؤ۔۔عائشہ خود سے کہتی خود کو پر سکون کرنے لگی تھی۔۔۔

ہانم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سیڑیوں کی جانب بڑھ رہی تھی لان میں تقریب ہونے کی وجہ سے گھر خالی تھی۔۔۔باہر سے تیز میوزک چلنے کی آواز اندر تک آ رہی تھی۔۔ ہانم چلتے چلتے ٹھٹھکی تھی یکدم ہی اسکے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی اس سے قبل وہ

پلٹتی کسی نے اسکے منہ کو دوبچتے کمر سے اٹھا کر اسے گھسیٹ کر کمرے میں دکھیلا تھا ساتھ ہی دروازے کو بند کر دیا تھا۔۔دروازہ بند ہوتے ہی عائشہ دوسرے کمرے سے نکلتے ہی ٹھٹھکی تھی۔۔۔

"یہ کیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ھاد کمرے میں آتا ہر چیز غصّے میں زمین بوس کر رہا تھا کہ ہادی جو کمرے کہ باہر سے گزر رہا تھا تیزی سے اندر آیا تھا۔۔

"ھاد بھائی۔۔۔ھاد بھائی یہ کیا کر رہے ہیں۔۔کیا ہوا ہے؟

"ہادی چلے جاؤ یہاں سے مجھے کسی سے بات نہیں کرنی ہے پلیز اکیلا چھوڑ دو مجھے۔۔۔ھاد نے غصّے سے اسے دروازے کی سمت دکھیلتے ہوئے کہا تھا سیرت بیگم جو ھاد کہ پاس ہی آرہی تھیں اندر کا منظر دیکھ کر کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔۔

"ھاد بیٹا کیا ہوا؟اتنا غصّہ۔۔۔۔سیرت بیگم نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا وہ بہت کم غصّے میں آتا تھا لیکن جب بھی اسے غصّہ آتا تھا سیرت بیگم کو انجانا سا خوف گھیر لیتا تھا۔۔

"امی میں ابھی اکیلا رہنا چاہتا ہوں پلیز۔۔۔۔ھاد بے بسی سے بولا تھا کہ سیرت بیگم ہادی کو اشارہ کرتیں خاموشی سے کمرے سے نکل نکل گئیں۔۔۔

"ہانم میں کروں گا سب کو غلط ثابت۔۔۔میں کروں گا۔۔۔۔ھاد بڑبڑاتے ہوئے واش روم میں داخل ہوتا شاور کھول کر کپڑوں سمت بھیگتا چلا گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانم بری طرح اسکے شکنجے میں پھڑ پھڑا رہی تھی وہ جو بھی تھا بہت مظبوط تھا۔۔ہانم کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے میری جان مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا میری باہوں میں ہانم داؤد ہے۔۔۔لاہور کی وہ طوائف جسے اپنے حسن پر اتنا گھمنڈ ہے کہ ہاتھ بھی نہیں پکڑنے دیتی تھی۔۔اس شخص نے کہتے ساتھ اسے بیڈ پر پھنک کر اپنی شرٹ کہ بٹن کھولنے شروع کیے لمحوں میں ہانم کی حالت خراب ہو چکی تھی ہانم اسے دکھاتے ہی ارد گرد مارنے کہ لئے کوئی چیز تلاش کرنے لگی تھی وہ جو بھی تھا ضرور اس نے ہانم کو کوٹھے پر دیکھا ہو گا۔۔۔دیکھنے میں وہ کوئی امیر گھرانے کا لگ رہا تھا۔۔

"پپ پاس مت آنا۔۔۔ہانم سختی سے کہتی پیچھے ہونے لگی کہ اس نے ہانم کہ دونوں پیروں کو ہاتھ میں لے کر اپنے ہاتھوں کو اسکی ٹانگوں تک لے جانے لگا کہ ہانم نے پوری قوت سے اپنی ٹانگوں کو حرکت دیتے دونوں پیر اسکے پیٹ پر رسید کیے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"عائشہ ہانم کہاں ہے؟ تمھارے ساتھ گئی تھی نہ؟ نادیہ بیگم اسکے قریب آتے ہی متفکر سی پوچھنے لگیں کہ عائشہ کہ ساتھ نورین نے بھی گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا لیکن انھیں ہانم کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

"وہ تو کہہ رہی تھی کہ کوئی آنٹی بلا رہی ہیں۔۔۔

"کیا؟ کون سی آنٹی یہاں تو لوگ ہمیں نہیں جانتے پھر ہانم۔۔۔نورین نے گھبرا کر عائشہ سے کہا تھا جو خود بھی بری طرح گھبرا رہی تھی یکدم ہی عائشہ ٹھٹھکی۔

)یہ کیا تھا۔۔۔دروازے کی زوردار آواز پر وہ چونکی تھی(

"ہانم امی ہانم۔۔۔۔عائشہ بری طرف خوفزدہ ہوئی تھی کہ دونوں کہ ساتھ امجد صاحب جو اصغر صاحب کہ ساتھ وہاں آرہے تھے پریشانی سے انکے قریب آئے

تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانم کہ اچانک زوردار لات مارنے پر وہ زور سے نیچے گرا تھا کہ ہانم بنا وقت ضائع کیے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی تھی کہ اس شخص نے اٹھ ہانم کی چٹیا کو پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"مجھ پر ہاتھ اٹھاتی ہے۔۔۔۔سالی آج تو گئی۔۔۔۔ہانم کہ کان میں پھنکارتے اس نے شیشے کی میز پر اسے دکھیلا تھا اس سے قبل وہ شیشے پر گرتی کسی نے پھرتی سے اسے پکڑا تھا۔۔

وہ آدمی بری طرح گھبرایا تھا جبکہ احان نے جلدی سے ہانم کو سہارا دیا تھا۔۔

"آیہ۔۔۔اس سے پہلے وہ آدمی اپنی صفائی میں کچھ کہتا احان نے آگے بڑھ کر طیش میں پوری قوت سے اسکی ناک پر مکہ جڑا تھا ہانم دوپٹے سے خود کو پوری طرح چھپاتی زار و قطار روتی وہاں سے بھاگتی ہوئی نیچے جانے لگی کہ آخری سیڑی پر لڑکھڑا کر رو کتی سب کو دیکھنے لگے تسنیم صوفے پر بیٹھی اسے دیکھتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔

جب احان اس آدمی کو مارتا ہوا نیچے لا رہا تھا۔۔۔

)ارے کیا بات ہے آپ سب اندر کیوں آ رہے ہیں؟احان اور تسبیم اپنے والدین اور عائشہ کی فیملی کو آتا دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔

"ہانم نہیں مل رہی۔۔۔ابھی وہ بتا ہی رہے تھے کہ چیخنے کی آواز پر سب نے جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔احان کہتے ساتھ تیزی سے بھاگا تھا(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"رئیس کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہے ہو؟جویریہ بیگم اسے بے چینی سے چہل قدمی کرتے دیکھ کر پوچھنے لگیں

"چاچو کی کال آئی تھی تسنیم نے انھیں بتایا ہے کہ میں ابھی تک لاہور میں ہی ہوں۔۔۔۔

"کیا۔۔۔اب؟جویریہ بیگم پریشان ہوئیں۔۔

"اب یہ کہ میں بھی چل رہا ہوں آپ کہ ساتھ۔۔۔۔۔رئیس کہتا ہوا لاؤنج سے نکل

گیا تھا کہ جویریہ بیگم بھی تیزی سے اسکے پیچھے گئیں تھیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانم سب کو دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے چلتی آخری سیڑی بھی اتر کر آگے بڑھی تھی کہ اس آدمی کی بیوی اسے ڈھونڈھتی ہوئی وہاں آئی تھی لیکن اپنے شوہر کی حالت دیکھ کر چیختے ہوئے اسکے پاس گئی تھی جو زمین پر گرا کراہ رہا تھا۔

"یہ یہ کیا درندگی ہے آپ لوگوں میں انسانیت نہیں ہے کوئی ایسے مہمانوں کہ ساتھ سلوک کرتا ہے بہت بڑے آدمی کہتے ہیں خود کو اور حرکتیں جانوروں والی ہیں عورت چیخ چیخ کر سب کو وہاں جما کر رہی تھی لاؤنج کا بڑا دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے عورت کی چیخیں اور لوگوں کہ تجسس پر میوزک بھی کسی مہمان نے بند کروایا تھا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ہر کوئی تماشائی بنا تھا۔۔۔

"صفورا ان لوگوں کو غلط فہمی ہو گئی ہے کہ میں اس۔۔آہ۔۔۔آدمی اداکاری کرتے ہوئے اچانک کراہیا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی سمجھے۔۔۔۔تمہاری ہمّت بھی کیسے ہوئی ہمارے ہی گھر میں ہماری

مہمان کہ ساتھ ایسا کرنے کی۔۔۔شرم نہیں آئی اپنی بھی جوان بہنیں ہیں۔۔۔اصغر صاحب نے غصّے سے اسے کہا جو اپنی فیملی اور لوگوں کو دیکھ کر بری طرح پھنسا تھا لیکن اگلے ہی پل اس نے ہانم کو دیکھا تو اسکی آنکھیں چمکیں۔۔۔

"ہونہہ!! کون سے شریف لوگ؟ہاں یہ یہ شریف زادی کہاں سے ہے؟اس شخص نے ہانم کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا جس نے نظریں جھکائی ہوئی تھی آنکھیں خشک لب خاموش تھے۔۔

"میں کہہ رہا ہوں اپنی حد میں رہو یہ نہ ہو کہ چلنے پھرنے کہ قابل بھی نہ بچو۔۔احان زور سے چیخا تھا تسنیم جو ہانم سے چند ہی قدم دور تھی نا محسوس انداز میں چلتی ہانم کہ پاس آکر رکی۔۔

"تم وہی ہو نہ جس پے میرا بھائی "رئیس علی "دل ہار بیٹھا ہے۔۔ تسنیم نے اب اسے دیکھا تو پہنچان گئی تھی جبکہ ہانم نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا بے یقینی سی بے یقینی تھی کہ تسنیم دھیرے سے مسکرائی۔۔

"دیکھو وہ آرہے ہیں۔۔۔ تسنیم نے کہتے ساتھ آنکھ سے اشارہ کیا تھا جہاں رئیس ساکت کھڑا اپنی بہن کہ ساتھ اسے دیکھ رہا تھا جسے ڈھونڈھنے کہ لئے ریاض کہ آدمی

شہر شہر کھنگال رہے تھے۔۔۔

جویریہ بیگم شرمندہ سی چلتی ہوئیں آرزو بیگم کہ پاس آئیں تھیں۔۔

"احان چھوڑو اسے میں بھی تو سنوں خود کو سچا ثابت کرنے کہ لئے کس حد تک جاتا ہے۔۔۔اصغر صاحب احان کو روکتے ہوئے اس شخص کو غصّے سے دیکھتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا نہ ہی بولوں گا یہ جسے آپ لوگ پارسہ سمجھ رہے ہیں ایک۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک طوائف زادی ہے۔۔۔آدمی کی بات اچکتے ہوئے ہانم نے بات کو مکمل کیا تھا کہ مہمانوں سے بھرے لاؤنج میں موت کا سا سناٹا پھیلا تھا نورین تیزی سے عائشہ کہ گلے لگی تھی جبکہ نادیہ بیگم اور امجد صاحب نے اذیت سے آنکھوں کو میچا تھا۔۔۔

تسنیم نے اپنے ہاتھ کو ہانم کہ ہاتھ میں دے کر دبایا تھا کہ ہانم نے گہری سانس لے کر قدم لاؤنج کہ درمیان آکر روکے تھے ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا ہانم کی نظر رئیس کی جانب اٹھی تھی جو ہنوز بے یقینی سے کھڑا تھا۔

"طوائف۔۔۔ایک ط۔۔و۔۔ا۔۔۔ئ۔۔۔ف۔۔۔۔طوائف۔۔۔ہانم داؤد ایک طوائف ہے۔۔۔طوائف۔۔۔۔۔مضبوط لہجے میں کہتی وہ سب کو دیکھتی نظر دوبارہ رئیس پر ٹکائی تھی۔۔

"ہم ایک طوائف ہیں۔۔۔کیا آپ نے سنا۔۔۔کیا ہماری آواز آپ تک پہنچی ہے؟ہم ایک۔۔۔

"ہانم بیٹی۔نن نہیں۔۔۔۔نادیہ بیگم اسکے چیخنے پر تڑپ کر آگے بڑھی تھیں۔۔

"نہیں آنٹی یہ حقیقت ہے ہم۔۔۔ہم ہیں ط۔۔

"ہانم آپی نہیں ایسے مت کہیں۔۔۔نورین نے روتے ہوئے اسے روکا تھا۔۔

"کیوں نہیں ہاں کیوں نہیں کہیں ہم۔۔۔بچپن سے ہر ایک کہ منہ سے یہی تو سنتی آرہی ہیں کہ ہانم داؤد ایک طوائف ہے۔۔۔ہانم داؤد ایک طوائف ہے۔۔۔۔۔پھر کیوں نہ کہیں کہ ہاں ہیں ہم۔۔۔۔ل لیکن ہمارا اللہ گواہ ہے کہ ہم نے اس جہنم میں اپنی عزت کو کیسے کیسے حیوانوں سے محفوظ کیا اور آج جو ہم یہاں ہیں۔۔۔۔ہانم بولنے کہ ساتھ چلتے چلتے رئیس کہ مقابل آکر رکی تھی جو گھبرا کر بھرے مجمعے کو دیکھتا اسے

دیکھنے لگا۔

"رئیس علی تمہاری وجہ سے۔۔۔۔ہم جو آج یہاں ہیں تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔ہانم نے اچانک ہی اسکا گریبان پکڑ کر اسے اپنی پوری طاقت سے جھٹکے دیتے ہوئے تڑپ کر کہا تھا کہ جویریہ بیگم جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں اپنے بیٹے کی جانب آتے ہی ہانم کو اس سے پیچھے کرتے دھکا دیا تھا۔۔

"غلیظ لڑکی پیچھے ہٹ میرے بیٹے سے۔۔۔

"غلیظ ہم نہیں آپکا بیٹا ہے جسے ہماری قربت کی چاہ نے ہمیں آج دنیا کہ سامنے لا کھڑا کیا ہے کہ جس ہانم کا چہرہ کبھی محفل میں کسی نے نہیں دیکھا تھا آج سر سے ہماری چادر تک چھین لی۔۔۔۔۔

"سب جانتی ہوں میں میرے بیٹے کو خود بلاتی رہی ہے اب پارسائی کا دکھاوا کر رہی ہے۔۔۔جویریہ بیگم نے طیش میں آگے بڑھ کر اسکا منہ دبوچ کر کہا کہ تسنیم کہ ساتھ احان کی فیملی نے بھی انھیں حیرت سے دیکھا تھا یہ کیسا لب ولہجہ تھا۔۔۔

رئیس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی تھی۔۔۔کسی سے بھی نظر ملائے بغیر وہ وہاں سے

جانے لگا جب ہانم نے جویریہ بیگم کا ہاتھ جھٹک کر ہٹاتے دوبارہ رئیس کا راستہ روکا تھا۔۔

"پلیز ہانم تماشا مت کرو میری عزت ہے۔۔۔۔رئیس نے دانت پیستے ہوئے اسے کہا تھا۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"وہی عزت جو ہر عورت کہ بستر کی زینت بناتے ہو؟ ہانم اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اونچی آواز میں بولی تھی کہ تسنیم یکدم ہنسنے لگی سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

"تسنیم پاگل ہو گئی ہو یہاں یہ بد کردار میرے بیٹے کی عزت اچھال رہی ہے اور تم ہو کہ ہنس رہی ہو۔۔۔۔جویریہ بیگم نے غصّے سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا جو اپنی ہنسی کو روکتی ہوئی احان کو ایک نظر دیکھ کر اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔۔

"بھائی۔۔۔آپ نے سب۔۔۔سب برباد کر دیا۔۔بھابھی۔۔۔کو۔۔۔۔بیٹے۔۔۔کو۔۔۔۔اپنی۔۔بہن کو۔۔۔سس۔۔۔سب ختم کر دیا آپ نے۔۔۔جس دن اپنی معصوم بیوی بیٹے کو کوٹھے چھوڑ کر آئے تھے اس ہی دن سے ہماری بربادی کا آغاز شروع ہوا تھا۔۔۔رئیس سن سا اسے دیکھنے لگا جبکہ اصغر صاحب اور باقی سب اس بھیانک انکشاف پر ششدر رہ گئے تھے۔۔ہانم آنکھیں پھیلائے تسنیم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"استغفر اللہ یہ کیا کر دیا۔۔۔آرزو بیگم کی آواز پر رئیس کی نظریں اور سر جھک گیے تھے۔۔ محفل میں چہ مگیاں ہونے لگیں کہ رئیس سے وہاں کھڑا ہونا محال ہو چکا تھا۔۔

"لعنت ہے تیرے مرد ہونے پر رئیس۔۔۔لعنت ہے۔۔۔چھی! میرے بھائی کی اولاد اتنی غلیظ نکلے گی کہ اپنی ہی عزت۔۔۔۔۔۔کیسے کیا ایسا نیچ کام رئیس ارے تو رئیس نہیں دنیا کا سب سے بڑا کنگھلا بدنصیب شخص نکلا۔۔۔اصغر صاحب جلال میں آتے اس پر دھاڑ رہے تھے کہ احان نے جلدی سے آگے بڑھ کر انھیں روکا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہانم تم ٹھیک ہو بیٹی؟اصغر صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا جو سوچوں میں غرق تھی۔۔

لاؤنج میں اس وقت اصغر صاحب اور امجد صاحب کی فیملی کہ علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا

"ہانم۔۔۔کوئی جواب نہ پا کر نادیہ بیگم نے پاس بیٹھتے ہوئے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا

ہانم نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔۔۔

"آپ کو گھن نہیں آرہی ہم سے؟ہانم بھیگی آواز میں پوچھتی نادیہ بیگم کو رلا گئی تھی جبکہ

اسکی بات پر وہاں سب کی انکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔

"نن نہیں میری بچی مجھے کوئی گھن نہیں آ رہی بلکہ مجھے تو بہت پیار آتا ہے تم پر۔۔۔ نادیہ بیگم نے کہتے ساتھ اسکے چہرے کو تھاما تھا۔۔

"یہ شفاف معصوم آنکھیں گواہ ہیں کہ ہماری ہانم داؤد معصوم شہزادی جس نے تکلیفوں میں رہ کر ان سے لڑنا سیکھا ہے۔۔ایک مضبوط اعصاب کی مالک۔۔۔۔مجھے فخر ہے بیٹی تم پر۔۔۔۔خود کو کبھی کمزور مت ہونے دینا ورنہ یہ دنیا کہ لوگ نوچ ڈالیں گے۔۔۔۔نادیہ بیگم کی بات سنتے ہی وہ انکے سینے سے لگتی شدّت سے رونے لگی تھی کہ تسنیم لب دبا کر خود پر ضبط کرنے لگی۔۔۔۔

"کیسے ظالم ماں باپ تھے جو تمہیں لاوارث چھوڑ کر چلے گئے۔۔آرزو بیگم نے افسوس کا اظہار کیا تھا کہ ہانم نے تڑپ کر انھیں دیکھا۔۔

"ایسے مت کہیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہے وہ تو ہمیں ہم جیسے ہی بچوں میں چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔ہانم کی بات پر سب نے دکھ سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میرا خیال ہے رونا دھونا بہت ہو گیا ہے اب ذرا کھانے پینے کا انتظام کیا

جائے۔۔۔احان ماحول کی فضا کو خوشگوار کرنے کہ لئے ہلکے پھلکے انداز میں کہتا ہانم کہ سامنے بیٹھا تھا۔۔

جو اسے دیکھ کر جھجھک سی گئی تھی۔۔۔

"کسی بھی بات کی ٹینشن نہیں لینی ہے نہ ہی آئیندہ

کسی سے اس بات کا ذکر کرنا ہے کہ میں۔۔۔۔۔احان کہتے کہتے روکا پھر اسکے سر پر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

تسنیم نے محبت سے احان کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں کھانا لگواتی ہوں۔۔آرزو بیگم مسکرا کر کہتی ہوئیں کچن کی طرف بڑھ گئیں تھیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے تو تسنیم پر حیرت ہے کیسے اس نے ایک غلیظ عورت کہ ساتھ مل کر اپنے ہی سگے بھائی کو سب کہ سامنے زلیل کروایا ہے۔۔۔لوگ تھو تھو کر رہے تھے ہم پر۔۔جویریہ بیگم غصّے سے بولے جا رہی تھیں جبکہ رئیس سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔

ہر ایک منظر کسی فلم کی طرح چل رہا تھا اسکے دماغ میں

لبوں کو سختی سے بھینچتے اس نے گاڑی کی رفتار اور تیز کی تھی کہ جویریہ بیگم نے گھبرا کر اسے دیکھا تو خاموش ہو گئیں۔۔

"کیا تم اب بھی ناراض ہو مجھ سے ؟احان تسنیم کہ ہاتھ کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے پوچھتا ہاتھ کو لبوں سے لگا چکا تھا۔۔

وہ جو اسکے سینے پر سر رکھے لیٹی تھی اٹھ کر اسکے برابر آتی احان کو بغور دیکھنے لگی کہ احان نے ہاتھ سے ہی اسے اپنے اور نزدیک کیا تھا اتنا کہ دونوں ک درمیان ایک بال کی مسافت جتنا فاصلہ رہ گیا تھا۔

"تم سہی ہو میں زیادہ ہی سوچ رہی تھی۔۔۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو تمھارے پاس ایک پختہ وجہ تھی کہ تم شادی سے انکار کر دیتے۔ تسنیم اسے کہتی ہوئی مسکرائی تھی کہ احان نے اسکی پوری بات سنتے اسکے سر کہ پیچھے ہاتھ رکھتے وہ تھوڑا فاصلہ بھی مٹا دیا تھا۔۔

اگلے دن۔۔

شام کا وقت تھا ایسے میں ہانم صحن میں بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی عائشہ فاصلے پر کھڑی پودوں کو پانی دینے کہ ساتھ گنگنا بھی رہی تھی جب یکدم ہی گھر کی بیل بجی تھی کہ دونوں چونک گئیں تھیں۔۔۔

"ہم دیکھتے ہیں۔۔۔۔ہانم اسے دیکھ کر کہتی اٹھ کر دروازے تک گئی تھی جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا مقابل شخص کو دیکھ کر ساکت ہو گئی تھی۔۔۔جبکہ مقابل آنکھوں میں چمک لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ہانم کون ہے۔۔۔کل کہ بعد سے جو ہوا اس سے سب ہی محتط ہو گئے تھے تبھی وہ جلدی سے وہاں آئی تھی لیکن سامنے موجود ھاد کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔

"السلام علیکم۔۔۔۔۔۔جنید کی آواز پر تینوں جیسے ہوش میں آئے تھے۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔ھاد بھائی آپ یہاں؟عائشہ اسے جواب دیتی ھاد سے پوچھنے لگی جبکہ جنید اسے گھورنے کہ بعد ہانم کو دیکھنے لگا۔۔جب ھاد نے اسے کہنی مار کر گھورا تھا۔۔۔

"ہاں وہ کچھ کام کہ سلسلے میں اچانک آنا پڑھ گیا پھر سوچا کہ تم لوگوں سے بھی مل لیا جائے اور آپ ہانم کیسی ہیں؟ ھادا سے جواب دیتا ہانم سے مخاطب ہوا تھا جو اسے دیکھ کر اپنی انگلیاں موڑ رہی تھی۔۔

"ہم ٹھیک ہیں۔۔آپ کیسے ہیں؟ ہانم آہستہ سے پوچھتی نظریں جھکا گئی جب کسی عورت کی آواز پر ہانم نے سر اٹھایا تھا۔۔۔

"تم ہانم داؤد ہو؟ یاسمین نے الجھ کر اس سے پوچھا تھا کہ وہ اسے کافی کم عمر لگ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی ہم ہانم داؤد ہیں۔۔۔۔ عرصم جو حفصہ اور تیمور کو لئے وہیں آرہا تھا آواز پر اسکے قدم لمحے بھر کہ لئے رکے تھے۔۔۔

"آہ نہیں۔۔۔مرے ہوئے لوگ کب واپس آتے ہیں۔۔۔۔ عرصم سر جھٹکتا جیسے ہی وہاں پہنچا ہانم کو دیکھ کر اسکے دل کی کیفیت عجیب ہونے لگی تھی وہی آنکھیں ویسا ہی گال پر گڑھا۔۔

"عرصم چلو اندر۔۔۔۔ جنید کی آواز پر وہ بری طرح چونکا تھا ہانم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو

لمحے بھر کہ لئے وہ اسے دیکھتی رہ گئی پھر سر جھٹک کر اندر بڑھی جبکہ عرصم ایک نظر جنید کو دیکھ کر اپنے قدم اندر بڑھا لیے

ماضی۔۔۔۔۔

داؤد ابراھیم اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔۔نرم خو ٹھنڈے مزاج کہ اپنے والدین کی زندگی۔۔۔۔اکلوتے ہونے کہ باوجود ان میں نہ کوئی اکڑ تھی نہ ہی ضدی تھے پیسے کی بھی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے ہی پاکستان میں تعلیم حاصل کی 26 سال کی عمر میں اپنے باپ کی چچازاد بیٹی سے پسند کی شادی کی۔ابراھیم صاحب اور احتشام صاحب بھی اپنے والدین کی دو ہی اولادیں تھیں۔۔

شادی کہ دو سال بعد اللہ نے انھیں بیٹے سے نوازا تھا جس کا نام داؤد صاحب نے اپنی پسند سے عرصم رکھا تھا۔۔۔داؤد ابراھیم کی بیوی جن کا نام دانی احتشام تھا انکا ایک ہی بھائی تھا لیکن وہ سگے نہیں تھے بیٹے کی کمی کی وجہ سے فہد اکرم کو گود لیا گیا تھا یوں انھیں

ایک بیٹا اور دانی کو انکا بھائی مل گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

"فہد۔۔۔تڑاخ! دانی نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا کہ وہ جو نشے میں تھا پلٹ کر اسے مارنے لگا۔۔

"مجھ پر ہاتھ اٹھائے گی۔۔۔ مجھ پر۔۔۔۔۔ فہد غصّے میں اسے مارتا بستر پر دکھیل چکا تھا۔۔۔

وہ جو ایک بار پھر ماں بننے والی تھیں خوفزدہ ہوتیں اسے ہٹانے لگیں۔۔۔

)دانی اپنے میکے اپنے سات سالہ بیٹے کہ ساتھ روکنے آئی ہوئی تھیں

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب پیاس کی شدّت سے وہ ایک نظر سوئے ہوئے عرصم کو پیار کرتی اٹھ کر کچن کی طرف بڑھنے لگیں جب اپنے بھائی کو لڑکھڑاتے ہوئے کمرے میں جاتا دیکھ کر وہ گھبرا گئیں تھیں۔۔۔ فہد کی پشت ہونے کی وجہ سے انہیں معلوم ہی نہیں چلا کہ وہ نشے میں ہے نہ ہی کسی کو اس بات کا علم تھا۔

"فہد تم ٹھیک ہو؟ کیا ہوا ہے؟ دانی متفکر سی کہتی ہوئیں اندر بڑھی تھیں۔۔۔ فہد جو

اپنی شرٹ کہ بٹن کھول رہا تھا گردن موڑ کر انھیں دیکھنے لگا۔۔

"ارے دانی تم سے تو ملاقات ہی نہیں ہوتی میری پیاری بہن۔۔۔ فہد اسے بولتے چلتا ہوا قریب آیا پھر دانی کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لایا تھا جو اسکے انداز اور منہ سے آتی بدبو پر ناک پر ہاتھ رکھتی ناگواری سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"تم نشہ کرتے ہو امی ابّو کو معلوم ہے؟

"نہیں میری پیاری بہن اور اب تم مت بتا دینا۔۔۔ فہد ہوس بھری نظروں سے اسکے وجود کو دیکھتا قریب آنے لگا کہ دانی گھبرا کہ اپنے قدموں کو پیچھے کرنے لگی۔۔

"فہد ابھی تم ہوش میں نہیں ہو ہم کل بات کرتے ہیں۔۔۔ دانی اس سے خوفزدہ ہوتی پیچھے ہونے لگی جس نے مسکرا کر دونوں ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے ہاتھ کو پشت کی جانب لے جانے لگا کہ بے ساختہ دانی کا ہاتھ اٹھا تھا(

"فہد۔۔۔ دانی نے چیختے ہوئے اسے پیچھے کرنا چاہا جو اس کہ بھرے بھرے وجود کو چھوتے ہی پاگل سا ہونے لگا تھا وہ بھول چکا تھا کہ مقابل اسکی بہن ہے جسکے ماں باپ نے اسے اپنا نام دیا اپنی پہچان دی تھی۔۔۔

دانی چیخ رہی تھی کہ فہد نے تیزی سے اسکا منہ اسی کہ ڈوپٹے سے باندھا تھا۔۔دانی خود کو اسکے شکنجے سے آزاد کروانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی جسکی گستاخیاں بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسوں تسلسل سے بہہ رہے تھے ہمّت تھی کہ دھیرے دھیرے ختم ہو رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

فجر کا وقت تھا جب کمرے کا دروازہ کھول کر دانی بکھری حالت میں ڈوپٹے سے بے نیاز چلتی ہوئی باہر نکلی تھی اندر وہ شیطان اپنی حیوانیت پوری کرتا گہری نیند سو رہا تھا جبکہ دانی چلتی ہوئی اپنے کمرے کی چوکھٹ تک آئی تھی ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھتے ہی وہ زمین بوس ہوئی کہ عرصم دھپ کی آواز پر جاگ گیا تھا۔

"امی۔۔۔عرصم نے اپنے پاس دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا پھر اٹھ کر اپنی ماں کو ڈھونڈھتا وہ جیسے ہی کمرے کہ دروازے تک پہنچا کسی چیز سے ٹکرا کر گرنے لگا۔۔

گھبرا کر کمرے کی لائٹ جلا کر اس نے جیسے ہی نیچے دیکھا اپنی ماں کو دیکھ کر چیخے مارتا اپنی

ماں کو جھنجھوڑنے لگا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہسپتال کہ کوریڈور میں اس وقت احتشام صاحب اور انکی بیگم پریشانی سے ٹہل رہے تھے داؤد اور اسکے گھر والوں کو بھی فون کر دیا گیا تھا۔۔۔آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا جب داؤد اپنے والد کہ ساتھ وہاں آئے تھے چونکہ والدہ کا کچھ عرصہ قبل ہی انتقال ہوا تھا۔۔

دونوں جیسے ہی نزدیک پہنچے نرس اندر سے نکل کر تیزی سے جانے لگی کہ داؤد نے اسے روکا تھا۔۔

"ہماری بیوی اور بچہ ٹھیک تو ہے۔۔۔داؤد کہ پوچھنے پر نرس نے ترحم بھری نظروں سے سامنے کھڑے وجاہت سے بھرپور مرد کو دیکھا تھا۔۔

"دیکھئے میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن ہمیں ابھی آپریشن کرنا پڑے گا باقی دعا کیجئے کہ کوئی موجزہ ہو جائے۔۔۔نرس کہتے ہی وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ انھیں یہ بتاتی کہ اس حالت میں کسی ظالم نے اس کا ریپ کیا ہے۔۔۔

"داؤد سمبھالو خود کو ان شاءاللہ سب بہتر ہو گا۔۔۔ابراھیم صاحب نے اسکے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے دلاسہ دینے کی کوشش کی تھی کہ وہ بس سر کو ہی جنبش دے سکے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکسکیوزمی آپ میں سے پیشنٹ کہ ہسبنڈ کون ہیں؟

"ج جی ہم ہیں۔۔۔نرس کہ آکر پوچھنے پر داؤد جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر نرس کی طرف بڑھے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے۔۔آجائیں۔۔۔

"لیکن وہ۔۔

"دیکھئے وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔نرس نے یکدم ہی اسے کہا تھا کہ وہاں موجود سبھی نے ایک دوسرے کو پریشانی سے دیکھا تھا۔۔۔

داؤد جیسے ہی اندر آیا دانی کو دیکھ کر تیزی سے قریب گیا تھا لیکن اگلے ہی پل دانی کہ چہرے پر نیل دیکھ کر اسکا ہاتھ دانی کی طرف بڑھتا وہیں روک گیا تھا۔۔

"دانی۔۔۔ہم ہماری دانی کو کیا ہوا ہے۔۔ہم۔۔۔

"سمبھالیے خود کو پلیز ڈاکٹر نے اسے روکنا چاہا تھا جب دانی نے نیم دا آنکھوں سے اسے دیکھا تھا داؤد تیزی سے دانی کی طرف جھکا تھا جس کی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہی آنسوں رواں ہو گئے تھے۔۔۔بیڈ پر رکھا ہاتھ اس نے اٹھانے کی کوشش کی تھی تاکہ آخری بار وہ اسے چھو سکے۔۔محسوس کر سکے۔

"دانی۔۔ہماری دانی ہماری زندگی یہ کیا ہو گیا۔۔۔ہمیں بتاؤ کس نے تمہاری یہ حالت کی ہے۔۔ہم۔۔ہم اسے جان سے مار دیں گے۔۔۔یا اللہ کس ظالم نے ہماری دانی کی یہ حالت کر دی۔۔۔۔روتے ہوئے کہتے اسکے لب اور ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔۔۔

"ف۔۔۔فف! دانی کہ اتنا کہتے ہی دانی کی سانس پھولنے لگی تھی۔۔داؤد نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا تھا کہ اتنی تکلیف کہ باوجود دانی مسکرائی تھی۔۔۔

"پلیز پیچھے ہٹیں ہمیں ابھی آپریشن شروع کرنا ہے ورنہ بچے کی بھی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔

"کک کیوں ہم ہماری دانی۔۔داؤد اسکے " بھی "پر کانپ گیا تھا دانی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی دوبارہ کچھ بولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"فف فہ۔۔۔۔۔فہہ۔۔۔۔فہد

"فہد؟ فہد کیا دانی۔۔۔۔بلآخر اس نے اپنے مجرم کا نام لیا تھا داؤد بے یقینی سے دوہراتا اس سے جاننے کی کوشش کر رہا تھا جب اسے باہر نکلنے کا حکم دیا گیا۔۔

"فہد۔۔۔فہد۔۔۔دانی۔۔۔

"پلیز شور مت کریں باہر نکلیں۔۔۔۔نرس نے اس بار سختی سے اسے کہا کہ وہ تیزی سے باہر نکلتا دیوار کہ ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔

ابراھیم صاحب اور احتشام صاحب تیزی سے نزدیک آئے تھے جو بار بار فہد کا نام دوہرا رہا تھا جب وہی نرس جوان سے پہلے ملی تھی انکے پاس آئی تھی۔۔

"کیا آپ سے بات ہو سکتی ہے؟ نرس کی آواز پر ناچار داؤد کو اسکے ساتھ جانا پڑھا تھا جو ایک تنہا گوشے میں جا کر رکی تھی۔۔

"مجھے بہت افسوس ہے آپ کی بیوی کہ لئے۔۔۔ہماری کوشش ہے کہ ہم کسی ایک کو

بھی بچانے میں کامیاب ہو جائیں۔۔۔

"ہماری دانی پر تشدد کیا گیا ہے نرس۔۔۔۔داؤد اسکی بات سن کر ضبط سے بولا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔صرف تشدد نہیں آپکی بیوی کا رپپ ہوا ہے۔۔۔۔نرس کہ انکشاف پر اسے اپنی ٹانگوں سے جان جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔جبکہ نرس اسے بتا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

"چاچو گھر میں کوئی چور آیا تھا؟آدھا گھنٹہ جی بھر کہ رونے کہ بعد وہ وہاں آیا تھا اور آتے ساتھ ہی سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

"نہیں بیٹا ہم تو عرصم کی چیخوں سے جاگے تھے عرصم کو لانا ٹھیک نہیں لگا تو اقصیٰ کو فون کر کہ بلا والیا ہے جب تک ملازمہ کہ حوالے کر کہ آئے ہیں۔۔۔احتشام صاحب نے جلدی سے اسے بتایا جو سرد لہجے میں تفتیش کر رہا تھا۔۔

"اور فہد وہ گھر پر نہیں ہے؟

"وہ تو گھر پر ہی ہوتا ہے۔۔۔روز ہی دیر سے آتا ہے عجیب ہی حرکتیں ہو گئی ہیں اس کی

تو۔۔۔عروسہ بیگم نے ناک چڑھا کر اپنے بیٹے کی شکایت آج لگا ہی دی تھی ہر بار وہ اسکی حرکتوں پر پردہ ڈالتی آرہی تھیں کہیں بار ملازمہ نے بھی اسکی شکایت لگائی تھی کہ وہ آتے جاتے اس کا راستہ روکتا اسے طرح طرح کی آفر دیتا تھا۔۔۔۔۔

عروسہ بیگم کی بات پر داؤد نے انھیں دیکھا تھا۔۔

)ف فہ فہد۔۔۔دانی نے غیر ہوتی حالت میں اپنے محبوب شوہر اپنے محرم کو بتایا تھا

)

"ہم اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔دونوں ہاتھوں کی مٹھائیاں بھینچتے وہ سلگتے لہجے میں کہتا جانے لگا جب نرس کی آواز پر اسکے قدم زنجیر ہوئے تھے۔۔۔آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اس نے گردن موڑ کر دیکھا تھا کمبل میں لپٹا وہ ننھا سا وجود۔۔۔۔

داؤد کی نظریں جیسے وہیں ساکت ہو گئیں تھی جب ڈاکٹر کی آواز نے اسکے پیروں تلے زمین کھینچی تھی۔۔

"یہ موجزہ ہے کہ اتنا کچھ ہونے پر بھی بچی بچ گئی ہے ورنہ بہت کم ایسے کیسسز میں یہ ہوتا ہے وہ بھی ایک یا دو لیکن ہمیں افسوس ہے اللہ آپ سب کو صبر دے آمین ثم آمین

لیڈی ڈاکٹر کہتی ہوئی وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی جبکہ داؤد نے آگے بڑھ کر کانپتے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو نرس کی گود سے اٹھایا تھا۔۔۔

انگڑائی لیتا وہ جیسے ہی اٹھا بیڈ پر دانی کا ڈوپٹہ اٹھا کر خباثت سے سونگھتا اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھنے لگا لیکن اگلے ہی پل وہ ٹھٹھکا تھا تیزی سے ڈوپٹہ اٹھا کر وہ کمرے سے نکلا تھا لیکن لاؤنج کہ دروازے سے سب کو اندر آتے دیکھ کر ڈوپٹہ چھپاتا وہ داؤد کی گود میں بچہ دیکھ کر گھبرایا عروسہ بیگم پر غشی طاری ہو رہی تھی اقصیٰ بیگم رونے کی آواز پر وہاں آئیں تھیں۔۔

"ہائے میری بیٹی۔۔۔احتشام میری بیٹی مجھے لادو۔۔۔میری دانی مجھے لادو۔۔۔میری دانی۔۔۔اقصیٰ بیگم نے سینے پر ہاتھ رکھا جبکہ فہد دانی کی موت کا سن کر گھبراتا تیزی سے اپنے کمرے میں گھس گیا تھا۔۔

"پاپا یہ تو بالکل شہزادی ہے۔۔۔۔۔عرصم محبت سے سوئی ہوئی ننھی سی ہانم کہ نرم

گالوں کو انگلی سے چھوتے ہوئے بولا تھا۔۔

"عرصم یہ آپکی شہزادی ہے اسکا ہمیشہ خیال رکھنا کسی دوسرے کو اسکے نزدیک مت آنے دینا۔۔داؤد ضبط سے اسے سمجھاتا ہانم کو گود میں اٹھا کر اپنے سینے سے لگا تا رونے لگا کہ عرصم نے گھبرا کر اپنے باپ کو دیکھا تھا۔۔

"آپ رو کیوں رہے ہیں پاپا؟

"ہم جا رہے ہیں تمہاری امی انتظار کر رہی ہونگی۔۔۔اسے اپنے پاس رکھو۔۔داؤد بے دردی سے آنسوں پونچھتا ہانم کو اسکے قریب لیٹا کر باری باری دونوں کی پیشانی چوم کر کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ عرصم جس نے کل سے اپنی ماں کو نہیں دیکھا تھا اسکے باپ نے بتایا تھا کہ طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے وہ ابھی تک ہسپتال میں ہے۔۔۔عرصم اپنی ماں کو یاد کرتا اداس ہو گیا تھا لیکن ہانم کہ چہرے پر نظر پڑھتے ہی وہ مسکرایا تھا پھر جھک کر باپ کی طرح ہی اسکی ننھی سی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

"ہم ہیں تمھارے ساتھ ڈرنا مت۔۔آ۔۔۔عرصم یکدم ہی روک کر سوچ میں پڑھ گیا تھا آخر اسکا نام تو رکھا ہی نہیں تھا۔۔

"فکر مت کرو شہزادی تمہارا نام ہم رکھیں گے۔۔۔امم۔۔۔۔ہانم۔۔۔۔۔عرصم سوچنے کہ انداز میں گال پر انگلی رکھتے ہوئے آخر کار نام سوچ چکا تھا۔۔

"ہاں ہانم داؤد۔۔۔ہماری ہانم داؤد۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"خالہ آپ گھر پر ہی رہیے گا۔۔۔

"داؤد بیٹا اب کہاں جا رہے ہو سب ہسپتال میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔دانی کو لے اؤ تا کہ جلد از جلد اسے اسکی آخری آرام گاہ تک پہنچا دیا جائے۔۔۔

اقصیٰ بیگم نے دکھ سے داؤد کو دیکھ کر کہا تھا کہ صبح سے اسکی باڈی کو گھر نہیں لایا گیا تھا۔۔

"ہم پولیس سٹیشن جا رہے ہیں خالہ پھر وہاں۔۔۔

"داؤد کیوں وقت ضائع کر رہے ہو احتشام بھائی بہت پریشان ہیں انکا دو بار فون آ چکا ہے۔۔۔

"آہ۔۔۔ہم کیا کریں خالہ بتائیں ہم کیا کریں وہ خبیث شخص گھر سے فرار ہو گیا صرف و صرف ہمارے کمزور پڑھنے سے۔۔۔داؤد اپنے بالوں کو دونوں ہاتھ سے جاکڑ کر ہاتھوں کو جھٹک کر ضبط سے کہتا سسک پڑا تھا کہ اقصیٰ بیگم بھی رونے لگیں تھیں کتنی مشکل سے سمبھالا تھا انہوں نے اپنے آپ کو۔۔۔

"داؤد بیٹا وہ تکلیف میں ہو گی۔۔۔۔اقصیٰ بیگم کی بات پر داؤد کہ دل پر آری چلی تھی۔۔۔دانی کی تکلیف کا سوچتے ہی وہ تیزی سے حال سے نکلا تھا جبکہ اقصیٰ بیگم نے روتے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لئے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"فہد میاں کام تو ہو جائے گا لیکن پیسہ زیادہ لگے گا۔۔۔۔سامنے بیٹھے غنڈے نے مزے سے اسے کہا۔۔

"مل جائے گا لیکن کام پورا ہونا چاہیے۔۔۔۔فہد اسے کہتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

"ٹھیک ہے جگہ اور گاڑی کی ساری ڈیٹیلز میرے آدمی کو لکھوا دو۔۔۔فہد سے کہتا وہ پاس ہی بیٹھی لڑکی کو لئے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔فہد نے اپنے دوست کو دیکھا جس نے

اسکے بچنے کا ایک ہی راستہ نکالا تھا۔۔۔۔۔

"وقاص تجھے لگتا ہے یہ کر لیں گے؟ فہد نے سرگوشی میں اس سے پوچھا جو مسکرا رہا تھا۔۔

"بالکل میرے یار یہ غنڈے ماہر ہیں ایسے حادثے کرنے میں کہ سب کو لگتا ہے واقعی ایکسیڈنٹ ہے۔۔۔ چل تو اب مزے کر۔۔ وقاص مکرو مسکراہٹ سے بولتا اسے لئے آگے بڑھ گیا۔

۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے گھر میں سناٹے کا راج تھا دوپہر سے شام ہونے کو آئی تھی لیکن ہسپتال سے ابھی تک نہ کوئی آیا نہ ہی کسی کا نمبر مل رہا تھا اقصیٰ بیگم عصر کی نماز پڑھنے کہ بعد حال ہی میں چاندنی پر بیٹھیں صوفے سے پشت ٹکائے یٰسین شریف پڑھ رہی تھیں جب عرصم ہانم کو گود میں اٹھائے وہاں آیا تھا اقصیٰ بیگم چونکی تھیں ہانم کی باریک سی آواز پر عرصم اسے ہلاتے ہوئے چپ کروانے کی ناکام کوشش میں خود بھی روہانسی ہو رہا تھا جبکہ اس طرح کرنے پر بچی اور زور و شور سے رو رہی تھی۔۔

"خالہ ہانم کو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔دیکھیں۔۔۔عرصم انہیں بتاتے ساتھ اپنی انگلی اس کہ منہ میں ڈال کر بھی دکھانے لگا کہ وہ یکدم ہی خاموش ہوئی تھی۔

"اللہّ یہ کیسی آزمائش ہے۔۔۔اقصیٰ بیگم نے اٹھ کر عرصم سے اسے لیے لان میں نکلی تھیں جہاں ملازم اپنے کام میں مصروف تھے۔۔

"خالہ ہماری ہانم بھوکی ہے کچھ کریں۔۔

"ہاں میری جان اسکے لئے ہی دودھ منگوا رہی ہوں۔۔۔ابھی آجاتا ہے۔۔۔اقصیٰ بیگم بھاری آواز میں اسے کہتیں ملازم کو بھیج کر اندر بڑھ گئیں تھیں۔۔

"چپ ہو جاؤنہ ہانم ہمیں آپکا رونا برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔عرصم اقصیٰ بیگم کہ ساتھ ساتھ اِدھر سے اُدھر چلتے ہوئے ہانم سے کہہ رہا تھا جو بھوک کی شدّت سے روئے جا رہی تھی جبکہ عرصم بری طرح پریشان ہو رہا تھا ننھی سی بہن کا یوں بھوک سے رونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

ملازم کہ آتے ہی اقصیٰ بیگم نے شکر کیا تھا کہ بچی کا رونا انہیں خون کہ آنسوں رلا رہا تھا۔۔

آٹھ بجے کا وقت تھا یا شاید قیامت کا سا منظر۔۔۔اقصیٰ بیگم پتھرائی ہوئی نظروں سے روش پر رکھے اپنوں کہ جنازوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔محلے والے دوست احباب کہ ساتھ نیوز چینلز والے بھی اتنے بڑے حادثے کی کوریج کہ لئے آئے تھے۔

"اللہ کیا قیامت ٹوٹی ہے۔۔۔

"سنا ہے گاڑی سیدھا ٹرک میں گھسی تھی۔۔

"ہاں بیچاروں کو مہلت ہی نہیں ملی،ٹی وی میں دیکھا گاڑی کا حشر استغفراللہ اللہ ہر کسی کو ایسی حادثاتی موت سے بچائے۔۔

"آمین ثم آمین۔کتنی ہی آوازیں تھیں جو گڑمڑ ہو رہی تھیں۔۔۔اقصیٰ بیگم آگے بڑھتی ہوئی دو جنازوں کہ پاس آکر رکی تھیں۔۔۔،جنھیں ساتھ رکھا ہوا تھا۔

عرصم جو ہانم کو اٹھائے سب دیکھتا ہوا پیچھے ہی آرہا تھا اقصیٰ بیگم کہ ساتھ آکر بیٹھا تھا

"خالہ۔۔۔۔عرصم خوفزدہ سا سب دیکھ رہا تھا اقصیٰ بیگم نے کرب سے آنکھوں کو میچا تھا۔۔

"ایک بار بیٹے کو والدین کا چہرہ دکھا دیں۔۔۔کسی بزرگ کی آواز پر عرصم کی گرفت کمزور ہوئی تھی۔۔جب دونوں کہ چہرے سے چادر کو کسی نے ہٹایا تھا۔۔۔عرصم چیختا ہوا اپنے ماں باپ کو دیکھتے ہی دھاڑے مار کر رو لگا عرصم کہ رونے میں اتنی تڑپ تھی کہ ہر آنکھ اشک بار ہوئی تھی سوائے اسکے جو سب سے چھپ کر کھڑا آنکھوں میں چمک لئے اس بنگلے کو دیکھ رہا تھا۔۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب عجیب سے احساس پر عرصم کی آنکھ کھلی تھی تیزی سے اس نے اپنے برار میں دیکھا جہاں اس نے ہانم کو لٹایا تھا مگر وہ وہاں موجود نہیں تھی خوف سے آنکھیں پھیلائے وہ ارد گرد دیکھنے لگا اسکی ماں بھی تو ایسے ہی چلی گئی تھی۔۔۔

یہ خیال آتے ہی عرصم تیزی سے اٹھ کر کمرے سے نکل کر اقصیٰ بیگم کہ کمرے کی جانب بڑھا تھا اسے اپنی کوئی فکر نہیں تھی کہ وہ بخار کی شدت سے تپ رہا تھا۔۔

ابھی وہ اقصیٰ بیگم کہ کمرے کی چوکھٹ پر ہی تھا جب اقصیٰ بیگم کے رونے کی آواز پر وہ تیزی سے اندر بڑھا تھا۔۔۔لیکن سامنے کا منظر دیکھتے ہی یکدم وہ زمین بوس ہو گیا

تھا۔۔۔

اقصیٰ بیگم چیختی ہوئی اسکی جانب بھاگی ہی تھیں کہ راستے میں ہی وقاص نے انھیں پکڑ لیا تھا جبکہ فہد جو قدموں کی آواز پر چھپ گیا تھا شیطانی مسکراہٹ سے چلتا ہوا بچی کہ چہرے سے کپڑا ہٹا کر بغور اس کہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے اٹھا چکا تھا۔۔

"نہیں فہد بچی کو چھوڑ دو۔۔۔ایسا مت کرو۔۔۔

"جوان ہو کر قیامت خیز نکلے گی یہ تو اپنی ماں سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔فہد اسے دیکھتے ہوئے جھک کر بچی کہ ہونٹ کو نرمی سے چوم کر مسکرایا۔۔

"فہد اللہ سے ڈرو۔۔۔ایسا مت کرو بچی میرے حوالے کر دو۔۔

"ارے بس کر خالہ کیوں اس کہ پیچھے اپنی جوانی خراب کر رہی ہے۔۔۔زیادہ ہمدرد مت بن ورنہ جانتا ہوں ہماری چھوٹی سی کزن کس اسکول میں ہے۔۔۔۔۔میں اسے لے کر جا رہا ہوں اور خبر دار اپنا منہ کھولا تو اپنی بیٹی کہ کفن کی تیاری رکھنا۔۔فہد کہتا ہوا وقاص کہ ساتھ جانے لگا جس نے جاتے جاتے اقصیٰ بیگم کہ کان میں سرگوشی کی تھی کہ وہ سر تا پیر لرز گئیں تھیں۔۔۔

دو دن بعد :

صبح کہ پانچ ساڑے پانچ کا وقت تھا جب کچرا اٹھانے والی گاڑی یتیم خانے کہ باہر آکر رکی تھی ایک آدمی تیزی سے اتر کر دیوار کہ ساتھ ہی رکھے کچرے کہ بڑے بڑے ڈسٹ بن کہ نزدیک آیا جب یکدم ہی اسے کسی بچی کہ رونے کی آواز آئی۔۔

"بابو بھائی کسی بچی کہ رونے کی آواز آرہی ہے۔۔۔۔لڑکے نے اپنے سے بڑی عمر کہ آدمی سے کہا کہ وہ بھی تیزی سے وہاں آیا تھا بچی کہ رونے کی آواز مسلسل آرہی تھی جب آدمی نے ایک ڈسٹ بن کہ ڈھکن کو اٹھایا تھا۔۔

"اللہ اکبر۔۔

"یہ آپ کو کہاں سے ملی ہے؟ دونوں اندر آفس میں موجود تھے۔۔

"ہم تو کچرا اٹھانے آئے تھے میڈیم جی یہ کچرے کہ ڈھیر میں ملی ہے جی۔۔۔۔آدمی نے گھبرا کر جلدی جلدی انھیں بتایا تھا کہ کہیں وہ ان پر ہی شک نہ کرنے لگے .

"افف کیسے بے ضمیر لوگ ہیں۔۔۔ کتنی پیاری بچی ہے۔۔ عورت نے افسوس کا اظہار کرتے پاس ہی کھڑی دوسری عورت کو بچی ان سے لینے کو کہا۔۔۔

"بچی کو صاف ستھرا کر کہ دودھ دو، چیک کرو کہیں کوئی ایسی چیز ہو جس سے بچی کی شناخت ہو جائے۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بچی ان سے لے کر وہ دفتر سے نکل گئی تھی۔۔۔

"آپ لوگ جا سکتے ہیں۔۔ اللہّ نے آپ لوگوں کو وسیلہ بنایا تھا اگر وہاں کوئی نہ ہوتا تو شاید دم گھٹنے سے ایک معصوم پھول مرجھا جاتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں مردوں کہ جاتے ہی وہ عورت تیزی سے اندر آئی تھی۔۔۔

"میڈیم۔۔۔ بچی کہ پاس سے یہ کاغذ نکلا ہے۔۔۔ شاید بچی کا نام ہے۔۔۔ عورت نے تیزی سے میز پر وہ کاغذ کا ٹکڑا رکھتے ہوئے یتیم خانے کی اونر سے کہا جس نے چشمہ لگاتے وہ کاغذ کھولا تھا۔۔

"ہانم داؤد۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو دن سے اقصیٰ بیگم ہسپتال میں عرصم کہ ساتھ موجود تھیں جو گنودگی میں بھی "ہانم" کو پکار رہا تھا۔۔۔

"خالہ ہماری ہانم۔۔۔ ہماری شہزادی کہاں ہے۔۔۔ ہمیں اسکے پاس لے چلیں۔۔ ہمارے پاپا نے اسے ہمیں دیا تھا کہ ہم اسکا خیال رکھیں۔۔۔ ہماری بہن کہاں ہے خالہ۔۔۔ روتے ہوئے کہتا وہ ان سے ہانم کے بارے میں استفسار کر رہا تھا نظروں کہ سامنے چادر سے ڈھکا وہ ننھا سا وجود اسے ایک لمحہ بھی چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اقصیٰ بیگم کچھ سوچتے ہوئے عرصم کو خود سے لپٹا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں کہ اپنی اکلوتی بیٹی کو وہ کھونا نہیں چاہتی تھیں۔۔

۔۔۔۔۔۔

وہیل چیئر پر کمزور سا عرصم سوجی آنکھوں سے بے حس و حرکت بیٹھا اس مٹی کہ چھوٹے سے ڈھیر کو دیکھ رہا تھا کہ اقصیٰ بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"نن۔۔ نہیں یہ ہماری ہانم نہیں ہے۔۔۔ نن۔ وہ ہمیں کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہے۔۔ وہ

تو۔۔۔

"سمبھالو میرا بچہ خود کو۔۔۔اقصیٰ بیگم نے اسے پکڑنا چاہا جو وہیل چیئر سے اتر کر نیچے بیٹھ کر مٹی پر ہاتھ پھیرنے لگا وہاں کہ گورکن نے دکھ سے اسے دیکھا تھا

وہ کسی چھوٹی بچی کی قبر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہماری ہانم۔۔۔۔ہماری ہانم۔۔۔خالہ ہماری ہانم۔۔۔۔عرصم تڑپ تڑپ کر دوہائی دیتا قبر کو چھوٹا تو کبھی چومتا جاتا۔۔۔اقصیٰ بیگم منہ پر ہاتھ رکھے خود پر ضبط کیے بے جان ہوتے وجود کہ ساتھ عرصم کہ ساتھ بیٹھی تھیں جسکی رو رو کہ ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

لاؤنج میں اس وقت گھر کہ تمام افراد موجود تھے ھاد سب سے انکا تعارف کروا رہا تھا۔۔۔جبکہ نظر بھٹک بھٹک کر ہانم کی جانب اٹھ رہی تھیں جنید مسکراہٹ ضبط کیے اپنے بھائی کو پہلی بار ایسی حرکتیں کرتا دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔۔

جبکہ یاسمین کی نظریں ہانم کہ چہرے پر ہی ٹکی ہوئی تھی۔۔

"آپ لوگ یہاں کہاں ٹھہرے ہیں؟امجد صاحب نے عرصم کو دیکھ کر پوچھا جو ہانم کو دیکھ رہا تھا۔۔

انکی آواز پر چونک کر امجد صاحب کو دیکھنے لگا۔۔

"جی وہ ہوٹل میں ہی رکے ہیں۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔لاہور پہلی بار آئے ہو بیٹا؟

"نہیں کام کہ سلسلے میں ایک دو بار آیا ہوں۔۔ہماری وائف کامیکا بھی یہیں ہے۔۔۔عرصم نے یاسمین کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔۔۔نادیہ مہمان آئے ہیں کھانے کا اہتمام کرو۔۔۔

"انکل اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی بنا بتائے آ گئے ہم۔۔۔

ھاد نے جلدی سے انھیں روکا تھا جو اسکی بات رد کرتے نادیہ بیگم کو دوبارہ بولے تھے کہ وہ مسکراتی ہوئیں کچن کی طرف بڑھ گئیں تھیں عائشہ بھی مسکرا کر اپنی ماں کہ پیچھے گئی تھی جبکہ ہانم نورین کہ ساتھ نظریں جھکا کر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں غرق تھی جب یاسمین نے اسے مخاطب کیا۔۔

جواب نہ پا کر یاسمین کو شرمندگی ہونے لگی۔۔

"ہانم آپی آپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔۔نورین کہ کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے پر ہانم چونکی تھی۔۔

خالی خالی نظروں سے وہ انھیں دیکھنے لگی جو اسی کو دیکھ رہے تھے۔۔

"ھادنے بتایا تھا کہ اس نے تم تیوں لڑکیوں کو بچایا تھا آخر کون تھا وہ پولیس میں کمپلین نہیں کروائی؟ عرصم نے اسے روکنا چاہا تھا جو جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھتی چلتی ہوئی ہانم کی طرف بڑھی تھی کہ وہاں موجود سبھی نفوس اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔عرصم بھائی۔۔۔ھادنے بھینچی ہوئی آواز میں عرصم کو دیکھا تھا تاکہ وہ اسے روکیں۔۔

عائشہ جو نورین کو بلانے آرہی تھی ٹھٹھک کر پیچھے ہی روک گئی۔۔

"نہیں ہم۔۔۔

"انکل بہت معذرت پر میں اس سے جاننا چاہوں گی آخر کو وہ شخص اسی کہ پیچھے تو

ہے۔۔۔کیوں ہانم آخر کیوں اغوا کر رہا تھا وہ تمہیں۔۔۔

"بس بہت ہو چکا ایک ہی سوال بار بار پوچھنے کا مقصد کیا ہے آخر۔۔۔امجد صاحب کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا لیکن یاسمین کو اس سب سے کوئی سروکار نہیں تھا وہ تو آئی ہی اس لئے تھی تاکہ ایک بار اپنے دل کی بھڑاس نکال سکے۔۔۔نہ ہی اب اسے رئیس سے کوئی لینا دینا تھا نا ہی سامنے کھڑی لڑکی سے مگر وہ اسکی وجہ سے وہاں پہنچائی گئی تھی جہاں کبھی کوئی عورت جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

"ٹھک ٹھک ٹھک! دستک پر وہ جو صوفے پر بیٹھی چائے کہ چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی چونک گئی۔۔۔

جب عروج کی ماں نک سک سی تیار اندر آئی تھی۔

"عروج میری جان تم یہاں ہو اور میں نے تمہیں سارے گھر میں تلاش کر ڈالا۔۔۔عروج کی ماں عدن بیگم اندر آتے ہوئے بولیں۔۔

"کیوں؟میرا مطلب ایسی بھی کیا بات ہے جو آپ مجھے ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

"بات ہی ایسی ہے کہ اگر تم بھی سنو گی تو خوشی سے جھوم اٹھو گی۔ .میک اپ سے لتھڑا چہرہ سلولیس اور گہرے بلاؤز میں سلک کی ساڑی میں اپنی ماں کو دیکھ کر اسے عجیب سا محسوس ہوا تھا وہ بھی تو بالکل اپنی ماں ہی جیسی تھی بے دھڑک، لاپرواہ ، مغرور، بولڈ۔۔۔گھر میں واحد اسکا دوسرے نمبر والا بھائی وقاص تھا جو ان کو ٹوکتا تھا جبکہ پاپا تو بہت کم ہی گھر پر موجود ہوتے تھے۔۔۔

"عروج کیا ہوا میری جان۔۔میں دیکھ رہی ہوں جب سے اسلام آباد سے آئی ہو کمرے میں ہی رہتی ہو۔۔۔نہ کوئی پارٹی نہ ہی کوئی فرمائش۔۔۔

"نہیں مما ایسا کچھ بھی نہیں ہے بس آنا جانا اور وہاں پر تیاریاں اتنا کچھ تھا کہ کچھ دن آرام کرنا چاہتی تھی خیر آپ بتائیں کیا بات کرنے آئیں تھیں؟ عروج گول مول سا جواب دیتی انھیں دیکھنے لگی جو اسکی بات سن کر ایک بار پھر پرجوش ہوئیں تھیں۔۔۔

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔انمول کا فون آیا تھا علی کہ ولیمے کہ بعد واپس آرہی ہے بالاج بھی ساتھ ہی آرہا ہے۔۔۔۔

"اس میں کون سی بڑی بات ہے انمول بھابھی کا کزن ہے آسکتا ہے۔۔۔عروج نے منہ بنا کر انھیں کہا کہ اب اسے کوئی فرق نہیں پڑھنا تھا اس نے سوچ لیا تھا چاہے کچھ

بھی ہو جائے وہ بچے کو ضائع نہیں کرے گی۔۔۔

"افففف لڑکی اسکے والدین بھی آرہے ہیں ساتھ۔۔۔عدن بیگم کی بات پر وہ بری طرح چونکی تھی

""""کس لئے؟

"تمھارے اور بالاج کہ رشتے کہ لئے بیوقوف لڑکی۔۔۔عدن بیگم کی بات مکمل ہوتے ہی عروج کو سب گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

"مجھے معلوم ہے تم سوچ رہی ہو گی کہ اچانک سے یہ سب کیسے ہو گیا تو میری بہو کو شاباشی دو جس نے یہ سب کیا ہے۔۔چلو میں ابھی جا رہی ہوں۔۔۔مجھے دیر ہو جائے گی وقاص اگر پوچھے تو کہہ دینا خالہ کہ گھر گئی ہوئی ہیں باقی میں خود سمبھال لوں گی۔۔۔عدن بیگم اسکے گال کو چومتیں کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

عروج نے انکے جاتے ہی اٹھ کر کھڑکی کا پردہ ہٹایا تھا جہاں گیٹ کہ باہر سیاہ گاڑی کھڑی تھی۔۔کچھ ہی دیر میں عدن بیگم اسے گیٹ سے باہر نکلتیں گاڑی کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھیں جسکی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر ایک دراز قد مرد باہر

نکل کر مسکرا کر عدن سے گلے لگ کر الگ ہوا دونوں کہ ملنے کہ انداز سے صاف معلوم چل رہا تھا کہ انکے درمیان کیسا تعلق تھا۔۔۔ عروج نے جھٹکے سے پردہ بند کیا تھا۔۔

لمحوں میں اسکی آنکھیں بھیگ گئ تھیں۔۔۔ آہستہ آہستہ نیچے بیٹھتے اس نے دیوار سے سر ٹکا لیا تھا۔۔

وقت جیسا بھی ہو گزر ہی جاتا ہے لیکن پچھتاوے زندگی بھر ضمیر پر کاری ضرب کی مانند ہوتے ہیں۔۔۔ ایسا ضرب جس سے وقتاً فوقتاً خون رستا ہے۔۔

آج اسے خود سے شرم آرہی تھی اپنے ہی وجود سے گھن آرہی تھی اگر اسکے وجود میں ایک اور زندگی نہ سانس لے رہی ہوتی تو وہ اسی دن خود کو ختم کر لیتی جب ساجد نے اسے دھوکہ دیا تھا۔۔ کس سے شکوہ کرتی کسے الزام دیتی وہ تو اپنی مرضی سے جاتی رہی ہے اسکے پاس۔

یکدم ہی کسی کہ ہنسنے کی آواز پر عروج نے بری طرح چونک کر بستر کی جانب دیکھا تھا نازیبا لباس میں ملبوس وہ خود کو ساجد کی باہوں میں دیکھ رہی تھی ساجد نے اسکے کان میں کچھ کہا تھا کہ وہ کھلکھلانے لگی۔۔۔ عروج کا وجود پسینے سے شرابور ہو رہا تھا جبکہ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہونے لگیں تھیں ہر منظر دھندلا ہوتا جا رہا تھا یکدم ہی

دھیرے دھیرے اسکی آنکھوں کہ سامنے اندھیرا بڑھتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

)ہوٹل کہ روم میں ساجد کہ اتنے اصرار پر آج وہ اسکی سالگرہ منانے پہنچی تھی۔۔۔کیک اور گفت کہ بعد وہ جیسے ہی جانے لگی ساجد نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے نزدیک کر لیا۔۔

"ساجد یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔

"آج میرا خاص دن ہے عروج پلیز۔۔۔ساجد کہتے ہی اسکے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔لمحہ با لمحہ گزرتا جارہا تھا عروج کہ اعتراضات اسکی بڑھتی جسارتوں نے بلآخر دم توڑ دیئے تھے۔۔۔۔۔حرام شہ کی لذت نے دنیا تو دنیا آخرت میں بھی ذلت ورسوائیاں لکھوا دیں۔۔۔۔۔۔

"یہ سب نہیں ہونا چاہیئے تھا ساجد۔۔۔

"آہ میری جان جو ہونا تھا ہو گیا ہے اب تمھارے پچھتانے سے سب پہلے جیسا نہیں ہو جائے گا اس لئے افسوس کرنا چھوڑو۔۔۔ہمم۔۔۔۔ساجد اسے کہتا دوبارہ عروج کہ نزدیک ہونے لگا جس نے زور سے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں ساجد یہ ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔ میں۔۔ میں کیسے بہک گئی۔۔۔۔ عروج روتے ہوئے اپنے بالوں کو نوچ کر جانے لگی کہ ساجد نے طیش میں اٹھ کر اسکا راستہ روکا تھا۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔

"مجھے جانے دو ساجد میں تم سے اب نہیں ملوں گی۔۔۔ عروج روتے ہوئے کہتی آگے بڑھنے لگی جب ساجد نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

"نانا نا میری جان تم ایسے نہیں جا سکتی جب تک میں یہاں ہوں تمہیں میرا اچھے سے خیال رکھنا ہے ورنہ۔۔۔ ساجد دھمکیوں پر اتر آیا تھا جو خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش میں ناکام ہو رہی تھی۔۔

"چھوڑ دو پلیز۔۔۔۔۔ عروج تھک کر روتے ہوئے بے بسی سے بولی کہ ساجد نے اسے یکدم چھوڑ دیا عروج نے حیرت سے اسے دیکھا جس نے آسانی سے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔ عروج جلدی جلدی اپنا دوپٹہ لیتی بالوں اور چہرے کو سہی کرنے لگی جب اپنی اور ساجد کی گھنٹہ بھر پہلے کی باتوں پر جھٹکے سے اس نے ساجد کو دیکھا تھا۔۔۔

"کمال کی فلم بنی ہے۔۔۔دیکھو گی؟ساجد خباثت سے کہتا ہینڈی کیم کیمرے کو اسکی جانب بڑھانے لگا پیروں تلے زمین کھینچنا کسے کہتے ہیں آج کوئی عروج سے پوچھتا

"تم اتنے گھٹیا۔۔

"میں بہت گھٹیا ہوں۔۔۔۔جانتا ہوں۔۔۔۔عروج کی بات کاٹتا وہ دوبارہ اسکے نزدیک آیا تھا کہ عروج سسک پڑی تھی لیکن وہ انجان تھی اس انسان نما درندے سے جو لڑکیوں کو کھلونا سمجھ کر ان سے کھیلتا تھا۔۔۔

"اچھا رومت ایک ڈیل کر لیتے ہیں۔۔جب تک میں یہاں ہوں مجھے خوش کرتی رہو۔۔۔بعد میں یہ تمہارے حوالے۔۔۔ساجد مزے سے کہتا اسے دیکھنے لگا جس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"اگر میں ایسا نہ کروں۔۔۔

"ہونہہ کیوں معصوم بن رہی ہو ابھی جو کچھ ہوا اس میں تم برابر کی شریک تھی پورا ثبوت ہے اس میں اب کیوں یہ دکھاوا کر رہی ہو۔۔۔۔ساجد کی بات پر وہ دوبارہ رونے لگی تھی۔۔

"جلدی فیصلہ کرو میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔ساجد کو فت زدہ ہوتا صوفے کی جانب بڑھتے ہوئے بولا کہ عروج روتے روتے گھٹنوں کہ بل بیٹھ گئی تھی۔۔۔کاش وہ یہاں نہ آتی۔۔۔

وقت کچھ اور سر کا تھا جب ساجد کی آواز پر اس نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔۔

"ٹھیک ہے لیکن اسکے بعد یہ مجھے دے دو گے۔۔۔

عروج کی بات پر ساجد کہ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔

"ڈن۔۔۔۔۔لیکن تم جب بھی آؤ گی تمھارے چہرے پر مجھے مسکراہٹ نظر آئے۔۔۔ساجد نے ایک آخری شرط رکھی تھی کہ عروج نے تھکے ہوئے انداز میں سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

"اب تم جاسکتی ہوں۔۔۔۔ساجد اسکے مان جانے پر کہتا اٹھ کر اس تک آتا اسکی جانب جھکا تھا کہ عروج نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر بھینچ لی تھیں(

کھڑکی کہ پاس ہی زمین پر گرے عروج نے ہچکی لی تھی۔۔۔

"یاسمین۔۔۔

"عرصم پلیز آج مت روکیے گا۔۔۔ عرصم کہ بلانے پر یاسمین نے پلٹ کر اسے کہا تھا امجد صاحب کہ ساتھ نورین اور عائشہ نے بھی نا سمجھی سے یاسمین کی بات پر اسے دیکھا جبکہ ہانم بت بنی کھڑی تھی

یاسمین نے ہانم کی طرف ایک اور قدم بڑھایا تھا۔۔

"ہانم داؤد، رئیس علی کو جانتی ہو؟ جو حرابائی کہ کوٹھے پر صرف تمھارے لئے آتا رہا ہے۔۔ جس نے تمھارے لئے اپنی ہی بیوی کو طلاق دے کر وہیں پہنچایا تھا جہاں تم اسکی راتیں۔۔۔۔

"تڑاخ!!! اس سے قبل وہ کچھ اور کہتی بے اختیار ہانم کا ہاتھ اٹھا تھا جو سیدھا یاسمین کہ گال پر رسید ہوا تھا۔۔۔ ہر ایک اپنی جگہ سن ہو گیا تھا جبکہ ہانم سرد نظریں بھینچے لبوں سے مقابل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ یاسمین بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھنے لگی جو نڈر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی جبکہ احان اور تسنیم جو ابھی دروازہ کھولا ہونے پر صحن سے ہوتے ہوئے دروازے تک ہی پہنچے تھے اندر کا منظر اور ہانم کا تھپڑ مارنا دیکھ کر بے یقینی سے دوسرا قدم اٹھانا بھول گئے تھے۔۔

"چلو آؤ لڑکی کھانا کھالو آکر۔۔۔لاریب کمرے میں آتی ہوئی اسے بولی تھی جو چست شلوار قمیض میں سنگھار میز کہ سامنے بیٹھی اپنے زخموں کو میک اپ کی تہہ میں چھپا رہی تھی۔۔۔

"اے سنائی نہیں دے رہا؟لاریب جواب نہ ملنے پر تیوری چڑھا کر بولی تھی کہ شانزا نے روک کر اسے دیکھا۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔شانزا سنجیدگی سے جواب دیتی دوبارہ لپسٹک لگانے لگی ایسے جیسے اس سے یہی پوچھا گیا تھا۔۔

"ہونہہ ! کہاں کی اچھی لگ رہی ہو،اچھی لگتی تو آج ساجد تیرے ساتھ نہیں ہوتا۔۔بھاڑ میں جا آنا ہے تو آجانا میری بلا سے۔۔۔اپنے دل کی بھڑاس نکال کر لاریب کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

شانزا اسکی بات پر مسکرائی تو ساتھ آنکھوں سے آنسوں بھی گالوں پر لڑھک گئے جسے جلدی جلدی پف سے خشک کرنے لگی۔۔

ہر ایک نفوس اپنی جگہ جامد تھا نورین نے باقاعدہ ہانم کہ ہاتھ کو اپنے سامنے کرتے ہوئے دیکھا تھا آیا یہ ہانم ہی تھی۔۔

"تمہاری جرّت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔یاسمین ہوش میں آتے ہی چیخی تھی ساتھ ہی ہانم کو مارنے کہ لئے ہاتھ اٹھایا جسے ہانم نے راستے میں ہی پکڑ لیا تھا۔۔۔

"ہم اتنی فالتو نہیں ہیں کہ جب دیکھو جسے دیکھو آکر ہمیں ذلیل کرتا رہے اور ہم خاموشی سے خود پر غلیظ الزامات برداشت کرتی رہیں۔۔اب بس بہت ہو چکا۔۔ہاں ہیں ہم اسی کوٹھے میں رہنے والی،ہیں ہم وہی طوائف جس کی ایک جھلک کہ لئے مرد اپنی دولت تک ہمارے قدموں میں نچھاور کرنے کو ہر دم تیار رہتے ہیں۔۔۔۔انہی میں وہ گھٹیا شخص بھی شامل تھا جس کی وجہ سے ہمیں اپنی عزت۔۔۔ہانم یکدم رکی پھر ہنکار بھرتے دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا تھا عرصم جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ہانم کو روتا دیکھ کر بے چین ہونے لگا۔۔

"عزت نہیں۔۔۔۔عزت دار تو آپ ہیں۔۔۔ہم تو دنیا جہاں میں صرف ایک پہنچان رکھتی آرہی ہیں۔۔۔ہانم داؤد تم ایک طوائف ہو حرابائی کہ کوٹھے کی حسین طوائف

اسکے علاوہ تمہاری کوئی پہچان نہ ہے نہ ہو گی تم نے اسی پہچان کہ ساتھ قبر میں اترنا ہے ۔عزت کی باتیں تمہیں زیب نہیں دیتیں۔ نہیں دیتیں بل۔۔۔۔بولتے بولتے ہانم کی ہچکی بندھ گئی تھی ھادنے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا عرصم نے پہلی بار اپنی بیوی کو شدید ناگواری سے دیکھا تھا اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے لیکن سامنے کھڑی لڑکی کہ آنسوں اس سے برداشت نہیں ہو رہے تھے۔۔۔نامحسوس انداز میں عرصم نے اپنی آنکھ کہ کنارے کو پونچھا تھا۔۔

یاسمین یک ٹک ہانم کو پھوٹ پھوٹ کر روتا دیکھتی بے اختیار نیچے بیٹھی تھی جو آج دوسری بار اس طرح سب کہ درمیان بے بس ولاچار زمین پر بیٹھی تھی

یاسمین کہ بیٹھتے ہی ہانم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا ہانم کہ دیکھنے پر یاسمین نے روتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو تھاما۔۔

"مجھے معاف کرنا شاید میں بہت زیادہ بول گئی ہوں۔۔

"ہاں۔۔۔آپ واقعی آج بہت بول گئیں ہیں کاش اسی طرح میرے بھائی کہ سامنے تب بولتیں جب پہلی بار انہوں نے آپکو دھوکہ دیا تھا.. تسنیم کی آواز پر یاسمین نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا جو دروازہ کہ پاس کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

تسنیم کو وہاں دیکھ کر یاسمین نے ہانم کہ ہاتھ چھوڑے تھے۔۔۔

"تسنیم تم یہاں؟ یاسمین کہتی ہوئی اسکی جانب بڑھی تھی جبکہ عائشہ اور نورین نے آگے بڑھ کر ہانم کہ گرد اپنا حصار باندھا تھا کہ امجد صاحب نے مسکرا کر اپنی بیٹیوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"اتفاق کہہ لیں یا ہانم کی گواہ۔۔

ہانم نے تیزی سے تنسیم کو دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت بڑی بات کہہ دی تم نے تسنیم۔۔یاسمین کی بات پر تسنیم مسکرائی تھی نظر گھما کر اس نے ہانم کی طرف دیکھا جو تشکر سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ہاں بہت بڑی اور زمہ داری والی بات ہے کہ میں اس لڑکی کی گواہ بنی ہوں جس کی وجہ سے ہماری زِندگیوں میں بہت کچھ ایسا ہوتا چلا گیا جو نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن یہ ہانم نہیں میرے اپنے بھائی کی بدولت ہوا ہے۔۔۔عزت کا ڈھونگ کرنے والے اپنی ہی عزتوں کو جب سرِ بازار اچھالتے ہیں تو خاندان کہ خاندان برباد ہو جاتے

ہیں۔۔۔میرے بھائی نے جو آپ کہ ساتھ کیا اسکا کیا بھی مجھے۔۔

"تسنیم۔۔۔احان نے یکدم اسے روکا تھا جس نے کرب سے آنکھوں کو بند کر کہ کھولا تھا۔۔

"آہ! خیر دفن کریں ان زخموں کو جنھیں دیکھنے سے ہی تکلیف پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔۔آئیں آپکو ہانم سے ملواتی ہوں۔۔۔۔۔ تسنیم آنسوں پونچھتی یاسمین سے کہتی ہانم کی طرف بڑھنے لگی کہ احان نے خفگی سے اسکی پشت کو گھورا۔۔

"یہ سہی ہے شوہر کی عزت ہی نہیں ہے۔۔۔

"واقعی تم شوہر ہو انکے؟ جنید احان کی اونچی بڑبڑاہٹ پر احان کے پاس آکر بولا تھا۔۔

"جی ہاں وہ بھی اکلوتا اور خالص۔۔۔احان کی بات پر جنید بے اپنے قہقہے کو ضبط کرتے کندھے کو تھپتھپا کر اسے تسلی دی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دلکش۔۔۔۔۔ تمہیں دیکھ کر میرا دل کر رہا ہے کہ اپنی باہوں میں بھر لوں۔۔۔۔ساجد اسے اپنے نزدیک کرتا جھک کر کان میں سرگوشی میں کہتا یکدم ہی

شانزا کو گود میں اٹھاتا گول گول گھمانے لگا جو خوف سے زرد پڑ رہی تھی اسکی شرٹ کو مضبوطی سے جکڑ چکی تھی چوتھا دن تھا آج اسے اس قید اور اس درندے کی درندگی و حیوانیت سہتے ہوئے جو روز اسے ذہنی اور جسمانی اذیت دیتا تھا۔۔

گول گول گھماتے ساجد نے یکدم ہی اسے چھوڑا تھا کہ شانزا زور سے دور جا کر گری تھی۔۔شانزا کی دل خراش چیخ پر اس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

پھر اپنے قہقہے روکتا وہ پنجوں کہ بل اسکے مقابل بیٹھتا شانزا کہ چہرے کو چھونے لگا۔۔

"نن نہیں۔۔۔شانزا اسکا ارادہ سمجھتے ہی کراہ کر منّت کرنے لگی۔۔۔

"آں ہاں کچھ نہیں کر رہا یار۔۔۔۔آج تو تمہاری آزادی کا دن ہے۔۔۔۔ساجد کہتے ساتھ بیدردی سے اسکے چہرے کو دبوچتا بغور اسکی خوف اور آنسوؤں سے بھیگی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔۔

بڑی بڑی گرے رنگ کی آنکھیں۔۔۔۔ساجد نے آگے بڑھ کر اسکی آنکھوں کو لبوں سے چھوا تھا کہ شانزا کہ رونے میں شدت آئی تھی آنکھوں کو چومتا وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔

"ارے رو کیوں رہی ہو۔۔۔افف کہا نہ کچھ نہیں کروں گا اب کیونکہ ہانم کا پتا چل چکا

ہے۔۔۔چلو اب ان حسین لبوں سے مسکراؤ۔۔۔۔ساجد نرمی سے اسے چھوتے ہوئے بچوں کی طرح پچکارنے لگا۔۔۔

ساجد کہ کہنے پر وہ اور شدت سے رونے لگی تھی کہ وہ یکدم دھاڑا تھا۔۔

"مسکراؤ۔۔۔۔۔۔شانزا اس سے خوف کھاتی زبردستی مسکرانے کی کوشش کرنے لگی کہ ساجد نے اسے گردن سے جکڑ کر زور سے اسکا سر دیوار پر مارتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"آاااا!! شانزا نے چیخ مارتے اپنے سر کو تھاما تھا جب اپنے ہاتھ پر گیلا گیلا محسوس ہونے پر اپنا ہاتھ سامنے کیا سفید ہاتھ اپنے ہی خون سے بھر چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عارب۔۔۔ساجد کی دھاڑ پر وہ جو اسی کہ انتظار میں تھا تیزی سے اندر آیا تھا۔

"جی؟

"حرابائی کو دے آ اسے اب اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔کرخت لہجے میں کہتا وہ باہر نکل گیا تھا پیچھے عارب حوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا اسے لے جانے کہ بجائے دروازہ اندر سے بند کر چکا تھا۔۔۔

"میرا سر پھٹ گیا ہے پلیز پہلے میری مدد کر دو پھر جو کہو گے کروں گی۔۔۔۔شانزا نے

بے بسی سے اسے کہا جو یکدم رو کا تھا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔عارب سوچنے کہ بعد کہتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھانے کہ بعد تسنیم اور احان جاتے وقت اپنے اور احان کہ ولیمے کی دعوت دے کر چلے گئے تھے جبکہ ھاد وغیرہ صحن میں ہی موجود تھے جب عرصم نے بھی جانے کی اجازت مانگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی انکل ابھی ہم کچھ دن ہیں یہیں۔۔۔عرصم کی بات پر ہانم نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

ھاد نے بے چینی سے ہانم کو دیکھا جس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا۔۔

یقیناً آج جو کچھ بھی ہوا اسی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

"ہمیں کچھ کہنا ہے آپ سے۔۔۔ہانم یاسمین اور عرصم کہ پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔جو امجد صاحب کی طرف ہی متوجہ تھے

"کیا بات ہے ہانم۔۔۔یاسمین جو پہلے سے ہی اپنے کیے پر شرمندہ تھی جھینپتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"ہم نے آپ پر ہاتھ اٹھایا ہم شرمندہ ہیں۔۔۔اس سے قبل یاسمین کوئی جواب دیتی عرصم نے یکدم ہی اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا کہ ہانم نے چونک کر نظر اٹھائی تھی۔۔

"غلطی تمہاری نہیں ہے گڑیا بلکہ ہمیں تو خوشی ہے کہ تم نے اپنے حق میں آواز اٹھائی ہے آج ہمیں تمہیں جان کر رشک آیا ہے کہ ہم ایک مضبوط لڑکی کہ روبرو ہیں۔۔۔عرصم نے کہتے ساتھ ہاتھ ہٹایا تھا جبکہ ہانم پہلی بار مسکرائی تھی کہ عرصم بھی اسے مسکراتے ہوئے دیکھتا مسکرا دیا تھا۔۔

"واہ کیا کہنے جناب یہاں دیکھنا گوارا نہیں وہاں مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔جنید ھاد کو تپانے کہ لئے بولا جس نے گھور کر اپنے بھائی کو دیکھا پھر ہانم کو۔۔۔۔

"میں منالوں گا۔۔۔ھاد خود سے کہتا گیٹ سے باہر نکل گیا تھا کہ ہانم نے چونک کر جاتے ہوئے ھاد کو دیکھا تھا۔۔

ہوٹل کہ روم میں اس وقت نیم اندھیرا تھا یاسمین حفصہ اور تیمور پر کمبل ٹھیک کرتی

اے سی کو کم کر کہ ڈریسنگ ٹیبل کہ سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔

جب واش روم کا دروازہ کھول کر عرصم اپنے گیلے بالوں کو تولئے سے خشک کرتا سنجیدگی سے اسے دیکھتا یاسمین کی جانب بڑھا تھا۔۔

"ہم نے بات کرلی ہے کل شام تک گیسٹ ہاؤس شفٹ ہو جائیں گے۔۔۔آپ سامان پیک رکھیے گا۔۔۔یاسمین سے کہتا وہ اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"مطلب ہم تسنیم کہ ولیمے تک روک رہے ہیں۔۔یاسمین نے مسکراتے ہوئے برش کو رکھتے پلٹ کر اسے دیکھا تھا جو اسے ضرورت سے زیادہ سنجیدہ لگا تھا۔۔

"ہمم۔۔۔ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔عرصم اسے کہتا یاسمین کہ قریب آیا تھا کہ عرصم کی قربت کا سوچتے ہی اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا عرصم بغور اسے دیکھ رہا تھا جو اس سے شرما رہی تھی۔عرصم نے نرمی سے اسے کمر سے تھام کر اپنے نزدیک کیا تھا کہ یاسمین نے تیز ہوتی دھڑکن سے عرصم کی آنکھوں میں جھانکا تھا اچانک ہی اسے ہانم یاد آئی تھی کیا کسی کی آنکھیں اس قدر کسی سے مشابہت بھی رکھتی ہیں۔۔۔

عرصم نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کو آہستہ سے ہٹایا تھا کہ یاسمین نے آنکھوں کو موند کر گہری سانس لی تھی

عرصم گہری نظروں سے اسے دیکھتا نرمی سے اسکے چہرے پر انگلیاں پھیرتا اچانک سے اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹا تھا کہ یاسمین پٹ سے آنکھیں کھول کر عرصم کو دیکھنے لگی۔۔

"آج جو ہوا ہمیں اچھا نہیں لگا۔۔آپ اب ہمارے نکاح میں ہیں آپ کہ نام کہ ساتھ ہمارا نام جڑ چکا ہے "عرصم داؤد "کا۔۔۔جتنی جلدی آپ اسے حفظ کر لیں گی زندگی جینا آسان ہو جائے گا۔۔۔۔آئندہ ہم اس شخص کا نام آپکی زبان سے نہ سنیں۔۔۔یاسمین عرصم۔۔۔۔۔عرصم نرمی سے اسے سمجھاتا ایک بار پھر اسے اپنے نزدیک کر چکا تھا جو اس باریک تک عرصم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ہماری قربت اتنی سستی نہیں ہے کہ ہماری باہوں میں ہونے کہ باوجود آپ کی سوچوں میں کوئی اور ہو۔۔ہم انتظار کریں گے تب تک جب تک ہم آپکی ان آنکھوں اور سوچوں پر حاوی نہیں ہو جاتے یاسمین۔۔۔۔ماضی میں جینے سے بہتر ہے آپ اپنے آج کو بھرپور طریقے سے جیئیں۔۔۔ہم نے اپنوں کو کھویا ہے وہ وقت بہت مشکل تھا ہمارے لیے۔۔۔ہم اپنے پاپا امی جان اور اپنی شہزادی سے بے پناہ محبت کرتے

ہیں۔۔ جس اذیت سے ہم گزر رہے تھے۔دو بار خود کو مارنے کا ارادہ بھی کر لیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا کہ خود کو مارنا حرام ہے۔۔۔ حرام موت مرنا فخر نہیں ذلت ہے دنیا و آخرت دونوں جہاں میں بس اللہ کہ ڈر سے ہم نے ایسا سوچنا بند کر دیا تھا اور پھر تعلیم کہ بعد اپنے پاپا اور نانا کہ کاروبار کو سمبھالنے لگے آپکو بتانے کا مقصد بس اتنا ہے، کیا ماں باپ سے زیادہ تکلیف دا بھی کچھ ہے دنیا میں۔۔۔آہ خیر رات کافی ہو گئی ہے میرا خیال ہے سو جانا چاہیے۔۔۔۔۔ عرصم مدھم آواز میں بات مکمل کرتا بستر کی جانب بڑھ گیا دونوں بچے درمیان میں سو رہے تھے عرصم حفصہ کہ برابر میں لیٹتا اسے دیکھنے لگا پھر کروٹ لے کر آنکھیں موند گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔

صحن میں چارپائی پر لیٹی وہ آسمان پر نظریں مرکوز کیے ہوئے سوچوں میں غرق تھی جب نورین اسے ڈھونڈھتی ہوئی وہاں آئی تھی۔۔چوکھٹ پر روک کر وہ اسے دیکھنے لگی پھر آہستگی سے مسکرا کر اسکی نظروں کہ تعاقب میں دیکھنے لگی۔۔

"ہانم آپی۔۔۔۔اندھیرے سے ڈر نہیں لگتا؟نورین کی آواز پر وہ چونکی تھی پھر اٹھ کر بیٹھتی وہ نورین کو دیکھ کر مسکرائی۔۔

"نہیں۔۔۔یہ تو قدرت ہے اللہ کی۔۔۔ہاں پر انسان کافی ہیں ڈرانے کہ لئے۔۔۔

"واقعی؟ مجھے تو لگتا ہے۔۔۔نورین نے حیرت سے اسے دیکھ کر کہتے ہانم کی جانب قدم بڑھائے پھر اسکے پاس بیٹھتی ہانم کی گود میں سر رکھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر ہانم کو دیکھنے لگی۔

"جھوٹ۔۔۔ہم نہیں مانتے۔۔۔اگر ڈرتی تو آج ہم یہاں نہیں ہوتے۔۔۔ہانم نے اسکی ناک کو ہلکے سے چھیڑتے ہوئے کہا کہ وہ مسکرا کر اٹھتی لاڈ سے ہانم کہ سینے سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں نیند نہیں آرہی۔۔۔

"کیا آپ کو آرہی ہے؟نورین نے سر اٹھا کر اس سے پوچھا۔۔

"نہیں۔۔۔ہانم کھوئے کھوئے انداز میں بولی کہ نورین اسے گہری نظروں سے دیکھتی مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"اب کہاں جارہی ہو؟

"میگی بنانے۔۔۔آپ کھائیں گی؟نورین کہ پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں ہم اب سونے جائیں گے تم بھی کھا کر سیدھا سونے جانا۔۔۔

"اہاں ٹھیک ہے۔۔۔ویسے ایک بات کہوں۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔ہانم نے اسے دیکھا جو شریر نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔

"ھاد بھائی مجھے اور عائشہ کو پسند آئے ہیں اور یقیناً وہ آپ کہ لئے ہی دوبارہ لاہور آئے ہونگے۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے انہوں نے ہماری حقیقت۔۔۔اچانک ہانم بولتے بولتے خاموش ہوئی تھی کچھ تھا جو اسے نہیں معلوم تھا۔۔۔۔نورین اسکے اچانک چپ ہونے پر گھبرائی تھی۔۔

اس سے قبل ہانم کوئی سوال کرتی نورین نے دونوں ہاتھوں سے کان پکڑ کر آنکھیں میچیں۔۔۔

"سوری سوری سوری ہانم آپی میرا کوئی قصور نہیں ہے وہ تو جب آپ ہسپتال میں تھیں تب ھاد بھائی کہ بہت زیادہ بہت ہی زیادہ اصرار پر میں کیا کرتی معصوم سی نورین کو سب بتانا ہی پڑا تھا۔۔۔سچی میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔آنکھوں کو سختی سے میچے وہ

جلدی جلدی بتا کر معافی مانگنے لگی جو آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"وہ سب پہلے سے جانتے تھے؟ ہانم خود سے کہتی اپنے ہاتھ کو چھونے لگی جہاں ھاد کا لمس اسے آج بھی محسوس ہوتا تھا۔۔۔

نورین کسی قسم کا ردِ عمل نہ پا کر آنکھیں کھول چکی تھی کہ سامنے ہی ہانم سر جھکا کر اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ہانم آپی پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔نورین کی آواز پر ہانم تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نورین کم از کم ہمیں تو بتا دیتی کہ تم نے انھیں سب بتا دیا تھا۔۔۔جانے وہ کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔ہانم کو اپنا ھاد کہ پیچھے گھر کہ دروازے تک جانا بار بار یاد آ رہا تھا۔۔

"کچھ غلط سوچنا ہوتا تو کب کا سوچ چکے تھے اب آپ سوچ کر کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔۔نورین اپنے قدموں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔

"ہم تمہیں چھوڑیں گے نہیں نورین۔۔۔ہانم نے اسکی بات سنتے ہی گھورتے ساتھ اسکی طرف قدم اٹھایا ہی تھا کہ نورین وہاں سے بھاگی تھی کہ ہانم نے بھی اسکے پیچھے دوڑ

لگا۔دی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔خالہ کیسی ہیں؟

"وعلیکم السلام میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں یاسمین اور بچے ٹھیک ہیں؟

"جی سب ٹھیک ہیں۔۔۔اچھا ہم آپ سے بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔عرصم ھاد اور جنید کو آتا دیکھ کر جلدی سے بات مکمل کرتا کال کاٹ چکا تھا۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔جنید قریب آتے ہوئے بولا وہ لوگ ایک ہی گیسٹ ہاؤس میں رہنے والے تھے۔۔۔

"ہاں تم دونوں چلو ہم یاسمین اور بچوں کو لے کر آتے ہیں۔۔۔عرصم انھیں کہتا وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا کہ جنید نے ھاد کو دیکھا جو کسی سوچ میں غرق تھا۔

"ھاد کیا ہو گیا ہے یار یہ تم مجنوؤں کی طرح کہاں کھوئے رہتے ہو۔۔۔جنید کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا کہ وہ چونک گیا تھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔

"بیٹا بھائی ہوں میں تمہارا رگ رگ سے واقف ہوں اگر یہ وقتی جذبات ہیں تو اپنے قدموں کو یہیں روک لو ورنہ بعد میں اگر اسے تمہاری ضرورت پڑی اور تم ہی اسے میسر نہ ہوئے تو اس دلال میں اور تم میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔۔۔ھاد کہ ٹالنے والے انداز میں جنید اسے سمجھاتے ہوئے کندھا تھپتھپا کر آگے بڑھ گیا کہ ھاد نے گہری سانس لیتے آنکھوں کو موندا ہی تھا کہ چھم سے وہی چہرہ وہی آنکھیں جو اسکے زخم کو دیکھ کر زار و قطار رو رہی تھی ھاد نے بے بسی سے آنکھیں کھولیں تو خود کو کوریڈور میں تنہا پایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اقصیٰ بیگم موبائل رکھ کر مسکراتی ہوئیں جیسے ہی کچن کی طرف بڑھنے لگیں حال میں صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھے شخص کو دیکھ کر انہوں سے نفرت سے اسے دیکھا تھا جو انہیں دیکھتے ہی کمینگی سے مسکراتا اٹھ کر اقصیٰ بیگم کہ نزدیک آتا انکے گلے لگا تھا۔۔۔

"کیسی ہو خالہ۔۔۔فہد مسکرا کر پوچھنے لگا جنہوں نے پہلو میں گرے ہاتھوں کو اسکے گرد باندھا تھا۔۔چند لمحہ پہلے جہاں نفرت جھلک رہی تھی وہیں آنکھوں میں چمک لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔

"فہد میری جان تمہاری خالہ نے تمہیں بہت مس کیا ہے۔۔۔۔اقصیٰ بیگم الگ ہوتے ہوئے بولَ ِیں کہ فہد انہیں دیکھتے ہی زور سے ہنستا لاڈ سے انکے گال پر بوسہ دینے لگا۔

گیسٹ ہاؤس میں سامان رکھ کر ھاد نے نورین کو میسج کرنے کہ لئے جیسے ہی موبائل کا لاک کھولا انجانے نمبر سے آئے میسج کو دیکھ کر جیسے ہی کھولا ھاد کہ لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ رینگی

"السلام علیکم۔۔۔ہم ہانم ہیں یہ ہمارا نمبر ہے۔۔

نورین نے میسج لکھ کر سینڈ کرتے شرارت سے ہانم کو دیکھ کر موبائل اس کہ حوالے کیا جو ھاد کہ نمبر سیو کرنے والی بات پر نئے موبائل کہ لیے اس نے اپنے پیسوں کو زبردستی امجد صاحب کو دے کر منگوایا تھا۔۔۔ہانم کو کال سننے اور کرنے تک ہی موبائل استعمال کرنا آتا تھا تبھی اس نے نورین کو رازدار بنا کر ھاد کو میسج کروایا تھا .

"وعلیکم السلام۔۔۔۔میں ھاد ہوں یہ میرا نمبر ہے۔۔ مسکراہٹ ضبط کرتے اس نے

اسی کہ انداز میں ہانم کو جواب لکھ کر بھیجتے موبائل کو اپنے دل کہ مقام پر رکھا تھا۔۔۔

۔۔۔۔

"تم جب تک فریش ہو جاؤ میں تب تک تمھارے لئے کھانا لگواتی ہوں۔۔

"اوکے۔۔۔اقصیٰ بیگم سے کہتا وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔فہد کہ جاتے ہی اقصیٰ بیگم نے کچن کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔

اقصیٰ بیگم کچن میں داخل ہوئیں جہاں پہلے ہی ملازمہ کھڑی برتن دھو رہی تھی۔

"شازیہ تمہیں چھٹی چاہیے تھی نہ۔۔۔اقصیٰ بیگم کی آواز پر اس نے پلٹ کر انھیں دیکھا تو خوشی سے سر ہلانے لگی۔۔

"ٹھیک ہے پھر ایک ہفتے تک میں یہ سب خود کر لوں گی تم جاؤ پہلے ہی پانچوا مہینہ چل رہا ہے تمہارا۔۔۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔شکریہ بہت بہت۔۔۔جلدی سے دوپٹہ اٹھا کر سر پر اوڑھتی اللہ حافظ کر کہ وہ کچن سے نکل گئی تھی پہلے ہی وہ آدھے سے زیادہ کام نبٹا چکی تھی۔۔

اقصیٰ بیگم گہری سانس لیتیں کچن کہ دروازے کو ایک نظر دیکھتیں دیوار پر ہر سائز کی

چھریوں کو دیکھتیں سب سے بڑے سائز کہ چھرے کو اتار کر چوکنا سی ارد گرد دیکھتیں چھرے کو اپنے دوپٹے میں چھپا کر جلدی جلدی کھانا گرم کرنے لگیں۔۔۔۔

"تم۔۔۔اب یہاں کیا کرنے آئے ہو؟اقصیٰ بیگم رات کہ وقت اپنے کمرے میں اسے دیکھ کر سختی سے بولیں جو مزے سے بستر پر پھیل کر لیٹا تھا..

"ملنے آیا ہوں تم سے خالہ۔۔۔فہد کمینگی سے کہتا اٹھ کر اقصیٰ بیگم کہ سامنے آکر روکا تھا۔۔

"میں تمہاری خالہ نہیں ہوں سمجھے میں صرف دانی اور داؤد کی خالہ ہوں بہتر ہے مجھ سے رشتہ جوڑنے کی کوشش مت کرو۔۔۔اقصیٰ بیگم نے ترش لہجے میں اسے کہا تھا جب فہد تلخی سے مسکرا کر ایک قدم اور آگے بڑھا۔۔

"دانی بہن تھی میری۔۔۔سگی سوتیلی نہ سہی لیکن ہم بچپن سے ساتھ تھے۔۔

"کون سا بھائی ہاں تو ایک زانی ہے۔۔۔زانی۔..ارے جس کہ ماں باپ نے تجھے اپنی اولاد کی طرح رکھا جس کی بیٹی نے تجھے اپنے سگے بھائیوں کی طرح سمجھا اسی کی عزت کہ ساتھ کھیل گیا انہیں ہی برباد کر دیا۔۔۔اقصیٰ بیگم نے نفرت سے اسے دیکھتے

ہوئے کہا جو غصّے سے کانپنے لگا تھا۔۔

"تیری بک بک سننے نہیں آیا ہوں میں یہاں تیرے لئے آفر ہے قبول کرے گی تو فائدے میں رہے گی ورنہ میں یہاں اور وقاص وہاں تیری بیٹی کہ پاس آگے تو سمجھدار ہے۔۔۔فہد کی بات پر اقصیٰ بیگم سرتاپیر لرز گئی تھیں۔۔

فہد صاف انکے چہرے پر خوف کو دیکھ سکتا تھا۔۔

اقصیٰ بیگم دانی کی ماں عروسہ بیگم کی کزن تھیں جن کہ والدین کی وفات کہ بعد وہ تنہا اپنی دادی کہ ساتھ رہتی تھیں۔۔۔عروسہ بیگم اقصیٰ بیگم سے گیارہ سال بڑی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی کی دیکھا دیکھی داؤد بھی انھیں خالہ کہتا تھا جبکہ چھوٹی سی عمر میں عرصم نے بھی سب کو انھیں خالہ کہتے سنتا تو خود بھی خالہ کہتا۔۔۔یوں آج بھی وہ انھیں دادی کی بجائے خالہ کہتا تھا۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ارے خالہ میں بہت کچھ کر سکتا ہوں اتنا کچھ ہونے کہ باوجود بھی یہ سوال

کافی مضحکہ خیز ہے۔۔۔

"میں سب کو بتادوں گی۔۔۔۔اقصیٰ بیگم کا کہنا تھا کہ فہد انھیں بالوں سے جکڑ کر بستر پر گراتا گلہ دبانے لگا۔۔اقصیٰ بیگم بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھیں۔

"تجھے عزت راس نہیں ہے ہاں یہاں میں تیرے ساتھ ڈیل کرنے آیا تھا اور تو۔۔۔فہد غصّے سے کہتا گرفت اور مظبوط کرنے لگا کے اقصیٰ بیگم بولنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔

"ٹ ٹھ۔۔۔ٹھیک۔۔

"کیا کہا ٹھیک ہے۔۔۔مطلب ہاں۔۔۔فہد جھک کر اپنا کان انکے منہ کہ نزدیک کر کہ کہتا مسکرا کر انکی گردن چھوڑ چکا تھا جو زار و قطار روتی گلہ پکڑے بری طرح کھانس رہی تھیں۔۔

جبکہ فہد گندی نظروں سے انکے وجود کو دیکھ رہا تھا یکدم چہرے پر مکرو مسکراہٹ نے اسکے چہرے کا احطہ کیا تھا(

وہ جو سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھیں کسی کہ یکدم انھیں اپنے حصار میں لینے پر وہ بری

طرح چونکی تھی تیزی سے آنکھیں صاف کرتیں اسی کی باہوں میں گھومی تھیں چند لمحے پہلے جہاں اذیتوں کا جہاں آباد تھا وہاں سوائے مسکراہٹ کہ کچھ نا تھا۔۔

"کھانے کو چھوڑو میری جان۔۔ چلو میرے ساتھ تمہیں خوشخبری دینی ہے۔۔۔ فہد انھیں لے کر کچن سے نکل کر کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔

)میری بیٹی کو کچھ مت کرنا وہ بہت چھوٹی ہے میں وعدہ کرتی ہوں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔ گڑگڑا کر کہتیں وہ اسکے پیروں میں گر گئیں۔۔۔

"تو ٹھیک ہے کل سے نیوز والے انٹرویو کہ لئے آسکتے ہیں انکے سامنے اگر کوئی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اگلے ہی دن تیری بیٹی کی فلم بنا کر ایک ہی رات میں مشہور کروادوں گا۔۔۔ سنگین لہجے میں کہتا وہ انھیں اپنے پیروں سے اٹھا کر کندھے سے ڈوپٹہ کھینچ چکا تھا(

شام کا وقت تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے اسکی طبیعت پر کافی اچھا اثر ڈالا تھا کہ اپنا گٹار جسے وہ ہمیشہ ساتھ ہی رکھتا تھا لان میں گھاس پر بیٹھا آہستہ آہستہ بجانے لگا۔۔

"اہم اہم کیا بات ہے آج ھاد صاحب کا موڈ بہت اچھا ہے۔۔ جنید عرصم کہ ساتھ وہیں آتے ہوئے بولا جبکہ یاسمین بھی حفصہ اور تیمور کہ ساتھ انکے پیچھے ہی تھی۔۔

جنید کی بات پر ھاد نے چونک کر سر اٹھایا پھر مسکرا کر دوبارہ گٹار بجانے کہ ساتھ گنگنانے لگا ھاد کی آواز اور انداز پر ہی کتنی لڑکیاں اس پر دل ہار بیٹھی تھی جبکہ اسکا دل صرف ایک لڑکی کہ کے دھڑکا تھا اور وہ تھی "ہانم داؤد"

") کیسی ہیں آپ؟ ھاد کہ میسج کو بغور دیکھتی وہ روہانسی ہوئی تھی بھلا اب یہ کیا لکھا تھا۔۔ہانم نے اٹھ کر کمرے سے جھانک کر لاؤنج میں دیکھا لیکن وہاں بھی کوئی موجود نہیں تھا۔۔ہانم تیزی سے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھی جہاں عائشہ کھڑی کوئی نئی ڈش بنانے کہ لئے یوٹیوب پر ویڈیو دیکھنے میں مگن تھی کہ ہانم لب کچلتی دوبارہ کمرے کی طرف چل دی تھی۔۔

بیڈ پر افسردگی سے بیٹھتے اس نے دوبارہ میسج کھولا تھا۔۔

"K...ka matlb ka...kais.kais....

افففف اللہ کتنی جاہل ہیں ہم۔۔۔یہ تو بچے تک کو آتا ہو گا۔۔۔کیا کریں ہم وہ انتظار کر

رہے ہوں گے۔۔۔ہانم جھنجھلا کر خود کو کوستی ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی تھی جب اچانک ہی موبائل پر رنگنگ ہونے لگی۔۔۔۔ہانم نے تیزی سے آنسوں پونچھتے سکرین کو دیکھا جہاں "ھاد کالنگ" چمک رہا تھا۔۔

اس سے قبل کال کٹ جاتی ہانم نے لب کچلتے جلدی سے موبائل کان سے لگالیا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ھاد کی آواز پر ہانم کی نظریں حیا سے جھکیں۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔

"آپ نے میسج کا جواب نہیں دیا تو سوچا فون کر کہ ہی پوچھ لوں۔۔ھاد مسکراتے ہوئے اسے بولا کہ کچھ ہی لمحوں میں دوسری طرف سے سوں سوں کی آواز پر گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ہانم۔۔۔کیا ہوا۔۔آپ رو رہی ہیں۔۔۔۔ھاد بے چین ہو گیا تھا جبکہ ہانم کی سوں سوں میں شدت آئی تھی۔۔

"میں۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔نہیں کک کسی نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔ھاد کہ کہتے ہی ہانم بمشکل خود پر

ضبط کرتے ہوئے بولی کہ ھاد سے کوئی بعید نہیں تھا جو کراچی سے اسکے لئے لاہور آسکتا تھا اسکے لئے بیس منٹ کا راستہ تہہ کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

ہانم کی بات پر اسے ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔

"ہانم پلیز تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔۔ھاد لمحوں میں آپ سے تم تک آیا تھا کہ ہانم کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوں چمکنے لگے تھے کتنا اپنا اپنا سا لگا تھا وہ اسے اس وقت کہ ہانم جو بتاتے ہوئے شرمندگی محسوس کر رہی تھی بے ساختہ روتے ہوئے بتا گئی جبکہ ھاد بے یقینی سے اسکی بات پر غور کرتا رہا۔۔مطلب وہ اتنی دیر سے اس لئے رو رہی تھی کہ اسے میسج پڑھنا نہیں آتا۔۔

"قسم سے ہانم تم پاگل ہو۔۔۔اتنی سی بات کہ لئے تم کب سے خود کو اذیت دے رہی ہو۔۔۔ھاد کو بیک وقت ہنسی اور ٹوٹ کر اس پر پیار آیا تھا۔۔

ہانم نے اسکی بات پر اپنے لب کچل ڈالے۔۔۔

"آپ پلیز یہ بات کسی کو مت بتایئے گا۔۔۔

"نہیں بتا رہا۔۔۔ھاد اسکی بات پر مسکراتے ہوئے نرمی سے بولا ہی تھا کہ اچانک اسے

ہانم کا میسج یاد آیا۔۔

"ہانم اس سے پہلے کس نے میسج کیا تھا؟

"جی وہ۔۔۔وہ نورین نے کیا تھا۔۔لیکن۔۔۔

"لیکن وہ ابھی پاس نہیں ہے؟ ہے نا؟ ھاد نے یکدم اسکی بات اچکی تھی کہ ہانم گھبراہٹ میں کمرے میں ہی ٹہلنے لگی۔

"ہمیں نہیں آتا یہ سب۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں سیکھادوں گا۔۔۔۔تب تک ہم ایسے بات کر سکتے ہیں۔۔۔ھاد نے مسکرا کر اسے کہا جو سوچ میں پڑھ گئی تھی۔

"ہم بس آپ کو نمبر دے رہے تھے۔۔۔۔۔ہانم کہ افسردگی سے کہنے پر ھاد کی مسکراہٹ سمٹی۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی بھی بات ہو تم مجھے کال کر سکتی ہو۔۔۔۔

"ہم رکھتے ہیں اب۔۔ہانم نظریں جھکا کر بولی تھی کہ دوسری طرف ھاد ایک بار پھر مسکرایا تھا۔۔

"اپنا خیال رکھنا پیاری لڑکی۔۔۔۔۔۔

"اللّٰہ حافظ۔۔۔ھاد کی گھمبیر آواز پر ہانم اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے شرما کر کہتے موبائل جلدی سے اپنے سینے پر رکھتے مسکرائی دوسری طرف ھاد نے موبائل کان سے ہٹاتے ہی لبوں سے لگایا تھا (

"ھاد۔۔۔عرصم کی آواز پر وہ جو سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا چونک کر ہوش میں آتا انھیں دیکھنے لگا۔۔۔

"ھاد چاچو ہمیں اور ماما کو گانا سننا ہے۔۔۔حفصہ نے ھاد کو دیکھ کر کہا جس نے یاسمین کو کی طرف دیکھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ھاد نے یاسمین کو دیکھا۔۔۔

"ہاں میں بھی سننا چاہوں گی ھاد۔۔۔یاسمین جھینپی جھینپی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ضرور بھابھی۔۔۔ھاد سنجیدگی سے کہتے ساتھ گٹار بجانے لگا۔۔۔

یاسمین کو شدّت سے احساس ہوا تھا کہ عرصم ہی نہیں تھا جسے اس کا رویہ پسند نہیں آیا تھا بلکہ وہاں سب ہی اس سے نالاں تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ سر میں اٹھتی تکلیف کہ باعث کھلی تھی۔۔۔

ہاتھ کو سر کہ پیچھے رکھتے وہ کراہ کر اٹھ کر بیٹھی ہی تھی جب نظر اپنے برابر میں موجود سوئے ہوئے عارب پر گئی تھی۔۔۔

")یہ لو۔۔۔عارب پایوڈین اور روئی شانزا کہ سامنے رکھتا خود گرنے کہ انداز میں شانزا کہ نزدیک بیٹھا اسے دیکھنے لگا جو ہاتھ سے چھو کر زخم کا انداز کر رہی تھی کہ یکدم عارب نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

"رہنے دو تم۔۔۔میں کر دیتا ہوں۔۔۔۔اس سے قبل وہ منّت کرتی کہ اسکا ہاتھ چھوڑے عارب کی بات سن کر تشکر سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"خون روک گیا ہے۔۔۔کل پھر سے یہ لگا لینا زیادہ گہرا زخم نہیں ہے۔۔عارب اسے بولتا اٹھ کر باتھروم کی طرف بڑھنے لگا جب شانزا نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

"تھینک یو۔۔۔۔تم یہاں پہلے شخص ہو جس نے زخم دینے کی بجائے مرہم رکھا ہے۔۔شانزا اسے دیکھتے ہوے کہہ رہی تھی جس نے اپنے لبوں کو بھینچ لیا تھا۔۔

"یہ مرہم بھی میں نے اپنے ہی مفاد کہ لئے رکھا ہے۔۔۔۔

"ہمم۔۔شانزا بس اسے دیکھتی رہ گئی جو اپنا ہاتھ کھینچ کر آگے بڑھ کر باتھروم میں گھس گیا تھا۔۔۔

"تم سے کچھ پوچھ سکتی ہوں۔۔۔۔شانزا اسکے واپس آنے پر اٹھ کر سہارے سے کھڑی ہوئی تھی کہ گرنے سے اسکا پیر بھی مڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عارب اسکی بات سن کر شانزا کو اپنے نزدیک کرتا بغور اسکی آنکھوں میں دیکھتے لگا۔۔

"ساجد فہد احتشام "عارب نے اسکی بات پر کہا تھا کہ شانزا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"مطلب؟

"کیا تم ابھی تک ناواقف ہو اس شخص کہ نام سے جس کہ ساتھ پانچ دن سے وقت گزار رہی ہو؟عارب نے تعجب کا اظہار کیا جبکہ شانزا نے اسکی بات سن کر اذیت سے

آنکھوں کو موند کر کھولا تھا۔۔

"درندہ اپنی درندگی اور بدکار، زانی شخص زناکاری سے توبہ کرنے کہ لیے اللہ کہ سامنے ہاتھ ہی اٹھائے گا نا تو اسے نظر آئے گا کہ اسکے ہاتھ، اسکا وجود کتنا غلیظ اور بدبودار ہو چکا ہے جس شخص کو ہاتھ اٹھانے تک کی توفیق نہیں تمہیں لگتا ہے میں اس جیسے شخص کہ بارے میں جاننا چاہوں گی۔۔۔۔۔۔شانزا کی بات پر عارب اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟ روک کیوں گئے کرو جو کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی سمجھی اگر خود اتنی ہی تم نیک ہوتی تو کبھی اپنے یار کہ ساتھ بھاگتی نہیں، اب جو تمھارے ساتھ ہو رہا ہے ان سب کا قصور یہ آنکھیں ہیں۔۔۔یہ آنکھیں۔۔۔وہی رنگ ویسی ہی بڑی بڑی گرے رنگ کی آنکھیں "ہانم داؤد" کی آنکھیں، جس کہ پیچھے ساجد بھوکے بھیڑیے کی طرح پڑا ہے۔۔۔۔۔۔عارب آگ بگولہ ہوتا شانزا کا جبڑا دبوچ کر اسے گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولے جا رہا تھا جو بے خوف اسکی آنکھوں میں دیکھتی گنگ رہ گئی تھی۔۔

"سوچو اس جیسی آنکھوں والی کا جب وہ یہ حال کر سکتا ہے تو ہانم داؤد کا کیا حشر کرے

گا۔۔ہونہہ۔۔شکر مناؤ کہ تمہیں اس نے زندہ بھی چھوڑ دیا ہے۔۔۔عارب ہنکار بھرتا بستر کی جانب بڑھ گیا تھا(

"آہ! ہانم داؤد۔۔۔شانزا سر جھٹک کر ایک نظر دوبارہ عارب کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"ایک خوشخبری ہے میرے پاس تمھارے لئے۔۔۔فہد دونوں ہاتھ اقصیٰ بیگم کہ کندھے پر رکھتے ہوئے بولا۔۔

"کیا؟اقصیٰ بیگم نے کرخت لہجے میں پوچھا؟فہد انکا لہجہ اور آنکھوں میں اپنے لئے نفرت محسوس کرتا زور سے ہنسا تھا اسی طرح جیسے پہلے ہنستا تھا

"اپنا موڈ ٹھیک کریں خالہ جان پھر ہی بتانے میں مزہ آئے گا۔۔۔

"ٹھیک ہے مت بتاؤ پھر۔۔۔کیونکہ تمہیں دیکھتے ہی اس نفرت میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔۔اقصیٰ بیگم اسکے ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہٹی تھیں کہ وہ ایک بار پھر مکرو قہقہے لگانے لگا تھا۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔فہد قہقہے لگاتا اقصیٰ بیگم کہ مقابل آ کر رو کا تھا

"اور اگر بات عرصم کی شہزادی بہن ہانم داؤد اور میری حسین بھانجی کی ہو تو کیا تب بھی نہیں؟ فہد کی بات پر اقصیٰ بیگم نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔۔

"ہ ہانم۔۔۔۔

"ہاں ہانم۔داؤد اور دانی کی بیٹی۔۔۔۔فہد نے مزے سے نام دوہرایا۔۔

"ہانم میری بچی۔۔۔۔فہدہ ہانم کہاں ہے؟ کہاں ہے ہانم۔بتاؤ داؤد کی بیٹی کہاں، کہاں ہے۔۔۔۔اقصیٰ بیگم نے یکدم ہی اسکا گریبان جکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تھا کہ فہد نے زور سے انہیں پیچھے دکھیلا تھا۔۔۔

"تمیز سے رہو خالہ دوبارہ ہاتھ اٹھا تو کاٹ دوں گا اور سب ڈھونڈھتے رہ جائیں گے۔۔۔۔فہد نے غصّے سے گھورتے ہوئے انھیں دھمکی دی کہ اقصیٰ بیگم نے گہری گہری سانس لیتے اپنے غصّے کو ضبط کیا تھا۔۔

"پلیز فہد ہانم سے ایک بار ملوادو۔۔۔۔اقصیٰ بیگم نے بے بسی کی انتہا پر جا کر اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر منّت بھرے انداز میں کہا

"ہائے ایسے ہاتھ تو مت جوڑ خالہ۔۔۔۔میں بتاتا ہوں نا کہاں ہے۔۔فہد اداکاری کرتے ہوئے بول کر مسکرانے لگا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہم انتظار کریں گے آپ سب کا۔۔اوکے اوکے۔۔۔اللہّ حافظ۔۔۔۔تسنیم بالکنی میں کھڑی یاسمین سے فون پر کل کی دعوت دے رہی تھی۔۔۔

جب احان مسکراہٹ دباتے ہوئے وہاں آتا تسنیم کو اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

"احان چھوڑیں مجھے ابھی نادیہ آنٹی سے بات کرنی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں تو کرو نہ میں نے منع کیا ہے۔۔۔احان پیچھے ہٹتا تسنیم کو کندھوں سے تھام کر کمرے میں جاتے ہوئے بولا جو اسے گھورنے کہ باوجود مسکرائی تھی کہ احان اسے مسکراتے دیکھ کر تسنیم کہ ہاتھ سے موبائل لے کر اسے اپنے نزدیک کر چکا تھا۔۔۔۔

"مجھے کچھ کہنا ہے تم سے کل کہہ ہی نہیں سکا تھا۔۔

"کیا؟دونوں یک ٹک ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے جب احان نے اسکے لبوں کو نظروں کی قید میں لیتے ہوئے کہا۔

"آج مجھے اپنی قسمت پر رشک آرہا ہے کہ اللہ نے میرے نصیب میں تم جیسی عورت لکھی۔۔۔ تسنیم حقیقت کو قبول کرنا بہت ہمت کی بات ہے جو ہر کسی کہ بس کی بات نہیں ہے سب جاننے کہ باوجود تم نے ہانم کا جس طرح ساتھ دیا اسکے لئے تھینک یو سو مچ کہ تم نے سچائی کا ساتھ دیا اور آج شاید محبت تم سے شدّت اختیار کر گئی ہے۔۔۔۔۔احان فخر سے اسے دیکھتے ہوئے کہتا تسنیم کی پیشانی پر لب رکھ چکا تھا کہ تسنیم نے مسکرا کر اسکے سینے پر سر رکھا تھا۔۔احان نے مسکرا کر اپنی گرفت مظبوط کی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"I love you Ahan....

"I love you too Ahan ki jaan...

۔۔۔۔۔۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا وہ سامنے زمین پر بکھری حالت میں بیٹھی اقصیٰ بیگم کو دیکھ کر آنکھوں میں فاتحانہ چمک لیے انہیں دیکھ رہا تھا جبکہ اقصیٰ بیگم دنگ سی بیٹھی تھیں

۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

گاڑی کہ روکتے ہی 10 اور 12 سالہ ہانم اور انیلا کو لیۓ وہ دو ہٹے کٹے آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے تھے جہاں اپنے تخت پر بیٹھی حرابائی چست اور آگے اور پیچھے سے گہرے گلے کہ لہنگے میں ملبوس میک اپ سے لتھڑے چہرے، کھلے بالوں میں فہد کہ نزدیک تر بیٹھی باتوں کہ ساتھ اسکی شرٹ کہ بٹن کے ساتھ کھیل رہی تھی جب انھیں آتے دیکھ کر دونِوں چونکے۔۔

فہد کی نظریں ہانم پر جیسے جم سی گئی تھیں یکدم ہی اسے حرابائی زہر لگی تھی۔۔

جبکہ دونوں بچیاں ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے خوفزدہ ہو رہی تھیں۔۔

فہد اٹھ کر قدم قدم چلتا ہانم کہ سامنے آکر روکا۔۔۔جو خوف سے کانپتی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"قیامت ہے یہ تو۔۔۔۔فہد سرگوشی میں کہتے ہی ہانم کا بازو سختی سے جکڑ کر کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔۔

"نہیں چھوڑیں ہمیں۔۔۔چھوڑ دیں ہمیں۔۔انیلا بچاؤ۔۔۔اللہ ہمیں

بچائیں۔۔۔۔ چھوڑیں ہمیں۔۔۔۔۔،ہانم خوف سے چیختی خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی زارو قطار رونے لگی تھی انیلا بھی اسکے پیچھے بھاگی ہی تھی کہ آدمی نے انیلا کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔۔

فہد نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ہانم کی نازک گردن جکڑ کر چہرے پر جھکا تھا۔۔ہانم کا وجود بری طرح لرز رہا تھا کہ فہد نے اسے اٹھا کر زور سے بستر پر اچھالا تھا دس سالہ ہانم کہ لبوں کہ کنارے سے خون کی لکیر بہتی ہوئی سفید بے داغ گردن تک جانے لگی

اس سے قبل وہ دروازہ لاک کرتا حرا بائی تیزی سے اندر داخل ہوئی۔۔

"کیا کر رہا ہے فہد۔۔۔۔ سونے کی چڑیا اپنے ہی ہاتھوں برباد کرنے چلا ہے۔۔۔۔۔

"کہنا کیا چاہتی ہے؟

"یہی کہ ابھی اسے جوان ہونے دے حسین ہے سہی دام پر بک سکتی ہے۔۔۔ حرا بائی اسے سمجھاتی ہوئی فہد کہ نزدیک آئی تھی جبکہ ہانم خوف سے زرد پڑھتی سمٹ کر بیٹھی بار بار اپنے دوپٹے سے لبوں کو رگڑتی جا رہی تھی یکدم ہی اسے ابکائی آئی تھی کہ اس

نے وہیں الٹی کر دی تھی..

جبکہ حرا بائی جو اسے سمجھا رہی تھی چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

"ٹھیک ہے لیکن اس کہ جوان ہوتے ہی سب سے پہلا گاہک میں ہونگا یاد رکھنا تب تک اسے قابو کرو۔۔۔ حرا بائی اسکی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔

فہد کہتے ہی کمرے سے نکل گیا تھا کہ حرا بائی نے ہانم کو دیکھ کر نفرت سے ہنکار بھرا۔۔

"ہونہہ! میرے ساتھ اس چھوٹی سی لڑکی کا کیا مقابلہ فہد۔۔۔اسکے جوان ہوتے ہی اچھی خاصی رقم میں بیچے گی یہ حرا بائی اور تجھے خبر بھی نہیں ہونے دے گی۔۔۔ غصّہ سے بڑبڑاتی اس نے چمڑے کی بیلٹ منگوائی تھی وہ جس کی رو رو کر ہچکی بندھ گئ تھی حرا بائی کہ قریب انے پر بستر سے اتر کر بھاگنے لگی کہ حرا بائی نے تیزی سے اسکی کمر پر بیلٹ ماری تھی کہ ہانم کی دل خراش چیخ سے پورا کمرہ گونج اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

حرا بائی اچھے سے دل کی بھڑاس نکال کر کمرے سے نکل گئ تھی جبکہ ہانم زمین پر غنودگی میں گری تھی پشت سے جابجا قمیض پر خون کہ دھبے تھے کانپتا وجود اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ شدید تکلیف سے دوچار رونے میں مشغول تھی ایک گھنٹہ ہونے کو آیا

تھا لیکن ہانم تکلیف کہ باعث وہیں روتے روتے سو گئی تھی آنکھ تو جب کھلی جب ایک عورت نے بے دردی سے لا کر انیلا کو بستر پر پھینکا تھا پھر ایک نظر اسے دیکھ کر ہانم کی پسلی پر زوردار لات ماری۔۔

"اٹھ جا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔اتنی جلدی نہیں مرے گی۔۔۔عورت تلخی سے کہتی اسکے پاس بیٹھ کر جیسے ہی ہانم کہ بالوں کو آگے سے مٹھی میں بھرتے سر کو اونچا کیا چند لمحوں کہ لیے مبہوت رو گئی تھی۔۔۔ہانم جو اسکی حرکت پر جاگ چکی تھی آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی کہ اس عورت نے جھک کر اسکی تھوڑی کو چوما تھا۔۔۔

"بہت ہی پیاری ہے تو۔۔۔۔

"نن۔۔۔۔۔نہیں۔۔ہانم اسکی حرکت پر خوفزدہ ہوئی کہ عورت زور سے ہنسی۔۔

"ہاہاہا۔۔ارے پگلی ڈر مت بس پیار آ گیا تھا اس پری پر۔۔چل اٹھ جا میں کپڑے لاتی ہوں دوسرے۔۔عورت ہنس کر کہتی اٹھ کر کمرے سے نکل گئی تھی کہ ہانم درد کہ مارے آواز کہ ساتھ رونے لگی حب اپنی آواز میں ایک اور آواز پر ہانم نے بستر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"انیلا۔۔۔انیلا ہماری بہن۔۔۔ہانم اپنی تکلیف بھلائے تیزی سے اٹھ کر انیلا کہ پاس گئی تھی جس کہ چہرے پر نیل لبوں اور ناک سے خون بہہ رہا تھا ہانم کی چیخیں، دھاڑیں مار کر رونا کمرے سے باہر تک جا رہا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف فہد گیلے بالوں میں انگلیاں چلاتا مسکرا کر حرا بائی کو دیکھ رہا تھا جو اسے غصّے سے گھور رہی تھی۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہے اسکے جوان ہونے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔۔فہد شیطانیت سے کہتا خود پر پرفیوم چھڑکتا جانے کہ لئے کمرے سے نکل گیا۔۔حرا بائی نے گردن موڑ کر زمین پر دیکھا جہاں چھوٹی چھوٹی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر بکھری ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

"کتنا ظالم ہے تو، کتنا ظالم ہے۔۔۔۔۔اقصیٰ بیگم نے نفرت سے اسے کہا جو مسکرا کر انکے سامنے آکر بیٹھا تھا۔۔

"یہ تو کچھ نہیں ہے خالہ۔۔۔ظلم تو اب شروع ہو گا جب میرا بیٹا "ساجد فہد احتشام"

اس ہانم بائی کو میرے پاس لائے گا۔۔۔فہد کہ انکشاف پر اقصیٰ بیگم کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"نورین پلیز ہمیں کچھ بتاؤ ہم کیا پہنیں کل کی دعوت میں؟ہانم پریشانی سے نورین کہ پاس آکر بولی جو عائشہ کی کلینسنگ کر رہی تھی ہانم کی بات پر دونوں نے شرارت سے اسے دیکھا جو انکے دیکھنے پر گڑ بڑا گئی تھی۔

"ہانم آپی آپ کچھ بھی پہن لیں ھاد بھائی کو پھر بھی اچھی ہی لگیں گی۔۔

"بے شرم ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ہانم اسکی بات پر شرمائی تھی کہ دونوں ہنسنے لگیں۔۔۔

ہانم دونوں کو خفگی سے دیکھتی کمرے سے نکل گئی۔۔

"نورین۔جلدی سے ھاد کو میسج کرو۔۔۔عائشہ شرارت سے نورین سے بولی تھی۔۔

دوسری طرف ھاد جو مارکیٹ آیا ہوا تھا موبائل کی بپ پر چونکا۔۔۔

جیب سے موبائل نکال کر جیسے ہی نورین کا میسج پڑھا بے ساختہ مسکرا دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہانم کمرے میں آتے ہی سینے پر ہاتھ رکھ کر مسکرائے جا رہی تھی جب نورین کی بات سماعتوں میں پڑھتے ہی وہ آئینے کہ سامنے جا کھڑی ہوئی تھی خود کو بغور دیکھتے ایک بار پھر وہ شرمائی تھی کہ یکدم اسکا موبائل بجا تھا۔۔۔

"ھاد کالنگ" پر مسکراتے ہوئے ہانم نے کال اٹھا کر موبائل کان سے لگایا تھا۔۔

"میرے بارے میں سوچ رہی تھی؟ ھاد کی آواز اور سوال پر ہانم کی نظریں جھکی تھی۔۔

"ہاں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں۔۔۔نن نہیں ہمارا مطلب ہم کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھیں۔۔۔ہانم کہ گڑبڑانے پر ھاد ہنسا تھا۔۔۔

"بیوقوف۔۔۔۔۔آہستہ سے خود کو کہتے ہانم نے اپنے ہی سر پر چپت لگائی تھی۔۔

"آپ نے فون کیوں کیا تھا؟ ہانم نے جلدی سے بات بدلی تھی۔۔

"دراصل میں شاپنگ کرنے آیا تھا اب مجھے سمجھ نہیں آ رہا کل دعوت میں پہننے کہ لئے

کیا لوں۔۔۔۔

"وہ تو ہمیں بھی۔۔۔۔ہانم کہتے کہتے یکدم رکی تھی کہ ھاد کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ یہی تو چاہتا تھا کہ اپنی پریشانی وہ اس سے بانٹے۔۔۔

"ہمیں بھی کیا؟

"نہیں کچھ نہیں وہ تو ایسے ہی منہ سے نکل گیا۔۔

"ہانم جو باتیں آپکے دل و دماغ میں ہوں وہ یونہی جانے انجانے میں آپکے منہ سے نکل جایا کرتی ہیں اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ ھاد نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا کہ ہانم نے گہری سانس لے کر اپنا مسئلہ بیان کیا تھا۔

"یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے ایسا کرو تم تینوں تیار ہو جاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔ھاد اسے ہدایت دیتا مال سے پارکنگ ایریا کی جانب آیا تھا۔۔

"پپ پر کس لئے اور انکل آنٹی ہمیں کبھی اجازت نہیں دینگے۔۔۔ہانم اچانک ہی بوکھلا گئی تھی جبکہ ھاد اسکی بات ان سنی کرتا کال کاٹ کر نورین کو کال کرنے لگا تاکہ امجد صاحب سے خود اجازت لے سکے۔۔۔

"عرصم یہ کیسا ہے۔۔۔۔وہ جو بیڈ پر نیم دراز تیمور کو کھیلتے دیکھ رہا تھا ساتھ ٹی وی پر چلتی خبروں کی ہیڈ لائنز پر بھی ڈال لیتا تھا یاسمین کی آواز پر اسکی جانب متوجہ ہوا جو ہاتھ میں پرپل رنگ کا سوٹ پکڑے اسکے پاس آکر کھڑی تھی۔۔

"پہننا آپ نے ہے اس لیے جو آپکو پسند ہو پہن لیں۔۔ عرصم سنجیدگی سے کہتا سامنے چلتی سکرین کو دیکھنے لگا۔۔۔

"آپ ناراض ہیں۔۔۔

"نہیں۔۔ ہمارا ایسا کونسا تعلق ہے کہ ہم آپ سے ناراض ہوں۔۔۔ عرصم کہتے ہی اٹھ کر جانے لگا جبکہ یاسمین اسکی بات پر ساکت ہو گئی تھی۔۔

"بہت گہرا تعلق ہے ہمارے درمیان عرصم آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ یاسمین کی بات پر عرصم کہ قدم تھمے تھے۔۔۔ گردن موڑ کر اسے دیکھا جو سوٹ بیڈ پر رکھتی عرصم کہ نزدیک آئی تھی۔

"بیوی ہوں میں آپکی عرصم۔۔۔۔جانتی ہوں خفا ہیں آپ مجھ سے لیکن میں اپنی غلطی

سدھارنا چاہتی ہوں عرصم میں اپنے ماضی کو بھلا کر آ۔۔۔۔اس سے قبل وہ اپنی بات مکمل کرتی دروازے پر دستک ہوئی۔۔

"آجاؤ۔۔۔یاسمین کی آواز پر ھاد دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہانم بے چینی سے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہل رہی تھی جب کمرے میں آندھی طوفان کی طرح نورین آئی تھی

"کک کیا ہو گیا؟

"چلیں ہانم آپی جلدی۔۔۔۔نورین اسے کہتی ہوئی ہاتھ کھینچ کر کمرے سے نکل کر جیسے ہی لاؤنج میں آئی سامنے ہی ھاد کو دیکھ کر دھک سے رہ گئی لیکن اگلے ہی لمحے اسکی نظر عرصم یاسمین اور جنید پر پڑی تو جیسے جان میں جان آئی تھی۔

"السلام علیکم۔۔سر پر دوپٹہ سہی کرتے وہ مشترکہ سلام کرتی دھیرے سے مسکرائی تھی کہ عرصم اسے دیکھتے ہی بے چین سا ہو گیا تھا۔۔۔جانے ایسا کیا تھا اس میں کہ اسے دیکھتے ہی وہ اپنی اپنی سی لگتی تھی اسے۔۔جبکہ ھاد گہری نظروں سے اس کہ

چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ہمیں اب چلنا چاہیے آپ فکر مت کیجئے گا ڈنر ہم باہر ہی کر لیں گے۔۔۔۔ عرصم کی بات پر ہانم نے چونک کر اسے دیکھا پھر ایک نظر ھاد پر ڈالی جو اسکے دیکھنے پر شرارت سے مسکرا رہا تھا۔۔۔ یعنی وہ اسے ساتھ لے جانے کہ لئے زبردستی سب کو گھسیٹ لایا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مال میں داخل ہوتے ہی ہانم حیرت سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کب دیکھے تھے اس نے ایسے مہنگے اور خوبصورت شاپنگ مالز

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانم کی آنکھوں میں یکدم آنسوں چمکے تھے کہ ہانم نے چونک کر اپنے دائیں جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہانم باجی کتنی خواہش تھی نہ ان جگہوں کو اندر سے دیکھنے کی۔۔۔۔ ہانم خالی خالی نظروں سے اپنے ساتھ چلتی انیلا کو دیکھ رہی تھی دونوں کی نظریں ملتے ہی انیلا کا عکس ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا ساتھ ہی ہانم کا اٹھتا قدم بھی جیسے روک گیا تھا ھاد جو اسکے پیچھے

ہی تھا ہانم کہ ساتھ آکر روکا ہانم نے تیزی سے آنکھ میں آئی نمی صاف کی تھی جبکہ ھاد جو بغور اسے دیکھ رہا تھا ہانم کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھتے رکھتے روکا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔ہاتھ کی مٹھی بنا کر پہلو میں گراتے ھاد نے اس سے پوچھا جس نے لب بھینچ کر سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"پاپا ہم تیمور کہ لئے بھی بہت سارے کپڑے لیں گے۔۔۔چلیں۔۔۔۔حفصہ عرصم سے کہتی ہوئی اسے لیکر شاپ میں گھسی تھی ہانم جو نورین اور عائشہ کہ ساتھ کھڑی تھی حفصہ کی آواز پر بے اختیار دوکان اندر سے دیکھنے کہ لئے انکے پیچھے چل دی جبکہ یاسمین تیمور کو گود میں اٹھائے عائشہ کہ ساتھ اسے ڈریس بسند کروانے میں مصروف تھی۔۔

ہانم ارد گرد ہر چیز کو دیکھتی عرصم اور حفصہ سے چند قدم کی دوری پر انکے پیچھے ہی آرہی تھی۔۔

"امی یہ لے لیں گڑیا کہ لئے۔۔۔۔۔ہانم نے آواز پر سامنے دیکھا جہاں بارہ تیرا سال کی بچی ہاتھ میں چھوٹا سا فراک اپنی ماں کو دکھا رہی تھی۔۔

یکدم ہی اسے انیلا کا بکھرا ٹوٹا وجود یاد آیا تو لبوں کو سختی سے بھینچ گئی۔۔

)ہانم باجی وہ آدمی بہت گندا تھا۔۔آپ اسے چھوڑ نا مت۔۔۔۔انیلا اسکی گود میں سر رکھے کہہ رہی تھی وہ جانتی تھی ہانم داؤد بچپن سے ہی مضبوط اور نڈر تھی۔۔۔لیکن کہتے ہیں نہ انسان جتنا بھی نڈر و مضبوط ہو اپنوں کی تکلیفیں انھیں اندر سے توڑ دیتی ہیں یہی ہانم داؤد کہ ساتھ ہوا تھا انیلا کہ بکھرے زخموں سے چور وجود نے ہانم اندر سے توڑ پھوڑ کا شکار ہو گئی تھی

"ہانم آپی وہ بہت گندا تھا بہت گندا تھا۔۔۔انیلا زار و قطار روتی دوبارہ ایک ہی بات دوہراتی سو گئی تھی۔۔۔(

"ہم تمہارا بدلا ضرور لیں گی انیلا۔۔۔ہم اسے ایسی ہی اذیت دیں گی جیسے اس نے تمہیں دی تھی یہ وعدہ ہے ہانم داؤد کا۔۔۔ایک بار صرف ایک بار وہ ہمارے سامنے آجائے۔۔۔۔بے دردی سے آنسوں پونچھتی وہ اسی بچی کو دیکھنے لگی جو آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔آج کتنے سالوں بعد "ہانم داؤد "وہی مضبوط اور نڈر "ہانم داؤد "کی طرح خود سے عہد کر رہی تھی۔۔۔۔

"تیمور کہ لئے فراک لے رہے ہیں عرصم بھائی؟ ہانم کی آواز پر وہ چونکا تھا نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو ایک بار پھر چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی لیکن اگلے ہی پل اسکی سرخ بھیگی نگاہوں پر نظر پڑھتے ہی ہانم کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟ بے اختیار ہانم نے آگے بڑھ کر عرصم کہ بازو پر ہاتھ رکھا تھا کہ عرصم اسے دیکھنے لگا جانے کیا ہو رہا تھا اسے۔۔۔۔

"ہمم ہاں ہم ٹھیک ہیں۔۔ خود پر ضبط کرتے عرصم نے گہری سانس لے کر ہانم کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

دونوں سانس روکے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے یوں لگتا تھا جیسے اپنی ہی آنکھوں میں جھانک رہے ہوں۔۔۔

"سوری بچہ۔۔۔۔ عرصم نے جلدی سے ہاتھ ہٹاتے نظریں بھی پھیری تھیں۔۔۔

"کوئی بات نہیں عرصم بھائی۔۔۔ ہانم کی آواز یکدم بھیگی تھی۔

"ہانم۔۔۔۔

"آہ نہیں بس وہ آپ نے بچہ کہا ہمیں اچھا لگا۔۔۔ ہانم نے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی

تھی کہ عرصم نے مسکراتے ہوئے ہانم کہ سر پر ہاتھ رکھتے لاڈ سے اسکے سر کو ہلایا تھا۔۔۔

"یہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ جنید نے ھاد سے پوچھا جو خود بھی باہر کھڑا انہی دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"باتیں۔۔۔۔ھاد نے سنجیدگی سے کہتے منہ بنایا تھا کہ جنید اسکے تاثرات دیکھ کر ہنس دیا تھا۔۔۔

ہانم عرصم سے بات ختم کرتی جیسے ہی باہر نکلی فاصلے پر ہی ھاد کو دو لڑکیوں کہ ساتھ دیکھ کر وہ وہیں روک گئی۔دونوں لڑکیاں ھاد کہ ساتھ سیلفی بنا رہی تھیں جب اچانک ہی لڑکے لڑکیوں کا گروپ بھی ھاد کہ گرد آتے ہی پر جوش انداز میں اس سے ملنے لگا۔ ۔ہانم کی نظر ھاد کہ ہاتھ پر تھی جو کسی لڑکی کہ ہاتھ کو پکڑ کر ہتھیلی پر پیں گھسیٹ رہا تھا۔۔

"ہونہہ شوخی لڑکیاں۔۔۔نورین کی آواز پر اس نے ناگواری سے اس لڑکی کو دیکھ کر سر ہلایا جو بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی ھاد سے باتیں کر رہی تھی۔۔

"فین ہو نگی ضرور۔۔یاسمین کی بات پر دونوں نے یاسمین کو دیکھا تھا۔۔

"کیا مطلب؟عائشہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

"تم لوگوں کو نہیں پتہ ھاد جہانزیب سنگر ہے اسکا اپنا بینڈ ہے ھاد کہ وہ دوست جو اس دن ساتھ تھے وہ اسی کا گروپ ہے۔۔۔یاسمین حیرت سے انھیں دیکھتی ہوئی بتانے لگی تھی ہانم کہ ساتھ دونوں بھی لمحے بھر کو سن رہ گئی تھیں۔۔۔

ھاد نے نظر گھما کر ہانم کو دیکھ کر مسکراہٹ اچھالی تھی کہ ہانم خفگی سے چہرہ پھیر گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے رئیس اتنی کب سے پینے لگا؟تیز میوزک ڈم ڈسکو لائٹ میں تھرکتے لڑکے لڑکیاں ہاتھوں میں ڈرنکس پکڑے ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالے ناچ رہے تھے رئیس اور ریاض بار کاؤنٹر کہ گرد رکھی کرسیوں پر موجود تھے جبکہ ریاض کی گود میں نازک سی گولڈن بالوں والی لڑکی بیٹھی مسکرا رہی تھی دونوں اس وقت تھائی لینڈ کہ شہر بینگ کاک کہ نائٹ کلب میں موجود تھے۔۔۔ریاض چند

دنوں کہ لئے چھٹیاں گزارنے رئیس کہ ساتھ آیا تھا۔۔۔

رئیس اپنی عزت کی دھجیاں اڑتا نہیں سہہ پارہا تھا مہندی میں جو اسکے ساتھ ہوا تھا اسکے بعد وہ جہاں جارہا تھا لوگ اس پر تھو تھو کر رہے تھے تبھی کچھ دنوں کہ لیے وہ منظر سے غائب ہونے کہ لئے ریاض کہ ساتھ آگیا تھا

ریاض کی بات پر رئیس حرام شہہ کو حلق میں انڈیل کر کھڑا ہوتا بنا ریاض کو جواب دیے کلب سے جانے لگا۔۔

"رئیس کہاں جارہا ہے۔۔ریاض اسکے اٹھنے پر رئیس کہ پیچھے گیا تھا جو لڑکھراتے قدموں سے چلتا جارہا تھا۔۔

"ہوٹل۔۔۔۔۔

"ابے حالت دیکھ چلا تک تو جا نہیں رہا سہی سے۔۔۔

"میں نے کہا نہ چلا جاؤں گا۔۔۔رئیس ترش لہجے میں اسے جواب دیتا شیشے کا دروازہ کھول کر باہر نکلا کہ ریاض لب دباتا اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔

"رئیس پاگل مت بن...

"نہیں جانا مجھے کہیں سمجھا تو۔۔۔تو دفع ہو جا سالے ریسٹ....رئیس کہ یکدم دھاڑنے پر ریاض نے ارد گرد دیکھا تھا کلب کہ باہر لڑکے لڑکیاں آجا رہے تھے رئیس کہ چیخنے پر سب نے چونک کر انھیں دیکھا تھا۔۔

"رئیس حد میں رہ اپنی جانتا ہے کس سے کیا بکواس کر رہا ہے۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں ایک بد معاش، ایک قاتل، ایک ریپسٹ، ایک ڈریگز ڈیلر سے بات کر رہا ہوں جس نے میری بہن کو بھی نہیں چھوڑا۔۔۔ک کاش۔۔کاش ریاض تیری بھی کوئی بہن ہوتی تو تیری بہن کا وہ حشر کرتا کہ تو اسے دیکھ کر موت کی بھیک مانگتا۔۔۔۔

"عورت۔۔۔۔

ماں ہو، بہن ہو، بیٹی ہو، بہو ہو یا پھر بیوی۔۔۔۔کیوں ہر بار وہ مرد کہ کیے کی سزا اپنے وجود سے "مکافاتِ عمل" کہ نام پر سہتی رہے گی میں مکافاتِ عمل سے انکاری نہیں ہوں لیکن کب تک؟

"نورین سو جاؤ بیٹی۔۔۔نادیہ بیگم کی آواز پر وہ چونکی تھی تیزی سے قلم رکھ کر ڈائری کو

دارز میں رکھ کر اٹھی۔۔

"جی امی بس سونے ہی جارہی ہوں۔۔۔نورین نے مسکرا کر انھیں دیکھا جو سر ہلا کر پلٹ گئی تھیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تیری جرّت کیسے ہوئی "ریاض وقار" سے یہ سب بکواس کرنے کی ہاں ۔۔۔۔۔رئیس کی باتیں اسکا خون کھولا گئی تھیں شدید طیش میں ریاض نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے گن نکالنے کہ لئے ہاتھ اندر ڈالا ہی تھا کہ رئیس بجلی کی سی تیزی سے ریاض کہ نزدیک بڑھا تھا اس سے قبل وہ ہاتھ باہر نکالتا رئیس نے پینٹ کی جیب سے بلیڈ نکال کر اسکے اسی ہاتھ کو جو جیکٹ میں تھا ریاض کہ سینے پر دباتا بلیڈ کو کلائی پر بے دردی سے چلاتے اس نے ریاض کو پیچھے کی جانب دکھیلا تھا وہ جسے گمان بھی نہیں تھا کہ اتنے نشے میں ہونے کہ باوجود وہ اس پر حملہ کرے گا زور سے نیچے گرتا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے کہ ساتھ اپنی کلائی کو بھی دبانے لگا۔۔۔۔کلائی گہرائی سے کٹنے کہ باعث خون تیزی سے زمین پر گر رہا تھا۔۔

"یہ ہے میری جرّت۔۔۔اور دیکھنا چاہے گا۔۔۔ششدر سا اسے دیکھتا وہ کچھ بھی

بولنے کی ہمّت نہیں کر پا رہا تھا رئیس کو دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کبھی وہ نشے میں تھا ہی نہیں لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ رئیس عادی تھا کبھی بھی اس نے نشے میں اپنا آپ نہیں کھویا تھا۔۔۔

"آہ تجھے تو میں جان سے مار دوں گا۔۔۔ریاض درد اور خون بہنے سے کمزور پڑھ رہا تھا ریاض اسکی بات پر قہقہے لگانے لگا پھر اچانک ہی اس نے ریاض کہ سینے پر لات ماری جس نے دوسرے ہاتھ سے گن نکال کر اس پر تانی ہی تھی کہ اچانک زور سے گرنے سے اسکے ہاتھ سے گن چھوٹ کر زمین پر دور جا گری تھی کہ رئیس نے آگے بڑھ کر جھک کر گن اٹھاتے بنا وقت ضائع کیے ریاض پر گولی چلادی تھی۔۔۔

کلب سے باہر آتے کپل کی جیسے ہی ان پر نظر پڑھی لڑکی چیخ مارتی تیزی سے لڑکے کہ ساتھ اندر بھاگی تھی

"ت تو۔۔۔سینے پر ہاتھ رکھے ریاض کی آنکھیں رئیس کی جانب اٹھی تھیں جو سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

"چچ۔۔بہت کچھ کہنا تھا تم سے آخری بار لیکن وہ کیا ہے نہ کبھی بھی پولیس یہاں آسکتی ہے اور میں ہر گز یہ نہیں چاہوں گا کہ.....رئیس کہتے کہتے چپ ہوتے ساتھ گن کو

اسکی پسلی پر ٹکا چکا تھا۔۔۔

"،تم زندہ بچو۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔میں یہ کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔۔رئیس نے بات مکمل کرتے ہی جتنی گولیاں باقی تھیں اسکی پسلی میں اتار دی تھیں وہ جو بند کمرے میں ایک نازک سی لڑکی کو منصوبہ بندی کر کہ کمرے میں بلا کر زیادتی کا نشانہ بناتا خود کو شیر سمجھ بیٹھا تھا۔۔موت کو اپنے قریب تر دیکھ کر بھی اسے نہ تو چیخنے کی مہلت ملی نہ ہی ہاتھ اٹھانے کی جن ہاتھوں کو وہ اپنی طاقت کہتا آرہا تھا جن سے لڑکیوں کی عزتوں کو تار تار کرتا آرہا تھا لمحوں میں وہ سرد پڑھ چکے تھے۔

جبکہ رئیس گن وہیں پھینکتا زور زور اسکے ہاتھ پر پیر مارنے کہ ساتھ روتا جارہا تھا۔۔۔

اچانک ہی پولیس کی گاڑیوں نے اسے گھیرے میں لیا تھا جو بنا کسی کی پرواہ کیئے ریاض کی لاش کو لاتیں مارتا بڑبڑائے جارہا تھا کہ ایک پولیس والے نے رئیس کی ٹانگ پر گولی چلائی تھی دل خراش چیخ کہ ساتھ وہ گھٹنوں کہ بل گرتا زمین پر لیٹ گیا تھا کہ پولیس نے اسکے گرد گھیرا بنا کر بندوکیں اس پر تان دی تھیں

"رئیس علی۔۔۔۔میرا نام رئیس علی ہے۔۔میری ماں جو پریہ علی اور ایک لاڈلی بہن تسنیم علی۔۔۔۔۔باپ کہ دنیا سے چلے جانے کہ بعد میں نے ہی اپنے پاپا کا سارا کاروبار سمبھالا تھا۔۔میری زندگی گھر سے آفس،آفس سے گھر کہ گرد گھومتی رہی کہ ایک دن میری زندگی میں میرے دوست ریاض وقار نے قدم رکھا اور ایسا رکھا کہ میں بھی اسکی رنگین زندگی میں کھو سا گیا یوں جیسے کوئی نشہ ہو۔۔۔۔پہلی بار عورت کہ لمس سے آشنا کروانے والا میرا وہ دوست تھا۔۔ریاض وقار پیسوں کہ لئے کچھ بھی کرنے کو تیار رہتا تھا عورت اسکی کمزوری تھی اور اسکی کمزوری میرا نشہ۔۔انہی دنوں میری ملاقات یاسمین سے ہوئی وہ میرے ہی دفتر میں کام کرتی تھی۔۔۔وقت گزرتا رہا اور ایک دن میں نے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن میرا نشہ کم ہوتے کی بجائے بڑھتا گیا اور تب ایک دن مجھے وہ پری پیکر ملی جسکے ساتھ ایک رات گزارنے کی خواہش نے سوچنے سمجھنے کی حس کو بے حس کر دیا تھا۔۔۔ہانم داؤد۔۔۔

"بھائی۔۔۔تسنیم چیخ مارتی جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی احان نے گھبرا کر لیمپ جلا کر اسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس لیتی ارد گرد دیکھ کر اپنی کنپٹیاں دبانے لگی۔۔

"تسنیم کیا ہوا؟

"آہ کچھ نہیں شاید کوئی برا خواب تھا۔۔ تسنیم نے چونک کر احان کو دیکھ کر کہتے اسکے سینے پر سر رکھ دیا تھا

"پانی پیو گی۔۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"ہاں دے دیں۔۔۔ تسنیم سر اٹھا کر بولی کہ احان اسے دیکھ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر اسکی طرف بڑھاتا بغور یاسمین کہ چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

"تھینکس۔۔۔ گلاس واپس دیتے تسنیم اسے کہتی مسکرا کر دوبارہ اسکے سینے پر سر رکھ کر لپٹ گئی تھی جو اسی طرح تسنیم کو لیے لیٹ گیا تھا۔۔

"تسنیم ٹھیک ہو نہ۔۔۔ بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے احان نے اس سے پوچھا جس نے سر اونچا کرتے مسکرا کر احان کو دیکھا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں احان بھلا تمھارے ہوتے ہوئے بھی مجھے کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ تسنیم نے کہتے ساتھ احان کہ گال پر لب رکھے تھے کہ احان نے اسکے گرد حصار مظبوط کرتے بالوں میں چہرہ چھپایا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے ایک کال کرنی ہے پلیز۔۔۔ رئیس سپاٹ چہرے کہ ساتھ انسپکٹر سے بولا جو اسے اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"پلیز میری فیملی پاکستان میں ہے ایک بار انھیں بتا دینے دیں پلیز۔۔۔ رئیس جارحانہ

انداز میں کہتا یکدم بے بس ہوا تھا کہ انسپکٹر نے اسے دیکھتے رہنے کہ بعد اجازت دے دی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"شام کا وقت تھا ایسے میں احان لان میں رکھی کرسیوں پر سب کہ ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا امجد صاحب اصغر صاحب کہ ساتھ بیٹھے تھے جبکہ گھر کی خواتین اندر تھیں۔۔۔ تسنیم چاروں کو ساتھ لئے اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔ہانم خاموش بیٹھی سب کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب حفصہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

"آنٹی آپ کو ھاد چاچو۔۔اوپس۔۔۔حفصہ نے یکدم ہی لبوں پر ہاتھ رکھا تھا وہ جو دروازے کہ پاس ہی موجود تھا ما تھا پیٹ کر رہ گیا

جبکہ حفصہ کی بات پر سب نے ہانم کو دیکھ کر قہقہے لگائے تھے جو بری طرح شرما گئی تھی

۔۔

"حفصہ بیٹا ھاد چاچو کیا؟

"نہیں ھاد چاچو نہیں وہ ہم کہہ رہی تھیں کہ ہمیں ھاد چاچو نے کہا ہے کہ آنٹی کو پاپا بلا رہے ہیں۔۔۔

"چلا کو ماسی۔۔۔کیسے اپنے ھاد چاچو کو بچانے کہ لئے کہانی بنا رہی ہے۔۔عائشہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم آتے ہیں شاید عرصم بھائی ہی بلا رہے ہوں۔۔۔ہانم کی آواز پر ھاد بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔۔

"ہاں ہاں جاؤ جاؤ کیا پتہ واقعی عرصم بھائی ہی بلا رہے ہوں۔۔۔تسنیم نے آنکھیں مٹکا کر شرارت سے اسے کہا جو مسکرا کر دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

"میں تم لوگوں کو کل کہ ولیمے کا لہنگا دکھاتی ہوں۔۔۔تسنیم کہتی ہوئی بیڈ سے اتر کر وارڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانم قدم اٹھاتی جیسے ہی چند قدم چلی اپنے دوپٹے کہ اٹکنے پر یکدم رکی تھی۔۔۔

آہستہ سے گردن موڑ کر اس نے پیچھے دیکھا جہاں ھاد اسکے دوپٹے کا کنارہ تھامے اسے

ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"چھوڑیں۔۔۔۔ہانم نے اپنے دوپٹے کو پکڑتے ہوئے دھیرے سے کہا جس نے دوپٹے کو اپنی طرف کھنچا تھا کہ ہانم بھی دوپٹہ کندھے سے پھسلنے کہ ڈر سے اسکے نزدیک آئی تھی۔۔۔

دونوں یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ ھاد نے دوپٹے کو آہستہ آہستہ اس انداز میں اپنی جانب کھنچا کہ دونوں کہ ہاتھ ایک بار پھر مس ہوئے تھے۔۔ہانم کہ دل کی دھڑکن بڑھنے لگی تھی۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ھاد دھیرے سے اسکے کان کہ نزیک جھک کر سرگوشی میں بولا تھا کہ ہانم نے تیزی سے آنکھوں کو موندا تھا اگلے ہی پل ھاد نے دوپٹہ چھوڑتے ہانم کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا کہ ہانم نے گھبرا کر دوپٹہ چھوڑا تھا۔۔

"ھ ھاد۔۔۔

"جانِ ھاد۔۔۔ھاد کہ بے خودی میں کہتے ہی ہانم نے پٹ سے آنکھیں کھولتے حیرت سے اسے دیکھا تھا دونوں اتنے نزدیک تھے کہ ایک دوسرے کی سانسیں تک

چہرے پر محسوس کر سکتے تھے۔۔۔

ہانم کہ گال شرم سے سرخ پڑھتے دیکھ ھاد کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی ہانم کی مخروطی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنساتے اس نے ہانم کو اپنے اور نزدیک کیا تھا۔۔۔

"ہانم داؤد میرے ساتھ چلو گی ہمیشہ کہ لئے ؟ھاد کہ کہتے ہی ہانم کی سماعتوں میں بالاج کی زہریلی باتیں گونجنے لگیں تھی وہ بھی تو اس سے شادی کا خواہش مند تھا۔۔۔

"ہمیں چھونا چاہتے ہیں۔۔۔ہانم نے کہتے ساتھ اپنا چہرہ اسکے نزدیک تر کیا تھا جبکہ ھاد اسکے لہجے پر تیزی سے پیچھے ہٹا تھا ہانم نے اذیت سے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔

"ھاد ہمیں ما۔۔۔۔۔

ہانم کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی وہ وہاں سے تیزی سے زینہ اتر کر لاؤنج عبور کرتا باہر نکل گیا تھا جبکہ ہانم نے لب بھینچ کر اپنے ہاتھ کو دیکھتی مٹھی بنا کر سینے پر رکھتے کرب سے آنکھوں کو میچا تھا۔۔۔

کیا جینا اتنا آسان ہوتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

کچن میں کھڑیں وہ چائے بنا رہی تھیں جب فہد وہاں آیا تھا۔۔

"ارے خالہ جلدی سے ناشتہ دو پھر چلنے کی تیاری کرو۔۔۔۔

"میں کہیں نہیں جا رہی تمھارے ساتھ سمجھے۔۔۔اقصیٰ بیگم نے تڑاخ سے اسے جواب دیا تھا جو انکی بات پر مسکراتے ہوئے انکے نزدیک آیا تھا۔۔

"کیوں ہر بات پر نخرہ دکھاتی ہے جب معلوم ہے جو میں چاہتا ہوں وہ تجھے کرنا ہی کرنا ہے۔۔۔۔فہد مزے سے کہتا انہیں مزید طیش دلا گیا تھا کہ اقصیٰ بیگم نے جو ابھی ہی چائے کہ لئے پانی رکھا تھا اٹھا کر اسکے چہرے پر پھینکا تھا کہ یکدم ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹا تھا۔۔

"میں بہت کچھ کر سکتی ہوں سمجھا۔۔۔دفع ہو جا یہاں سے ورنہ اگلی بار ٹھنڈا نہیں ابلتا پانی تیرے اس غلیظ وجود پر انڈیل کر جلا کر راکھ کر دوں گی۔۔۔اقصیٰ بیگم غصّے سے کہتیں کچن سے نکل گئیں تھیں جبکہ فہد نے اپنے کھولتے دماغ کو بمشکل ٹھنڈا کیا تھا کہ اسے ائیر پورٹ کہ لیے نکلنا تھا۔۔۔

"تو تم یہاں ہو لڑکی.... بالاج عروج کو پول میں تانگیں ڈالے بیٹھا دیکھ کر مسکرا کر کہتا ایک انچ کہ فاصلے پر بیٹھا عروج کہ رکھے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"آپ شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں مجھ سے؟ عروج نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کہ نیچے سے نکالتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

"یہ کیسا سوال ہے عروج۔۔ تم اچھی لگی ہو مجھے۔۔ بالاج نے الجھ کر اسے جواب دیا تھا جو اسکی بات سن کر استہزاء مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

"اور ہانم اسکا کیا؟

رات کا اندھیرا چار سو پھیل گیا تھا کھانا کھا کر وہ لوگ چائے سے لطف اندوز ہوتے لان میں نیچے گول دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے۔۔ ھاد ہانم کہ سامنے بیٹھا تھا ہانم کی نظریں بھٹک بھٹک کر ھاد کی جانب اٹھ رہی تھیں جس نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ تو ایسے انجان بنا بیٹھا تھا جیسے ہانم کو جانتا تک نہ ہو۔۔۔۔

"ہانم آپی آپ دونوں کہ بیچ کچھ ہوا ہے کیا؟ نورین کہ اچانک پوچھنے پر ہانم نے چونک

کر اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

"اچھا۔۔پر مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے۔۔۔

"ہمیں کیا پتہ تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو،ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔

"ہمم ہو سکتا ہے لیکن یہ اچانک ھاد بھائی کو کیا ہوا؟میں شام سے دیکھ رہی تھی کہ انکی نظریں ہی کسی پر سے نہیں ہٹ رہی تھیں اور اب اچانک سے کسی اور کی نظریں نہیں ہٹ رہی ہیں نورین نے شرارت سے آنکھیں مٹکا کر کہتے ہانم کہ گال پر پیار کیا تھا کہ وہ جو کب سے خود پر جبر کیے بیٹھا تھا نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

لبوں کو سختی سے بھینچتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ ہانم جو نورین کی اس حرکت پر اسے گھور رہی تھی ھاد کہ نام پر اسے دیکھنے لگی۔۔

"ہمیں اب چلنا چاہیے کل ویسے ہی تقریب ہے...ھاد اسکے دیکھنے پر نظر پھیر کر اصغر صاحب سے بولا تھا جنہوں نے اسکی بات پر سر ہلایا تھا۔۔۔

"ہمیں بھی اب نکلنا چاہیے۔۔۔امجد صاحب بھی اٹھتے ہوئے بولے تھے کہ ہانم نے

بے چینی سے ھاد کو دیکھا تھا۔

"اچھا ہانم اپنا خیال رکھنا عرصم نے یکدم ہانم کہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا ہانم نے چونک کر عرصم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔ہانم نے مسکرا کر عرصم سے کہا جس نے اچانک ہی اس سے نظریں ہٹا کر اپنے والٹ کو نکال کر ہانم کی بچپن کی تصویر کو دیکھا تھا ہانم کی واحد ایک وہی تصویر تھی اس کہ پاس جسے موبائل کہ ساتھ اس نے نکلوا کر والٹ میں بھی سمبھال کر رکھی تھی۔۔

عرصم تصور کو ایک نظر دیکھ کر ہانم کو دیکھنے لگا پھر مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

عروج کہ سوال پر بالاج اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر تیکھا سا مسکرایا۔۔

"تمہیں ایک کہانی سناؤں؟ابالکل سچ؟

"کیا؟عروج نے اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں آئبرو اچکائی تھی کہ بالاج نے گہری سانس لیتے اسے کوٹھے سے لے کر اسلام آباد آنے تک کی کہانی سنا ڈالی سوائے

اسکے کہ ہانم اور اپنی ہی دونوں کزنوں کو اس نے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر ساجد کہ حوالے کیا تھا ..

بالاج کو ابھی تک عائشہ اور نورین کہ گھر واپس آنے کا معلوم نہیں چلا تھا نہ ہی ساجد نے اس سے کوئی رابطہ کیا تھا۔۔

بالاج خاموش ہوا تو عروج جو دنگ بیٹھی تھی جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔

"عروج دیکھو اگر تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ ہمارے بیچ کچھ ہوا ہو گا تو میں قسم تک کھانے کہ لئے تیار ہوں یار وہ طوائف ہونے کہ باوجود آج تک کسی کہ قابو نہیں آئی۔۔۔ بالاج نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکتے ساتھ روانی میں کہتا کہتا خود ہی ٹھٹھک گیا تھا جانے انجانے میں وہ یہ کیا بول چکا تھا عروج نے اسکی بات سنتے ہی بالاج کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

"انسان کی زبان جتنا بھی شہد اُگلے جب تک اسکی نیت اچھی اور صاف نہیں ہو گی زبان سے نکلا ایک ایک لفظ اسکے منافق ہونے کی دلیل ہے۔۔

"عروج پلیز میں سچ کہہ رہا ہوں ہاں وہ خوبصورت تھی مانتا ہوں لیکن طوائفوں سے

شادی نہیں کی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ بالاج نے کہتے ساتھ اسے کمر سے تھام کر جھٹکا دیا تھا کہ وہ اسکے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"میں آپ سے شادی پھر بھی نہیں کر سکتی اچھا ہو گا آپ کل خود ہی سب کو منع کر دیں۔۔۔ عروج نے تیزی سے خود کو اسکے حصار سے نکالا تھا جو اسے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کرنے کہ ساتھ جان کر عروج کو چھو رہا تھا اسے معلوم تھا وہ اسے پسند کرتی ہے اور ایسا کرنے سے وہ نرم پڑھ جائے گی۔۔۔

لیکن سب اسکے برعکس ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو ہوش میں تو ہو تم کل اتنے بڑے پیمانے پر ہم دونوں کا نکاح ہونے والا ہے اور تم یہ سب۔۔۔ آہ دیکھو عروج میں سچ کہہ رہا ہوں میرے اور اس ہانم کہ بیچ کچھ نہیں ہوا ہے ڈیم اٹ۔۔۔

"ہاں تو ٹھیک ہے لیکن میں پھر بھی یہ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ عروج نے اس سے زیادہ سخت لہجے میں کہتے قدم آگے بڑھائے تھے کہ بالاج نے جارحانہ طریقے سے اسکا بازو اپنی گرفت میں لیتے تیزی سے کچھ فاصلے پر پلر کہ ساتھ لگا کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔

"مجھے اتنی آسانی سے ریجیکٹ نہیں کر سکتی ہو تم عروج۔۔غصّے سے بولتا وہ اسکا دوسرا بازو بھی جکڑ کر فاصلے کو کم کرنے لگا تھا کہ عروج نے تیزی سے چہرہ پھیر کر بالاج کہ سینے پر ہاتھ رکھ کر خود سے پیچھے کیا تھا کہ وہ مٹھیاں بھینچتے اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا۔

"شادی کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں ہے بالاج میرے نزدیک آنے کی کوشش مت کریں ورنہ بہت مہنگا پڑھ جائے گا۔۔۔انگلی اٹھا کر کہتی وہ پوری کانپ رہی تھی۔۔۔

"مہنگا تو تمہیں پڑھے گا عروج بی بی اگر کل کوئی بھی تماشا کیا تو یاد رکھتا سب کہ سامنے زبردستی نکاح کر کہ اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔بالاج طیش میں اسے دھمکی دیتا تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ عروج کانپتی ٹانگوں کہ ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

اگر کل جو اس نے زبردستی نکاح کرنا چاہا تو وہ کیا کرے گی کیسے حقیقت کا سامنا کرے گی اور سب اسکے ماں بننے کی حقیقت جان کر کیا کریں گے۔۔۔

"اللہ تعالیٰ میں کیا کروں۔۔۔میرے گناہ مجھے رسوا کرنے جا رہے ہیں میں کیسے سب کو بتاؤں گی کہ میرے وجود میں ایک اور وجود سانس لے رہا ہے میرے ناجائز تعلقات کا ایسا انجام کہ میں پھنس کر رہ گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔مجھے۔۔۔۔

عروج ہچکیوں سے روتی خود کلامی کر رہی تھی کہ بالاج جو جانے کہ بجائے وہیں روک کر سگریٹ سلگانے لگا تھا عروج کی اونچی بڑبڑاہٹ سنتا اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کہ ڈھائی بجے کا وقت تھا یاسمین بے چینی سے کروٹ پے کروٹ بدل رہی تھی عرصم جو خود بھی دوسری طرف کروٹ کہ بل لیٹا تھا بیڈ کہ بار بار ہلنے سے تنگ ہونے لگا اسے چڑ تھی اس چیز سے کچھ دیر یونہی برداشت کرتا رہا کہ یاسمین نے اٹھ کر بیٹھتے وہیں سے عرصم کو دیکھنے کی ناکام کوشش کی جب عرصم کے ہاتھ کو مٹھی بنا کر کھولتے دیکھ کر مسکراہٹ دبائی۔۔

"یہاں میری نیندیں اڑا کر خود مزے سے سو رہے ہیں۔۔۔ کیا ہو جاتا تھوڑی باتیں کر لیتے پر نہیں آتے ساتھ سونے لیٹ گئے۔۔۔۔ افف! جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہتی وہ بیڈ سے اتر کر تکیے کو تیمور کہ ساتھ رکھ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔ عرصم نے نظریں گھما کر اسے دیکھا جو صوفے پر کسی روٹھے بچے کی طرح بیٹھی اپنے کھلے بالوں سے کھیل رہی تھی۔۔

عرصم گہری سانس لیکر اٹھ کر خاموشی سے اس کہ ساتھ آ کر بیٹھتا یاسمین کا ہاتھ کھینچ

کر پکڑتا اسے دیکھنے لگا جس نے خفگی سے عرصم کی طرف دیکھا تھا۔۔

"آپ کل کچھ کہہ رہی تھیں۔۔

"جی نہیں کچھ نہیں کہہ رہی تھی آپ جائیں سو جائیں نہیں تو اپنے دوستوں کہ ساتھ جا کر بیٹھ جائیں۔۔۔یاسمین بیڈ کی طرف دیکھتی ہوئی منہ پھلا کر بولتی اپنا ہاتھ چھڑوا کر اٹھنے ہی لگی تھی کہ عرصم نے جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ جو پہلے ہی صوفے پر اسی کی طرف رخ کر کہ نیم دراز انداز میں بیٹھا تھا یاسمین کہ گرتے ہی اسکے گرد حصار باندھتا گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو اسے سینے سے لگی یکدم ہی سرخ ہوئی تھی۔۔۔عرصم خاموشی سے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"چھوڑیں مجھے میں ناراض ہوں ابھی آپ سے یاسمین اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کہ عرصم نے گرفت کو مضبوط کرتے اس بار کمر سے جھٹکا دیتے اسے اپنے اوپر گرایا تھا۔۔

"ناراض تو ہمیں آپ سے ہونا چاہیے ہے لیکن ہم اتنے برے بھی نہیں ہیں کہ آپ کی آدھی ادھوری بات کو سمجھ نہ سکیں، لیکن پھر بھی ہم آپ سے اس آدھی ادھوری بات کو مکمل سننا چاہیں گے۔۔۔سادگی سے کہتا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جو نظریں جھکا کر مسکرا

رہی تھی۔

"ہم انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ عرصم نے اسے خاموش دیکھ کر کہتے یاسمین کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرائی کہ یاسمین نے گھور کر اسے دیکھ کر نظروں کا زاویہ بیڈ کی سمت کر لیا تھا۔۔

"میں ماضی کو بھول کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔۔ آپکے ساتھ۔۔

"ہمم آگے

"آگے کیا؟ یاسمین الجھی۔

"آگے کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔ عرصم نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔

"اچھا کیا کہنا چاہیے؟

"یہی کہ آج سے، ابھی سے آپ صرف ہمارے بارے میں سوچیں گیں۔۔۔ عرصم اسکے چہرے سے بال پیچھے کرتے ہوئے شرارت سے بولا تھا۔۔

"نہیں۔

"کیا نہیں یاسمین؟ عرصم اسکی بات مکمل ہونے سے قبل ہی یاسمین کا چہرہ سختی سے پکڑ

کر قریب لاتے ہوئے پوچھنے لگا یاسمین نے گھبرا کر عرصم کو دیکھا تھا وہ ایسا ہی تھا اپنوں کہ لئے۔۔۔

"مم مطلب ہمارے دو بچے بھی ہیں انکا بھی خیال میں نے ہی تو کرنا ہے۔۔۔

یاسمین کی بات سنتے ہی عرصم کی پکڑ نرم پڑھی تھی آہستگی سے اسے نزدیک کرتے ایک ہاتھ سر کہ پیچھے لے جا کر اس نے دونوں کہ درمیان کا فاصلہ مٹا دیا تھا۔۔۔

ولیمے کی پررونق تقریب جاری تھی احان اور تسنیم ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے سب سے مل رہے تھے جب عرصم اور یاسمین کہ ساتھ ھاد اور جنید وہاں آئے تھے۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو دونوں یاسمین نے مسکرا کر تسنیم اور احان کو دیکھ کر کہا تھا جبکہ خود وہ گولڈن اور بلیک ساڑی میں ملبوس تھی۔۔

عرصم کی گہری نظریں آج اسی پر ٹکی تھیں۔۔

"ہینڈسم کیسے ہو؟احان ھاد کو دیکھتے ہوئے بولا جو دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔

"تم بھی کچھ کم نہیں لگ ہے۔۔ھاد نے مسکرا کر اسے کہا جو خود بھی تھری پیس سوٹ

میں تھا۔۔۔

"میں آتا ہوں۔۔۔ھاد اچانک انھیں کہتا دروازے کی طرف بڑھا تھا رات بھر جاگ کر پہلی بار اس نے سگریٹ کو منہ لگایا تھا کہ صبح سے اسکی طبیعت ناساز تھی۔۔۔

سست قدموں سے چلتا وہ کھلی فضا میں بینچ پر آکر بیٹھا چہرہ آسمان کی جانب کرتا آنکھوں کو موند گیا تھا کہ چھم سے اسی پری پیکر کا چہرہ آتے ہی ھاد نے تیزی سے آنکھیں کھول کر گہری سانس بھری تھی۔۔۔

"ڈیڈ سے بات کرتا ہوں۔۔۔ھاد بے بسی سے بڑبڑا کر موبائل نکل کر تنہا گوشے کی جانب بڑھتا نمبر ملا ہی رہا تھا جب عقب سے چوڑیوں کی کھنک پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا سامنے ہی ہانم پیچ رنگ کی گھیر دار فراک میں ملبوس بالوں کا اونچا جوڑا بنائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

نورین نے دور سے ہی شرارت سے پلٹ کر ان دونوں کو دیکھا تھا پھر تیزی سے عائشہ کہ ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔۔

دونوں یک ٹک اسے دیکھ رہے تھے۔۔ھاد کو لگا شاید وہ اسکا وہم ہے۔۔

ہانم انگلیاں مڑوڑتی دھیرے دھیرے اسکے نزدیک بڑھتی ھاد کہ قریب آکر رکتی سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

"آہ محبت ہو گئی ہے یار کیا کروں۔۔۔روہانسی ہوتا وہ بے بسی کی انتہا پر اسی سے پوچھ رہا تھا۔

ہانم جو کل کہ لئے اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی ھاد کی بات پر آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھنے لگی۔۔۔تیز ہوا سے اسکا فراک ہلکے ہلکے اڑ رہا تھا۔۔۔

"ھاد۔۔۔ہانم نے کہتے ساتھ اپنا ہاتھ اسکے گال پر رکھا تھا کہ ھاد نے تیزی سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اسکی ہتھیلی پر شدت سے اپنے دہکتے لب رکھے تھے۔۔

"ہانم میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو یار۔۔۔۔ھاد نے آگے بڑھ کر ہانم کی پیشانی سے پیشانی ٹکا کر آنکھوں کو میچ کر جنونی انداز میں کہا تھا کہ ہانم کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں یکدم اسے احساس ہوا تھا کہ ھاد کا جسم جل رہا ہے۔۔

"ھاد...ھاد۔۔۔ہانم نے گھبرا کر زور سے اسے پکارا تھا۔۔

ھاد جیسے اسکی آواز پر ہوش میں آیا تھا۔۔

ہوش میں آتے ہی وہ اسے دیکھنے لگا وہ جو اسے اپنا وہم سمجھ رہا تھا وہ کوئی وہم نہیں حقیقت تھی۔۔۔۔

یکدم ہی ھاد نے اسکے ناراض ہونے کہ ڈر سے اسے چھوڑ کر اپنے قدم پیچھے لئے تھے یہ دیکھے بنا کہ ہانم نے اتنے ہی قدم اسکی جانب بڑھائے تھے۔۔

"سوری میں پتہ نہیں کیا کیا کہہ گیا۔۔ھاد اس سے نظریں چرا کر کہتا رخ پھیر کر آنکھوں اور لبوں کو بھینچ گیا تھا جب ہانم چل کر اسکے سامنے آتی بغور اسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ رو رہا تھا ایک طوائف کہ لئے۔۔۔"ھاد جہانزیب" جو ہر کسی کہ دل میں بستہ تھا وہ "ہانم داؤد" کہ لئے رو رہا تھا۔۔۔۔

ہانم نے آگے بڑھ کر ھاد کا ہاتھ تھام کر اسی کہ انداز میں ھاد کی ہتھیلی پر لب رکھے تھے کہ مقابل بے یقینی سے ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جس کہ آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر رخسار پر پھسلتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

"رات کہ تاریخی میں چاند کی چاندی پھیلی تھی۔۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا وجود میں سرعت کرتی سکون دیتی اسکے آنچل سے اٹھکلیاں کر رہی تھی ہانم نے نظریں جھکا کر اپنے ہاتھ کو ھاد کہ ہاتھ میں دبا دیکھا تو دھیرے سے مسکرا دی۔۔۔۔

دونوں خاموشی سے چلتے ہوٹل کہ پول سائیڈ پر آئے تھے جہاں اس وقت ان دونوں کہ علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔

ھاد رک کر پاس ہی پلر سے پشت ٹکا کر اسے دیکھنے لگا پھر آہستگی سے اسے اپنے نزدیک کرتا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں پھنسا کر ہانم کو دیکھنے لگا۔۔

"اہمم۔۔۔اب میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو ہانم داؤد؟ ھاد چاہت سے اُسکی پیشانی سے پیشانی ٹکا کر پوچھنے لگا دونوں یک ٹک ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔۔۔

ہانم نے اسکے سوال پر پلکیں جھپک کر اسے دیکھ کر دھیرے سے مسکراہٹ اچھالی تھی کہ ھاد نے کھل کر مسکراتے اسکی پیشانی پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑ دیا تھا۔

ہانم خود میں سکون اترتا محسوس کرتی اُسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی جبکہ ھاد آنکھوں کو بند کرتا اسے محسوس کرنے لگا۔۔۔

"ھاد انکل آنٹی سے کیا کہیں گے۔۔۔۔

ہانم اسکے کوٹ کو نرمی سے تھامے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"یہی کہ آپکی بیٹی کو سب سے چرا کر لے جا رہا ہوں۔۔۔اپنی دنیا میں قید کرنے۔۔۔۔ھاد شرارت سے کہتا مسکرانے لگا اس سے قبل ہانم کچھ کہتی یکدم ھاد کا موبائل بجا تھا۔۔۔

"ارے یار۔۔۔ایک منٹ۔۔۔ھاد اسے چھوڑتا موبائل نکال کر کان سے لگا چکا تھا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔امی۔۔۔ھاد کہ کہتے ہی ہانم جانے لگی تھی جب ھاد نے اسکا ہاتھ تھام کر روکتے ہانم کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے خود سے قریب کیا تھا۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔۔جی کل نکل رہے ہیں واپسی کہ لئے۔۔۔آپکے لئے سرپرائز ہے میرے پاس۔۔۔ھاد نے کہتے ساتھ ہانم کی پیشانی پر لب رکھے تھے کہ ہانم نے گھور کر اسے دیکھا۔

"ہاہاہا وہ آپ کل ہی دیکھ لیجئے گا۔۔۔ٹھیک ہے اللہّ حافظ۔۔۔ھاد بات مکمل کرتا مسکرا کر ہانم کو دیکھ کر ایک بار پھر نزدیک بڑھنے لگا کہ ہانم نے اسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ لیا

تھا۔۔۔

"ھاد ہمیں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ہانم نے اچانک اسے کہا۔۔

"مجھ سے؟

"نہیں۔۔۔پر کیا آپ کہ والدین مان جائیں گے۔۔۔۔جانے کیسا خوف تھا اُسکی آنکھوں اور لہجے میں کہ ھاد نے اُسے اپنی باہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

"کچھ بھی الٹا سیدھا مت سوچنا ہانم۔۔۔بس اتنا یاد رکھنا چاہے کچھ بھی ہو جائے "ھاد جہانزیب "تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا ناں ہی "ہانم داؤد "کو ایسا کرنے کی اجازت دے گا۔۔۔

"اگر ہم۔۔۔

"ششش! خاموش رہو۔۔۔مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت ہانم ابھی تم نے صرف ھاد کی محبت دیکھی ہے۔۔۔میرا جنون میری دیوانگی سے ناآشنا ہو۔۔۔۔۔ھاد کہ گھمبیر لہجے میں کہنے پر وہ چپ سی ہو گئی تھی۔۔

کچھ ہی دہر میں دونوں حال کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔دونوں کہ دور جاتے ہی وہ

آدمی جو چھپ کر دونوں کی تصویریں بنا رہا تھا دوسرے دروازے سے نکل گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

چھناکے سے کانچ کا گلاس ٹائلز پر گرتے ہی کرچی کرچی ہوتا دور تک پھیلا تھا کہ حرا بائی کہ ساتھ کھڑی ہیرا اور فائزہ کی چیخ نکل گئی تھی۔۔

"میں نے کہا تھا نہ تجھے اسے قابو کرنے کہ لئے یہ قابو کیا ہے کہ جوان ہوتے ہی اپنے کسی یار کہ ساتھ بھاگ گئی۔۔ہاں کیسے بھاگ گئی۔۔ فہد غصّے سے چنگھاڑ رہا تھا سونے کی وہ چڑیا جسے وہ اسی وقت مسل دینا چاہتا تھا آج اپنے پنجرے سے اڑ چکی تھی۔۔

"پاپا۔۔۔ساجد کی آواز حال میں گونجی تھی کہ فہد نے پلٹ کر ساجد کو دیکھا۔۔

فہد کہ متوجہ ہوتے ہی ساجد پر جوش انداز میں آگے بڑھتا فہد کہ گلے لگا جس نے خود پر بمشکل ضبط کرتے اپنے بیٹے کی پشت تھپکی تھی۔۔

"شکر ہے اس حیوان سے تو رہائی ملی۔۔۔ حرا بائی اسے ساجد سے باتیں کرتا دیکھ کر شکر کرتے بڑبڑائی تھی۔۔

"اسکے ساتھ والی کہاں ہے؟ فہد کہ اچانک سوال پر ساجد نے حرا بائی کو دیکھا تھا..

"آہ غصّے میں کبیر نے مار دیا اسے۔۔ ویسے اچھا ہی ہوا مار دیا وہی بیچ تھی ہانم کو بھگانے والی۔۔ حرا بائی نفرت سے بولی کہ فہد اسکی بات پر سر جھٹک کر ہیرا کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ساجد اسے ڈھونڈو۔۔۔

"فکر مت کریں پاپا۔۔۔ وہ لاہور میں ہی ہے اور کہاں ہے اسکا پتہ چل گیا ہے کل ہی پوری تیاری کہ ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔ صرف ہانم ہی نہیں دو نازک کلیاں بھی ہیں جنھیں لا کر اس کوٹھے کی زینت بناؤں گا۔۔۔ ساجد شیطانی مسکراہٹ سے اسے اپنا منصوبہ بتا رہا تھا جسے سنتے ہی فہد نے خوشی سے بھرپور قہقہہ لگایا تھا....

"چلو تم جاؤ پھر میں صبح واپس جاؤں گا۔۔

"لیکن کیوں؟ ساجد نے تعجب سے سوال پوچھا جبکہ حرا بائی نے دوبارہ شکر کیا تھا۔

"میں جس کہ لئے آیا تھا وہ تو ہے ہی نہیں۔۔۔ آہ آنکھیں ترس رہی ہیں اسے دیکھنے کہ لئے۔۔۔ فہد کمینگی سے آہیں بھرتے ہوئے بولا تھا کہ ساجد نے ہنستے ہوئے فہد کہ کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر اسے لے کر میں سیدھا کراچی آتا ہوں جی بھر کر دیکھئے گا۔۔۔ دونوں

باپ بیٹے کی گفتگو سن کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ ان میں باپ بیٹے کا رشتہ تھا۔۔

ساجد کہ جاتے ہی فہد چلتا ہوا ہیرا کہ نزدیک رک کر گہری نظروں سے سر تا پیر اسے دیکھنے لگا کہ ہیرا نے نظر گھما کر اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا جو تیزی سے انکے قریب آئی تھی

"فہد یہ میری بیٹی ہے۔۔۔

"تو؟لاریب نے حیرت سے ہیرا کو دیکھا تھا جبکہ فہد نے سکون سے کندھے اُچکائے..

"تو یہ کہ وہ کسی کو پسند کرتی ہے اور جلد ہی میں اسکی شادی کرنے والی ہوں۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔کون ہے وہ جو ایک طوائف سے شادی کرنے چلا ہے ذرا ہمیں بھی تو ملاؤ اس آعلیٰ ظرف مرد سے۔۔۔صاف وہ ان دونوں کا مذاق اڑا رہا تھا کہ ہیرا نے غصّے سے اسے دیکھا تھا۔

"وہ جو بھی ہے تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔۔۔بڈھا کہیں کا۔۔۔ہیرا غصّے میں کہتی تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی تھی کہ فہد کا چھٹ پھاڑ قہقہ کتنی ہی دیر وہاں گونجتا رہا تھا۔۔

"لاریب فہد صاحب کو شانزا کہ پاس لے جاؤ۔۔۔ حرا بائی نے تیزی سے نظریں چراتے لاریب سے کہا تھا کہ فہد آنکھوں میں شیطانیت لئے حرا بائی کو دیکھتا خاموشی سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔اسکے جاتے ہی حرا بائی ہیرا کہ کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولیمے کی تقریب خوش اصلوبی سے اختتام پذیر ہوتے ہی سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی تھی۔۔۔ایسے میں امجد صاحب اور عرصم کی گاڑی جو رینٹ پر کچھ دنوں کہ لئے لی تھی آگے پیچھے ہوٹل سے نکلی تھی۔۔۔

ھاد جنید کہ ساتھ بیٹھا ہانم کو میسج کرنے لگا جب ہانم کا رونا یاد آتے ہی اس نے دوبارہ موبائل بند کر دیا تھا کہ اچانک عرصم نے گاڑی کی رفتار بڑھا کر امجد صاحب کہ برابر گاڑی لے جا کر رفتار کم کی تھی۔۔

"انکل ہم چل سکتے ہیں آپ کہ ساتھ۔۔ عرصم شیشہ کھول کر ان سے بولا تھا کہ سب نے عرصم کو ناسمجھی سے دیکھا تھا۔۔۔

"ضرور کیوں نہیں بیٹا ویسے بھی کل آپ لوگ چلیں جائیں گے۔۔۔امجد صاحب

نے مسکرا کر اجازت دی تھی کہ عرصم نظروں کا زاویہ بدل کر ہانم کو دیکھنے کی ناکام کوشش کرتا سر جھٹک گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سب تیار ہے نا۔۔۔۔۔

"جی بھائی سب تیار ہے۔۔۔ان میں سے ایک نے کہا تھا۔۔جب کوٹھی کہ پچھلی طرف کوئی چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔۔

"بھائی سب تیار ہے کب تک نکلنا ہے؟آنے والے شخص کو دیکھتا وہ پوچھنے لگا۔۔۔

"سب ہو گیا ہے تو چلنے کی کرو لیکن یاد رہے کام ایسا ہو کہ لگے جیسے واقعی حادثہ ہوا ہے۔۔۔

"بے فکر ہو جائیں ایسا ہی ہو گا ہم اپنے کام میں ماہر ہیں آپکو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔چلو تم سب۔۔۔۔وہ شخص اپنے بندوں کو لئے آگے بڑھ گیا تھا جبکہ وہ اندھیرے سے ہوتا مدھم روشنی میں آیا تھا۔۔

مسکراتے ہوئے اس نے نظر اٹھا کر اس کوٹھی کو دیکھا تھا۔۔

"سوری پاپا آپ سے جھوٹ بولنا پڑا لیکن کیا ہے نا ہانم داؤد اگر کسی کی ہے تو وہ اس دنیا میں صرف ایک شخص ہے اور وہ ہوں میں۔۔۔۔۔ساجد فہد۔۔۔ہانم کو پانے کہ لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں آپ کو قربان بھی۔۔مکرو مسکراہٹ سے خود کلامی کرتا وہ ہنسا تھا۔۔۔ نظروں نے کوٹھی کی دوسری منزل تک کا سفر تہہ کیا تھا جہاں وہ معصوم پری رات کی تاریخی میں بیٹھ کر چاند کو تکا کرتی تھی اور وہ اسے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی۔۔۔۔۔

-

پچھلے تین گھنٹے سے مسلسل گرج چمک کہ ساتھ بارش ہو رہی تھی۔۔۔ساجد جو گھر جانے کہ لئے نکل رہا تھا چوڑیوں کی ہلکی سی چھن چھن کی آواز پر بے ساختہ اس نے ارد گرد دیکھنے کہ بعد سر اٹھا کر کھڑکی کی جانب دیکھنا چاہا لیکن بارش کی بوچھاڑ نے اسے سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

ہانم جسے بارش سے عشق تھا مسکرا کر دونوں ہاتھوں کو کھڑکی سے باہر نکالے اپنی کلائیوں میں بھر بھر کر پہنی چوڑیوں سے کھیلنے لگی۔۔

ساجد سر جھٹک کر جانے لگا تھا کہ پھر چوڑیوں کی آواز پر رک کر ایک بار پھر کھڑکی کی جانب دیکھنے لگا جب ہانم کا مسکراتا چہرہ مدھم روشنی میں دیکھتا وہ جہاں تھا وہیں ساکت رہ گیا تھا۔۔۔

اس نے کب دیکھا تھا ہانم کو مسکراتے ہوئے۔۔۔ہانم بہت کم اسکے سامنے جاتی تھی اور اگر بالفرض انکا سامنا ہو بھی جاتا تو سر جھکا کر وہاں سے تیزی سے آگے بڑھ جاتی تھی۔۔۔

ہانم جتنی دیر کھڑکی میں کھڑی رہی وہ اتنی ہی دیر بارش کی پرواہ کیئے بغیر اسے تکتا رہا۔۔۔۔۔

ہانم کہ کھڑکی سے اوجھل ہوتے ہی اس بے اپنے دل کہ مقام پر ہاتھ رکھا تھا۔

اگلے دن اسکی متلاشی نظریں اسے دیکھنے کہ لئے بے چین تھیں۔۔

"تم کل جا نہیں رہے تھے اپنے باپ سے ملنے؟ حرا بائی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی فہد

جو اپنی بیوی کہ انتقال کہ بعد دوسری شادی کیے دبئی میں ہی رہائش پذیر تھا ساجد کو ملنے بلاتا رہتا تھا

"جا ہی رہا تھا لیکن کسی نے دل کو زنجیر سے باندھ لیا۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔میری جان تیرے منہ سے یہ دل کی باتیں ذرا اچھی نہیں لگ رہی ہیں۔۔ہمم۔۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی۔۔۔۔ساجد ناگواری سے کہتا دوبارہ اطراف میں دیکھنے لگا جب ہانم نماز کہ سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے انیلا کہ ساتھ کمرے کی جانب جاتی نظر آئی۔۔۔ساجد کے لب اسے دیکھتے ہی آپ ہی آپ مسکرائے تھے۔۔

حرابائی نے اسکی نظروں کہ تعاقب میں ہانم کو دیکھا تو سینے میں آگ سی بھڑک اٹھی۔۔۔۔

"ایک رات کہ لئے چاہیے تو لے جا ساتھ؟حرابائی نے زبردستی مسکراتے ہوئے اسے آفر کی کہ ساجد بے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"ایسے کیوں گھور رہا ہے؟

"بکواس مت کر حرا بائی۔۔۔زندگی میں پہلی بار دل نے کسی کہ لئے بغاوت کی ہے اسے تو نکاح کر کہ لے کر جاؤں گا یہاں سے بہت جلد تب تک میری امانت کا خیال رکھنا اور خبردار کسی نے اسے دیکھا بھی تو۔۔۔۔ساجد نرمی سے مسکرا کر آخر میں اسے دھمکی دے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

"اتنا آسان نہیں ہے بچہ اسے میں نے پالا ہے اپنے لئے۔۔۔آج تک تیرے باپ کو اس کی ایک جھلک نہیں دیکھنے دی تو تو ابھی ان معاملے میں بہت نادان ہے۔۔۔۔حرا بائی ہنکار بھر کر کہتی مسکرائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو دن بعد۔۔۔۔

معمول کہ مطابق وہ مجرے کہ بعد اپنے کمرے میں آتے ہی نہانے کہ لئے باتھروم میں گھس گئی تھی کہ حرا بائی کسی آدمی کہ ساتھ دبے قدموں اندر آئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"کیا بات ہے حرا بائی کیوں بلوایا ہے مجھے؟ساجد آتے ہی پریشانی سے پوچھتا ارد گرد دیکھنے لگا کہ شاید اسکا دیدار ہو جائے۔۔۔

"غضب ہو گیا ساجد۔۔ہائے کیسے بتاؤں۔۔۔

"ہوا کیا ہے؟ ہانم وہ ٹھیک تو ہے۔۔ساجد نے گھبراتے ہوئے حرا بائی کہ کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا کہ حرا بائی اسے لے کر کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

"کیا؟ساجد نے شدید پریشانی سے حرا بائی کو دیکھا تھا جو ہانم کہ کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی دوسری دستک پر ہی اندر سے دروازہ کھولا جا چکا تھا سامنے ہی بنا شرٹ کہ بکھرے بالوں میں انجان آدمی نمودار ہوا ساجد سن کھڑا اسے دیکھنے لگا دل کی کیفیت عجیب سی ہو گئی تھی۔۔۔

حرا بائی نے مسکرا کر اس کہ فق پڑھتے چہرے کو دیکھا تھا کہ اگلے ہی لمحے ساجد نے حرا بائی کی گردن دبوچی تھی۔۔

"میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ساجد غصّے سے اسکا گلہ دبوچے چیخ رہا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔آہ بب۔۔۔حرا بائی خود کو چھڑواتی اسے ہاتھ سے بولنے کا اشارہ کرنے لگی۔

"ہ ہانم نے مجھے خود بلایا تھا اسے پیسے کی ضرورت تھی۔۔آدمی کی بات پر ساجد اسے

چھوڑتا اس آدمی کو مکہ جڑتا نیچے گرا کر لاتیں مارتا رہا جب اچانک باتھروم کا دروازہ کھول کر ہانم بالوں میں تولیہ لپیٹے باہر آئی تھی گنگ سی وہ اسے جنونی انداز میں آدمی کو پیٹتے ہوئے دیکھتی گھبرا کر اسے روکنے کہ لئے چیخی تھی کہ ساجد اسکی آواز پر اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

"چھوڑیں انہیں پاگل تو نہیں ہو گئے ہیں۔۔۔۔ہانم نے ایک بار پھر گھورتے ہوئے اسے کہا تھا ساجد سر تا پیر اسکے بھیگے وجود کو دیکھتا قریب آیا تھا یکا یک اسکی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئی تھیں جبکہ حرا بائی نے جلدی سے اس آدمی کو وہاں سے نکالا تھا۔۔

"کیوں کیا ایسا؟ کیوں!!!!! ساجد کی دھاڑ پر وہ اچھل کر رہ گئی تھی۔۔

"پیسے کی ضرورت تھی تو مجھ سے کہتی۔۔۔۔

"یہ کیا بکواس۔۔۔۔

"چپ کر حرافہ۔۔۔۔۔ساجد نے شدید طیش میں ہانم کی گردن کو اپنے شکنجے میں جکڑ کر جھٹکا دیا تھا کہ تولیا سر سے پھسلتا زمین پر جا گرا ساجد نے اسکے بالوں کو مٹھی میں

بھرتے زور سے نیچے پٹخا تھا۔۔۔

"نکاح کرنا چاہتا تھا تجھ سے۔۔ تیرے ساتھ حلال رشتہ رکھنا چاہتا تھا لیکن تو تو نے بتا دیا کہ تم جیسی عورتوں کہ لئے صرف پیسہ ہی سب کچھ ہے۔۔۔ ساجد نے رندھی آواز میں کہتے آگے بڑھ کر ڈریسنگ ٹیبل کہ شیشے پر پوری قوت سے مکا مارا تھا کہ حرا بائی بھی اسکی جنونی حالت دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔

"نہیں یہ الزام ہے ہم پر ساجد۔۔۔

"مجھ سے مانگنے تھے پیسے میں تجھے دیتا جتنا ماں مانگتی تیرے قدموں میں ڈھیر کر دیتا۔۔۔ ساجد اسکی بات ان سنی کرتا بڑبڑا کر شیشے کا ٹکڑا اٹھا کر اسکے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

ہانم دہشت زدہ سی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کہ ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو لہولہان تھا۔۔

"میرے دل کو زخمی کیا ہے تو نے ہانم زندگی بھر پچھتائے گی زندگی بھر۔۔۔۔ ساجد سنگین لہجے میں کہتا ہانم کو زمین پر لیٹا کر بازو سے آستیں پھاڑتا شیشے کی تیز دھار نوک سے اپنے نام کا پہلا حرف لکھنے لگا ہانم کی دل خراش چیخیں حرا بائی پر لرزہ طاری کر رہی تھیں۔۔

بازو سے بھل بھل خون گرتا جارہا تھا جبکہ ساجد اسکی پرواہ کیے بغیر اپنا کام مکمل کرتا ہانم کا کانپتا پسینے سے تر چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اسے بچے کی طرح چپ کرواتا اسکی پیشانی پر لب رکھتا خود بھی رونے لگا کہ یکدم اسے وہیں چھوڑ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔(

حال۔۔۔۔

"بھائی آجائیں۔۔۔۔عقب سے آتی آواز پر وہ چونکا تھا ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ پلٹ کر اس نے سر اونچا کر کہ خالی کھڑکی کو دیکھا تھا جہاں اب وہ نہیں تھی۔۔ .

"ہاں چلو۔۔۔یکدم ہی وہ منظر آنکھوں کہ سامنے گھومنے لگا کہ سر جھٹک کر ساجد گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔

گاڑیوں کہ جاتے ہی کوٹھی کہ کمرے کا ایک دروازہ کھلا تھا۔۔۔

فہد آرام سے چلتے ہوئے کسی کمرے کہ سامنے روک کر دستک دینے لگا کہ تیسری دستک پر دروازہ کھولتی رخسار اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتی اسے دیکھتے ہی جلدی سے

ہاتھ پہلو میں گرا چکی تھی فہد اسے باریک نائٹی میں ملبوس دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"ہیر اکا کمرہ کہاں ہے؟

"اوپر چڑھتے ہی آخری کمرہ ہیر اکا ہے۔۔۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔۔۔ فہد اسکے بتانے پر رخسار کہ گال کو سہلاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا آگے بڑھ گیا تھا جس نے ناک چڑھا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

۔۔۔۔

آگے پیچھے دونوں گاڑیاں گھر کہ سامنے آکر رکی تھیں کہ اگلی گاڑی سے امجد صاحب اتر کر گیٹ کی طرف بڑھے تھے۔۔ گیٹ کھلتے ہی تینوں لڑکیاں یاسمین اور نادیہ بیگم کہ ساتھ اندر بڑھ گئیں تھی انکے اندر جاتے ہی سب بھی مسکرا کر اندر بڑھنے لگے کہ عرصم کہ موبائل پر واٹس ایپ پر ویڈیو کال آنے پر وہ چونکا۔۔۔ اسکرین پر خالہ پڑھتے ہی وہ پریشان ہو گیا تھا ساڑے گیارہ ہو رہے تھے اقصیٰ بیگم نے کبھی اس وقت اسے کال نہیں کی تھی۔۔

"عرصم آجاؤ۔۔۔ جنید کی آواز پر وہ چونکا تھا پھر اندر کی جانب قدم بڑھاتے ہی اس نے

صحن میں رکتے ہی کال اٹھائی تھی کہ اسکرین پر اقصیٰ بیگم کا چہرہ نمودار ہوتے ہی وہ مسکرایا تھا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔۔کیسی ہیں آپ؟

"وعلیکم السلام۔۔بس تم بچوں کہ لئے ہی ابھی تک یہ سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔اقصیٰ بیگم کا مسکراتا لہجہ یکدم رندھ گیا تھا عرصم انھیں دیکھتا وہیں صحن میں رکھے پلنگ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

"خالہ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں ہم آرہے ہیں کل۔۔۔

"ارے میری زندگی سکون سے آؤ میں بس تمہیں ایک بار اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔آہ کاش میں اپنی ہانم کو بھی دیکھ پاتی تو اس بڈھی کو قرار آجاتا۔۔۔

"خالہ مرے ہوئے کہاں ملتے ہیں دوبارہ۔۔۔۔عرصم کی آنکھوں کہ گوشے نم ہونے لگے تھے۔۔

اقصیٰ بیگم اسکی بات پر ساکت نظروں سے اسے دیکھتی کرب سے آنکھوں کو میچ گئیں۔۔۔

"نہیں عرصم۔۔۔مرنے والوں کہ لئے وقت کہ ساتھ پھر قرار آجاتا ہے لیکن زندہ کہ چھن جانے کا صدمہ وجود میں ناسور بن کر اندر سے دھیرے دھیرے ہمیں کھانے لگتا ہے۔۔۔اقصیٰ بیگم بوجھل انداز میں کہہ کر مجرموں کی طرح سر جھکا کر رونے لگیں جبکہ عرصم سن بیٹھا یک ٹک انھیں دیکھ رہا تھا۔۔

"عرصم تمہاری خالہ اپنی اولاد کی خاطر بہت بے بس ہو گئی تھی۔،۔۔اکیلی عورت جس کی اکلوتی اولاد بھی بیٹی ہو تو پھر اسے ہر وقت خود سے زیادہ بیٹی کی فکر ستاتی رہتی ہے وہ تو پھر پڑھائی کہ لئے دوسرے شہر تھی۔۔اقصیٰ بیگم زار و قطار روتی اسے بتا رہی تھیں جس کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہونے لگیں تھیں۔۔

"خ خالہ ہانم۔۔ہم ہماری ہانم۔۔۔

"ہاں۔۔ہاں ہانم۔۔۔۔عرصم کی ہانم زندہ ہے۔۔داؤاور دانی کی بیٹی ہانم زندہ ہے عرصم۔۔۔۔۔اقصیٰ بیگم زور زور سے تائد میں سر ہلاتیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں کہ عرصم کا موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔۔

ہانم جو عرصم کو بلانے آرہی تھی موبائل زمین بوس ہوتے دیکھتی تیزی سے قریب آکر نیچے بیٹھ کر موبائل کو اٹھا کر عرصم کی طرف بڑھایا تھا لیکن عرصم کہ آنسوؤں سے

تر چہرے پر نظر پڑھتے ہی ہانم حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"عرصم بھائی کیا ہوا۔۔۔ہانم جو اسکے سامنے بیٹھی تھی عرصم سے پوچھنے لگی عرصم اسے دیکھتے ہی اور شدت سے رونے لگا تھا۔۔

"عرصم بھائی۔۔۔۔انکل۔۔۔۔یاسمین آپی ہانم اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی آوازیں دینے لگیں۔۔۔امجد صاحب جو خود اسے بلانے آرہے تھے ہانم کی بھیگی آواز پر تیزی سے وہاں آئے تھے۔۔۔

"عرصم کیا ہوا بیٹا؟امجد صاحب شدید حیرت سے 29 سالہ عرصم کو بچوں کی طرح روتا دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔۔۔

ہانم کو روتے ہوئے اندر آتا دیکھ کر ھاد کہ ساتھ یاسمین عائشہ اور نورین بھی گھبرا گئیں تھی کہ عرصم کا سن کر جنید اور ھاد دونوں باہر بھاگے تھے جبکہ ہانم کو معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ خود بھی رو رہی تھی ۔۔۔

۔۔۔۔

گھر کہ سبھی افراد لاؤنج میں موجود تھے۔عرصم نے دوبارہ اقصیٰ بیگم کہ نمبر پر کال ملائی

تھی کہ دوسری ہی بیل پر اٹھالی گئی تھی۔۔

"خالہ ہانم کہاں ہے؟ عرصم خود پر ضبط کرتا ان سے پوچھنے لگا جبکہ سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ہانم جو زینے کہ پاس کھڑی تھی عجیب سے احساس پر پلٹی تھی نظر کھڑکی سے آتے دھویں پر گئی تھی۔۔

"ہانم آگ۔۔۔۔۔عائشہ کی چیخ پر ہانم خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ ھادنے تیزی سے آتے اسے کھینچ کر وہاں سے ہٹایا تھا کہ آگ پردوں سے لگتی ریکنگ پر پھیلنے لگی تھی۔۔۔لمحوں کا کھیل تھا ہر جانب آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔۔

ساری آوازیں جیسے گم ہو رہی تھیں۔۔۔

"عرصم تمہارا گنہگار جس نے تمہاری ماں کی عزت کو تار تار کیا۔۔۔تمھارے باپ کہ ساتھ پورے خاندان کو مروا کر جس نے اسے حادثے کا نام دیا۔۔۔جس، جس نے تمہاری ہانم کی موت دنیا کہ سامنے جھوٹی بتا کر اسے۔۔۔اس ننھی سی جان کو لاہور کہ کسی حرابائی کہ کوکوٹھے پر بیچ دیا وہ غلیظ شخص کوئی اور نہیں "فہد احتشام" ہے۔۔۔۔

اقصیٰ بیگم نے بتاتے ساتھ موبائل کان سے ہٹایا تھا۔۔آج انھیں دل میں دفن بوجھوں سے رہائی مل گئی تھی۔۔

(خالہ میرے بچوں کا خیال آپ نے ہی رکھنا ہے۔۔۔۔دانی نے لاڈ سے انکی گود میں سر رکھا تھا۔۔۔داؤد پاس ہی عرصم کہ ساتھ بیٹھا محبت سے دانی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔داؤد کا عشق تھی دانی جسے وہ گھنٹوں اسی طرح بیٹھ کر دیکھ سکتا تھا)اقصیٰ بیگم نے بیڈ سے ٹیک لگا کر اذیت سے آنسوں بہانے کہ ساتھ ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ آنکھوں کو موند لیا تھا۔۔۔۔زندگی نہ سہی شاید اب موت ہر تکلیف کا ازالہ کر دے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"ہانم چلو۔۔۔۔۔ھاد اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھنے لگا جسکی نظر عرصم کی طرف اٹھی تھی۔۔۔

یکدم ہی ہانم حلق کہ بل چیخی تھی عرصم جو بے جان کھڑا تھا آواز پر اس نے ہانم کی طرف دیکھا تھا۔۔

زور سے ھاد کا ہاتھ ہٹاتے وہ اسکی طرف بھاگی تھی ھاد حیرت سے کھڑا اسے اندر جاتے دیکھ رہا تھا اس سے قبل وہ اندر قدم رکھتا جنید نے اسے پیچھے سے زور سے دبوچ لیا تھا

"جنید ہانم۔۔۔ھادزور سے چیخا تھا

"عرصم بھائی۔۔۔ہانم اس تک پہنچ کر عرصم کا ہاتھ کھینچ کر دروازے کی طرف بھاگی تھی جو ساکت نظروں سے اس کہ ساتھ آگے بڑھتا جارہا تھا۔۔

صحن عبور کرتے دونوں گیٹ سے باہر نکلے تھے ہر طرف افراتفری کا سا عالم تھا اس سے قبل گھر کی ایک ایک چیز ختم ہو جاتی کسی نے فائر بریگیٹ کی گاڑی کہ لیے کال ملادی تھی۔۔

امجد صاحب نادیہ بیگم کو پکڑے ضبط سے اپنے گھر کو جلتا دیکھ رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عائشہ چلو یہاں سے۔۔۔جنید دونوں کو روتا دیکھ کر انھیں لئے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے موجود شخص کو دیکھ کر ہیرا نے نحوست سے سر جھٹک کر دروازہ بند کرنا چاہا ہی تھا کہ فہد اسے زور سے دھکہ دے کر اندر گھس گیا تھا۔۔

"یہ کیا بیہودگی ہے۔۔۔نکلو یہاں سے۔۔۔۔ہیرا غصّے سے اسے گھورتے ہوئے فہد

سے جانے کا بولنے لگی جو جانے کی بجائے اسکی طرف بڑھتا جارہا تھا۔۔

"میں نے کہا جاؤ یہاں سے سننے کی حس کھو بیٹھے ہو کیا۔۔۔ہیرا اپنے قدم پیچھے لے جاتے ہوئے اس بار اونچی آواز میں بولی تھی

"تمیز سے بات کر سمجھی۔۔ فہد نے آگے بڑھ کر ہیرا کا جبڑا دبوچا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔اماں

"ہاہاہا۔۔۔جانتی ہو جب لڑکیاں یوں چیختی چلاتی ہیں تو کتنا سکون ملتا ہے مجھے۔۔ چلاؤ جتنا چاہے چلانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ فہد اسکے چیخنے پر قہقہ لگاتے ہوئے بولتا ہیرا کو بستر پر گراتا اس پر حاوی ہوتے قابو کرنے لگا جو بری طرح اسکے شکنجے سے خود کو آزاد کرنے کہ لئے مچل رہی تھی۔۔

حرا بائی جسے فہد کہ یہاں ہونے کی وجہ سے اپنی بیٹی کہ لئے فکر ہو رہی تھی کمرے سے نکل کر ہیرا کہ کمرے کی جانب بڑھنے لگی تھی اس بات سے انجان کہ اسکے آگے بڑھتے ہی کوئی ہیولہ حال عبور کرتا دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"سب تباہ ہو گیا۔۔۔میرا گھر جل گیا۔۔۔۔۔آگ بجھا دی گئی تھی ایسے میں امجد صاحب گیٹ کہ پاس زمین پر سر پکڑے بیٹھے نڈھال سے انداز میں کہتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔۔۔۔

"یہ سب کیسے ہوا؟گھر میں اچانک اتنی شدید آگ کیسے بھڑک اٹھی؟آپ سب کہاں تھے کیا کسی کو جلنے کی بو نہیں آئی؟پولیس وہیں کھڑی ان سے تفتیش کر رہی تھی جب گاڑی سے اتر کر نادیہ بیگم وہاں آئیں تھیں۔

"انسپیکٹر صاحب میں اپنے کمرے میں تھی جب مجھے پیٹرول کی تیز بو آنے لگی اس سے پہلے میں کسی سے یہ بات کرتی آگ چاروں طرف پھیلتی چلی گئی۔۔۔نادیہ بیگم کہ انکشاف پر ہانم دھک سے رہ گئی۔۔

"ہمم مطلب گھر میں آگ لگی نہیں تھی بلکہ لگائی گئی ہے۔۔۔کیا آپ کی کسی سے کوئی دشمنی ہے؟انسپیکٹر پر سوچ انداز میں بولتا امجد صاحب سے پوچھنے لگا جو بری طرح پریشان ہو چکے تھے۔۔۔

"سس ساجد۔۔۔ہانم دیوار کہ ساتھ کھڑی سرگوشی کرتی گھر کی طرف دیکھنے لگی پولیس اپنی کروائی کر کہ وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ لوگوں نے بھی اپنے گھروں کی راہ

لی تھی۔

گلی میں اب وہی موجود تھے۔

"ساجد ہاہاں اتنا پنچ کام تم ہی کر سکتے ہو۔۔۔ ہم تمہاری جان لے لیں گے۔۔۔ ہانم غصّے سے مٹھیاں بھینجتی بڑبڑا رہی تھی جب قدموں کی آواز پر ہانم نے چہرہ پھیر کر اپنے قریب آتے عرصم کو دیکھا تھا۔۔ یاسمین جو گاڑی میں بچوں کہ ساتھ تھی عرصم کو دیکھ کر تیزی سے اسکی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ ٹھٹھک گئی بے یقینی سے وہ سامنے کا منظر دیکھنے لگی یہی حال موجود ھاد جنید نادیہ بیگم کا تھا۔۔۔

جبکہ ہانم ساکت و جامد تھی بھلا عرصم سے اس بے باک حرکت کی امید کہاں تھی۔۔

عرصم ہانم کہ دونوں ہاتھوں کو پکڑے نم آنکھیں سے دیکھتا لبوں سے لگا کر کھڑا تھا اس سے قبل ہانم کا ہاتھ اٹھتا عرصم کہ آنسوں اسکے ہاتھ پر گرنے لگے۔۔۔ ھاد لب بھینچے غصّے میں عرصم کو دیکھ رہا تھا جو اسکی ہانم کو چھو رہا تھا دوسری طرف یاسمین کا بھی یہی حال تھا عائشہ اور نورین بھی یہ دیکھ کر باہر نکلی تھیں۔۔

"عرصم۔۔۔ یاسمین کی آواز پر عرصم نے اسے دیکھا تھا جسکی نظریں عرصم اور ہانم کہ

ہاتھ پر جمی تھیں

"یایا سمین ہماری ہانم۔۔۔یہ یہ ہماری ہانم ہے۔۔۔ہماری شہزادی بہن ہانم۔۔۔۔۔عرصم ہکلاتے ہوئے کہتا انکے سروں پر دھماکا کر چکا تھا

۔۔۔۔۔

"عرصم یہ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

"ہم ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ہماری ہانم۔۔یہ ہماری ہانم ہے ہماری بہن۔۔۔داؤد ابراھیم کی بیٹی۔۔۔۔ہماری شہزادی۔۔۔ششدر سی وہ عرصم کو دیکھ رہی تھی جو اسکے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے دیوانوں کی طرح ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھتا تو کبھی مسکرا کر ہاتھوں کو چومتا۔۔۔

"عرصم بھائی کیا ثبوت ہے آپ کہ پاس کہ ہانم آپ کی بہن ہے۔۔۔عائشہ کی بات پر عرصم کہ ساتھ ہانم نے بھی سن ہوتے دماغ کہ ساتھ عائشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں اب چلنا چاہیے جو بھی ہے پہنچ کر آرام سے بات ہو جائے گی۔۔۔جنید کی بات پر ہانم نے یکدم عرصم کہ ہاتھوں سے اپنے ہاتھ کھینچے

تھے۔۔۔آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے وہ اپنے خالی ہاتھوں کو کرب سے دیکھنے لگا جو اتنے سالوں بعد بھی خالی رہ گئے تھے۔۔کتنا اذیت بھرا لمحہ تھا ہانم کا اس سے دور جانا۔۔۔

ہانم لبوں کو سختی سے بھینچے اسے دیکھ رہی تھی جس نے ہانم کہ دیکھنے پر اسے دیکھا تھا۔۔ کتنی تڑپ تھی ان نظروں میں کہ ہانم نے گھبرا کر اپنی نگاہیں جھکا ئی تھیں۔۔۔اسکا بھائی۔۔اسکا سگا بھائی کیا اسکی بھی کوئی فیملی تھی اگر تھی تو اتنے سال کہاں تھی اسکے ماں باپ نے کیوں اسے اس بے رحم ظالم دنیا کہ حوالے کر دیا تھا اسے؟اتنے سالوں میں ایک بار بھی انھیں اپنی بیٹی کا خیال نہیں آیا۔۔۔اور اب سامنے کھڑا شخص اس سے اپنا رشتہ بتا رہا تھا۔۔ان گنت سوال تھے جن کا جواب اسے اپنے ماں باپ سے چاہیے تھا سامنے کھڑے دعویدار بھائی سے چاہیے تھے۔۔۔

"چلو۔۔۔عائشہ آگے بڑھ کر ہانم کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔

"عرصم چلیں۔۔۔یاسمین دکھ سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔دوسری طرف ھاد نے امجد صاحب کہ کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"انکل آجائیں۔۔

"میری گھر جل گیا بیٹا۔۔۔کربناک لہجے میں کہتے وہ گھر کہ گیٹ کو دیکھ رہے تھے گھنٹہ پہلے ہی تو سب ہنسی خوشی بیٹھے تھے انکے آشیانے کو کس کی نظروں نے کھالیا تھا۔۔۔

"سمبھالیں خود کو یہ وقت کمزور پڑھنے کا ہر گز نہیں ہے،اگر آپ ہی ٹوٹ گئے تو سب کو کیسے سمبھالیں گے یہ بھی شکر ہے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔۔۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔۔چیزیں تو پھر بن جاتی ہیں لیکن انسان ایک بار چلا جائے تو کبھی واپس نہیں آتا۔۔اللہ تیرا شکر ہے میرے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔۔۔آہ! چلو بیٹا۔۔امجد صاحب گیٹ کو کنڈی لگا کر ھاد کہ ساتھ گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔

حرابائی جیسے ہی کمرے کہ نزدیک پہنچی اندر سے آتی ہیرا کہ چیخنے کی آواز پر تیزی سے دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوئی اگلے ہی پل وہ ساکت رہ گئی۔۔

"اماں۔۔۔ہیرا خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جب حرابائی کو دیکھ کر چیخی

تھی۔۔۔۔۔

ماضی

زمان اور حرا کی شادی کو صرف دو مہینے ہی ہوئے تھے زمان کہ گھر میں بس اسکی ایک ماں اور چھوٹا بھائی تھا۔۔۔ حرا غریب گھرانے کی شوخ و چنچل لڑکی تھی اپنے والدین کی لاڈلی بیٹی۔۔۔۔۔ حرا اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔ حرا چودہ سال کی تھی جب ایک بار پھر انھیں خوشخبری ملی لیکن شاید تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔بچے کی پیدائش پر بی پی شوٹ ہونے کی وجہ سے وہ جامد نہ رہ سکیں۔۔۔ابھی وہ لوگ اس صدمے سے نہیں سمبھلے تھے کہ بچہ جو پہلے ہی کمزور تھا ڈاکٹرز کی لاپرواہی اور اچھی ٹریٹمنٹ نہ ملنے کی وجہ سے ایک گھنٹے بعد بچے اور ماں کہ دنیا سے چلے جانے کا دکھ لئے دونوں باپ بیٹی ہسپتال سے گھر آ گئے۔۔وقت کا کام ہے گزر جانا سو وہ گزرتا رہا جب ایک رات حرا نے اپنے باپ کو نشے میں دھت کسی انجان عورت کہ ساتھ کمرے میں جاتے دیکھا۔۔۔

وقت کہ ساتھ روز اسکا باپ کسی نئ عورت کو لے کر آتا تھا کہ ایک دن اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اسکا باپ کیسے اسکی ماں کی جگہ ان عورتوں کو اس کہ بستر کی زینت بناتا تھا۔۔۔

"چٹاخ! مر گئی وہ سنا تو نے۔۔۔۔خود تو مری میرے بیٹے کو بھی کھا گئی۔۔۔زوردار تھپڑ رسید کرتے وہ دھاڑتے ہوئے کہتے اٹھارہ سالہ نازک سی حرا کو جانوروں کی طرف پیٹنے لگے۔۔۔

"بس کرو میری جان بچی ہے ابھی۔۔۔عورت نے آگے بڑھ کر حرا کو ایک نظر دیکھ کر مشتاق صاحب کا بازو پکڑ کر سہلاتے ہوئے کہنے لگی۔۔

"بچی نہیں رہی ہے اب باپ سے سوال جواب کرتی ہے کل ہی تیرا انتظام کرتا ہوں۔۔۔منہ سے کف اڑاتے وہ کمرے کی جانب بڑھ گیے تھے۔۔۔جبکہ حرا جس کی شرارتوں سے گھر بھر میں رونق رہتی تھی ماں کہ ساتھ ہی ختم ہوتی چلی گئی تھیں۔۔۔

تین دن بعد :

'حرا۔۔۔حرا بیٹی جلدی اِدھر اؤ دیکھو تو کون آیا ہے۔۔۔۔مشتاق صاحب گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولے وہ جو کچن میں کھڑی سبزی کاٹ رہی تھی اپنے باپ کی آواز پر سب بھلائے کچے پکے صحن میں آئی تھی کتنے مہینوں بعد اسکے باپ نے اسے بیٹی کہہ کر بلایا تھا۔۔

حرا جیسے ہی وہاں پہنچی اپنے باپ کہ ساتھ ایک عورت اور دو مردوں کو دیکھ کر نا سمجھی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی جس نے مسکرا کر اسے اپنے پاس آنے کو کہا تھا۔

السلام علیکم۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔مشتاق صاحب آپکی بیٹی تو بالکل چاند کا ٹکڑا ہے۔۔۔حرا کہ سلام کا جواب دیتے تینوں نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں ابّو مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔پلیز ابو مجھے خود سے دور مت کریں۔میں 'میں کوئی سوال نہیں کرونگی میں کچھ نہیں بولوں گی آپ جسے چاہے لائیں پر مجھے خود سے دور نہ کریں میں نے نہیں کرنی شادی

انکے جاتے ہی حرا اپنے باپ کی ٹانگوں سے لپٹ کر زار و قطار روتی سر کو زور زور سے نفی میں ہلانے لگی۔۔

"ارے باولی تو نہیں ہو گئی ہے اتنے امیر کبیر لوگوں نے تجھے پسند کیا ہے اتنی بڑی کوٹھی ہے ان کی راج کرے گی راج۔۔۔۔

"نہیں ابّو نہیں۔۔۔

دیکھا اگر سچ میں اپنے باپ سے پیار ہے تو جو کہہ رہا ہوں کر لے بہت بڑے لوگ ہے ہر چیز ہے وہاں۔۔۔مشتاق صاحب کا لہجہ اس بار نرم تھا جبکہ حرا اپنے باپ کہ بہلانے پر راضی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی کہ دو مہینے اسکی زندگی کہ واحد حسین دن تھے زمان اسکی ہر ضرورت پوری کرتا تھا وقت کہ ساتھ حرا کہ دل میں اسکے لئے محبت جیسا جذبہ پنپنا زور پکڑنے لگا تھا کہ ایک رات اسکی زندگی نے قیامت کو دستک دی تھی۔۔۔سوچے سمجھنے کی حس دل کہ ٹوٹ جانے کی اذیت۔۔۔۔۔حرا کہ وجود کو ریزہ ریزہ کر گئی۔۔محبت نے نفرت کی جگہ لیتے ہی شدت اختیار کی۔۔۔۔ایسی نفرت جس کی لپیٹ میں صرف دو ہی انسان تباہ ہوئے۔۔۔ہانم اور ساجد۔۔۔

وہ جو زمان کہ کہنے پر سرخ نیٹ کی ساڑی میں سجی سنوری اسکے آنے کا انتظار کر رہی تھی دروازہ کھلنے پر مسکرا کر پلٹی تھی لیکن زمان کی جگہ ظفر (دیور) کو دیکھ کر گھبرا کر وارڈروب سے چادر نکال کر خود پر اچھے سے لپیٹنے لگی۔۔

"ظفر بھائی یہ کیا طریقہ ہے اندر آنے کا۔۔۔ حرا نے ناگواری سے اسے کہا جو گہری نظروں سے اسے دیکھتا اندر آکر دروازہ لاک کر چکا تھا۔۔ حرا کا دل کانپا۔۔۔

"زززمان۔۔۔۔۔۔ حرا نے گھبرا کر زور سے چیخ کر زمان کو آواز لگائی تھی کہ ظفر زور زور سے ہنستا اسکے نزدیک آیا تھا۔۔

"ارے میری بھولی بھابھی۔۔۔ کون زمان۔۔

"ی یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔ زمان۔۔۔ زمان۔۔۔ حرا کانپتے لہجے میں کہتی چیخنے لگی کہ ظفر نے کھینچ کر اسکے گرد لپٹی چادر کھینچ کر دور اچھالی تھی۔۔۔

"بکواس نہیں حقیقت ہے میری جان۔۔۔ ہاہاہا۔۔ یہاں ایک رات سے زیادہ کسی کا تعلق نہیں رہتا وہ تو تجھے قابو کرنے کہ لئے دو مہینے اس جالی شادی کا کھیل کھیلا لیکن کب تک بیچارہ اب بور ہو چکا تھا لیکن تم تو قیامت ہو۔۔۔۔ ظفر اور بھی جانے کیا کیا کہہ رہا تھا جبکہ حرا کہ پیروں تلے سے زمین کھینچتی چلی گئی تھی۔

"نن نہیں!!!! زمان۔۔

حرا حلق کہ بل چیختی دروازے کی طرف بھاگی ہی تھی کہ ظفر اسے دیکھتے ہی پاگل سا

ہو گیا تھا۔۔۔ساڑی کا پلو پکڑ کر اپنی جانب کھینچ کر اس پر جھپٹا مارا تھا.

حرا کی چیخیں آسمان کو چھو رہی تھی۔۔۔

لیکن وہاں بچانے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔اسکی محبت بھی نہیں(

حال۔۔۔

فہد چھوڑ دے میری بیٹی کو ورنہ سر پھاڑ دوں گی۔۔۔حرا کانچ کا بھاری واس مضبوطی سے مارنے کہ انداز میں پکڑے اسکے قریب آئی تھی جس نے اسے دیکھتے ہی ہیرا کو چھوڑ کر حرا کی جانب قدم بڑھائے تھے کہ ہیرا اٹھ کر کمرے سے باہر بھاگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔

گیسٹ ہاؤس پہنچتے ہی سب حال میں صوفوں پر بوجھل دل کہ ساتھ بیٹھے تھے ہانم ہنوز کھڑی تھی عرصم تیزی سے اسکے سامنے آیا تھا۔۔

"ہانم ہماری۔۔۔

"ایک منٹ عرصم بیٹا۔۔۔امجد صاحب کہ ٹوکنے پر عرصم نے ان کی جانب دیکھا۔۔

"ہمیں تم نے بتایا تھا کہ ہانم چند دنوں کی ہی تھی جب اسکا انتقال ہوا تھا اب۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ نہیں انکل سب جھوٹ تھا ہمارے ساتھ دھوکا ہوا ہمارے اپنوں۔۔۔ ہمارے ماں باپ کو ق قتل کیا گیا ہم۔۔۔۔ عرصم روتے ہوئے کہتا کانپ گیا تھا جبکہ وہاں موجود ہر ایک شخص جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے عرصم کو دیکھنے لگا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"فہد احتشام۔۔۔۔۔۔ عرصم پوری حقیقت بتانے کہ بعد نفرت سے اسکا نام لے کر گُھٹنوں کہ بل گرا تھا کہ اسکے گرتے ہی ہانم بھی اسکے ساتھ بیٹھی عرصم کو بچوں کی طرح روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

چہرہ آنسوؤں سے تر تھا ھادنے دکھ سے اسے دیکھا تو خود میں شرمندہ ہونے لگا جبکہ یاسمین عائشہ نورین منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھیں۔۔

"ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

"ہم بھی۔۔۔۔ ہانم کی آواز پر عرصم نے گردن موڑ کر ہانم کو دیکھا تھا آنسوں تسلسل سے دونوں کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

ہانم ہاتھ بڑھا کر عرصم کہ آنسوں اپنے ہاتھ سے پونچھے لگی جس نے شدت سے آنکھوں کو میچ کر ہانم کہ ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا کہ وہ سسک پڑی۔۔۔

"کتنے سوال تھے جنھیں ہم نے امی ابو سے کرنے تھے اپنے بھائی سے کرنے تھے، ان سے ناراض ہونا تھا، جھگڑا کرنا تھا کہ آپ کہ ہوتے ہوئے بھی ہم کیوں لاوارثوں والی زندگی گزارتے رہے کیوں ہم آپ سب کہ ہونے کہ باوجود یتیم رہے۔۔ لل لیکن ہم۔۔ ہم تو بچپن سے ہی یتیم تھے۔۔۔ ہم ہم بچپن سے بد قسمت تھے۔۔ کک کاش ہم نہ ہوتے کاش انکی جگہ ہم مر جاتیں۔۔۔ ہانم ہچکیوں کہ ساتھ روتے ہوئے بول رہی تھی کہ عرصم نے سر کو نفی میں جنبش دیتے اسے دیکھا تھا۔۔

"ہمیں چھپالیں بھائی۔۔ ہمیں ہمارے گھر لے چلیں جہاں جہاں ہماری ماں کی خوشبو ہے ج جہاں ہمارے ابّو کا سایہ تھا۔۔۔

"ہماری شہزادی بہن۔۔۔ ہماری ہانم۔۔۔۔ عرصم دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھام کر ہانم کی پیشانی چومتا ایک بار پھر رونے لگا۔۔

"بس کرو بچوں بہت رولیا۔۔۔ ایسے ہی روتے رہو گے تو کمزور ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔ چلو اٹھو شاباش۔۔۔۔ یاسمین بیٹی پانی لاؤ۔۔۔ امجد صاحب دونوں کو چپ کرواتے ہوئے

بولے عرصم آنسوں پونچھتا جیسے ہی کھڑا ہوا ہانم عرصم کہ سینے میں چہرہ چھپا کر بے آواز رونے لگی عرصم نے اسکے گرد مضبوطی سے بازو لپیٹے۔۔

"ہانم۔۔۔۔نادیہ بیگم نے اسے پکارا۔۔۔

"ہمیں یہیں رہنے دیں۔۔۔ہانم کی دبی دبی آواز پر عرصم کہ لبوں پر آج پہلی بار پر سکون مسکراہٹ رہنگی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قدم اٹھاتا وہ حرا کی جانب بڑھ رہا تھا جو سخت نظروں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ایسے کیا گھور رہی ہے ہاں اب تو مجھ سے مقابلہ کرے گی۔۔۔

"ہاں کروں گی۔۔۔ تیری ہمّت بھی کیسے ہوئی میری بیٹی کو اپنے غلیظ ہاتھوں سے چھونے کی میں تیرے ہاتھ کاٹ دوں گی۔۔۔۔۔قہر بھری نظروں سے اسے دیکھی حرا نے کہتے ساتھ زور سے اسکے سر پر وہ واس مارا تھا کہ فہد دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ کر پیچھے ہونے لگا۔

"بہت غلط کیا۔۔بہت غلط۔۔۔۔میں مشتاق نہیں ہوں میں حرا ہوں جس نے اپنے ہی

شوہر کو زہر دیا۔۔۔میں وہ حراہوں جس نے اپنے نقلی دیوار کو زہر دے کر جہنم واصل کیا میں وہ حراہوں جسے تم جیسوں نے حرا سے حرابائی بنایا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"میں وہ ہوں جسے تم جیسوں نے حرا سے حرابائی بنایا۔۔۔نفرت سے بولنے کہ ساتھ وہ بار بار اسکے سر پر واس سے ضرب لگا رہی تھی جس سے بھل بھل خون اسکے سر سے نکلتا فرش پر پھیل رہا تھا۔۔

خون بہتا اسکی آنکھوں میں جا رہا تھا جس سے وہ تڑپنے کہ ساتھ چیخ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حرا نے پوری قوت سے اس کہ پیٹ میں وہ واس رسید کیا تھا کہ فہد پورے قد سے زمین بوس ہوا تھا۔۔

)فہد چھوڑ دو چھوڑ دو مجھے،

"دانی ہماری دانی ہماری زندگی کس نے کیا ہے یہ،

"فہ فہ فہد،

"نہیں صرف تشدد ہی نہیں آپکی بیوی کا رپپ ہوا ہے،

"پاپا یہ تو شہزادی ہے،

"عرصم یہ آپکی شہزادی ہے اسکا ہمیشہ خیال رکھنا،

"فہد چھوڑ دے بچی کو،

"اللہ سے ڈرو،

"اللہ اکبر

"یہ جی ہمیں کچرے کہ ڈھیر سے ملی ہے،

"ہہ یہ ہماری شہزادی نہیں ہے،

"یہ کاغذ ملا ہے بچی کہ پاس سے،

"ہانم داؤد،

گڈمڈ ہوتی آوازوں نے اس پر وحشت سی طاری کر دی تھی بند ہوتی آنکھوں کہ سامنے زندگی میں کیا ہر گناہ فلم بن کر چلنے لگا

اسکے گرتے ہی حرا نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا تھا جو ہاتھ میں چھرا تھامے چلتی ہوئی اپنی

ماں کہ سامنے آکر رکی تھی۔۔

"بہت کچھ سہا ہے اس حرا نے صرف تمھارے لئے ہیرا لیکن اب اور نہیں اس دنیا میں اگر حرا کسی سے پر خلوص محبت کرتی ہے تو وہ صرف تم ہو اور آج اس نے تمہیں ہاتھ لگانے کی کوشش۔۔

"ساجد۔۔۔اماں اسکا وہ بیٹا اس نے بھی مجھے چھونے کی کوشش کی تھی میں نے کہا تھا اسے کہ میں کسی سے پیار کرتی ہوں۔۔۔ہیرا اسکی بات کاٹ کر کہتے یکدم رکی تھی۔۔

)ساجد چلے جاؤ یہاں سے۔۔ہیرا اسے دیکھتے ہی سپاٹ لہجے میں بولی تھی کہ ساجد اسکی بات ان سنی کرتا مسکرا کر اندر بڑھتا اسکے قریب آنے لگا۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں جیسے تم اس ہانم۔۔۔اس سے قبل وہ اپنی بات مکمل کرتی ساجد نے پوری قوت سے چھوٹی گول میز کو اٹھا کر دیوار پر دے ماری تھی کہ ہیرا سہم کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔

"خبردار ہیرا خبردار آئندہ محبت کا ذکر میرے سامنے کیا۔۔۔نہیں کرتا میں اس بے وفا دھوکے باز عورت سے محبت۔۔۔نہیں کرتا۔۔نفرت ہے مجھے شدید نفرت سنا تو

نے۔۔۔۔ساجد نے غصّے سے چیخ کر اسے بول کر گھور کر زور سے صوفے کو لات رسید کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا(

ہیرا کی بات پر حرا کہ لب مسکائے تھے۔۔۔۔

"بیچارہ ساجد کچے کانوں کند ذہن والا حرا بائی کی کٹھ پتلی۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ہیرا یہ عشق بڑی ہی ظالم شہ ہے۔۔۔ حرا زور سے ہنسی تھی کہ فہد کہ ہاتھ میں جنبش ہوتے دیکھ کر اسکے سامنے پنجوں کہ بل بیٹھی۔۔

"میں نے کہا تھا تیرا بیٹا نادان ہے لیکن صرف نادان ہی نہیں حد سے زیادہ بیوقوف کچے کانوں والا مرد جس نے بے پناہ محبت سے بڑھ کر اپنی بے انتہا نفرت نبھائی اور آج اس کٹھ پتلی میں ہانم کی محبت نہیں حرا بائی کی نفرت بھری ہے۔۔۔۔صرف نفرت۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چائے۔۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔عائشہ نے مسکرا کر جنید سے کپ تھاما۔۔۔

"کیا میں بیٹھ سکتا ہوں یہاں؟ جنید بغور عائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا جس نے کندھے

اچکائے تھے۔۔

"اہمم ٹھیک ہے پھر بیٹھ ہی جاتا ہوں۔۔۔ جنید گلہ کھنکھار کر کہتا عائشہ سے فاصلے پر بیٹھ کر چائے پینے کہ ساتھ اسے بھی دیکھ رہا تھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔

"کیا سوچ رہی ہو؟

"گھر کہ بارے میں۔۔ عائشہ نے جھٹ سے جواب دیتے جنید کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"میرے ابّو کی کبھی کسی سے منہ ماری نہیں ہوئی تو پھر یہ دشمن کہاں سے آگیا؟ عائشہ پریشان سی اس سے پوچھ رہی تھی جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"ابّو کہ نہ سہی پر ہانم آپی کہ ہیں۔۔۔۔ نورین کی آواز پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو اپنی ڈائری پکڑے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

"ہاں یہ تو سوچا ہی نہیں۔۔۔۔ اور یہ تمہاری ڈائری ہے ناں۔۔ عائشہ اسکی بات پر تائد میں سر ہلا کر پوچھنے لگی جس نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔۔

"آگ جب لگنی شروع ہوئی تب اسی کو لینے کمرے میں بھاگی تھی۔۔۔ میری

فیورٹ ڈائری ہے یہ۔۔۔خیر آپ لوگ چائے پئیں میں لان میں جارہی ہوں۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے رات کہ وقت جھولے پر بیٹھنے کی۔۔۔

"افف میں بینچ پر بیٹھنے جارہی ہوں عائشہ۔۔۔۔

"سر پر دوپٹہ لو پھر ایسے ننگے سر مت بیٹھنا۔۔۔عائشہ دوبدو اسے جواب دے رہی تھی کہ جنید جو خاموش بیٹھا تھا گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھتا رہا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"عرصم۔۔۔

یاسمین جیسے ہی چائے کا کپ لے کر کمرے میں داخل ہوئی عرصم کہ اچانک لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کرنے پر مسکرائی تھی۔۔

"سو گئی۔۔۔یاسمین چل کر پاس آکر بیٹھتی نرم مسکراہٹ سے ہانم کہ چہرے کو دیکھنے لگی جو عرصم کی گود میں سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی جبکہ ایک ہاتھ عرصم کہ ہاتھ میں دبا تھا۔۔

"ہاں ابھی سوئی ہے ڈھیر سارے سوال پوچھ کر، یاسمین ہماری بہن ہمارے پاس تھی

اور ہم

"عرصم جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب آپ ایسی باتیں کر کہ خود کو تکلیف مت پہنچائیں شاید یہی تقدیر میں لکھا تھا۔۔۔

یاسمین عرصم کہ ہاتھ کو پکڑ کر بولی ہانم کی نیند میں خلل نہ پڑھ جائے تبھی دونوں مدھم آواز میں باتیں کر رہے تھے۔۔یاسمین کی بات پر عرصم نے گہری سانس لیتے یاسمین کہ ہاتھ کی پشت کو چوما کہ یاسمین نے گھبرا کر ہانم کہ چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانم کہ کسمسانے پر عرصم تیزی سے اسکی جانب متوجہ ہوتا ہلکے ہلکے اسکا سر تھپکنے لگا۔۔

"ہم آتے ہیں آپ جا کر آرام کر لیں۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔یاسمین اسکی بات پر سر ہلا کر کہتی اٹھ کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فجر کا وقت تھا ایسے میں ساجد گاڑی میں آنکھیں موند کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

"بھائی کام ہو گیا ہے پورا گھر جل گیا اور اب وہ لوگ کسی گیسٹ ہاؤس میں

ہیں۔۔۔ایک آدمی اسکے قریب آکر بولا۔۔

"آہ کسی کو کوئی نقصان۔۔۔

"نہیں صرف مالی نقصان ہوا ہے۔۔۔

"ٹھیک ہے تم لوگ جاؤاب۔۔۔ساجد پیسے کی گڈی اسکے حوالے کرتا گاڑی اسٹارٹ کرتا آگے بڑھ گیا۔۔

گاڑی چلاتے اسکی آنکھ کا گوشہ نم ہونے لگا جسے سختی سے لب دبا کر صاف کرتا کوٹھی کی جانب رواں دواں تھا۔۔۔

)ہیلو پاپا۔۔۔میں آپ سے ملنے نہیں آسکوں گا۔۔۔۔جی وہ اسلئے کیونکہ اب آپ کو آنا ہے۔۔۔میں شادی کرنا چاہتا ہوں پاپا۔۔۔ہانم نام ہے اسکا۔۔۔وہ طوائف نہیں ہے پاپا۔۔۔۔فہد سے کال پر بات کرتے اسکی نظریں دوبارہ کھڑکی کی جانب اٹھی تھیں ہانم سر پر دوپٹہ لئے کھڑکی کہ پاس ہی ایسے بیٹھی تھی کہ اسکی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی۔۔

"پاپا وہ بہت ہی معصوم پاکیزہ ہے۔۔۔سب سے الگ ہے۔۔۔ٹھیک ہے پھر جلدی

آیئے گا میں انتظار کروں گا اللہ حافظ۔۔۔ساجد نے کہتے ساتھ موبائل جیکٹ کی جیب میں رکھتے دوبارہ اسے دیکھا تھا ہانم کی نظر اس پر پڑی تھی نظریں ملتے ہی ہانم تیزی سے وہاں سے ہٹی تھی جبکہ ساجد نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے(

سر کو جھٹکتے اس نے موڑ کاٹا تھا۔۔۔۔

)کیا بات ہے بھائی آج نہیں پی رہے؟کبیر شراب پیتا ساجد کو دیکھ کر اسکے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگا جو بونٹ پر نیم دراز سینے پر بازو لپیٹے آسمان پر نظریں مرکوز کیے آپ ہی آپ مسکرا رہا تھا۔

"نہیں یار آج سے سب بند۔۔

"کیا مطلب؟کبیر کہ ساتھ عارب نے بھی چونک کر اسے دیکھا تھا تھا۔

"آہ مطلب یہ کبیر کہ انسان کا ایمان ہے کہ اچھے نیک کام کرنے پر انھیں انعام اللہ کی طرف سے ملے گا اور میں نے ابھی تک کوئی ایسا کام نہیں کیا۔۔۔لیکن اب میں وہ ہی کروں گا جس کہ انعام میں مجھے ہانم ملے گی۔۔

"ہاہاہا۔۔بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ تو پہلے ہی قید میں ہے جب چاہے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔

"حدادب کبیر آج کر لی یہ بکواس دوبارہ مت کرنا سمجھا۔۔۔ساجد سخت لہجے میں کہتا اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"ہونہہ! سالہ دلال عاشق بننے چلا ہے۔۔حرابائی سے بات کرنی پڑے گی کبیر جل کر بڑبڑاتا کوٹھی جانے کہ لئے نکل گیا(

ایک بار پھر سر کو جھٹک کر ساجد نے رفتار بڑھائی تھی۔۔۔

)ہانم نے مجھے خود بلایا تھا اسے پیسے کی ضرورت تھی۔

"نکاح کرنا چاہتا تھا تجھ سے۔۔تیرے ساتھ حلال رشتہ رکھنا چاہتا تھا لیکن تو'تو نے بتا دیا کہ تم جیسی عورتوں کہ لئے صرف پیسہ ہی سب کچھ ہے۔۔۔

"نہیں یہ الزام ہے ہم پر ساجد۔۔۔

"مجھ سے مانگنے تھے پیسے میں تجھے دیتا

"میرے دل کو زخمی کیا ہے تو نے ہانم زندگی بھر پچھتائے گی زندگی بھر۔۔۔۔ساجد

سنگین لہجے میں کہتا ہانم کو زمین پر لیٹا کر بازو سے آستیں پھاڑتا شیشے کی تیز دھار نوک سے اپنے نام کا پہلا حرف لکھنے لگا۔

"ساجد تیرا ہاتھ زخمی ہو گیا۔۔۔ حرا بائی اسکے پیچھے آتے ہوئے گھبرا کر بولی

"زخمی تو آج میرا دل کیا ہے اس نے حرا بائی۔۔۔ وہ کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ ایسا۔۔

"ساجد بھول مت وہ صرف طوائف ہے میں تو تیری وجہ سے خاموش تھی ورنہ ہر مجرے کہ بعد کوئی نہ کوئی اسکے ساتھ کمرے میں موجود ہوتا تھا۔۔۔ حرا بائی کہ انکشاف پر ساجد نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔

"نن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں۔۔۔ میں انیلا سے۔۔

"انیلا کبھی سچ نہیں اگلے گی ساجد۔۔۔

"وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ۔۔۔ ساجد زمین پر گرتا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔

رات کہ دوسرے پہر کسی بے ہانم کہ کمرے کا دروازہ چابی سے کھول کر اندر قدم

رکھے تھے سامنے ہی وہ تکلیف کی وجہ سے بخار میں جل رہی تھی ساجد لب بھینچ کر اسے کراہتے ہوئے دیکھتا دبے قدموں چلتا اسکے پاس بیٹھا ہانم کہ چہرے کو تکنے لگا جو بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

لب دبا کر وہ تیزی سے کمرے سے نکلا تھا کہ کچھ ہی دیر میں ہاتھ میں ٹھنڈے ہانی کا باؤل اور پٹیاں لا کر دوبارہ اسکے پاس بیٹھتا ماتھے پر پٹیاں رکھنے لگا۔۔۔

جیسے ہی بخار کم ہونے لگا ہانم کا کراہنا بند ہو چکا تھا۔ہانم کو سکون میں دیکھتے اس نے خود میں بھی سکون اترتا محسوس کیا

"مجھے معاف کر دینا میں تمہیں تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔ساجد نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اسکے پیر پر رکھتے فوراً ہٹا لیا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر یونہی اسے دیکھتے رہنے کہ بعد وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی کمرے سے نکلتا چلا گیا(

گاڑی کہ رکتے ہی اس نے گہری سانس لی آنکھوں کو صاف کرتا وہ گاڑی سے اتر کر اندر بڑھنے لگا۔۔

)جانے کیا جادو کیا ہے ہانم نے یہ مرد(رئیس)منہ مانگی قیمت دے کر ایک رات کہ

لئے آتا ہے

"یہ پکڑ اور چمڑی ادھیڑ دے اسکی۔۔۔ حرا بائی اسکے ہاتھ میں چمڑے کی بیلٹ دیتے ہوئے بولی۔۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا میں اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا

"ہونہہ اور جو اس نے تجھے اذیت دی ہے اسکا کیا۔۔ ساجد کہ نزدیک آتے اس سے کہتے ساتھ اسکی گردن میں باہیں ڈال کر گال کو سہلاتے ہوئے کہا۔

"اسے قدر نہیں ہے تیری ساجد۔۔۔ وہ اپنی اداؤں سے ہر مرد کو پہلے ترساتی ہے اسکے بعد منہ مانگی قیمت وصول کرتی ہے اگر یقین نہ آئے تو کبیر اور سونیا سے پوچھ لے کہیں بار تو کبیر کہ ساتھ۔۔۔۔ حرا بائی اسے کہتے ساتھ رک کر ساجد سے نزدیکیاں بڑھانے لگی۔

"چھوڑو ہمارا ہاتھ کبیر۔۔۔ ہانم نے گھورتے ہوئے اسے کہا ساجد جو وہاں سے گزر رہا تھا آواز پر روک کر پلٹا تھا ہانم کی پشت ساجد کہ سامنے تھی۔۔

"یار کیوں گھبرا رہی ہے کوئی نہیں دیکھ رہا تمہیں۔۔ کبیر اسکے دونوں ہاتھوں کو موڑ کر

اسکی پشت سے لگاتا دوسرے ہاتھ سے اسکا منہ دبا کر گردن پر جھکا تھا ہانم جو پہلے ہی اسکی بکواس پر دنگ تھی اچانک ہوئی افتاد پر سٹپٹا کر رہ گئی۔۔۔ساجد کا خون خول اٹھا تھا آنکھیں لبالب آنسوؤں سے لبریز ہوئی تھیں۔۔

"واؤ کتنے رومانٹک ہیں دونوں۔۔سونیا کی آواز پر ساجد نے سلگ کر اسے دیکھا تھا۔۔

"ایسے کیا گھور رہے ہو؟ سونیا اندر ہی اندر اسکے دیکھنے پر ڈر نے کہ باوجود کہتی نزدیک آئی تھی کہ ساجد اسے لے کر کمرے کی جانب چل دیا تھا دونوں کہ جاتے ہی کبیر نے اسے چھوڑا تھا کہ ہانم نے کھینچ کر اسکے گال پر تھپڑ رسید کیا تھا جو ضبط کرتا تیزی سے وہاں سے نکلا تھا(

کمرے میں آتے ہی وہ بستر پر اوندھے منہ لیٹتا کچھ ہی دیر میں غافل ہو گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"تسنیم یار چپ ہو جاؤ پلیز دیکھو ہم وہاں رابطہ کر کہ رئیس بھائی سے بات کر لیں گے ہو سکتا ہے ریاض کہ ہی بندوں نے انھیں پھنسایا ہو۔۔۔

"نہیں بیٹا کاش کہ ایسا ہوتا لیکن رئیس نے خود بیان دیا ہے کہ ریاض کو اس نے قتل کیا

ہے آج کوٹ میں فیصلہ سنایا جانے والا ہے میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔

"آپ پلیز سمبھالیں خود کو انشاء للہ سب بہتر ہو گا۔۔۔احان جوریہ بیگم کو کہتا اٹھ کر اصغر صاحب کہ ساتھ باہر نکلا تھا جبکہ تسنیم روتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھتی اٹھ کر کمرے کی سمت جانے لگی۔۔۔۔

"تسنیم بیٹی ہو سکے تو اپنے بھائی کو معاف کر دینا رئیس تم سے اور خاص کر ہانم سے بہت شرمندہ ہے اللہ کہ لئے اسے معاف کر دینا جانے اب میں اسے دیکھ پاؤں گی بھی یا نہیں۔۔۔جویریہ بیگم کہتے ہوئے منہ پر دوپٹہ رکھتیں سسک پڑی تھیں۔۔

"معاف کر دینا آسان تو نہیں ہوتا امی لیکن معاف کر دینے والے کا ظرف باکمال ضرور ہوتا ہے۔۔بھائی سے کہیے گا میں نے انھیں معاف کیا۔۔۔میں دعا کروں گی کہ ایک بار ہم انھیں دیکھ سکیں۔۔ تسنیم رندھی ہوئی آواز میں کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔

"صبح بخیر! ہماری ہانم جاگ گئی۔۔۔عرصم کمرے میں داخل ہوتا خوشگوار موڈ میں اسے دیکھتے ہوئے بولا وہ جو اپنے بالوں کو سلجھا رہی تھی عرصم کی آواز پر تیزی سے برش

رکھ کر قریب آکر عرصم کہ سینے لگی۔۔

"صبح بخیر ہمارے عرصم بھائی۔۔۔ہانم نے مسکرا کر سینے سے سر اٹھا کر عرصم کہ ہی انداز میں اسے جواب دیا کہ عرصم دھیرے سے ہنستا اسکی پیشانی چوم کر محبت سے ہانم کہ چہرے کو تکنے لگا۔۔۔

"اللہ کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے ہانم آج ہماری صبح اتنی خوبصورت ہو گی ہم نے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا.

"ہم نے بھی۔۔

"ہوں تو ہماری شہزادی کا پی کیٹ بھی ہے۔۔۔۔اس سے قبل ہانم اداس ہوتی عرصم نے اسکے جواب پر بات کا رخ بدلتے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔

"جی نہیں ہم آپکی نقل نہیں کر رہیں۔۔

"اچھا ٹھیک ہے مان لیتے ہیں۔۔۔۔۔چلو آجاؤ ناشتہ کرنے ویسے ہماری شہزادی کیا کھانا پسند کرے گی ناشتے میں۔

"ہم پہلے بال باندھ لیں پھر آتے ہیں۔۔۔ہانم نے یکدم ہی رک کر اسے کہا جس نے

ہانم کی بات پر اپنا بازو اسکے کندھے سے ہٹا کر پہلی بار اسکے کھلے بال دیکھے تھے۔۔

"ماشاءاللہ کتنے پیارے ہیں تمھارے بال۔۔۔

"بہت شکریہ عرصم بھائی جانتے ہیں ہمارے بالوں کی پرواہ ہم سے زیادہ انیلا کرتی تھی ہر دوسرے دن تیل لے کر آتی تھی کہ چلیں آپکے بالوں کی خوراک کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔اپتا نہیں وہ کس حال میں ہو گی۔۔ہانم پر جوش انداز میں انیلا کا ذکر کرتی یکدم ہی اداس ہوئی تھی۔۔۔

"انیلا کون؟

"عرصم بھائی ہماری انیلا۔۔۔ہم بچپن سے اسکے ساتھ تھے وہ بالکل ہماری بہن کی طرح ہے۔۔۔ہماری انیلا 12 سال کی تھی جب اس۔۔۔اس۔۔۔

"ہانم شششش !اور کچھ مت کہنا ہم سمجھ گئے ہیں۔۔۔عرصم نے اسکے ہچکچانے پر تکلیف سے لب بھینچتے ہانم کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

"عرصم بھائی آپ ہمیں ہماری انیلا لا دیں۔۔۔لا دیں گے نا؟ہانم نے روتے ہوئے ایک امید سے عرصم کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہم لے آئیں گے تمہاری انیلا کو لیکن وعدہ کرو اب نہیں روگی۔۔۔

"وعدہ کیسے کریں عرصم بھائی آنسوؤں پر ہمارا اختیار نہیں ہے۔۔

"خود کو اتنا مضبوط بناؤ کہ یہ آنسوں بے قدروں، ظالموں اور منافقوں کہ سامنے کبھی نا چھلکیں ہانم۔۔۔ یہ زمانہ رونے والوں کو روند کر نکل جاتا ہے۔۔۔ جو بھی ہوا ہم کبھی اسے سہی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن یہ وقت جہاں ہم تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں گے اس وقت کو ماضی کی تلخیوں میں رہ کر برباد مت کرو بچہ ہنسو خوش رہو جب تک زندگی ہے جب تک یہ سانسیں ہیں اللہ کی رضا میں راضی رہو اور ظلم کرنے والوں پر قہر بن کر ٹوٹ پڑو۔۔۔ دوبدو جواب دے کر عرصم ہانم کو سمجھاتے ہوئے آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے برش اٹھا کر اس کہ دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھے آئینے کہ سامنے آیا۔

"عرصم بھائی یہ

"اوں ہوں ہلنا مت آج ہم اپنی شہزادی کہ بال بنائیں گے۔۔۔ ہانم کو ٹوکتا وہ مسکرا کر آہستہ سے اسکے بالوں میں برش پھیرنے لگا جو نم ہوتی آنکھوں سے آئینے میں عرصم کا عکس دیکھ رہی تھی

"عرصم بھائی ابّو کیسے دکھتے تھے؟ ہانم کہ سوال پر لمحے بھر کہ لئے عرصم کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔

"شاندار۔۔۔ ہم انہی پر تو گئے ہیں ہینڈسم ڈیشنگ۔۔

"کیوں ہم اپنے ابّو جیسے نہیں لگتے کیا؟

"امم بس آنکھوں کا رنگ۔۔۔ عرصم نے اسکے سوال پر مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا جس کہ چہرے پر اداسی در آئی تھی۔

"عرصم بھائی ہم امی کی طرح نہیں لگتیں؟ ہانم کو اچانک ہی فکر لاحق ہو گئی تھی بھلا وہ کیوں نہیں اپنے ماں باپ سے ملتی۔۔۔ عرصم بالوں کو پکڑ کر چٹیا بنانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

"ہانم تم پاپا اور امی دونوں سے ملتی ہو۔۔ ہم بس تھوڑا مذاق کر رہے تھے۔۔ عرصم پیشانی پر بل ڈالے چٹیا کہ بلوں کا ستیاناس مار رہا تھا۔

"عرصم بھائی بہت غلط بات ہے۔۔۔ اوف اللہ عرصم بھائی کیا کر رہے ہیں ہمارے بال۔

"یہ ایسے ہی تو بنتے ہیں ہم نے یاسمین کو بناتے دیکھا ہے۔۔

"اچھا جی تو آپ مجھے بال بناتے ہوئے بھی دیکھتے ہیں۔۔یاسمین کی آواز پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو تیمور کو اٹھائے اندر آئی تھی۔

"ہم اپنی بیگم کو دیکھنے کا حق رکھتے ہیں جیسے چاہے دیکھیں۔۔۔شرارت سے اسے دیکھتے عرصم نے کہا کہ وہ جھینپ گئی۔۔

"بھابھی تیمور کو ہمیں دیں۔۔۔ہانم نے یاسمین سے تیمور کو لیا جو اسکے بھابھی کہنے پر مسکرا کر عرصم کو دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ ہٹیں میں بناتی ہوں۔۔

"نہیں ہم خود بنائیں گے آپ ہمیں بتاتی جائیں۔۔۔عرصم بضد ہوتا ہانم کہ بالوں کو یاسمین سے دور کرنے لگا کہ ہانم اور یاسمین دونوں عرصم کی بچوں والی حرکت پر ہنسنے لگیں۔۔

"اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے چلیں بتائیں۔۔عرصم خفگی سی دونوں کو دیکھ کر یاسمین سے بولا جو اسے طریقے سے سمجھانے لگی۔۔

۔۔۔۔۔۔

"کہاں جارہے ہو نواب صاحب پہلے ہی شادی سے انکار کر کہ کم تماشا بنوایا ہے ہمارا۔۔۔

"طارق پلیز اس نے شادی سے انکار تو نہیں کیا بس سال بھر کا وقت ہی تو مانگا ہے۔۔۔ شگفتہ بیگم نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹوکا۔۔

"لیکن کیوں آخر اچانک کون سی قیامت آگئی کہ عین شادی کہ ایک دن وقت مانگنے لگا؟ جانتی ہو سب تیاریاں ہو چکی تھیں لیکن اسے کیا فرق پڑھتا ہے ایک روپے بھی اپنی محنت سے کمائے ہوں تو قدر ہو کہ پیسہ درختوں پر نہیں محنت سے بنتا ہے۔۔

"طارق ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ جو ہمارا ہے وہ ہمارے بیٹے کا ہی تو ہے۔۔

"جی نہیں بیگم صاحبہ یہ سب میرا ہے یہ ساری کامیابی میرے خون پسینے کی محنت ہے سمجھی، یہ تمہارا قصور ہے جو اسکے ذہن میں یہ بات بیٹھادی ہے کہ یہ سب اسی کا ہے اسکا نتیجہ دیکھو گھومنے پھرنے کہ ساتھ اب یہ گندی جگہوں پر گندی عورتوں کہ پاس جانے لگا ہے۔۔۔ طارق صاحب کی بات پر وہ جو لب دبائے کھڑا تھا ششدر سا اپنے

باپ کو دیکھنے لگا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں تم کیا سمجھتے ہو ہمارے پیچھے جو مرضی چاہے کرتے پھرو گے۔۔سب خبر ہے مجھے کہاں اور کس کہ ساتھ گھومتے رہے ہو اور یہی نہیں اپنی ہی ماموں زاد بہنوں کو تم نے خود کو بچانے کہ لئے ان معصوم بچیوں کا سودا کر ڈالا تف ہے تمھارے مرد ہونے پر جس نے عورت کی عزت کو کھلونا بنا کر رکھ دیا ہے۔۔ایسا گھٹیا نیچ کام کرتے ہوئے تمہیں ذرا شرم نہیں آئی؟ ضمیر نے ذرا ملامت نہیں کی کہ بالاج یہ۔۔یہ کیا کر دیا جن کی زبان بھائی بھائی کہتے نہیں تھکتی تھی آج وہی بھائی انھیں خود کو بچانے کے لئے قربان کرنے چلا تھا۔۔۔تم سے اچھی تو وہ کوٹھے کی طوائف ہے جس نے خود کہ لئے اپنے ہی وجود کا سودا کیا۔۔طارق صاحب جلال میں آچکے تھے دونوں ماں بیٹا ساکت تھے۔۔۔

)طارق یار مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

"ایسی بھی کیا بات ہے جو تم اس طرح کہہ رہے ہو؟ اکبر اور طارق دونوں پڑوسی ہونے کہ ساتھ گہرے دوست بھی تھے۔۔اکبر صاحب کہ تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔

"دراصل بات ہی کچھ ایسی ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ تم برا ہی نہ مان جاؤ آخر کو اپنی اولاد کہ لئے والدین کسی دوسرے کہ منہ سے کچھ برداشت نہیں کر پاتے۔۔

"اکبر یار میں اپنے بیٹے کو بھی جانتا ہوں اور تمہیں بھی جو بھی بات ہے بے جھجھک کر سکتے ہو۔۔طارق صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔

"آیار طارق تم تو جانتے ہو میرے دوسرے بیٹے کو جاسوس بننے کا کتنا شوق ہے۔۔۔

"ہاہاہاہاں بھئی اور ماشاءاللہ وہ واقعی اپنے کام میں قابل ہے۔

"یہ تو ہے خیر مدعے پر آتا ہوں۔۔۔چند دنوں سے سمیر (بیٹا) بالاج کو فجر کہ وقت چند لڑکوں کہ ساتھ نشے کی حالت میں آتے دیکھ رہا تھا تم تو جانتے ہو جاسوس صاحب کو ذرا جو کوئی گڑ بڑ کا احساس ہو جائے تو بندے کہ پیچھے لگ جاتا ہے بس اس پر نظر رکھنے لگا۔۔طارق صاحب تلخ مسکراہٹ لبوں پر سجائے سب سن رہے تھے۔۔۔

جیسے جیسے وہ انھیں بتاتے گئے طارق صاحب کا چہرہ غصّے سے سرخ ہونے لگا تھا۔۔

"سمیر اس کہ پیچھے اسلام آباد تک جا چکا تھا طارق جس رات اس نے دونوں بچیوں کو اس لڑکے کہ حوالے کیا اسی دن پیچھا کرتے سمیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔مجھے تو ان

بچیوں کی بہت فکر ہو رہی تھی لیکن بعد میں صاحب زادے نے ان بچیوں کہ گھر کا معلوم کیا پتہ چلا تینوں بچیاں گھر پہنچ چکی ہیں۔۔۔

"تین۔۔۔طارق صاحب ٹھٹھکے۔

"ہاں وہ لڑکی جو کوٹھے سے چھپ کر اسکی گاڑی میں بیٹھی تھی وہ انکے ساتھ ہے ہو نہ ہو وہ لڑکا اسی لڑکی کہ پیچھے ہو۔۔۔(

"کتنی خواہش تھی مجھے کہ کاش اللہ ہمیں بھی ایک رحمت سے نوازے لیکن ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے جہاں تم جیسے مرد ہوں وہاں عورت کبھی بھی خود کو محفوظ نہیں سمجھ سکتی۔۔۔جاؤ دفع ہو جاؤ آج تم نے اپنے باپ کو کسی کو منہ دکھانے کہ قابل نہیں چھوڑا بالاج۔۔۔۔طارق صاحب اسے کہتے ہوئے صوفے پر گرنے کہ انداز میں بیٹھتے ایک ہاتھ چہرے پر رکھے زار و قطار رونے لگے آج انھیں اپنی تربیت پر شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔پیسہ جما کرنے کہ چکر میں وہ اپنی تربیت سے اپنی اولاد کو محروم کر گئے کہ چاہے اولاد ایک ہو یا ایک سے زائد بے جا لاڈ اور محبت وہ سبق نہیں پڑھا سکتی جسے اسکی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

"میری غفلت شاید جو آج تم اس حد تک چلے گئے بالاج تم نے واقعی ہمیں کسی کہ

سامنے نظریں اٹھانے کہ قابل نہیں چھوڑا کیسے سامنا کروں گی میں اپنے بھائی کا کہ انکے گھر کی عزتوں کو اسکے بھتیجے نے پامال کرنے کی کوشش کی۔

"نہیں مام نہیں میں نے کبھی ان دونوں کو گندی نظروں سے نہیں دیکھا۔۔

"لیکن جو تم نے کیا وہ اس سے کہیں زیادہ ناپاک تھا بالاج۔۔۔ شگفتہ بیگم نے اس سے بھی اونچی آواز میں تڑپ کر کہا بالاج دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں اور لب بھنچتا اپنے ماں کو دیکھتا تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا اسکے جاتے ہی حال میں دونوں میاں بیوی کہ مدھم رونے کی آواز گھر میں چھائے سکوت میں وحشت بڑھانے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

"آآ کرو۔۔۔ عرصم نوالہ بنا کر ہانم کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا ہی تھا کہ یکدم اندر آتے تینوں نفوس کو دیکھ کر ھاد اور جنید اپنی جگہ سے اچھل پڑے تھے

"ڈیڈ۔۔۔ جنید کی آواز پر سب اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے حیرت سے سامنے موجود گریس فل پرسنیلٹی کہ مرد کو دیکھنے لگے۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ انکل واٹ آ سرپرائز آپ لوگ یہاں۔۔۔ عرصم ہنوز حیران تھا

انھیں یہاں دیکھ کر۔۔۔

سیرت بیگم کی نظر یکدم ہی سب سے ہوتی ہانم پر جا رکی تھی۔

"وعلیکم السّلام حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ ہمیں آنا پڑھ گیا۔۔۔جہانزیب صاحب کی بات پر سب نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔

"کیسی ہیں امی۔۔۔۔جنید تیزی سے سیرت بیگم کہ گلے لگتے ہوئے بولا ہانم نے ھاد کی طرف دیکھا جو اپنے باپ سے ملنے آگے بڑھا تھا۔۔

"ڈیڈ آپ کو کیسے پتا چلا ہم یہاں ہیں؟

"تم نے تو بتانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی وہ تو جنید نے ہمیں یہاں کا بتایا تھا اور اچھا ہی ہوا کہ بتا دیا ہمارا بیٹا یہاں اتنا مصروف ہو گیا کہ موبائل ہی بند کر کہ بیٹھا ہے۔۔۔جہانزیب صاحب کی بات پر اس نے اپنی جیبوں کو ٹٹولنا شروع کیا تھا

اسے اچانک یاد آیا تھا کہ کل کہ واقعے میں اس کا موبائل کسی نے نکال لیا تھا۔۔

"ڈیڈ کل شاید کسی جیب قطرے نے موبائل نکال لیا تھا۔۔

"تم نے بتایا نہیں بیٹا۔۔۔امجد صاحب نے پریشانی سے پوچھا جس نے کندھے اچکا دیے

تھے جہانزیب صاحب نے جنید کی طرف دیکھا جس نے نظریں چرائیں تھی۔۔

"جنید اپنے بھائی سے محبت اپنی جگہ لیکن ہر چیز پر پردہ ڈالنا اسکے لئے ہی نقصان دا ہے۔۔۔

"ڈیڈ میں پہلے حقیقت۔۔

"کون سی حقیقت جنید؟ جنید منمنایا کہ سیرت بیگم نے گھورتے ہوئے اپنے بیٹے کو ٹوکا تھا۔۔ھاد حیرت سے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا جو کسی وجہ سے شدید ناراض تھے یقیناً کوئی گھمبیر مسئلہ تھا ورنہ وہ یہاں ہر گز نہیں آتے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمارا خیال ہے آپ لوگ پہلے بیٹھ جائیں پھر تحمل سے کوئی بھی مسئلہ ہے تو سلجھالیں۔

"نہیں عرصم بیٹا مجھے نہیں لگتا اب یہ مسئلہ بیٹھنے سے سلجھے گا نہیں کیونکہ وہ مسئلہ یہیں موجود ہے۔۔۔۔سیرت بیگم کہتے ساتھ ہانم کہ مقابل آئی تھیں۔۔

سیرت بیگم کی بات پر سب نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا جو ہانم کو سرتاپیر گہری نظروں سے دیکھنے لگی عرصم نے بے اختیار ہانم کہ کندھے پر بازو پھیلایا کہ سیرت بیگم کہ ساتھ جہانزیب اور ہادی بھی چونکے تھے۔۔

"ہانم داؤد ہماری بہن۔۔۔ عرصم فخر سے اسکا تعارف کرواتا انھیں ششدر کر گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔

لاؤنج میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی عرصم کہ چپ ہوتے ہی سیرت بیگم نے جہانزیب صاحب کی جانب دیکھا تھا جو خود ہانم کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"سن کر افسوس ہوا لیکن اس حقیقت سے منہ بھی نہیں موڑ سکتے کہ ہانم گیارہ سال اس جگہ پر رہ کر آئی ہے بیٹا ھاد کی تصویریں پورے سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہیں خدانخواستہ اگر یہ بات کسی کو پتہ چل گئی تو عجیب طرح کی باتیں شروع ہو جائیں گیں۔۔۔ جہانزیب صاحب کی بات پر ھاد نے ہانم کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ہم سمجھ سکتے ہیں اب آپ ہی بتائیں اس مسئلہ کا اگر کوئی حل ہے تو۔۔۔

"میرے پاس ایک حل ہے۔۔۔ دونوں کا نکاح کر دیتے ہیں سمپل۔۔۔ جنید نے مزے سے سب کہ سروں پر دھماکہ کرتے خود کو شاباشی دی تھی کہ یہ ایک اچھا موقعہ

تھا۔۔۔جنید کی بات سنتے ہی سیرت بیگم نے جہانزیب صاحب کی طرف دیکھا تھا جو اسکی بات پر پُر سوچ انداز میں ہانم کو دیکھ رہے تھے۔۔

"یہ کیا حل ہے اگر ھاد کسی دوسری کہ ساتھ ملے گا تو کیا اس لڑکی سے بھی نکاح پڑھوائیوں گے۔۔

"مام اتنے عرصے میں ھاد کتنی لڑکیوں سے ملا ہے بتائیں ویسے بھی ھاد اور ہانم پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو۔۔۔جنید سنجیدگی سے سیرت بیگم کہ ساتھ سب پر ایک نیا انکشاف کر رہا تھا ہانم نے تیزی سے سر جھکایا تھا جبکہ ھاد کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ ڈالے۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر اگر ایسا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

"لیکن جہانزیب ایک بار بچوں سے پوچھیں کل کلاں کوئی بات ہو گئی آج کل کہ بچے پہلے ہی اتنے جذباتی ہیں۔۔

"مام ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ھاد بے اختیار ہی بول پڑا کہ سب کہ چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔

"تو پھر ٹھیک ہے جیسا تم کہو لیکن نکاح ہم آج ہی کریں گے عرصم تم تو جانتے ہو میڈیا والے مرچ مصالہ لگا کر کیسے دکھاتے ہیں۔۔سیرت بیگم نے ھاد سے کہتے عرصم کی جانب رخ کیا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ٹھیک ہے ناں ہانم؟تم راضی ہو؟عرصم سنجیدگی سے انھیں جواب دیتا ہانم کہ گرد بازو حمائل کرتا دھیرے سے پوچھنے لگا جس نے نم ہوتی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"ہانم جو بھی فیصلہ کرو اپنی خوشی سے کرنا کیونکہ شادی ایک یا دو دن کا نہیں زندگی بھر کا ساتھ ہوتا ہے یہ حق ہے تمہارا زندگی ہم نے نہیں تم نے گزارنی ہے۔۔۔جو بھی فیصلہ کرو گی ہمیں منظور ہو گا۔۔۔عرصم ہلکی آواز میں اسے کہہ رہا تھا جبکہ ھاد دونوں بھائی بہن کو دیکھ کر پہلو بدل کر رہ گیا

عرصم کی بات مکمل ہوتے ہی ہانم نے ھاد کی جانب دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ہانم کہ چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ پر ھاد نے پر سکون سانس لی جبکہ عرصم نے ہانم کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔

"عرصم بھائی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ہانم نے شرماتے ہوئے اپنی رضامندی

بتائی تھی۔۔

سیرت بیگم اٹھ کر ہانم کہ قریب آکر رکیں کہ وہ جلدی سے انھیں دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"سمجھ نہیں آرہا کیا کہوں بیٹی۔۔ عرصم کو ہم بہت عرصے سے جانتے ہیں بہت اچھا اور سمجھدار بچہ ہے سچ کہوں اگر برا نہ مانو تو۔۔۔ سیرت بیگم نرم لہجے میں اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

سیرت بیگم کی بات پر ہانم نے آہستہ سے سر ہلایا۔۔

"اگر تم عرصم کی بہن نہ ہوتی تو میں کبھی اس شادی کہ لئے راضی نہیں ہوتی۔۔۔ سیرت بیگم کی بات پر سب سن ہو گئے۔

"بات تلخ ہے پر سچ ہے ہانم اگر کوئی لڑکی کسی سے مسکرا کر بھی بات کر جائے تو لوگ طرح طرح کہ افسانے بنا لیتے ہیں اگر لڑکی اپنے بھائی کہ ساتھ بھی کہیں جا رہی ہو گی تب بھی ہر کسی کی نظر اور سوچ انھیں بھی بہت سے رشتوں میں جوڑ کر لڑکی کو خراب کہہ دیتی ہے۔۔ کہنے کا مقصد بس اتنا ہی کہ تم جہاں سے آئی ہو وہ جگہ ہر گز قابل قبول

نہیں ہوتی۔۔میں تمہارا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی لیکن میں خود کو یہ بات کہنے سے روک نہیں سکی۔۔سیرت بیگم نے بات مکمل کرتے اپنی کلائیوں میں پہنی سونے کی چوڑیاں اتار کر اسکی کلائی میں پہنائی تھیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے ایسے میں شانزا سست روئی سے سنسان سڑک کہ کنارے چلتی جا رہی تھی آنسوں تواتر سے اسکے رخسار پر پھسلتے جا رہے تھے۔۔۔جب اچانک ایک گاڑی قریب آکر رکی۔۔

"میڈیم جی اکیلے کہاں جا رہی ہو کبھی بھی بارش ہو سکتی ہے۔۔۔۔کہو تو کہیں چھوڑ دوں۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔۔آدمی کی آواز پر وہ چونک کر سختی سے کہتی چلنے لگی ابھی کچھ ہی دور چلی تھی کہ آدمی نے دوبارہ گاڑی قریب لا کر روکتے ہزار کہ دو نوٹ اسکی جانب بڑھائے شانزا کو لگا جیسے کسی نے اس پر تیزاب انڈیل دیا ہو۔۔

"لے لو یار۔۔اس شخص کی آواز پر شانزا نے کانپتے ہاتھوں سے نوٹوں کو تھام کر بغور

انہیں دیکھنے لگی۔۔۔یہی تو ہے جس کی وجہ سے خود کو حاصل کرنے کا جنون سروں پر سوار ہے کہ خون کو سفید اور ضمیر کو سلا دیتے ہیں لوگ۔۔

شانزا کو پیسے لیتے دیکھ کر وہ تو جیسے کھل اٹھا تھا لیکن اگلے ہی لمحے شانزا نے نوٹ اسکے چہرے پر مارے تھے۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ گھٹیا مردان پیسوں کو اپنے جنازے کہ لئے سمبھال کہ رکھ کہیں ایسا نہ ہو تیری بدکاریوں کا چرچا تیرے گھر میں بھی مشہور ہو جائے کتے۔۔۔۔شانزا زور زور سے اسے کہنے کہ ساتھ پتھر اٹھا کر گاڑی کہ دروازے پر مارنے لگی۔۔

"اے پاگل ہو گئی ہے۔۔۔۔گنوار عورت۔۔۔وہ شخص گھبرا کر اسے کہتا زن سے گاڑی بھگا کر وہاں سے غائب ہوا جبکہ شانزا روتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گرج چمک کہ ساتھ بارش نے ماحول کو اور خوشگوار بنا دیا تھا۔۔

گیسٹ ہاؤس کے لاؤنج میں ہی نکاح کی سنت ادا کی جا رہی تھی۔۔

تسنیم احان کہ ساتھ کھڑی ہانم کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی احان نے دکھ سے تسنیم کی جانب دیکھا تھا جو اپنے دکھوں کو چھپائے انکی خوشیوں میں شامل ہونے آئی تھی۔۔۔

"تسنیم تم ٹھیک ہو؟

"میں ٹھیک ہوں احان دیکھو تو آشیانہ جل جانے کہ بعد بھی کیسے چہروں پر مسکراہٹ ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں کاش میں بھی انکی طرح مضبوط ہوتی۔۔۔۔۔ تسنیم نے کہتے ساتھ گہری سانس لی تھی۔۔

"تسنیم تم بہت مضبوط ہے۔۔۔احان نے اسکے ہاتھ کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا کہ وہ اسے دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یاسمین نے ہی اسے سب فون پر بتایا تھا تسنیم کہ ساتھ احان بھی کتنی دیر سن کر کچھ بول نہیں پایا تھا۔۔

"عرصم کیا ہوا؟ یاسمین جو ہانم کہ پاس ہی کھڑی تھی عرصم کو بار بار موبائل کان سے لگاتے ہوئے دیکھتی مدھم آواز میں پوچھنے لگی

"خالہ کو فون کر رہے ہیں پتہ نہیں اٹھا ہی نہیں رہیں۔

عرصم کی بات پر ہانم جو گھونگھٹ میں نظریں جھکا کر بیٹھی تھی لب کچلنے لگی۔۔

اس سے قبل عرصم دوبارہ نمبر ملاتا نکاح خواں نے نکاح پڑھوانا شروع کر دیا۔۔

"ہو سکتا ہے کام میں مصروف ہوں۔۔

"ہمم ہو سکتا ہے۔۔ عرصم سر ہلاتا ہانم کہ پاس آ کر کھڑا ہو گیا جس نے عرصم کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

ہانم کمرے میں سفید گھیر دار فراک سر پر لال دوپٹہ ہلکے میک اپ اور ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنے آئینے کہ سامنے کھڑی غور سے خود کو دیکھ رہی تھی۔۔

)ہاہاہاہا ارے یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ہانم نے کھلکھلا کر اسے دیکھا جس نے اسکی ناک میں نتھ پہنائی تھی۔۔

"ہائے ماشاءاللہ کتنی سوہنی لگ رہی ہیں آپ۔۔۔انیلا اسے دیکھتے ہوئے صدقے واری جاتے ہوئے بولی کہ ہانم مسکرا کر اسے اتارنے لگی۔

"ارے کیوں اتار دی۔

"ہم تو اپنی شادی پر ہی پہننے والی ہیں۔۔ہانم نے شرارت سے اتراتے ہوئے کہا۔

"انشاءاللہ ہانم باجی وہ وقت ضرور آئے گا لیکن آپ کہ نکاح پر میں اپنے ہاتھوں سے سجاؤں گی آپکو۔۔۔منظور؟

"ہاہاہا۔۔ٹھیک ہے منظور۔۔۔

"ہائے دیکھئے گا جب آپ کی شادی ہو گی نہ یہ انیلا خوب رونق لگائے گی۔۔۔۔پر جوش انداز میں کہتی وہ اس سے لپٹ گئی تھی(

آنسوں ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے نیچے گرتا کہ کسی کے ہتھیلی رکھنے پر وہ چونکی تھی نظر جھکا کر ہتھیلی کو دیکھا

ہانم نے بے اختیار اسکی سفید چوڑی ہتھیلی پر ہاتھ رکھنا چاہا کہ ھاد نے تیزی سے ہتھیلی کو بند کر لیا۔۔چہرہ اٹھا کر ھاد کو دیکھا تو سٹپٹا گئی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔سب کیا سوچیں گے۔۔۔۔ہانم نے پلٹ کر دروازے کی سمت دیکھ کر ھاد کو دیکھا تھا جو اسکی بات سن ہی نہیں رہا تھا وہ تو بس اسے دیکھنے میں محو تھا۔۔۔

"ھاد آپ

"شششش! کتنا بولتی ہو یار کچھ دیر خاموش نہیں رہ سکتی۔۔۔ھاد نے یکدم اسکے لبوں پر انگلی رکھتے ہانم کی آنکھوں میں جھانکے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا ھاد کہ دیکھنے پر اسکی ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھیں دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔

"میری زندگی میں آنے کا شکریہ "ہانم ھاد جہانزیب "ھاد سرگوشی میں کہتا ہانم کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا آہستہ سے اسے اپنے نزدیک کرنے لگا کہ ہانم نے ھاد کہ سینے پر سر رکھتے پر سکون ہوتے آنکھوں کو موندا تھا۔۔

"ھاد آج ہمیں انیلا بہت یاد آرہی ہے۔۔۔

"فکر مت کرو بہت جلد اس سے ملیں گے۔۔۔ہانم کی پیشانی سے پیشانی ٹکا کر کہتا وہ چند انچ کا فاصلہ بھی مٹانے لگا اس سے قبل ھاد اسے چھوتا دروازے پر دستک ہونے کہ ساتھ جنید اور ہادی کی آواز پر دونوں بری طرح سٹپٹا کر پیچھے ہٹے تھے۔۔

"غلط وقت پر نازل ہوتے ہیں یہ بھی۔۔۔ھاد کی بڑبڑاہٹ پر ہانم نے ہنسی ضبط کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو مسلہ اتنے میں دروازہ کھول کر جنید اور ہادی اندر داخل ہوئے

انکے پیچھے ہی عائشہ اور نورین بھی مسکراتے ہوئے اندر آئیں تھیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ساجد بھائی ایک بری خبر ہے۔۔۔۔وہ جو حال میں ہی صوفے پر نیم دراز تھا کبیر کہ آنے پر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔

"کیا بات ہے؟ساجد تیزی سے اٹھ کر بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

"وہ ارسلان سے معلوم چلا ہے کہ ہانم کا کوئی بھائی بھی ہے اور وہ۔۔۔کبیر کہ انکشاف پر ساجد کہ ساتھ وہیں تخت پر بیٹھی حرا بھی ششدر رہ گئی .

"وہ کیا کبیر اپنی بات پوری کرو۔۔۔غصّے سے دھاڑتا وہ اسکی جانب بڑھا تھا جس نے اسکے غصّے پر تھوک نگلا تھا۔

"وہ اسکا نکاح اس ہی لڑکے سے کر کہ کراچی جانے والے ہیں۔۔۔۔کبیر پوری بات کرتا ساجد سے پیچھے ہٹا تھا جبکہ ساجد نے یکدم اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا پیشانی پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگی۔۔۔۔

"ہانم کا نکاح۔۔

)نکاح کرنا چاہتا تھا تجھ سے (

کیسا درد تھا۔۔۔ہانم کسی اور کی ہونے جا رہی تھی۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔ہانم میری ہے۔۔۔ہانم۔۔۔

سینے کو مسلتا وہ بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھنے لگا کہ لڑکھڑا کر گھٹنوں کہ بل گرا تھا۔۔

حرا تیزی سے اسکے قریب آکر بیٹھی تھی۔۔

"ساجد یہ وقت رونے دھونے کا نہیں ہے تم ایک مرد ہو سمجھے۔۔جاؤ اسے اٹھا کر لے آؤ اس سے پہلے بہت دیر ہو جائے۔۔۔جاؤ اٹھو۔۔حرا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی اپنی جگہ سے اٹھی کہ ساجد نے بیدردی سے آنسوں پونچھتے آنکھوں کو میچ کر گہری گہری سانس لی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو کہاں تھی صبح سے ؟رخسار جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی شانزا کو دیکھ کر تیوری چڑھا کر بولی جو سنگھار میز کہ سامنے بیٹھی میک اپ کر رہی تھی۔۔

رخسار کی بات پر اس نے آئینے میں اپنے پیچھے کھڑی رخسار کو دیکھ کر گہری سانس لے

کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے مقابل آئی تھی۔۔

"یہاں سے بھاگی تھی۔۔

"کیا؟رخسار نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تو بھاگ گئی تھی؟ہنہہ تو واپس کیوں آگئی؟رکھا نہیں گھر والوں نے؟رخسار تیکھی مسکراہٹ سے کہتی شانزا کو دیکھنے لگی جس نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"ہاں نہیں رکھا۔۔۔شانزا نے کرب سے کہتے آنکھوں کو سختی سے میچا تھا۔

)کون شانزا ہم کسی کو نہیں جانتے چل نکل جا یہاں سے۔۔۔ممانی جو وہیں روکنے آئی ہوئی تھیں اسے دیکھتے ہی کہتی دروازہ بند کرنے لگیں جس نے تیزی سے دروازے پر ہاتھ رکھ کر روکا تھا۔۔

"امی۔۔ابّو۔۔۔۔

"ارے ہنگامہ مت کر سمجھی پہلے ہی عزت کا جنازہ نکال چکی ہے اب کیا قبر میں اتارنے آئی ہے۔۔شانزا کہ اونچی آواز میں آوازیں دینے پر وہ غصّے سے بولیں۔

"مجھے ایک بار بس ایک بار امی ابو سے ملنے دیں م۔۔۔

"مر گئی تیری ماں۔۔۔شانزا کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کہ اچانک اپنی ماں کی آواز پر شانزا نے انھیں دیکھا کتنی کمزور ہو گئیں تھیں وہ۔۔

قدموں کی آواز پر اس نے نظر پھیری جہاں اسکا باپ وہیل چیئر پر بیٹھا تھا۔۔

شانزا کہ پیروں تلے زمین کھنچ گئی۔۔اسکا باپ وہیل چیئر پر تھا صرف اسکی وجہ سے۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔یہ تو مجھے میری بیٹی کی طرف سے انعام ملا ہے اسکی اتنی بہترین تربیت پر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نن نہیں ابّو۔۔۔۔شانزا کا دل انکی بات پر کٹ کر رہ گیا۔۔

"چلی جاؤ جہاں سے آئی ہو شانزا دن کی روشنی میں جیسے گئی تھی آج روشنی پھیلنے سے پہلے چلی جاؤ۔۔۔۔

"امی۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔مجھے معاف کر دیں اس شخص نے مجھے دھوکہ دیا مجھے۔۔۔

شانزا کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی اسکی ماں اپنے شوہر کو لے کر آگے بڑھ گئی تھی

شانزا کے پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آواز نے ریحان صاحب کہ سینے میں تکلیف بڑھا دی تھی۔۔

شانزا زار و قطار رو رہی تھی کہ ممانی نے آگے بڑھ کر اسے پیچھے دھکیل کر گیٹ بند کر دیا تھا۔۔۔دوسری طرف ریحان صاحب لب بھینچے مٹھی کو سینے پر دبائے رو رہے تھے۔۔

"میں پانی لاتی ہوں آپ کہ لیے۔۔ شفق بیگم انہیں کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صحن میں کھڑی وہ جو اپنے شوہر کو بتانے جا ہی رہی تھیں جب شفق کی دل دہلا دینے والی چیخوں پر تیزی سے کمرے کی طرف بھاگی ہی تھیں کہ چوکھٹ پر ہی ٹھٹھک گئیں شفق بیگم دھاڑے مار کر روتیں ریحان صاحب کو جھنجھوڑ رہی تھیں جن کی گردن آگے کو ڈھلکی ہوئی تھی۔۔۔

"ہائے شانزا کیوں آئی تھی واپس۔۔۔۔ شفق بیگم روتے ہوئے ریحان صاحب کو دیکھ رہی تھیں جن کی پلکیں روح کہ نکل جانے کہ باوجود نم تھی۔۔۔۔(

بالاج کو دیکھتے ہی عروج زینہ اتر کر لاؤنج میں آئی تھی۔۔۔جہاں ثوبیہ بیگم کی فیملی اور اسکی اپنی فیملی کہ ساتھ بالاج کہ والدین بھی موجود تھے سب خاموش تھے جبکہ بالاج مجرموں کی طرح درمیان میں کھڑا تھا۔۔

قدموں کی آواز پر سب نے اسے دیکھا تھا کہ وقاص نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اسکے چہرے پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔

"بھائی۔

"نہیں ہوں میں تمہارا بھائی۔۔وقاص کی دھاڑ پر اسکی ماں تیزی سے وہاں آئی تھیں۔۔

"وقاص زبان سے بھی بات ہو سکتی ہے یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔

"کون سی زبان؟اس نے کون سا اچھا کام کیا ہے۔۔۔ہمارے منہ پر کالک مل دی۔۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ہے امی صرف آپکی وجہ سے۔۔۔۔وقاص نے غصّے سے عدن بیگم سے کہا بالاج نے لب بھینچ کر دوبارہ نظریں جھکائیں تھی۔۔

"بھائی میں بہت شرمندہ ہوں۔۔عروج نے روتے ہوئے سر جھکایا تھا۔۔

"شرمندہ؟صرف شرمندہ ہو عروج؟جانتی ہو ابھی تک پاپا کو نہیں بتایا کیونکہ وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکیں گے۔۔کتنا فخر تھا کتنا بھروسہ ہے انھیں اپنی بیٹی پر لیکن آج۔۔۔وقاص کی آواز رندھ گئی تھی عروج پھوٹ پھوٹ کر روتی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

رات کہ آٹھ بجے کا وقت تھا ایسے میں سب جانے کہ لئے گاڑیوں میں سامان رکھ رہے تھے۔۔جب عائشہ پیر مڑنے پر بیگ سمیت زمین بوس ہوئی تھی۔۔

جنید جو دوبارہ اندر آرہا تھا اسے گرتے دیکھ کر اسکی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"یہ کیسے گر گئی تم۔۔۔۔

"کسی کی بری نظر جو لگ گئی۔۔عائشہ نے دانت کچکچا کر اسے گھورتے ہوئے کہا کہ جنید نے مسکرا کر اسکے سامنے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

"بری تو نہیں ہاں اچھی کہہ سکتی ہو۔۔۔جنید معنی خیز لہجے میں کہتا اسے دیکھنے لگا جس

نے اسکی بات پر چونک کر اسے دیکھا پھر اسکے ہاتھ کو نظر انداز کرتے اٹھ کھڑی ہوئی جنید نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔

"سہی کہا میں واقعی سب کو بہت اچھی لگتی ہوں۔۔۔عائشہ اترا کر کہتی بالوں کو جھٹک کر آگے بڑھنے لگی کہ جنید نے اسکی کلائی تھام لی۔۔

عائشہ نے دھک دھک کرتے دل سے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر اس سے نظریں چرائیں جو مسکراتے ہوئے چلتا اسکے سامنے آیا تھا۔

"تیرا ہونے لگا ہوں کھونے لگا ہوں جب سے ملا ہوں لالالالا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت بے سرے ہیں آپ؟ جنید کہ گنگنانے پر عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"اور؟

"اور یہ کہ یہ بہت چھچھوری حرکت تھی۔۔۔۔۔عائشہ اسکے کہنے پر اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے جانے لگی کہ جنید تیزی سے اسکے سامنے آیا کہ عائشہ اسکے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔

"میں بہت شریف قسم کا بندا ہوں یہ تم مجھے چھچھورا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔

"امممم۔۔۔۔زبان سے۔۔۔۔

"ویری فنی۔۔۔پھر تم بہت کیوٹ ہو، سمجھدار ہو اور مجھے لگتا ہے ہم اپنی پوری زندگی ایک پرفیکٹ کپل بن کر گزار سکتے ہیں۔۔۔۔کیا خیال ہے؟عائشہ شدید حیرت سے جنید کو دیکھ رہی تھی جو اتنے آرام سے اسے شادی کے لئے پرپوز کر رہا تھا۔۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو میرے پاس بھی زبان ہے۔۔۔۔

"میں جواب نہیں دینے والی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں انکل آنٹی سے بات کروں گا۔۔ٹھیک ہے؟

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔عائشہ شرما کر وہاں سے بھاگی تھی کہ جنید مسکرا کر بیگ کو اٹھا کر باہر نکلا تھا۔۔۔

تین سال بعد۔۔۔۔

یہ منظر ہے کراچی شہر کہ علاقے گلشن اقبال میں واقع بنگلے کا۔۔۔

شام کہ ساڑے سات بجے کا وقت تھا جب کمرے کا دروازہ کھول کر یاسمین ساڑی میں

ملبوس مسکرا کر اندر داخل ہوئی تھی نظر سائیڈ ٹیبل کہ پاس کھڑے عرصم پر گئی تھی جو تھری پیس سوٹ میں ہمیشہ کی طرح وہ اسکا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔

آہستہ سے قدم اٹھاتی وہ اسکی جانب بڑھ رہی تھی جس نے ہاتھ میں فوٹو فریم تھامے رکھا تھا۔۔۔

یاسمین نے آگے بڑھ کر عرصم کے کسرتی بازو کہ گرد اپنا ہاتھ لپیٹ کر عرصم کہ کندھے پر سر رکھا تھا۔۔

عرصم نے آنکھ کا کنارہ صاف کرتے ایک نظر دوبارہ تصویر کو دیکھا جس میں اس کہ والدین تھے۔۔

"وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے یاسمین۔۔۔۔

"ہاں لیکن وقت بہت کچھ لے کر اور دے کر جاتا ہے جیسے مجھے وقت نے آپ کو دیا دو پیارے سے بچے دیے۔۔۔یاسمین سر اٹھا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جس نے اس کی کمر کہ گرد اپنے ہاتھ رکھتے اسے اپنے نزدیک کیا تھا۔۔

"اور ہمارے یہ ننھے مہمان۔۔۔۔عرصم نے شرارت سے کہتے جھک کر اسکی گردن پر

لب رکھے تھے جو خود میں سمٹ سی گئی تھی۔۔۔

یاسمین جڑواں بچوں کی ماں بننے والی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

"عرصم چھوڑیں۔۔۔ چلیں نیچے آپکی شہزادی انتظار کر رہی ہے اپنے بھائی کا۔۔۔

یاسمین مسکرا کر اسے کہتی عرصم کو پیچھے کرنے لگی جو ہانم کا سنتے ہی ہوش میں آیا تھا۔۔۔

"کیا وہ آگئی ہے اور آپ اب بتا رہی ہیں؟ چلیں اب جلدی ورنہ کہیں ناراض ہی نہ ہو جائے۔۔۔ عرصم مصنوعی خفگی سے کہتا جلدی جلدی کرتا یاسمین کہ ساتھ کمرے سے نکل کر نیچے بڑھنے لگا سیڑیوں اور حال کو برتھڈے کی نسبت سے سجوایا گیا تھا۔۔۔ عرصم کی نظر جیسے ہی ہانم پر پڑی مسکرا کر وہ اسکی طرف بڑھنے لگا جو آج سچ کی شہزادی لگ رہی تھی مہرون ساڑی جس کے کنارے گولڈن تھے اپنے لمبے بالوں کو کھول کر پشت پر ڈالے ھاد کہ ساتھ کھڑی وہ عرصم کو دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھی تھی ھاد گھورتے ہوئے اسکے پیچھے آیا تھا جو پریگننسی کی حالت میں بھی بھاگتی دوڑتی رہتی

تھی یہ صرف ھاد کا ہی خیال تھا۔۔

"ہیپی برتھڈے ہماری گڑیا۔۔

"تھینک یو عرصم بھائی۔۔۔ہانم مسکرا کر کہتی دوبارہ اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیک کاٹنے کہ بعد ہانم مسکرا کر سب سے ملنے کہ بعد چلتے ہوئے لان میں آئی تھی سردیوں کہ دن تھے ہانم دونوں ہاتھوں سے شال کو اپنے گرد لپیٹ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی تنہا گوشے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

)ہانم کمرے میں موجود ھاد کہ جاتے ہی کپڑے بدلنے کہ لئے سوٹ نکال رہی تھی جبکہ باہر سب جانے کی تیاری کر رہے تھے اس سے قبل وہ سوٹ نکال کر باتھروم جاتی کمرے کا دروزازہ کھول کر نقاب پوش شخص اندر داخل ہوا تھا ہانم نے جیسے ہی اسے دیکھا چیخ مارتی پیچھے باتھروم کہ دروازے سے ٹکرائی تھی۔۔۔جبکہ ساجد اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔

دوسری طرف وہ جو باتوں کہ ساتھ گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے ثوبیہ بیگم اور طارق

صاحب کی فیملی کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔

"ثوبیہ تم یہاں۔۔

"بھائی ہم تو آپ سے معافی مانگنے گئے تھے کہ پتہ چلا آپ لوگوں کا گھر جل گیا ہے پھر معلوم چلا کہ آپ لوگ یہاں ہیں تو آ گئے۔۔۔ثوبیہ بیگم شرمندہ سی امجد صاحب سے کہتیں عائشہ اور نورین کی جانب بڑھی تھیں جبکہ ھادو غیرہ نا سمجھی سے ان سب کو دیکھ رہے تھے۔۔

"اپنی پھوپھو کو معاف کر دینا میں نے تم لوگوں پر حقیقت جانے بغیر تہمت لگا دی تھی۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔ثوبیہ بیگم نے انکے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

"آپ کی غلطی نہیں ہے پھوپھو کیونکہ آپ کو بتایا ہی یہ گیا ہو گا۔۔۔کیوں بالاج۔۔۔عائشہ نے کہتے ساتھ بالاج کو دیکھا جو لب کچل رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔یہ سب کیا تھا میں نے اس دن ہانم۔۔۔

بالاج کہ منہ سے ہانم کا نام سنتے ہی عرصم اور ھادو دونوں چونکے تھے۔۔۔

"میں نے اسکا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ مجھے مار کر بھاگ نکلی تھی اور پھر

غصّے میں میں نے ساجد کو بتادیا تھا کہ تمھارے کوٹھے۔۔۔

"اے۔۔۔۔اس سے قبل بالاج اپنی بات مکمل کرتا عرصم اور ھاد کہ بیک وقت چیخے پر وہ گھبرا کر انھیں دیکھنے لگا۔۔

نورین بے ساختہ مسکرائی تھی۔۔

"بالاج بھائی اس رات ہانم آپی کو میں نے بھگایا تھا لیکن بعد میں جب مجھے ہوش آیا تو خود کو رسیوں اور وین میں پایا تھا جانتے ہیں ہانم آپی بری طرح زخمی تھیں۔۔اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے ہمارے ساتھ۔۔نورین کہ نئے انکشاف پر بالاج بھی اس چھوٹی سی پٹاخہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ ہادی نے متاثر ہوتے آئبرو اچکائی تھی۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔بالاج امجد صاحب کو دیکھ کر بولا۔

"اسکا تو منہ پھاڑ دینا چاہیے۔۔۔ھاد بڑبڑایا۔۔

"میری بیٹیاں میرا غرور ہیں بالاج اور تم نے جو کیا وہ معافی کہ لائق نہیں ہے اگر میری بیٹیاں اور ہانم تمہیں معاف کر دیتی ہیں تو ٹھیک۔۔

"ہانم۔۔۔ہانم کہاں ہیں اچانک ہی انھیں ہانم کا خیال آیا تھا۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔احان کہتے ہی اندر بڑھنے لگا کہ عرصم بھی اس کہ پیچھے گیا جب ہانم کے چیخنے پر دونوں ٹھٹھکے۔۔

ساجد سر جھٹک کر تیزی سے اسکی طرف بڑھ کر وقت ضائع کیے بغیر لاؤنج کی پچھلی کھڑکی سے اسے لے کر باہر اترا تھا۔۔کہ عرصم اور احان جو بھاگتے ہوئے وہاں آئے تھے چیختے ہوئے بھاگے تھے۔۔

ہانم بری طرح روتی خود کو اسکے شکنجے سے نکالنے کہ لیے تڑپ رہی تھی جب ساجد نے اسکی گردن دونچ کر اپنا نقاب اتارتے ہانم کا چہرہ اپنے نزیک تر کیا تھا جیسے ہی دونوں کی نظریں ملیں ہانم اپنی جگہ سن ہو گئی۔۔

آنسوؤں سے لبریز سرخ آنکھیں۔۔۔ویسے ہی جب اس نے پہلی بار اسے زخم دیا تھا تب ان آنکھوں میں غصہ اور درد بھرا تھا لیکن آج۔۔۔آج ان میں جنون تھا ہر چیز تہس نہس کر دینے کا جنون۔۔

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو ہانم۔۔۔ساجد اذیت سے کہتا گردن پر دباؤ

بڑھانے لگا ہانم کی آنکھوں سے تکلیف سے آنسوں بہنے لگے۔۔۔

اس سے قبل ہانم کا دم گھٹ جاتا ساجد نے اپنے دہکتے کانپتے لب اسکی پیشانی پر رکھے کہ ہانم ایک بار پھر بری طرح خود کو اس سے آزاد کروانے لگی۔۔وہ ھاد کی تھی ہاں وہ ھاد کی تھی اسے چھونے کا حق آج ہی اس نے ھاد کو دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی کوٹھی پر رکتے ہی ساجد اسے دوبارہ کندھے پر ڈال کر اندر بڑھا تھا جہاں حرا بائی ہیرا کہ ساتھ موجود تھی ساجد نے لاتے ہی اسے زمین پر پٹخا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہانم داؤد۔۔۔آخر آ ہی گئی واپس۔۔حرا نے قریب اتے اسے کہتے بالوں سے کھینچ کر جھٹکے سے اسکا سر اونچا کیا تھا کہ وہ چیخ پڑی۔۔

"کبھی نہیں ہم یہاں کبھی نہیں رہیں گے سنا تو نے۔۔۔ہانم نے نفرت سے اس عورت کو دیکھ کر کہا تھا کہ ہانم کے منہ سے اپنے لئے "تو" سن کر وہ لمحے بھر کہ لئے حیران ہوئی تھی لیکن اگلے ہی پل اس نے اسکے منہ پر تھپڑ رسید کرتے بیلٹ مانگی تھی۔۔

ہانم روتے ہوئے پیچھے کی جانب کھسکنے لگی جس نے کھینچ کر نفرت سے اسے مارا تھا کہ ہانم چیخ پڑی۔۔

"حرابائی مت کر۔۔۔۔میں مولوی لا رہا ہوں آج اسے میرا ہونا پڑے گا۔۔۔کبیر تو یہیں رہ۔۔ساجد یکدم اسے غصے سے منع کرتا ہدایت دے کر جانے لگا کہ ہانم کی بات پر اسکے پیرز نجیر ہوئے تھے۔۔۔

"یہ سچ ہے ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔ہانم غصّے سے کہتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

"جھوٹ بول رہی ہے ساجد بھائی وہاں کوئی مولوی نہیں تھا کبیر اپنی شامت کے ڈر سے یکدم بولا تھا۔

"نہیں ہم جھوٹ نہیں کہہ رہیں یہ سچ آاااآ۔۔۔ہانم کی چیخ پر ساجد جھٹکے سے پیچھے گھما تھا حرابائی نے ہانم کہ پیٹ میں چھرا گھونپا تھا۔۔

ساجد کی نظریں ہانم کہ چہرے سے ہوتی ہوئیں اسکے پیٹ تک گئی تھی جہاں سے تیزی سے خون پانی کی طرح فرش پر گر رہا تھا۔۔۔

)چوڑیوں کی آواز پر رک کر ایک بار پھر کھڑکی کی جانب دیکھنے لگا جب ہانم کا مسکراتا چہرہ

مدھم روشنی میں دیکھتا وہ جہاں تھا وہیں ساکت رہ گیا تھا(

"ہانم۔۔۔۔ساجد چیختا ہوا حرا کو دھکا دیتا اسے پکڑنے لگا جو زمین بوس ہونے لگی تھی۔۔

"ہاہانم۔۔۔نن نہیں ہانم۔۔۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔

"ساجد تو پھر اسکی بھولی شکل پر جا رہا ہے بھول گیا کتنوں کی راتیں رنگیں کر چکی ہے۔۔۔ حرا غصّے سے پھر اسکے ذہن میں اپنی زہریلی باتیں انڈیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سس ساجدہ ہمیں۔۔۔ہانم بمشکل کہنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ساجد نے اسے گود میں اٹھا لیا تھا۔۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔میں میں ہانم کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ہانم آنکھیں بند مت کرنا ابھی ہم ہسپتال پہنچ جائیں گے۔۔ساجد روتے ہوئے کہتا جیسے ہی چند قدم آگے بڑھا کسی نے اسکی پشت میں تیز نوکیلی چیز گھونپ دی ساجد نے خود کو گرنے سے بچاتے ہوئے جیسے ہی مڑ کر پیچھے دیکھا کبیر مکرو مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

عارب اور شانزا جیسے ہی وہاں آئے اپنی جگہ ساکت رہ گئے۔۔۔۔

"تیری۔۔ساجد نے کچھ کہنا چاہا کہ کبیر نے چھرا واپس نکال کر زور سے اسکی پشت پر لات ماری کہ ہانم خود درد کہ باوجود پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ساجد کہ ساتھ ہی زمین بوس ہوتی تڑپ اٹھی تھی۔۔

"ہانم۔۔۔ساجد نے تڑپ کر اسے آواز دی عارب قریب آنے لگا کہ حرا نے اسے وہیں رک جانے کا حکم دیا۔۔

"ساجد۔۔۔ہم۔۔۔مر جائیں

"نہیں۔۔نہیں۔۔۔آآآ۔۔۔ساجد جیسے ہی ہمت کر کہ اٹھنے لگا کبیر نے عین اسکے زخم پر پیر رکھتے دبایا تھا۔دوسری طرف ہانم ہمت کرتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

"نن نہیں اسے چھوڑ دو۔۔۔ہانم نے کبیر کو دیکھ کر کہا تھا کہ ساجد کہ لب تکلیف میں بھی مسکرائے تھا بالکل ویسے ہی جب پہلی بار اس نے بارش میں بھیگتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"واہ بھئی کیا محبت ہے۔۔ہاہاہا اسکے لئے کہہ رہی ہے جس نے تیری سہیلی کو بے دردی

سے مار کر قبر میں پہنچا دیا تھا؟ حرا کی بات پر ساجد حیرت سے حرا کو دیکھنے لگا عارب نے بھی حرا کو حیرت سے دیکھا تھا سب جانتے تھے کہ انیلا کو جان سے مارنے والا کبیر تھا۔۔

جبکہ ہانم جہاں تھی وہیں رہ گئی۔۔۔

"نن نہیں ہانم میں اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔میں آہ!! حرا کہ اشارے پر کبیر نے ساجد کو اٹھا کر زور سے شیشے کی میز پر پھینکا تھا جو چھناکے سے ٹوٹا تخت پر بھی بکھرا تھا۔۔۔سب کی چیخ نکل گئی تھی۔۔

کبیر نے دوبارہ اسے گریبان سے اٹھایا تھا۔

"مرنے سے پہلے اپنے باپ سے نہیں ملے گا۔۔۔ حرا کے کہتے ہی کبیر مسکرا کر اسے ہانم کہ قدموں میں پھینکتا اندر بڑھا تھا جو بمشکل پیٹ کو دبائے ہوئے نیچے گر کر ساجد کہ سینے پر ہاتھ مارتی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔

کبیر جیسے ہی فہد کو گھسیٹ کر لایا کوٹھی کہ دروازے سے عرصم ھاداحان بالاج کہ ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔

"ہانم۔۔۔ عرصم تیزی سے ہانم کی طرف بڑھا تھا۔ فہد جس کی سانسیں سست روئی

سے چلنے کہ ساتھ ٹانگوں سے آدھی جان نکل چکی تھی اپنے بیٹے کو دیکھتے اسکی نظران دونوں کہ چہرے پر جاتے ہی ہچکی کہ ساتھ اسکے منہ سے سیاہ پانی نکلنے لگا۔۔۔

"ہانم!!ھاد جیسے ہی ہانم کہ نزدیک آیا ساجد کی آنکھوں سے آنسوں تواتر سے بہنے لگے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوٹھی کہ باہر ایمبولنس پولیس اور میڈیا کی گاڑیوں کھڑی تھیں۔۔۔ہانم کو جیسے ہی ھاد اٹھانے لگا ساجد نے ہاتھ بڑھا کر ہانم کا پیر تھام لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاہانم۔۔مم۔۔

"ہٹ۔۔۔احان نے زور سے اسے لات رسید کی تھی

"ہاہاہابیچارہ ساجد فہد احتشام۔۔۔حرا کہ ہنس کر کہنے پر عرصم نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔۔

"فہد۔۔۔عرصم زیر لب بڑبڑایا حرا نے نظر پھیر کر اس شخص کو دیکھا تھا جسے اسٹریچر پر ڈال رہے تھے عرصم نے اسکی نظروں کہ تعاقب میں اس شخص کو دیکھا تھا۔

فہد احتشام اسکی ماں کا ریپسٹ اسکے باپ کا قاتل اسکی بہن کا گنہگار۔۔۔

حرا کو لیڈی پولیس کانسٹیبل نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

"ہاں فہد یہ وہی فہد ہے جس نے ہانم کو یہاں بیچا تھا لیکن اسکا یہ بیٹا ہانم سے دل لگا بیٹھا۔۔میں یہ ہر گز برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔ہر گز نہیں میرے باپ نے میرے نقلی شوہر نے مجھے اس کوٹھے کی زینت بنایا تھا تو پھر میں کیسے کسی دوسری کو یہاں سے جانے دے سکتی ہوں۔۔۔میرا گھر نہیں بسا تو اس کا کیسے بسنے دیتی لیکن یہ۔۔۔یہ نکاح کروں گا یہاں سے لے جاؤں گا۔۔۔نن نہیں میں یہ کبھی نہیں ہونے دے سکتی تھی تبھی کبیر اور سونیا کہ ساتھ مل کر اسکے دل و دماغ میں شک پیدا کیا۔۔۔ساجد وہ آدمی جو ہانم کہ کمرے میں تھا وہ بھی میری پہلی جیت تھی۔۔سنا تو نے کوئی مرد نہیں جاتا تھا ہانم کہ پاس ہاں تو نے جو اپنے باپ سے کہا تھا کہ ہانم معصوم اور پاکیزہ ہے ہاں تھی وہ لیکن تیری یہ بات میرے سینے میں مزید آگ بھڑکا گئی۔۔۔ہانم بھی تجھ سے نفرت کرے تبھی کبیر سے انیلا کو میں نے مروایا اور سونیا اسے بھی میں نے راستے سے ہٹوایا کیونکہ مجھے شک تھا کہ اگر تیری محبت میں اس نے سچ اگل دیا تو۔۔۔حرا پاگلوں کی طرح زور زور سے خود ہی سب بتاتی چلی گئی تھی ہانم کی آنکھوں سے آنسوں گرتے ھاد

کہ پیروں کہ پاس گرے ساجد کہ چہرے پر گر رہے تھے جس نے روتے ہوئے کانپتا ہاتھ اٹھا کر دوبارہ ہانم کا پیر پکڑا تھا کہ ہانم آنکھوں کو میچ گئی جبکہ اس بار کسی نے اسکا ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔۔

ھاد کی نظر جیسے ہی ہانم پر گئی وہ تیزی سے ہانم کو لے کر باہر بھاگا تھا جبکہ ساجد کا ہاتھ زمین پر گرتے ہی ساکت ہو چکا تھا بلاج پنجوں کہ بل بیٹھا تھا جس کی ساکت نظریں دروازے پر تھیں۔۔۔

"محبت کسی کہ اختیار میں نہیں ہے آج تمہیں جان کر جانا۔۔۔بالاج نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر ساجد کی انکھوں کو بند کیا تھا۔۔

"محبت مکمل نہیں عزت کے بنا۔۔ناں ہی اعتبار کے۔۔۔۔۔احان کہتے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

تین مہینے بعد

"بہت دیر لگا دی نہ آنے میں۔۔۔ہمیں معاف کر دینا انیلا۔۔۔ہانم ھاد کہ ساتھ انیلا کی قبر کہ پاس بیٹھی ہاتھ رکھتے ہوئے مدھم آواز میں کہتی افسردگی سے مسکرائی تھی۔۔

ھاد بھی پاس بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا جو اس سے باتیں کرنے میں مگن تھی۔۔۔

شام ڈھل رہی تھی جبکہ ہانم کی مدھم آواز نے خاموش سکوت کو توڑا ہوا تھا۔۔

حرا اور کبیر کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی جبکہ کوٹھی کو سیل کر دیا گیا تھا۔۔

جبکہ عارب شانزا سے نکاح کر کہ اسے لے کر اسلام آباد بعد چلا گیا تھا۔۔اپنی زندگی کی نئی شروعات کہ لیے۔۔

یاسمین کراچی جانے سے پہلے اپنے گھر گئی تھی جہاں بینش نے اس سے معافی مانگی تھی۔

"میں نے کبھی تمہیں بددعا نہیں دی بینش۔۔۔اللہ تمہیں بھی اولادِ نرینہ سے نوازے۔۔آمین ثم آمین۔(

گہری سانس لیتے ہانم نے اپنے بازو کو چھوا تھا۔۔سر اٹھا کر اس نے آسمان کی جانب دیکھا تھا جب کسی نے اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہانم کا رخ اپنی طرف گھمایا تھا۔۔

"کیا سوچ رہی ہو؟ھاد نے پوچھتے ساتھ نرمی سے گال چوما تھا۔۔ہانم نے آنکھوں کو موند کر اسے محسوس کیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں چلیں اندر۔۔۔

"ہاں چلو ویسے بھی اس حالت میں رات کہ وقت تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہیے چلو۔۔۔ھادا سے کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جنید کیا ہے مت تنگ کریں۔۔۔عائشہ اپنے بالوں سے بار بار پھول ہٹاتی قریب آکر اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

دونوں کی شادی ھادا اور ہانم کی شادی کہ ایک سال بعد ہوئی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نورین جو وہیں موجود تھی ہنستے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب ہادی کو کسی لڑکی کہ ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر مٹھیاں بھینچ کر دونوں کہ قریب پہنچی تھی۔۔ان تین سالوں میں جہاں بہت کچھ بدلہ تھا وہیں نورین اور ہادی کی دوست بھی ٹام اینڈ جیری جیسی ہو گئی تھی۔۔۔

"ہادی اگر اپنی باجی سے باتیں ختم ہو گئی ہیں تو میری بات سنو گے۔۔۔نورین نے دانت پستے ہوئے اسے گھورا جو اسکے تاثرات دیکھتے ہی فرمابرداری سے اسکے ساتھ آگے

بڑھ گیا جبکہ وہ لڑکی جو انہی کی عمر کی تھی پیر پٹخ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ہانم جو سب کہ ساتھ کھڑی تھی بالاج اور عروج کو دیکھ کر دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔ عروج کی ڈلیوری کہ بعد بالاج نے عروج سے شادی کرلی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ ہانم نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔

دونوں کہ نزدیک آتے ہی ہانم نے عروج کی گود میں موجود انکی بیٹی کو جھک کر پیار کیا تھا جو پٹر پٹر ہانم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیسی ہو ہانم؟ تسنیم اپنے بیٹے کو احان کو دیتے ہوئے بولی جو اسکی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔۔

"ہم ٹھیک ہیں۔۔ہانم نے مسکراتے ہوئے تسنیم کو جواب دے کر اطراف میں دیکھنے لگی

جب ھادنے آکر اسکی کمر کہ گرد ہاتھ حمائل کیے تھے۔۔۔ہانم نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کہاں محترمہ میں تو یہاں ہوں تمھارے قریب۔۔۔۔ھاد گھمبیر لہجے میں کہتا اسے دیکھ کر آنکھ دبا کر مسکرا تھا۔۔۔

****

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین